میخانۂ عشق

بر درِ می خانۂ عشق اے ملک تسبیح گو
کاندر آں جا طینتِ آدم مخمر می کنند

مؤلفہ

محمد حسین ایم اے ایل ایل بی وکیل گوجرانوالہ

اُردو پریس ۸۸ میکلوڈ روڈ لاہور میں باہتمام چوہدری
علی محمد مینجر زیورِ طباعت سے آراستہ ہوا۔

اعتذار

کتاب ہذا کے پروف دیکھنے پر کافی سے زیادہ دیدہ ریزی اور کاوش سے کام لیا گیا لیکن بایں ہمہ اکثر غلطیاں رہ گئی ہیں جن میں زیادہ تر غلطیاں نقاط یا زیر و زبر وغیرہ کے رہ جانے کی ہیں۔ لہٰذا بصد ادب التماس ہے کہ جو صاحب پڑھیں۔ وہ غلطیاں درست فرمالیں اور مؤلف کو فی سبیل اللہ معاف کر دیں۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر　　من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ　　بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بلغ العلےٰ بکمالہٖ　　کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ　　صلوا علیہ و آلہٖ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

گر تو حدیث نفسک نفسی شنیدہ
دانی کہ ارتضیٰ ست ہمہ عین اصطفیٰ

آں تُرکِ عجم کز مئے حسن طرب کرد — بر پُشتِ سمند آمدہ و صید عرب کرد

چوں کاکلِ ترکانہ برانداخت ز مستی — غارت گری کوفہ و بغداد و حلب کرد

خوباں کہ ز خوبی چو گل و لالہ نمودند — نازاں ہمہ را زیرِ قدم کرد عجب کرد

داری خبرے اے شہِ جیلاں کہ معالی — در یادِ تو القادر و قادر ہمہ شب کرد

چوں تو کردی ذات پیرے را قبول
ہم خدا اندر تو آمد ہم رسول

ایک مدت سے آرزو دل میں چٹکیاں لیتی تھی کہ حضرت قبلہ و کعبہ قطب زماں۔ سرتاج عاشقاں چوہدری محمد امانت خاں رئیس اعظم بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور کے وہ گرامی قدر مکتوبات جو اِس عاجز راقم الحروف کے پاس آتے رہے یک جا کر کے شائع کراؤں۔ یہ جملہ گرامی نامجات محض عشق اور فقر کی تعلیم ہیں۔ اِس کے علاوہ اور کوئی بات ہی نہیں۔ تاہم طرزِ ادا انکشافِ حالات۔ اور طریقۂ پند و نصائح اس قدر اچھوتا ہے۔ کہ آج تک دیکھنے سننے میں نہیں آیا۔ میں نے پرائیویٹ تحریریں حذف کر دی ہیں۔

میری پہلی دفعہ باریابی حضور اقدس کی خدمت میں جون ۱۹۲۵ء کے آخر میں ہوئی جب حضور گوجرانوالہ میں اتفاقیہ میرے ایک عزیز کے ہاں تشریف فرما تھے۔ بس نگاہ سے نگاہ ملتے ہی

آں دل کہ رَم نمودے از خوبرو جواناں
دیرینہ سال پیرے بُردش بیک نگاہے

ازاں بعد جولائی کے مہینہ میں میں خود اُن کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا۔
جہاں تک یاد پڑتا ہے حضور نے از خود فرمایا۔ کہ خسرو کا شعر یاد ہے۔

بیک آمدن ربودی دل و دیں و جان خسرو
چہ شود اگر بدیں ساں دوسہ بار خواہی آمد

بس پھر کیا تھا نظر کیمیا اثر نے دم بھر میں یہ کیفیت پیدا کر دی اور بار بار میری
زبان پر یہ شعر آتا رہا ہے۔

حاصلِ عمر فدائے سرِ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

اُس کے بعد ۱۹۳۱ء دسمبر تک ہر ماہ ڈیڑھ ماہ بعد دو چار دن کے لئے خدمت
اقدس میں پہنچ کر قدم بوسی کرتا اور نہایت مہربانی اور ذرہ نوازی سے حضورؒ اِلا
سال میں ایک دفعہ یعنی ماہ مئی و اکتوبر میں قریباً ہفتہ بھر کے لئے
گوجرانوالہ تشریف فرما ہوتے۔ خط و کتابت اس عاجز کے ساتھ بکثرت رہی
اور میرا وطیرہ یہ رہا کہ حضور کے ہاتھ کا تحریر کردہ کوئی خط بلکہ لفافہ کا ایڈریس
بھی ضائع نہیں ہونے دیا۔ حتیٰ کہ حضور والا ۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء کو بعارضہ انفلوئنزا
بیمار ہوئے۔ اور ۹ جنوری ۱۹۳۹ء کو صبح ۶ بجے کے قریب وصال ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میں ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو حاضر خدمت عالیہ ہوا تو ۲۵ کو مجھے انفلوئنزا ہو گیا۔ جس کے باعث ۲۷ تاریخ صبح جب حضور والا جالندھر تشریف لائے تو مجھے بحالتِ بیماری جالندھر اسٹیشن پر اتار دیا۔ میں گھر پہنچ گیا تو حضور کی نسبت معلوم ہوا کہ ۲۷ کو ہی وہ جالندھر بیمار ہو گئے۔ حتیٰ کہ ۹ تاریخ کو دوپہر کے قریب تار ملا کہ محفلِ عشق ویران ہو گئی اور وہ شاہ سوار میدانِ عشق و محبت اپنا آخری سانس بھی معشوق کے نام پر لیتا ہوا اعلیٰ علیین کی طرف پرواز کر گیا۔ میری حالت ناگفتہ بہ تھی اور کھڑا ہونا بھی دشوار تھا اِس صدمۂ جانکاہ سے گزرا جو کچھ گزرا۔ تیسرے روز زیارت عالم خواب میں ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ ۱۳ تاریخ کو تم کو آرام ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مگر میں بوجہ انتہائی کمزوری کہیں فروری کے ماہ میں جنڈیالہ شریف پہنچنے کے قابل ہوا اور تا قیام پاکستان سابق کی طرح ماہ ڈیڑھ ماہ بعد مزار اقدس پر حاضری دیتا رہا۔ کیونکہ حضور اقدس کا یہی حکم تھا۔ جنڈیالہ شریف میں جملہ احباب حضور والا کا عرس شریف ۹ اکتوبر کو ہر سال کرتے رہے۔ پاکستان بننے کے بعد اسی تاریخ کو عرس شریف راقم الحروف کے مکان پر ہوتا ہے۔

دسمبر ۳۹ء میں جب میں مزار شریف کی زیارت کے لئے معہ اہلیہ کے حاضر ہوا۔ تو صبح کے وقت جب خدمتِ اقدس میں ہم دونو سربسجود

تھے۔ کہ اچانک حضورِ اقدس نے ہم دونو کو اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا۔
اور ساتھ ہی مجھے اپنے اندر ایک تلخ سی شے اترتی ہوئی معلوم ہوئی۔
رات کو جب ہم دونوں مزار شریف کی پائینی کی طرف جو کمرہ محض اپنی رہائش
کے لئے میں نے بنوایا تھا۔ اس میں شب باش تھے۔ مسمی محمد علی عرف مندھ
حضور کا خدمت گار ہمارے پاس تھا۔ ٹھیک رات کے بارہ بجے مجھ پر
شدید کھانسی کا حملہ ہوا۔ جس سے میں تڑپ کر اٹھا۔ فی الفور سخت حملہ دمہ
کا ہوا۔ جس سے دم ٹوٹ گیا۔ اور میں تڑپنے لگ گیا۔ اسی وقت حکم دیا۔
کہ ہمارے کمرہ میں چلے آؤ۔ حسب الحکم ہم اُسی وقت کمرہ میں چلے گئے۔ مگر شدتِ
مرض ترقی کرتی گئی۔ چارپائی کی پٹی پکڑ کر میں کھڑا رہا۔ دم اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے
تھا۔ اُس وقت حضور کی خدمت میں فریاد کی گئی تو جواب آیا۔ کہ آج صبح یہ چیز تم کو
دی گئی تھی۔ جب روحانیت کا ترکہ تم کو دے رہا ہوں۔ تو یہ کس کو دوں۔ یہ بھی
تم کو ہی ملے گا۔ ہم کو یہ مرض حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے تکمیل فقر کے سرٹیفکیٹ
کے طور پر عطا فرمایا تھا۔ ہم اسے تمہارے سپرد کرتے ہیں۔ اُس وقت ایک بہت بڑا
جم غفیر فقرائے کاملین کا فضا میں کھڑا یہ تماشا دیکھ لیا تھا۔ اور ہر طرف مبارک باد کا
شور تھا۔ غرضیکہ رات کٹی۔ صبح کو سردار کبیر سنگھ صاحب ایڈووکیٹ جالندھر سے
تشریف لائے اور میری حالت دیکھ کر جالندھر چلنے پر زور دیا۔ جب حضور کی خدمتِ عالیہ
میں عرض کیا گیا تو فرمایا کہ یہ چیز یہاں سے عطا ہوئی ہے۔ کہیں جا کر بھی نہیں ہٹ سکتی

چنانچہ میں نے جالندھر جانے سے انکار کر دیا۔ اور جب پروگرام پورے پانچ دن اسی حالت میں جنڈیالہ شریف میں گذارے۔ واپسی پر جب جنڈیالہ شریف کی حدود سے باہر نکلا۔ تو دمہ کوئی نہ رہا۔ چنانچہ ایک سال بھر یہی حال رہا۔ کہ جب وہاں حاضر ہوتا تو دمہ کا شدید حملہ ہو جاتا۔ اور تا قیام یہی حال رہتا۔ واپسی پر پھر صحت ہو جاتی۔ باوجود اس کے میں نے اپنا حاضر ہونا مہینہ دو مہینہ کے بعد برابر جاری رکھا۔ حتیٰ کہ دمہ کا حملہ یہاں اور وہاں یکساں ہو گیا۔ اگرچہ اس کی تکلیف جان کندن سے کم نہیں۔ مگر یہ یاد کر کے کہ یہ چیز صرف مجھ کو عطا کی گئی ہے۔ اور کسی کے نصیب نہیں۔ فخر محسوس کرتا ہوں ؎

زخمِ دلِ مظہر مبادا بہ شود ہشیار باش
کیں جراحت یادگارِ ناوکِ مژگاں اوست

الراقم:۔
بگفتا مبر نام من پیش دوست
کہ حیف است ذکرِ من آنجا کہ اوست

حضور والا کے والد محترم کا نام چوہدری شادی خاں مرحوم تھا۔ آپ راجپوت خاندان سے تھے اور حضور والا والدین کے اکلوتے بیٹے تھے اور کوئی بھائی بہن نہ تھا۔ اس زمانہ میں میٹرک تک تعلیم پائی۔ خاندان متمول تھا اور زمیندارہ بہت سا تھا۔ حضور والا کے بچپن کے وقت ایک بزرگ حضرت سیّد محمد معظم شاہ صاحبؒ راولپنڈی سے آکر جنڈ بالہ تشریف میں فروکش ہوئے اور مسجد غربی میں قیام فرمایا۔ بچوں کو درس دیتے تھے اور مسجد کے ساتھ ایک کچا سا حجرہ بنا ہوا تھا اس میں رہائش رکھتے تھے۔ حضرت شاہ صاحب کی خدمت حضور والا کے والد محترم جناب چوہدری شادی خاں مرحوم و مغفور مدت العمر کرتے رہے۔ آپ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق تھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ یہ جو تمہارا لڑکا ہے اسے زیادہ تعلیم مت دو۔ یہ کسی اور طرف جانے والا ہے۔ چنانچہ حضور والا گاؤں میں رہنے لگے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضور والا نے سن بلوغ کو پہنچ کر فقر کی تعلیم کی طرف رجوع فرمایا تو کوئی اصلی اہلِ حال ملنا مشکل ہو گیا۔ سخت تلاش کی اکثر گھر سے بھی لاپتہ ہو کر تلاشِ یار میں نکل جایا کرتے تھے۔ ایک

دل تنگ آ کر حضور بغداد شریف کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے
ہو گئے۔ زار زار روتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے ؎

کجائی اے شہ جیلاں کجائی
زحالِ من چنیں غافل چرائی

اتنا قیام فرمایا کہ بیہوش ہو کر گر گئے۔ اسی وقت حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ،
تشریف لائے اور پیار کر کے فرمایا کہ پیر کوٹ میں حضرت غلام محمد شاہ صاحب
اصلی اہلِ حال ہیں۔ اُن سے رجوع کرو اور گھبراؤ نہیں تم ہمارے بیٹے ہو ۔
فرط مسرت سے حضور ہوش میں آ گئے۔ اسی وقت حضرت غلام محمد شاہ صاحب
کی خدمت میں بذریعہ خط بعیت کی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بعیت قبول
فرما کر ایک ذکر تحریر فرمایا۔ کہ فی الحال یہ شروع کرو۔

حضور والا نے چند روز عمل کیا تو جسم اور قلب کے پرخچے اڑ گئے اور عشق
نے زور مارا تو حضور والا نے ایک عریضہ مشتمل تمام احوال حضرت صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا انہوں نے جواب میں تحریر فرمایا کہ فوراً میرے
پاس پہنچو۔ چنانچہ راہ کی صعوبتیں اُٹھاتے ہوئے حضور والا پیر کوٹ شریف جو
جھنگ کے قریب واقع ہے پہنچے اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت
میں حاضری دی۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کو ہمراہ لے کر حضرت
عبدالقادر جیلانی ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور بعد مراقبہ

حضور والا کو سینے سے لگا کر فرمایا کہ تم کو مبارک ہو حضرت بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے
تم کو اپنی غلامی میں قبول فرما کر حکم دیا ہے کہ جو کچھ ہمارا فیض تمہارے پاس ہے
اس کو دے دو۔ اور ہم کو تم کو مبارک دیتے ہیں کہ یہ ایک شہباز ہے جو تمہارے
جال میں پھنسا ہے اس کی اچھی طرح تربیت کرو۔ چنانچہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
نے ایسا ہی کیا۔ لیکن ابھی تعلیم ادھوری تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا اور پھر ایک دفعہ
حضور والا کو تلاش مرد کامل میں سرگرداں ہونا پڑا۔ بہت جستجو کی اور اکثر مقامات
پر گئے۔ مگر کہیں تسلی نہ ہوئی۔ بالآخر اشارہ غیبی ہوا کہ فلاں شہر میں جاؤ۔ تمہارا
مقصد حل ہو گا (اس شہر کا نام راقم الحروف کو بھول گیا) چنانچہ حضور والا وہاں
پہنچے اور شہر کے دروازہ بیرونی کے قریب ایک چوبارہ کرایہ پر لیا جس کے نیچے
ایک نانبائی کی دوکان تھی۔ شام کے وقت حضور والا قبرستان میں تشریف
لے گئے۔ اور تمام رات سرگرداں رہے۔ صبح کے قریب واپس آ گئے۔
دوسری رات بھی اسی طرح گزری۔ تیسری رات کو آدھی رات کے قریب
جب چاند طلوع ہوا تو آپ کو دور سے ایک قبر سے ایک کالا سا آدمی باہر آتا
نظر پڑا۔ حضور والا دبے پاؤں جوتے اتار کر آہستہ آہستہ وہاں پہنچے۔ آخر یہ
خیال کر کے کہ ؎

یا جاں رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

بے خوف ہو کر پشت کی طرف سے اس شخص کو لپٹ گئے۔ اس مرد حق نے بغیر کسی

تامل کے فرمایا کہ چوہدری سامنے آجاؤ میں تم کو تعلیم دینے کی خاطر خراسان سے بھیجا گیا ہوں۔ چنانچہ آپ سامنے آئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں کئی ماہ سے بھوکا ہوں۔ درختوں کے پتے کھا کر رنگ سبز ہو گیا ہے۔ کل اسی وقت مجھے پلاؤ اور گوشت لا کر کھلانا پھر بات کریں گے۔ چنانچہ دوسری رات حضور والا نے ایک مجھولا پلاؤ کا اور ایک گوشت کا پکوایا اور مزدور کے سر پہ اٹھوا کر قبرستان کے کنارے پر رکھ کر مزدور رخصت کر دیا اور آگے خود اٹھا کر اُن بزرگ کی خدمت میں پیش کیا وہ کھاتے کھاتے سب کچھ کھا گئے دونوں مجھولے خالی کر دیئے اور فرمایا کہ بہت مزہ آیا ہے کل پھر لاؤ۔ تعمیل کی گئی۔ پھر حکم ہوا کل پھر لاؤ۔ پھر تعمیل کی گئی تو کھا کر فرمایا کہ تمہارا حصہ ایک مردِ حق کے پاس ہے جو تمہارے ہی گاؤں میں مدفون ہیں۔ اُن کا نام نامی حضرت محمد معظم رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ میں تم کو عالم ثانی میں ارواح سے ملاقات کا طریق تعلیم کر دیتا ہوں۔ تم اپنے گاؤں جاؤ اور تعلیم حاصل کرو۔ چنانچہ وہ طریق بتا کر اپنے سامنے کئی قبروں پر عمل کرایا۔ جس وقت حضور والا اس پر حاوی ہو گئے تو فرمایا لو بھئی اب رخصت؛ میں واپس جاؤں گا۔ اب میری تمہاری ملاقات نہیں ہو گی۔ حضور والا اُن کو رخصت کر کے واپس ہوئے۔ اور گھر پہنچ کر حضور مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی جہاں سے سلسلہ تعلیم شروع ہوا۔ چنانچہ کئی سال میں حضور نے وہاں سے مکمل تعلیم حاصل کر لی۔ فرمایا کرتے تھے کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ خاص ہستی ہیں ان کو ہمیشہ حضور

کے نام سے یاد فرماتے اور جب کبھی اُن کے مزار شریف کے پاس سے گزرتے تو فاتحہ پڑھتے۔

یہ ہے مختصر سا خاکہ حضور والا کی ابتدائی زندگی کا۔ جب ۱۹۲۵ء میں حضور والا گوجرانوالہ تشریف لائے تو مجھے فرمایا کہ آج کل میں حضور سرور کائنات صلعم کے براہِ راست زیرِ تعلیم ہوں۔ بہرحال آپ نے اکثر رفتگان کاملین سے فیض حاصل کیا۔ اور بالآخر ختم المرسلین کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔
فارسی میں علامہ زماں تھے اور لاتعداد کتب آپ کے کتب خانہ میں تھیں۔ مثنوی شریف مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ سے خاص شغف تھا اور بالعموم ہر روز ہر وقت زیرِ نظر رہتی تھی۔ فرمایا کرتے تھے۔ مولینا رحمۃ اللہ علیہ نے کمال کیا ہے اور جس طرح فقر اور عشق کو انہوں نے بیان فرمایا ہے یہ انہی کا حصّہ تھا۔
... حضور والا کا مبارک تذکرہ شروع کر کے دل میں جذبات گوناں گوں موجزن ہو گئے ہیں۔ اور اُن کے جذب سے حالت دگرگوں ہو رہی ہے زیادہ کیا عرض کروں وہ وقت آگیا ہے کہ ؎

خبر تحیّرِ عشق سُن نہ جنوں رہا نہ پری رہی
نہ ہی تو رہا نہ ہی میں رہا جو رہی سو بےخبری رہی

کون۔ لکھے اور کس کا حال لکھے ہم قلم شکست وہم کاغذ درید ؎

بہ طبعم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید
خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید

اُن کے مکتوبات گرامی اُن کی پاک زندگی پر کافی سے زیادہ روشنی ڈال رہے ہیں۔ حضور والا کا مزار شریف اپنی کوٹھی کے وسیع صحن کے وسط میں واقع ہے۔ تاریخ وصال حسبِ ذیل ہے۔

دنیائے عشق ہو گئی ویران سربسر — واحسرتا کہ قبلۂ عالم ہوئے جدا
آنکھوں میں اشک ٹیس جگر پر لبوں پہ آہ — دل میں تھا اک تلاطم رنج والم بپا
ڈھارس بندھا کے عشق یہ بولا کہ بیخبر — کیوں اس قدر ہے محو غم و نالۂ بکا
زندہ ہیں ورزندۂ جاوید ہیں یہ لوگ — مرتے کہاں ہیں منزل عرفاں کے راہ نما
لے مصرعۂ اخیر سے تاریخ ارتحال — ہستی مٹا کے عشق میں کر او دمیم و ما

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اس مجموعہ کے ساتھ حضور والا کا ایک فوٹو شائع ہو رہا ہے۔ اور دو فوٹو مزارِ مقدس کے اندرونی حصہ کے

بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
سالہا سجدہ گہِ صاحب نظراں خواہد بود

الراقم

گمنام و نشانِ من پرسند بگو قاصد
آوارۂ مجنونے رسوا سرِ بازارے

گرچہ بالا است ذاتِ پاکِ احد
کہ بدو ہیچ سلسلہ نہ رسد
لیک اندر طریقۂ ارشاد
دست در دستِ راہ نمایاں داد

سلسلۂ بیعت

حضرتِ قطب الاقطاب غوث زماں چودہری محمد امانت خاںؒ

رسالت مآب سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

حضرت علی کرم اللہ وجہہ — حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ — حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ — حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ — حضرت امام موسےٰ کاظم رضی اللہ عنہ

حضرت امام موسےٰ علی رضا رضی اللہ عنہ — حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ — حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ — حضرت خواجہ عبد العزیز تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ابو الفضل عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ — حضرت خواجہ ابو الفرح مظفر طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ابو الحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ — حضرت خواجہ ابو سعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عبدالقادر گیلانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شمس الدین ابی صالح رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ بدر الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالباسط رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عبدالقادر گیلانی ثانی پیر کوٹی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید پیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ علاء الدین علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوالعباس شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابوالوفا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ سید یاسین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید مبارک شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید غلام محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت چوہدری محمد امانت خان رحمۃ اللہ علیہ

ایک ضروری عرضداشت

یہ مکتوبات محض عشق اور فقر کے جوش سے لبریز ہیں۔ جو صاحب فقر سے محبت نہ رکھتے ہوں۔ خدا کے لئے وہ اِن کو نہ پڑھیں۔ ورنہ انکار اور اعتراض سے وہ کفر و ضلال کے گڑھے میں گر جائیں گے۔

ے

کافر شود آں کس کہ بہ انکار درآمد از دوزخیاں شد

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیرے فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

نام تو در درونم و یادِ تو بر زبان
با شیر در درون شد و با جان بدر شود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بگھم اوچ بنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ [illegible]

عزیز القدر من جناب مولوی [illegible]

السلام علیکم! محبت نامہ آج سفر پر شرف صدور لایا جس کو مطالعہ کر کے گذشتہ زمانہ
کی صحبتوں کی یاد تازہ ہو کر دل کو عجیب فرحت و انبساط حاصل ہوئی۔ [illegible]
خوش کر وقت ما خوش کردی۔ جزاک اللہ خیرا۔ عزیز من! ذات [illegible] سے اپنی
معرفت اور حصول ذات پاک کے لئے تمام سامان آپ میں ودیعت کئے
ہیں۔ اور چھوٹی بڑی چیزوں کو نظر انداز کریں جو آپ میں ودیعت ہیں۔ آپ صرف
ایک چیز کو اپنا نقطۂ نظر مقرر فرما لیں وہ کیا ہے۔ وہ صرف عشق و محبت ہے

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے

تیرے ذکر سے تیرے فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

نام تو در درونم و یادِ تو بر زبان

یا شیر در درون شد و یا جان بدر شود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیگم پور جنڈیالہ - ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۹ ۲۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ قدرکم

السلام وعلیکم! محبت نامہ آں عزیز شرف صدور لایا جس کو مطالعہ کرنے سے گزرے ہوئے زمانہ کی صحبتوں کی یاد تازہ ہو کر دل کو عجیب فرحت و انبساط حاصل ہوئی سامنے وقت تو خوش کر وقت ما خوش کردی - جزاک اللہ خیرا - عزیز من! ذات الٰہی نے اپنی معرفت اور حصول ذات پاک کے لئے تمام سامان آپ میں ودیعت کر رکھے ہیں اور چھوٹی بڑی چیزوں کو نظرانداز کریں جو آپ میں ودیعت ہیں - آپ صرف ایک چیز کو اپنا نقطۂ نظر مقرر فرمالیویں وہ کیا ہے - وہ صرف عشق و محبت ہے

جس کو خالقِ اکبر نے آپ میں محض اپنی معرفت اور حصول ذات پاک کے لئے ودیعت فرما رکھا ہے۔ آپ کے اذکار و اشغال و مجاہدات محض حضرت عشق کی شعلہ افروزی ہے اور بس۔ اپنے مجاہدات سے ہمیشہ عشق و محبت کی جانب غور رکھنا ضروری اور لابدّ ہے کہ یہ کتنا اور کس قدر ہے۔ کمی ہوئی یا زیادتی۔ اگر خدانخواستہ کبھی کمی نمودار ہو تو اذکار و اشغال میں بحد بہ و ازدیاد کرنا ضروری ہے تاکہ وہ تاریکی اور بدمزگی جو دل پر مسلط ہو گئی ہے رفع ہو کر حالت اوّلیں رونما ہو جاوے ہمیشہ عشق و محبت کے ازدیاد کی کوشش و سعی بلیغ ہونی چاہیے جیسا کہ فرماتے ہیں۔

شعر

در رہِ منزلِ جاناں کہ خطرہاست بجاں
شرط اوّل قدم آنست کہ مجنوں باشی

عزیزِ من! معرفت ذاتِ الٰہی محض جذبۂ عشق سے حاصل ہوتی ہے۔ جو انسان خاکی کے اللہ نے نصیب کیا ہے اور بڑے بڑے جلیل القدر فرشتے اس اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہونے کے سبب حضرت انسان کے مدارج و مراتب کا شمہ بھی حاصل نہ کر سکے۔ کیا آپ نے غور نہیں فرمایا کہ حضرت سرور کائنات اور مفخرِ موجودات صلعم اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ الفقر فخری وَالْفَقْرُ مِنِّی لفظ فقر سے مراد یہی عشق و محبت ہے۔ حضور کو سب اوّلیں و آخریں پر تفضل حاصل ہے کس وجہ سے۔ صرف اس وجہ سے کہ آپ کو فقر یعنی عشق کے درجات میں سب پر تفضل حاصل تھا۔ غرض کہ فقر یعنی اسلام حقیقی صرف

عشق و محبت سے حاصل ہوتا ہے۔ آنعزیز اسی کی جانب غور اور توجہ فرماتے رہیں
خدا کے لئے کبھی ایسی صورت پیدا نہ ہونے دیویں کہ زبانی ذاکر ہو اور قلب و جان
کہیں اور شغلہ میں مصروف ہوں۔ اگر ایسا ہو تو ذکر و شغل کو فوراً بند فرما کر اسم
یَا فَعَّالُ گیارہ مرتبہ غور سے پڑھیں اور پھر ذکر و شغل میں مصروف ہو جاویں انشاءَ
اللہ تعالےٰ شکایت مذکور رفع ہو جاوے گی۔

میں یہ دیکھ کر کہ آنعزیز کی اہلیہ صاحبہ کو پہلے روز ہی انوار کا معائنہ ہوا
بہت خوش ہوا ہوں۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ اُن کو پاس انفاس سے نزلہ کی شکایت
پیدا ہو گئی ہے نہایت افسوس ہوا۔ آپ اُن سے فرماویں کہ صبح یا شام چند بادام
مقشر مناسب مقدار بادیان ڈال کر کوٹ کر شکر ڈال کر نوش فرما لیا کریں۔ کیونکہ
یہ نزلہ محض ضعفِ دماغ کی وجہ سے ہے جو انشاء اللہ اس سے رفع ہو جاوے گا
اگر کوٹ کر پینے میں تکلیف ہو تو ویسے چبا لیا کریں۔ اگر خدانخواستہ یہ شکایت
پھر بھی باقی رہی تو میں حاضر ہو کر شغل مذکور بدل دوں گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ وہ
اس سے بھی مفید و مؤثر تر ہو گا۔ لیکن اس کے لئے ایام سرما مفید ہوتے ہیں۔
اور میرے حاضر ہونے تک کسی قدر راتیں طویل اور سرد ہو جائیں گی۔

میں یہ دیکھ کر کہ آپ مولوی صاحب کے ہمراہ تشریف آوری بہ کلیہ احزان
کا ارادہ فرماتے ہیں نہایت خوش ہوا ہوں لبسم اللہ ضرور تشریف لاویں۔ خوب
گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے چند۔

میں ابھی تک کاروبار سے فارغ نہیں ہوا اور نہ حاضر ہونے کا عزم کرتا ارادہ تو یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ اپنی عمر ناپائدار کا بقایا حصّہ آپ صاحبان کی خدمت میں صرف کروں گا حتیٰ کہ دم واپسیں بھی وہیں رخصت کروں۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔ مجھے یہاں عوام الناس فراغت سے کام کرنے نہیں دیتے۔ لہٰذا میں نے وطن چھوڑنے کی ٹھان لی ہے اور حتیٰ الوسع اس پر کاربند ہوں گا۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ ہمہ یاراں طریقت نے نیازمند کو فراموش نہیں فرمایا ہوگا۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۲ $\frac{۶}{۲۵}$

میرے عزیز۔ میرے پیارے مولانا صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! محبت نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ پڑھا۔ مگر اس کا ایک ایک فقرہ آتش کدہ دل میں کافی ایندھن کا کام کر گیا۔ نہیں معلوم فقر کیا ہے جس کی نسبت حضرت سرورِ کائنات صلعم اپنا فخر ہونا فرماتے ہیں۔ لیکن آپ کے نیازمند کو تو جو کچھ اوس سے ملا محض اور صرف عشق ہے۔ واللہ یہی اپنا دین ہے اور یہی اپنا ایمان ہے مدّت سے اب اپنے میں کچھ نہیں ملتا کہ ایمانِ عوام جو ایک مدّت سے اپنے دل پر

مسلط رہا کرتا تھا کہاں گیا۔ ایک فقیر پُر درد و عشق نے وہ ایمان مجھ سے چھین کر
بجائے اس کے عشق و درد عطا فرما کر فرمایا کہ بیٹا ایمان کو کیا کرو گے۔ کیونکہ
ایمان عوام کی تکمیل کا مژدہ جنت ہے لیکن ہم سوختگانِ آتشِ عشق کو جنت سے
کیا کام۔ کیونکہ نہ جنت کے قابل ہم اور نہ ہمارے قابل جنت۔ البتہ تم آتشِ عشق
میں جل جاؤ۔ پھر وہ کچھ بوجہ وہم و فکر سے کہیں بالاتر ہے۔ میرے عزیز! اپنے
آتش کدہ میں تو آتش پہلے سے افروزاں تھی لیکن واللہ آپ کے والا نامہ نے
اُس کو زیادہ مشتعل کرنے کیلئے مزید روغن افشانی کا کام کیا۔ گو مزید شعلہ انگیزی سے
میں بے تاب ہو گیا لیکن بے تابی میں آنعزیز کو دعائیں دینا تھا کہ اس نے وقت تو
خوش کہ وقت ماخوش کردی۔ کیونکہ سمندر آگ میں ہی خوش ہے جیسا کہ ماہی آب
میں۔

عزیزِ من! عبادت محض آتشِ عشق کی بادبانی ہے۔ جس عبادت سے شعلۂ
عشق افروزاں ہوا وہ تو باکار و مفید۔ ورنہ بیکار اور ضائع۔ اگر ہم عبادت کی
فلاسفی کی جانب غور کریں تو یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے آپ جانتے ہیں کہ ذاتِ الٰہی
ہماری عبادتوں سے مستغنی اور برتر ہے۔ اگر آپ اُس کی یعنی عبادت کی علتِ غائی
پر غور فرما دیں گے تو صاف معلوم ہو جاوے گا کہ اس سے جو فائدہ مترتب ہوتا
ہے وہ محض اپنی حالت کا انقلاب ہے جیسا کہ آپ نے سنا ہوگا کہ ایک کیمیاگر
مس کو کئی دن کھرل کرنے کے بعد آگ میں رکھ کر سونا بناتا ہے۔ اسی طرح سے

فقرا رحمت اللہ علیہم عبادت کا کھرل اپنے پر کرتے ہیں اور اخیر عشق کی آگ میں اپنے آپ کو جلا کر سونا بنا لیتے ہیں۔ کبھی اس تفکر سے آپ عبادت نہ کریں کہ میں اللہ کا کام کرتا ہوں نہیں آپ اپنا ہی کام کرتے ہیں۔ البتہ آپ اللہ کے نام اور عبادت میں اپنے آپ کو یعنی اپنی مس کو کھرل کرتے ہیں اور اخیر پر اُس کے عشق کی آگ میں اپنی آگ دے کر اپنے آپ کو جلانا اور کندن بنانا ہے

شعر ؎ کارِ خود کُن کارِ بیگانہ مکُن

برزمینِ غیر خود خانہ مکُن

عزیز من! کسی نے ایک خمیدہ پشت سے دریافت کیا کہ تم اپنی کمر کا سیدھا ہونا چاہتے ہو یا اوروں کی کمریں اپنی پشت کی طرح خمیدہ۔ اُس نے جواب میں کہا کہ میں اسی حالت میں خوش ہوں البتہ اوروں کی پشت میری طرح خمیدہ ہو جائے تو نہایت مناسب ہے۔ بس آپ کا نیازمند بھی بہ حسبِ قاعدہ مذکور آپ سے ایسے ہی اُمید کرتا ہے ایک اہلِ حال بزرگ فرماتے ہیں۔

رباعی ؎ رفتم بہ طبیب و گفتم از دردِ نہاں

گفتا کہ بغیر دوست بربند دہاں

گفتم کہ غذا گفت ہمیں خونِ جگر

گفتم پرہیز گفت از ہر دو جہاں

عزیز من! آپ نے عوام کو نہیں دیکھا کہ زبان سے بے شمار اللہ کے نام کا

ذکر کرتے ہیں۔ لیکن باوجود جملہ عمر اس میں صرف کرنے کے ان کو کچھ فائدہ مترتب نہیں ہوا اور نہ کچھ تغیر اس سے اُن میں پیدا ہوا۔ اس کا سبب محض یہ ہے کہ انہوں نے اس میں دل کو شامل نہیں کیا لیکن جن لوگوں نے اُس کو دِل سے ذکر کیا اُن کو زبان کے ذکر کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی پر ایک اہلِ حال فرماتے ہیں۔

شعر — رام رام کریندیاں جیبا گھس گئی
اندر رام نہ رچیا اہیہ کی دھاڑ پئی

اسی پر حضرت مولانا صاحب فرماتے ہیں۔

شعر — مشک را برتن مزن بر دل بمال
مشک چہ بود نامِ پاکِ ذوالجلال

عزیزمن! ضروری کاموں سے فارغ ہو کر اپنے حال کو نگاہ رکھیو جو شخص خود نہ محاسب ہو اور نہ محافظ، اس کو منزلِ مقصود پر پہنچنا نہایت مشکل ہے۔ میں زیادہ کیا گذارش کروں آپ دانا ہیں۔

والسلام

بیگم پورہ جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵/۸ ۱۳

عزیز من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون و اشتیاقِ ملاقات افزوں۔ محبت نامہ آنعزیز معہ ایک بنڈل کاغذات شرف صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے۔

میں لکھوں تو کیا لکھوں اور عرض کروں تو کیا کروں۔ بات تو صرف ایک ہے اور باقی جملہ فضول۔ وہ کیا ہے؟ وہ عشق و محبت۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں، کہ عشاق کو کن کن مصائب سے سابقہ پڑا ہے اور ان مصائب کے علاوہ سوزش اندرونی سے ان کے جسم کے پرخچے اُڑے ہیں۔ نیز آپ نے دیکھا نہیں کہ مرض مذکورہ کے مریضوں کی جسمانی حالت اکثر خراب تر ہوتی ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ ان کا معشوق ذاتِ الٰہی اور پھر ان پر ایسے مصائب کا دورہ کہ اس سے کسی وقت بھی ان کو آرام نہیں ملتا۔ کیا آنعزیز نے دیکھا نہیں کہ عشق مذکورہ کے مریض کو علاوہ دیگر تکالیف کے کسی نہ کسی مرض بدنی دائمی میں اس کا معشوق جو داناؤں سے دانا اور زیرکوں سے زیرک ہے مبتلا رکھتا ہے اس کا کیا موجب ہے۔ وہ معشوق نعوذ باللہ نہ دشمن ہے اور نہ دشمنی کرتا ہے۔ تو پھر مبتلائے دائمی مرض کرنے کا فائدہ کیا ہے اصل موجب اس کا یہ ہے کہ تعلیم فقر یہ ہے کہ انسانی ہستی کی نفی ہو کر اثباتِ حق قائم ہو جاوے۔ یہ تب تک میسر نہیں ہو سکتا کہ جب تک بغیر لذاتِ نفسانی

کا دل سے تارک نہ ہو جاوے لیکن نفس بصورتِ قیامِ صحتِ جسمانی ایک ڈو ہیب

ہوتا ہے تو ذاتِ الٰہی اپنی مہربانی و عنایت سے فقیرِ عاشق کو ایک آلہ پامالیٔ نفس

کا جو مرض دائمی ہوتی ہے عطا فرماتا ہے۔ تا کہ ترکِ لذات اور پامالیٔ نفس میں

اپنے عاشق کو مدد مل سکے۔ آپ نے سنا نہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی ذاتِ پاک کو ہر روز بوقتِ عصر بخار ہو جایا کرتا تھا اور آپ کے غلامانِ فقرا

اِس نعمت سے ہرگز بے بہرہ نہیں رہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ دائمی مرض فقیر

عاشق کے عشق کا سرٹیفکیٹ ہے جو معشوقِ حقیقی کی جانب سے عطا ہوا کرتا ہے۔

جس کو یہ سرٹیفکیٹ عطا نہ ہوا ہو فقرا عشاق اُس کے عشق میں ہمیشہ شبہ فرمایا

کرتے ہیں۔

میرے عزیز مولوی صاحب! میرے اِن جملہ معروضات سے اصل مطلب

صرف یہ ہے کہ جب تک فقیر ترکِ لذاتِ نفسانی پر عمل پیرا نہ ہو۔ تب تک

اس کو نہ سبق لذت دیتا ہے اور نہ اُس کی منزل چلا کرتی ہے۔ اِن معروضات

سے میرا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ آپ جملہ لذاتِ نفسانی ترک فرما دیویں نہیں

یہ لذات حدِ اعتدال تک قائم رکھیں اور اِن سے تمتع اٹھا دیں۔ لیکن اِن کو

حدِ اعتدال سے متجاوز نہ ہونے دیویں۔ کیا آپ نے قرآن مجید میں نہیں پڑھا

کہ اللہ صاحب ضمن مذکور میں فرماتے ہیں کہ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ

نَفْسَہٗ جو فقیر حدِ اعتدال سے باہر نکل گیا اُس نے اپنی روح تاریک کر لی۔

میرے عزیز! نگہداشت نفس منازل فقر میں ایک نہایت اہم اور ضروری امر ہے جس سے فقیر کو کسی وقت فارغ رہنے کا حکم نہیں ہے۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ آپ لذات نفس قطعاً ترک اور حرام فرما دیویں۔ نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نفس کی ایسے پرورش کریں جس سے یہ آپ کے زیر حکم رہے اور تابعداری کرے نہ کہ سرکش ہو کر آپ کے دلِ پاک کو اپنے تخیلات کا جولانگاہ بنا دیوے۔ واللہ یہ سچ ہے کہ دل کے تخیلات پر انسان کے کفر و اسلام کا فتویٰ ہے۔ اگر یہ خانہ الٰہی ہے تو یہ تخیلات ذاتِ الٰہی کا گذرگاہ بلکہ مسکن رہے گا۔ ورنہ نفس و شیطان کا یہ گھر ہے۔ فقرا کے نزدیک واللہ اسی پر انسان کے کفر و اسلام کا حکم ہے اور اسی پر انسان کا حشر ہے۔ اسباق ذکر و شغل سے نگہداشت مذکور نہایت ضروری اور لابد ہے۔ اگر فقیر اس پر کامیاب ہو جاوے۔ تو اُس کی سطے منازل آسان ورنہ مشکل تر ہے۔

میرے عزیز! آپ میرے معروضات مذکور سے ہرگز یہ خیال نہ فرماویں کہ میں آپ کو جملہ لذات سے روکتا ہوں۔ نہیں لذاتِ نفسانی سے اُسی قدر متمتع ہونے کے لئے عرض کر رہا ہوں جس قدر کہ فقرا کے لئے جائز ہے۔ اور جس کی اجازت کاملان اہلِ کمال کی جانب سے ہے۔ آپ حق العباد اور حق نفس ضرور ادا فرماویں۔ لیکن اپنے آپ کو اور نیز اپنے دل کو بازیچۂ نفس ہرگز نہ بنا دیں۔ اِن حقوق کے ادا کرتے وقت لذت نفس کو اپنا منظر نہ بنا دیں

بلکہ اِس سے ادائے حقوق کو اپنے اصل مطالب کا خیال فرماویں۔ بس یہ ایک نہایت عمدہ طریق ہے۔ جس پر آج تک جملہ فقرا چلے ہیں اور کامیاب ہوئے ہیں۔ میں زیادہ کیا عرض کروں آپ مجھ سے ہر طرح سے دانا تو ہیں۔

میرا یہ نیاز نامہ اگر آپ مناسب خیال فرماویں تو اپنے گھر میں بھی سنا دیویں اور ذہن نشین فرما دیویں۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ ماہِ حال کے آخیر یا ماہِ آئندہ کے شروع میں گوجرانوالہ میں حاضر ہونے کا ارادہ کرتا ہوں۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔ نیز گھر میں میرا دعا سلام فرما دیویں۔ وَالسّلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۰ ۲۵/۵

عزیز القدر۔ عزیز از جان جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکم

سلام مسنون! محبت نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ تشکر یہ یادآوری ہے۔ واللہ میں اُن الفاظ و عبارت کا ہرگز مستحق نہیں ہوں جن سے آپ مجھے یاد فرماتے ہیں۔ بلکہ فی الواقعہ لاشئے ہوں جس کی نہ کوئی قدر ہے اور نہ قیمت۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کے قلم سے جو کچھ تحریر ہوتا ہے وہ محض آپ کے جوشِ محبت کا نتیجہ ہے ورنہ یہاں تو کوئی شئے ایسی نہیں جو قابلِ خیال بھی ہو سکے۔ کیونکہ

جو شخص کسی کے عشق میں فنا ہو گیا ہو وہ کیا قدر رکھتا ہے سچ تو یہ ہے۔ کہ وہ قابلِ ذکر بھی نہیں ہوا کرتا بعض احبا اپنے وہم میں اُس کو کچھ شئے خیال فرماتے ہوں۔ تو یہ اُن کی مرضی لیکن آپ ہی فرمادیں کہ جو چیز آگ کی نذر ہو گئی ہو۔ اور آگ میں بھسم ہو گئی ہو اُس پر پہلی چیز ہونے کا کبھی اطلاق ہوا ہے ہرگز نہیں اور نہ ہونا چاہئے۔ عزیز من! واللہ امانت تو مدت ہوئی مر چکا ہے بارہا اس کی تلاش بھی کی گئی لیکن اس کا کہیں کھوج تک نہیں ملتا پھر ایسے نابود کی تعریف کیا۔ سب تعریف اُس ذات کو سزاوار ہے جو اُس راکھ کے ڈھیر میں جلوہ افروز ہے۔

عزیز من! میں فنا شدہ اور گم گشتہ کیا عرض کروں نہ اپنی ہمت و قوت ہے اور نہ اپنی طاقت و تواں ہے کہ کوئی ایسی بات عرض کرسکوں کہ کسی کے کارآمد ہو سکے۔ کیونکہ صرف ایک عشق ہے جس نے تمام ہستی جلا کر راکھ کر دی اور اُس کے قائم مقام وہ اب خود یہاں بنا بیٹھا ہے۔

شعر — عرضہ کردم دو جہاں بر دلِ کار افتادہ
بجز از عشق تو باقی ہمہ فانی دانست

جب کبھی بات ہوتی ہے تو اِسی عشق کی ہوتی ہے اور جب کبھی خیال پیدا ہوتا ہے تو اِسی عشق کے ضمن کا۔ کیونکہ اپنے رگ و پے میں بجز اِس کے اور کوئی شئے موثر نہیں ہے۔ اَلعِشقُ نَارٌ یُحرِقُ مَا سِوَی اللہ۔

میرے عزیز! آپ جو کام اور عمل کریں اُس میں عشق کی سٹیم ہونی بہت ضروری ہے اگر یہ سٹیم بر سرِ کار نہ ہو تو واللہ وہ عمل فقرا کے مذہب میں منافقانہ ہوتا ہے جس سے پرہیز ضروری اور لابد ہے۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ عوام کا عمل کیوں بار آور اور نتیجہ خیز نہیں ہوتا صرف اس وجہ سے کہ اُس میں بدن اور رُوح باہم شمولیت سے وہ کام نہیں کیا کرتے اور ان ہر دو کے اجتماع کی صورت بجز سٹیم مذکور کے ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ بڑے زاہد و مجاہد کو دیکھیں گے وہ بلانیل مرام یہاں سے گذرے صرف اسی وجہ سے کہ دولتِ عشق سے بے بہرہ رہے۔ البتہ اگر زہد و مجاہدہ کے درمیان کچھ تھوڑی سی آمیزش عشق کی ہوتی تو کچھ کامیابی کی صورت ہویدا ہو جاتی لیکن وہ بے چارے یہ کہاں سے لاویں نہ اپنی فطرت میں یہ دولت ودیعت پائی اور نہ کسی سوختہ سے مل سکی کہ کچھ آگ مستعار ہی ان کو مل جاتی۔

میرے عزیز! آگ مذکور کے پیدا کرنے کا طریق صرف یہ ہے کہ سالک پرورش روحانی کرتے ہوئے نفس کی پائمالی نظر میں رکھے نفس اور شیطان مترادف ہیں۔ جس لذّت سے نفس نہایت خوش ہو وہ اگر حدِ اعتدال میں رہے تو چنداں نقصان دہ نہیں ہے۔ لیکن بس جونہی حد سے متجاوز ہو جاوے تو وہ روحانیت کا جس سے عشق پیدا ہوتا ہے ستیاناس کر دیا کرتا ہے اس کی نگہداشت بہت ضروری ہے! ور جن لوگوں نے یہ آگ حاصل کی ہے۔

اور وہ اس میں چل رہے ہیں۔ ان کے یہی طریق زیر عمل رہا ہے۔ جب کبھی عبادت میں لذت اور ذوق پیدا نہ ہو تو آپ قیاس فرمالیویں کہ کسی فعل سے نفس زیادہ لذت پذیر ہو گیا ہے۔ پس اس کا خاص بندوبست نظر میں رکھیں۔ لذات جسمانی حرام نہیں ہیں۔ بالکل حلال ہیں۔ لیکن معتدل حالت میں فقرا کے نزدیک حد اعتدال سے متجاوز حرام کا حکم رکھتے ہیں۔ میں زیادہ کیا عرض کروں آپ دانا ہیں۔ سابقہ نیاز نامہ میں اس وجہ سے یہ امر عرض کیا گیا تھا کہ اس کی ضرورت معلوم ہوتی تھی۔ حضرت رسول کریم صلعم فرماتے ہیں کہ اِتقوا فراست المومن ینظر بنور اللہ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ اس کے پاس مشعل نور الٰہی ہوتی ہے جس سے وہ سب کچھ دیکھ لیا کرتا ہے مگر نیاز نامہ ہذا میں صرف اس وجہ سے عرض ہوا ہے کہ تاکید ہو اور آپ اس پر سختی سے کاربند ہوں تاکہ نام الٰہی آپ پر بخوبی عمل کر سکے۔ گھر میں میرا بہت بہت سلام و دعا فرمادیں۔

والسلام

بیگم پور جنڈیالہ ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ $\frac{۹}{۲۵}$ ۲۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ شرف صدور لایا شکریہ یاد آوری ہے۔ جناب کی اور نیز گھر کی علالت سے نہایت فکر پیدا ہؤا دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے فضل عمیم سے آپ صاحبان کو تکلیف و حوادث دہر سے مصؤن رکھے آمین ۔ آمین۔ ثم آمین۔ گھر کی آشوب چشم سے آنعزیز نے مفصل نہ مطلع فرمایا کہ کیوں اور کس موجب سے آشوب چشم اب ہے۔ کیونکہ میں نے عرض کر دیا تھا کہ میرے حاضر ہونے تک شغل بند فرما دیویں جو امید ہے کہ جناب نے گھر میں تجویز مذکور فرما دی ہو گی۔ اور انہوں نے اس پر ضرور عمل کیا ہو گا۔ اس کے بعد آشوب کا قائم رہنا مرض چشم پر دلالت کرتا ہے نہ کہ وجہ شغل پر۔ امید ہے کہ جناب ان حالات سے مطلع فرما دیں گے۔

میں اپنے حالات کیا عرض کروں کہ پہلے میں زخم سے بیمار رہا جیسا کہ جناب کو معلوم ہے۔ پھر لاہور سے واپس ہؤا تو عزیز محمد حسین بخار سے بیمار ہو گیا۔ مگر اس کو کل سے بخار چھوڑ گیا ہے۔ لیکن میں نزلہ سے بیمار ہوں جس کو کئی روز گذر گئے ہیں۔ گو پہلے کی نسبت اب بہت آرام ہے مگر تاہنوز کلی آرام نہیں ہؤا ہے۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ نزلہ سے چند روز

تک آرام ہو جاوے گا لیکن اس اثنا میں کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ رفتہ رفتہ رفع ہو جاوے گی۔

جناب نے اپنے والا نامہ میں نفس کی کسی قدر سرکشی کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اس کی شکایت کی ہے گو ان امراض کا اصل علاج صحبت بشیخ ہے لیکن دیگر علاج بھی کبھی اثر سے خالی نہیں ہیں اور باتیں تو بہت ہیں جن کو بوجہ طوالت میں عرض نہیں سکتا۔ کبھی کبھی بالمشافہ عرض ہو کر وہ اپنا اثر کریں گی لیکن بالفعل میں ایک ضروری عرض تحریر کرتا ہوں جو اپنے اثر سے ہرگز خالی نہیں رہے گی اور وہ یہ ہے کہ جب آپ نہایت غور اور تامل سے خیال فرماویں گے تو جناب کو پتہ مل جاوے گا کہ انسان محض تخیلات کا مجموعہ ہے اور بس لیکن جیسے جیسے خیالات انسان کے دل پر گذرتے ہیں انسان کی حالت اُن کے مطابق انقلاب کھاتی جاتی ہے چونکہ انسان کی توجہ محض خیالات میں استغراق ہونے سے اُن کو انقلابات کی کچھ خبر نہیں ہوتی جو ان سے انسان کے جسم و جان پر عائد ہوتے ہیں۔ یہ تو بڑی موٹی بات اور ہر کوئی جانتا ہے کہ انسان کے خیال نیک یا بد گذرنے پر وہی کچھ ہوتا ہے جو خیال ہوتا ہے تو اندریں حالات فقرا یہ حکم نافذ فرماتے ہیں کہ انسان کے نیک یا بد۔ صاف یا مکدر ہونے کا حکم محض خیالات پر ہے جو اُس وقت اُس کے قلب پر حاوی ہوں۔ اگر اصل بات غور سے دیکھی جاوے تو انسان محض خیالات کی نوعیت پر اپنے نیک و بد

ہونے کا حکم رکھتا ہے اور بس۔ اسی وجہ سے مشائخان طریقت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے تصورِ شیخ کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھتے ہوئے اِن انسانی مراحل سے عبور کیا ہے اور حالت ملکوتی حاصل کی ہے۔ اِس میں ہرگز کوئی کلام نہیں ہے کہ اگر تصورِ شیخ اپنے اصل آب و تاب سے سالک کے خانہ دل میں متمکن ہو جاوے تو اپنے بجز کسی اور چیز کو وہاں داخل نہیں ہونے دیا کرتا اور خود جلوہ ذاتِ الٰہی ہوتا ہے تو گویا بجز ذاتِ الٰہی کے تجلیات کے اور کوئی خیال وہاں نہ گذر سکتا ہے اور نہ متمکن ہو سکتا ہے۔ دیگر خیالات وہاں اس وقت آتے ہیں جب شیخ غیر حاضر ہو۔ لیکن شیخ کی حاضری اور غیر حاضری سالک کے اپنے اختیار میں ہے جیسا کہ مولانا حافظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مصرعہ ؎ حضوری گرہمیں خواہی ازو غایب مشو حافظ

البتہ یہ امر کہ سالک ہر وقت شیخ کے رُوبرُو حاضر رہے صرف اِس غلبہ عشق و محبت سے ہو سکتا ہے جو سالک کے ہر وقت شاملِ حال ہو۔ بات تو میں نے مکمل عرض کر دی ہے جس سے سرکشی نفس پامال ہو سکتی ہے۔ اب حضورِ شیخ اور اُس سے عشق و محبت آپ کے اختیار میں ہے۔ والسلام

گھر میں میرا بہت بہت دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۰/۲۵ ۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

السلام علیکم! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ تشکریہ یاد آوری ہے۔ میں اور
کیا عرض کروں۔ ایام زندگی کٹ رہے ہیں اور منزل مقصود نزدیک آرہی
ہے۔ اپنی روح اور نفس میں بعض اوقات عجب کشمکش پاتا ہوں۔ لیکن گو قدم قدم
پر نفس کو روح بامداد الٰہی پامال کرتی ہے لیکن یہ گر گر کر پھر اٹھ کھڑا ہوتا ہے
پھر روحانی حملہ اس پر ہوتا ہے اور پھر گر کر اُٹھ کھڑا ہو جاتا ہے۔ میں سچ عرض
کرتا ہوں کہ رُوح کے ہاتھ میں عشق کا آلہ اور ہتھیار نہ ہوتا تو یہ بلا شبہ مغلوب
ہو گئی ہوتی۔ اکثر اوقات میں ان کی جنگ دیکھتا ہوں بعض وقت میں
جنگ مذکور سے لطف حاصل کرتا ہوں اور بعض وقت ان کی جنگ سے
مجھے تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ جب نفس
اپنی شرارت سے باز نہیں آتا تو روح اپنے میں حالتِ عشق پیدا کر کے
عشق کا بم اپنے سے نکال کر ایسی خوبصورتی اور طرز مدبرانہ سے نفس پر رسید
کرتی ہے کہ نفس مُردہ ہو کر اپنی جملہ تزاویر کو بھول جاتا اور مردہ معلوم ہوتا
ہے۔ لیکن حکم الٰہی ہے کہ وہ تا قیام جسم عنصری بالکل نابود نہ ہو۔ لہذا حالتِ
مردگی سے یہ پھر زندہ ہو جاتا ہے۔ آخرکار اس کو دیکھا ہے کہ کثرتِ عشق

کے اثرات سے یہ اپنے ذاتی افعال و اثرات چھوڑ کر روحانیت کے اثرات سے اپنے آپ کو مؤثر پاتا ہے اور پھر یہ کثرت اثرات عشق سے مستقل اثرات رُوحانیت اپنے میں جاگزیں کر لیتا ہے گویا کہ یہ مسلمان ہو جاتا ہے۔

عزیز من! جب فقیر کی یہ حالت مستقل ہو جاتی ہے تو اُس پر سے دوزخ حرام ہو جاتا ہے۔ میں آپ سے تجربے کی بات عرض کرتا ہوں اور آپ اس پر یقین کر لیویں کہ بہشت اس شخص کا حصہ اور ملکیت ہے جس کی رُوحانیت غالب ہو لیکن وہ شخص جو بندۂ نفس ہے دوزخی اور دوزخ کا ایندھن ہے۔ ملاؤں کو معلوم نہیں کہ میں دوزخی ہوں یا بہشتی۔ لیکن فقرا اہل اللہ جو جنگِ نفس سے فارغ ہو چکے ہیں۔ بالکل اور پورے واقف اور ماہر ہوتے ہیں کہ نہ صرف خود بلکہ دیگر اشخاص کو مشعل نورِ الٰہی سے دیکھ لیتے ہیں کہ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ اور فَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ میں سے یہ کس گروہ کا ممبر ہے۔ اب بادی النظر میں یہ بات سُن کر یہ اُمنگ ضرور پیدا ہو گی کہ اُس کو معلوم کس طرح سے ہو سکے کہ میں کس گروہ میں سے ہوں۔ تو اس جانچ کے قاعدے بے شمار ہیں جو محض صحبت شیخ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ لیکن بادی النظر میں ایک قاعدہ عام فہم ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سالک اپنے دل کا محاسبہ رکھے کہ اُس کے دل میں کیسے خیالات گزرتے ہیں یعنی اُس کا دل کن خیالات کا گذرگاہ ہے۔ یعنی صحرائے دل میں بادِ صبا چلتی ہے یا بادِ سموم۔ بس اسی پر اپنی حالت قیاس

کر لے کہ میں کس گروہ کا ممبر ہوں۔ عزیز من! ایک اور بات کمال تجربہ میں
آئی ہوئی ہے جو نہایت پتہ کی بات ہے کہ سالک اکثر بادِ صبا کو بہ تکلف
لایا کرتا ہے اور بادِ سموم سے نفرت و پرہیز کرتے ہوئے اس سے بچتا ہے۔
اس حالت میں سالک کا محک یہ ہوتا ہے کہ سالک اپنی حالت پر نہایت
غور سے خیال کرے کہ آیا اُس کو لذتِ قلبی بادِ صبا سے حاصل ہوتی ہے۔ یا
بادِ سموم سے۔ بس اسی پر فیصلہ ہے کہ وہ کیا ہے اور کس گروہ کا ممبر ہے ایک
اہلِ دنیا اور بندۂ نفس کو ہمیشہ بادِ سموم پر لذت ہوتی ہے۔ البتہ جب بادِ صبا
سے دل لذت پذیر ہو تو پھر سالک کو یہ قیاس کرنا چاہئیے کہ مجھ میں انقلاب
حسنہ پیدا ہو گیا ہے اور پھر اس پر ایسی مداومت کرے کہ دل کی آشنائی
بجز بادِ صبا کے اور یعنی بادِ سموم سے بالکل معدوم ہو جائے بس اسی پر اپنا
خاتمہ کرے پھر فقد فاز فوزاً عظیماً کا وہ مورد ہے۔ لیکن اگر یہ حالت
پیدا نہ ہو تو واللہ دوزخ اس کا ماویٰ ہے۔ خواہ ہر روز ختم قرآن کیوں نہ
کرے اور ہر وقت نمازوں اور تسبیحات میں غرق کیوں نہ ہو۔ بزرگ فرماتے
ہیں۔

شعر؎

وقت مردن بہ رُوئے قبلہ چہ شود

رُخِ دل چوں بہ سُوئے جاناں نیست

میں نہایت افسوس کرتا ہوں کہ میں اکثر اور ہمیشہ ایسی ایسی باتیں آپ کو

ستا کر تکلیف دیتا ہوں لیکن کیا کروں یہ سب کچھ محض تقاضائے محبت ہے جو اپنے دل میں آپ کے لئے جاگزیں ہے۔ والسلام

گھر میں دعا و سلام فرما دیں *

بیگم پور جنڈیالہ ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۵/۱۱ ے

عزیز القدر جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! جس روز میں نے سابقہ آخیری نیاز نامہ آنعزیز کو تحریر کیا تھا تو اُس روز میں ۱۲ بجے دن کے کھانا کھا کر لیٹا تا کہ کچھ قیلولہ کر لوں۔ ابھی آنکھ لگی ہی تھی کہ میں کیا محسوس کرتا ہوں کہ کوئی چیز میری کمر پہ اپنا بار ڈال رہی ہے میں نے پھر کر اسی حالت میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک نہایت مہیب شکل کی چیز اپنا بوجھ مجھ پر ڈال رہی ہے۔ اس پر آنکھ کھل گئی لیکن مجھے سُوجھ گیا کہ بستی کی مریضہ سے میں بلا کو دفع کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ وہ مجھ پر حملہ آور ہے۔ پس پھر کیا تھا مجھ کو ہم ، او ربجے کا بخار ہو گیا۔ میں نے مصلحتاً اُسی وقت بستی چھوڑ دی اور بر سواری ٹانگہ جالندھر آ گیا۔ جالندھر آ کر شدّت بخار سے حواس ٹھیک نہ رہے اور نہ جسم میں طاقت

رہی کہ بلائے مذکور کے فرو کرنے کی کوشش کروں اور نہ کوئی اور صاحب ایسا میرے پاس موجود تھا کہ وہ بضمن مذکور میرا معالج ہو سکتا۔ چنانچہ تین روز یہی حالت رہی آخر چوتھے روز طبیعت کچھ سنبھلی اور خود کوشش مذکور شروع کی۔ چنانچہ بلائے مذکور بفضل و اعانت الٰہی دو دن میں طبیعت نے بر امداد روحانیت اپنے پر سے اُتار پھینکی تو بخار سے نجات ملی۔ چنانچہ بخار اور بلائے مذکور نے قطعاً پھر عود نہیں کیا اور اس وقت بالکل آرام سے ہوں۔ کمزوری ضرور ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رفع ہو جاوے گی۔

میرے عزیز! آپ ماجرائے مذکور کو ایک تعجب کی نگاہ سے دیکھیں گے کیونکہ قبل ازیں اہل روحانیت سے آپ کا سابقہ نہیں پڑا۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ شمہ از معاملہ مذکور میں آپ کے گوش گذار کروں تاکہ آنعزیز کو معلوم ہو کہ فقرا اہل روحانیت کیا کچھ کرتے یا کر سکتے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ فقیر جب کسی مریض قریب المرگ کی نسبت دیکھا کرتے ہیں کہ اس کا سلسلہ روحانیت یعنی مریض کی ہستی کا تار جو ہستی اعظم سے عمر بھر وابستہ ہوتا ہے اس قدر باریک ہو گیا ہے کہ عنقریب بالکل قطع ہونے کو ہے تو فقیر اپنی روحانیت کے زور سے رشتہ مذکور کو بر طرز اور مضبوط کرنے کی کوشش کیا کرتا ہے اگر فقیر نہ یہ دست روحانیت رکھتا ہو تو بحالت مذکور اس کو رشتہ مذکور مضبوط کرنا ہر گز چنداں مشکل نہیں معلوم ہوا کرتا لیکن ایک حالت دوم ہے

اور وہ یہ ہے کہ رشتہ مذکور مریض کا بالکل انقطاع پذیر ہو جاوے، تو کوئی
فقیر اندریں حالت دست اندازی نہیں کیا کرتا اور یہ کہہ کر بات ختم کر دیا
کرتا ہے کہ موت کی تقدیر مطلق ہے اب معلق نہیں ہے۔ چنانچہ مریضہ مذکورہ
جو تپ دق اور سِل کے جملہ مراحل طے کر چکی ہے) کی نسبت دیکھ کر میاں
صدرالدین خاں اور اُس کے پھوپی زاد بھائی مولوی امیرالدین خاں صاحب
وکیل کو بندہ بذریعہ خطوط اور نیز زبانی کہہ چکا تھا کہ مریضہ کا رشتہ حیات قطع
ہو چکا ہے اب مفید تدبیر نہیں ہو سکتی۔ اُس کو ایک ماہ ہوا ہے اول تو وہ
خاموش رہے لیکن مریضہ کے خود اپنے اصرار اور نیز ہر دو مذکورہ صاحبان
کے اصرار پر مجھ کو پھر کوشش کرنے کے لئے کہا گیا۔ دل تو نہیں چاہتا تھا کہ میں
بحالات مذکورہ اس میں دست اندازی کروں لیکن واللہ خدا نے مجھے طبیعت
ایسی کمزور عطا فرمائی ہے کہ میں کسی اپنے مخلص و دوست کی تکلیف سے بلا اثر
نہیں رہ سکتا لہٰذا میں نے بادلِ ناخواستہ دریائے بلا مذکور میں چھلانگ
ماردی میں نے اپنی اندرونی نظر سے دیکھا کہ مریضہ کا شُش چپ زیادہ زخم دار
ہے اگر اس کے اندمال کی کوشش کی جاوے اور اندمال پذیر ہو جاوے تو
دیگر عوارض یعنی تپ و کھانسی خود بخود رفع ہو جاویں گے۔ کیونکہ یہ معلول ہیں
علّت نہیں ہیں۔ چنانچہ چار پانچ روز کے عرصہ میں میں نے بہت سی کامیابی
حاصل کی اور رقبہ کثیر سے نہایت قلیل رہ گیا چنانچہ اُس کے ساتھ کھانسی جو

ہروقت دامن گیر مرلضیہ تھی نہایت کم ہوگئی اور مرلضیہ رات کو نو بجے سے
چھ بجے صبح تک نہایت آرام سے سونے کی نوبت پر آگئی۔ لیکن اللہ کی
شان ۳۰، ۳۱ ماہ گذشتہ کی رات بوقتِ شام میرے نام حکم آگیا کہ فلاں مقام
پر ۱۰ بجے رات کے ضرور پہنچو چنانچہ بوقت مذکور میں جسم کو بستر پر چھوڑ کر
وہاں پہنچا اور چار بجے صبح کے میں واپس آیا تو میری بغیر حاضری مذکور میں مرض
نے اندمال شدہ رقبہ قریب نصف کے پھر گھیر لیا میں نے واپس آتے
ہی دیکھا اور صدرالدین خاں سے میں نے حال مذکور بیان کیا تو اُنھوں نے کہا
کہ امشب کھانسی جو چند رات سے تقریباً بند ہوگئی تھی بہت آئی اور آپ کو
دو تین مرتبہ پکارا گیا مگر کچھ جواب نہ ملا۔ واللہ مجھے کوشش مذکور کے بے سود
ہونے پر کمال افسوس آیا اور ارادہ تھا کہ رات کی تکان دُور ہونے پر پھر سے
کروں۔ لیکن ۱۲ بجے دن کے بخار نے آدبایا اور جملہ کوشش ختم ہوئی اصل
حالات میرے بیمار رہنے کے یہ ہیں جو میں نے عرض کئے ہیں۔ یہاں پر آکر بفضلِ
خدا میری طبیعت نے تمام نکبت نکال باہر پھینکی! اور اب میں بالکل تندرست
ہوں کمزوری باقی ہے جو انشاء اللہ تعالےٰ رفع ہو جاوے گی۔

اُمید ہے کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ والسلام

گھر میں میرا بہت بہت دعا و سلام فرما دیویں۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۵/۱۱/۴۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون: والا نامہ آلعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ یادآوری ہے۔ آلعزیز نے قبل ازیں اور نیز اب نماز نفل یازدہ گامی کے اوراد و الفاظ متعلقہ کی نسبت اصرار سے استفسار فرمایا ہے۔ لہٰذا میں اس میں بلا کسی کمی و بیشی کرنے کے اپنی اس نوٹ بک سے اوراد و الفاظ مذکور نقل ذیل میں کرتا ہوں جس میں حضرت قبلہ پیر و مرشد نے اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرما کر نوٹ درج کرایا تھا۔ قدس اللہ سرہ العزیز و رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ تو آپ کے ارشاد کی تعمیل میں کیا گیا ہے اس کو آپ ضبط کر لیویں۔ آلعزیز میرے گوجرانوالہ حاضر ہونے کی نسبت دریافت فرماتے ہیں جس کی نسبت عرض ہے کہ اب میرا حاضر ہونا مشکل ہے کیونکہ اب موسم سرما روز بروز توانا ہوتا جاتا ہے اور گوجرانوالہ کا مکان جنگل اور میدان میں ہے جو سرما کا آماجگاہ ہے مزید برآں اب کام کاج کے علاوہ کون آرام سے بے آرامی کے لئے کوشش کرے۔

گھر میں میرا بہت بہت دعا و سلام فرما دیں والسلام

سب صاحبان کو میرا دعا و سلام فرما دیویں۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۱۱-۳-۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! العزیز کا والا نامہ آیا۔ حالات معلوم ہو کر نہایت خوشی ہوئی۔ شکر ہے کہ اللہ صاحب نے آپ کا فکر قرض دور فرمایا۔ یہ سب اللہ کی عنایات کا نتیجہ ہے۔ آپ مزید اجازت پڑھنے وظیفہ کی طلب فرماتے ہیں لہٰذا اجازت ہے آپ جب اور جس مطلب کے لئے چاہیں پڑھیں اجازت ہے۔ اللہ کامیابی عطا فرماوینگے۔ روشنی اور ستارے وغیرہ کے پیدا ہونے اور دیکھنے کی آپ کو مبارکباد ہے۔ حبس دم کو بڑھاویں پھر انشاء اللہ تعالےٰ بہت کامیابی آپ دیکھیں گے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ البتہ ایک بات قابل غور ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت بوعلی صاحب قلندر فرماتے ہیں کہ

شعر ؎ چشم بند و لب بند و گوش بند
گر نہ بینی نور حق بر من بخند

یعنی قلندر صاحب اس حالت کا حصول چشم اور لب اور گوش کے بند کرنے پر فرماتے ہیں جو اس سے اگلا شغل ہے۔ لیکن اللہ نے آپ پر فضل کر دیا کہ معمولی شغل سے وہ نعمت حاصل ہو گئی جو نہایت کوشش کے بعد ہوا کرتی ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ میں اپنی حالت کیا عرض کروں۔

چند روز سے سخت نزلہ ہو گیا ہے جس سے اب قدرے آرام ہے لیکن کل تیسرے پہر سے خفیف بخار ہے جس سے ابھی آرام نہیں ہوا ہے۔ اُمید ہے اس سے اللہ آرام دے دیں گے۔ ایک ضروری اور نہایت ضروری عرض کرتا ہوں آپ اُس کی جانب نہایت توجہ فرما کر مشکور فرما دیویں۔ اور وہ یہ ہے کہ بخار سابقہ سے اور عوارضات جو پیدا ہوئے تھے اُن سے بعض سے تو آرام ہو گیا ہے لیکن بعض ایسے ہیں جن سے ابھی تک آرام نہیں ہے مثلاً ہاتھ کی انگلیوں میں تحریر کرتے وقت لرزہ ہے جس سے تحریر کرنا نہایت دشوار ہے اور حروف بدشکل پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ نیاز نامہ ہذا کے حروف ہیں۔ اِس کے سوائے پنڈلیوں اور رانوں کے اعصاب میں درد رہتا ہے جو نشست برخاست اور چلتے پھرتے نہایت عجب تکلیف ہے۔

آپ برائے مہربانی ڈاکٹر صاحب سے اِس کا حتمی علاج دریافت کر کے نسخہ معہ استعمال کے طریق کے بہت جلد ارسال فرما دیں۔ نیز تحریر فرما دیں، کہ اِس سے ڈاکٹر صاحب کی رائے کیا ہے کہ اِن سے کلی آرام ہو گا یا نہیں۔ زیادہ تحریر نہیں کر سکتا ورنہ اور بہت کچھ تحریر کرتا۔ والسلام

گھر میں اور بچوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۳۰ ۲/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانکم

سلام مسنون! والا نامہ آنجناب شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں اپنے حالات کیا عرض کروں اپنے عوارضات سابقہ سے ایک بڑا عارضہ درد اعصاب کا تھا۔ جس سے ٹانگوں اور بازوؤں میں درد رہتا تھا اور خصوصاً انگلیوں میں تشنج کی صورت اور تحریر کرتے وقت سخت لرزہ رہتا تھا جس سے لکھنا دشوار تھا۔ اس کی دوائی ہر چند کی مگر اس سے فائدہ ہرگز نہیں ہوا تھا اور نہ ہوتا تھا لیکن میرے لئے نہایت تکلیف کا موجب تھا۔ دوسرا عارضہ جو بخار آخریں میں پیدا ہو گیا تھا وہ درد سینہ کا تھا جس کا علاج ہر چند کیا مگر فائدہ نہیں ہوتا تھا۔ ہر جگہ سے مایوس ہو کر حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی شکایت کی چنانچہ مرض اول الذکر کا انہوں نے ایک چشم زدن میں علاج فرما دیا اور کلی آرام کی صورت پیدا ہو گئی جس سے اب آرام ہے۔ جیسا آپ میرے حروف تحریر کردہ سے ثابت کر سکتے ہیں۔ اس سے آرام ہونے پر خیال تھا کہ مجھے اب آرام وچین سے زندگی بسر کرنی ہوگی لیکن پھر درد سینہ نے زور پکڑ لیا۔ اس سے سانس لینا بھی دشوار ہو گیا! اور رات کو درد سے سخت تکلیف رہتی تھی۔ چنانچہ اس کی نسبت بھی حضرت موصوف قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا گیا اور آنحضرتؒ نے اسی طرح سے چشم زدن میں اس کا علاج بھی فرما دیا اور

اُس وقت سے جس کو کئی روز گزرے ہیں بالکل آرام ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک
اب اِس وقت مجھے عارضہ تو کوئی معلوم نہیں ہوتا البتہ کمزوری اور اُداسی بیحد
ہے کمزوری تو میری بیماری اولین کا نتیجہ ہے مگر اس میں راز کیا ہے۔ بس بات تو یہ
ہے کہ اِک نہ اِک عارضہ رہا ہم کو۔ اگر دردِ اعصاب اور دردِ سینہ سے مجھے آرام ہو گیا۔
تو اب دردِ دل ستا رہا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا
ہے۔ دُنیا ایک مقام دارالمحن کا ہے اِس میں رہ کر کبھی تکلیف سے نجات حاصل ہونی
ایک امر محال ہے۔ دیکھئے اِس دارالمحن سے کب نجات ہو سکے۔ یہ اپنے بس کی بات
نہیں ہے۔ ہر ایک امر خصوصاً موت مشیت ایزدی پہ انحصار رکھتی ہے جس سے
ہر ایک اپنی چیز حوالہ تقدیر ہے۔ یہ دیکھ کر کہ آپ کا حبس اب سو تک پہنچ گیا ہے۔
میں بہت خوش ہوا ہوں۔ لیکن جناب نے اِس کی نسبت کچھ تحریر نہ فرمایا کہ روشنی
کا کیا حال ہے آیا بحالِ سابق ہے یا اس میں کچھ ازدیاد ہے اور اگر ازدیاد ہے تو
کہاں تک اور کس درجہ تک قیام روشنی کتنی دیر تک ہے اُمید ہے کہ آپ مفصل
تحریر فرمائیں گے۔ اگر میں دیکھوں گا کہ یہ سبق پختہ ہو گیا ہے تو انشاءاللہ تعالےٰ
آپ کے بعد رمضان شریف تشریف لانے پر میں اس کے آگے کا دوسرا سبق عرض
کر دوں گا۔ لیکن ضروری ہے کہ آپ تب تک سبق موجودہ پختہ کر لیویں۔ خدا جانے
اگر میں برہما کو چلا گیا جس کی نسبت میں اپنے میں سخت ضرورت محسوس کرتا ہوں تو
پھر آپ سے مدت العمر میں مل سکوں یا نہ مل سکوں اس لئے ضروری ہے کہ کم سے کم

میں آپ کو سلطان الاذکار کا شغل تو تعلیم کردوں تاکہ آپ بفضلِ الٰہی موصل الی اللہ کے منزل طے فرمالیویں گے۔ نیز گھر کے حالات روشنی سے مطلع فرمادیں۔ امید ہے آپ بفضلہ تعالےٰ کام تعمیر مکان سے فارغ ہو چکے ہوں گے اِس سے بھی مطلع فرمادیں۔ والسلام

گھر میں اور بچوں دعا و سلام

اپنی کتاب میں ہر ایک چیز حتیٰ کہ کل کائنات معہ صاحب کائنات کے موجود ہے اور کسی بیرونی ہدایت کی کیا ضرورت ہے۔ البتہ ایسی کتاب کی ضرورت رہتی ہے جس کے پڑھنے سے آتشِ عشق پہ روغن ریزی ہوتی ہے۔ سو وہ کتابیں اور ہیں جو عشقِ الٰہی کے آتش سے جلوں کی ہیں۔ وہ مجھے کفایت کرتی ہیں۔

مولوی صاحب! اب دنیا بہت تنگ اور بے مزہ معلوم ہوتی ہے اس سے نکل کر دوسرے عالم میں چلے جانے کو دل چاہتا ہے اب تو نہ دنیا اپنے کام کی اور نہ آپ دنیا کے کام کے۔ اندریں صورت پھر یہاں نبھاؤ کیسے ہو سکے رحلت مناسب تر اور موزوں تر ہے۔ جب آپ اس مقام پر پہنچیں گے تو آپ میری حالت مذکور کو اپنی حالت پائیں گے۔

شعر — پرسیدیکے کہ عاشقی چیست

گفتا کہ چو من شوی بدانی

والسلام

بیگم پور چنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۲۰/۵/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! چند روز ہوئے ہیں تو نوازش نامہ آں عزیز شرفِ صدور لایا تھا۔ لیکن چونکہ میرے ہاتھ کے جوڑ یعنی گٹ میں درد شدید تھی۔ اس وجہ سے میں جواب میں نیاز نامہ گذارش نہ کر سکا معاف فرماویں۔ جوڑ مذکور پر نہ کوئی ورم تھا اور نہ پھوڑا۔ محض درد شدید تھی۔ جس نے مجھے چند روز سخت بے آرام اور بے کل رکھا۔ آخر اس پر جونکیں لگوائیں تو آرام کی صورت پیدا ہوئی۔ اللہ کا شکر ہے۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ آں عزیز نے سائیں اور امیر دیہاتی کا قصہ خوب تحریر فرمایا اصل بات یہ ہے۔

شعر ؎
حرفِ درویشان بدزدد مردِ دوں
تا بخواند بر سلیمی آن فسوں
کارِ مرداں روشنی و گرمی است
کارِ دوناں حیلہ و بے شرمی است

کاش یہ لوگ اصل بندگانِ الٰہی ہوتے تو اِن سے ایسے ناسزاوار افعال ہرگز صادر نہ ہوتے۔ فقر میں داخل ہوتے وقت قدم اول یہ ہے کہ اکل حلال اور صدقِ مقال پر فقیر کی استقامت سخت ہو۔ لیکن یہ لوگ اس سے بہت دور ہیں۔ سچ تو

یہ ہے کہ فی الواقع ان لوگوں کو نہ فقر کی تلاش ہے اور نہ اس کے قواعد کے پابند ہیں بلکہ یہ لوگ عوام الناس سے نہایت ذلیل ہیں اور اپنے تزاویر سے مال حاصل کرکے دنیا کی تن آسانیاں حاصل کرتے ہیں۔ اخیر ان کے ارادوں اور اعمال وخیالات پر لعنت پڑا کرتی ہے جیسے کہ اس مکار پر پڑی۔

میرے عزیز! میرا دل چاہتا ہے کہ میں عرض کروں کہ فی الواقعہ فقر اور عشق کیا ہے اور آغاز کیا ہے اور انجام کیا ہے۔ یہ خواہش تحریر اس وجہ سے پیدا ہوئی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ میں اپنے اصل حال سے ابھی واپس ہو کر بیٹھا ہوں۔ اس وقت عشق سے دل پُر درد ہے اور زبان پر سکوت ہے۔ دونوں کے بین بین حالت تحریر ہے۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اپنے جوش عشق کو شمۂ از حال خود عرض کرکے فرو کرلوں۔ میرے یہ معروضات محض جوش سے ہیں ورنہ کہاں میں اور کہاں یہ۔ راز الٰہی میرا یہ عرض کرنا ویسا ہی ہے جیسا کہ حضرت مرتضیٰ علیہ السلام نے باوجود ممانعت حضرت مرشد کامل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنا راز ایک چاہ میں جو کسی بیابان میں تھا بیان فرمایا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چاہ کا پانی خون ہو گیا تھا۔ بات یہ ہے کہ مجھ کو اپنے مجاہدہ اور معائنہ ومکاشفہ سے ایک گھنٹہ ہوا ہے تو ہویدا تھا نہ صرف ہویدا تھا بلکہ اپنا حال اور مقام تھا جن کے آثار اس وقت بھی موجود ہیں کہ میں جو ساٹھ پینسٹھ سال سے ایک مختلف اجزاء کا مجموعہ ہوں اور مدت سے سمجھے ہوئے تھا کہ میں بھی ایک ہستی ہوں۔ واللہ باللہ اب مطالعت

مرشد کامل صلعم سے ثابت ہؤا کہ میری ہستی کا محض وہم تھا ورنہ یہ ہستی تو ہستی لا ذات
کی ہستی ہے فقط۔ اِس سے مزید کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ اور نہ کسی کو ثابت ہؤا۔
ہے۔ مشاہدہ سے عجیب بات ثابت ہوئی ہے کہ ذات ذوالجلال نے میرے جسم
کی ترکیب تین اجزا سے کی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اوّل جسم جو عناصر کا مرکب ہے
دوسرے روح۔ تیسرے ہستی۔ پھر اجزائے مذکور کی ماہیت کی جستجو کی تو معلوم ہؤا
اور پایا گیا کہ ذات پاک کے ارادہ نے کئی ایک تراکیب اور انقلاب اپنے میں
دے کر عناصر اور ان کی نوعیت موجودہ پیدا کی جس سے وہ رُوح کے داخلہ کی
قابلیت کے قابل ہؤا۔ رُوح کو جسم ترکیب کردہ عناصر میں داخل کیا تو چونکہ
اس سے بھی اصل منشا حاصل نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ روح بھی جو عناصر سے بالا اور
لطیف تر ہے تاہم عناصر کی طرح ترکیب یافتہ ہے اور عناصر کی طرح سے اپنے
اصل ماخذ سے گو عناصر کی طرح زیادہ دُور افتادہ نہیں ہے مگر دُور افتادہ ہے)
لہٰذا اِن دونوں کی ترکیب سے کیا بنتا تھا اور اصل منشا صانع حقیقی کا کب پورا ہوتا تھا۔
پس مکمل کرنے کی غرض سے اس میں اپنی ہستی کا اور اضافہ کر دیا۔ پھر کیا تھا پھر تو
امانت بدیہی نظر آنے لگا اور موجود ہے۔ امانت بہ ترکیب موجود ایک ایسا گورکھ
دھندا بن گیا تھا جس کی تراکیب مذکورہ کا کچھ پتہ نہ ملتا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ نہ اس
ترکیب کے دیکھنے کے لئے چشم تھی اور نہ یہ دیکھے جا سکتے تھے البتہ حضرت مرشد کامل صلعم
کے صدقہ سے چشم وا ہوئی تو یہ سب کچھ علیٰحدہ علیٰحدہ کر کے ہر ایک چیز کو غور سے دیکھا

امانت اپنے آپ کو ہر روز دیکھتا ہے۔ کبھی کبھی تجربہ کے طور پہ تلاش بھی کرتا ہے کہ امانت کہاں ہے تو واللہ باللہ امانت کہیں سے نہیں ملتا۔ تلاش کرتے وقت بہت دلربا آواز اوپر سے آتی ہے کہ تم تو ہم ہیں اب تم تلاش کس کو کرتے ہو۔ امانت تو محض ایک آہو رمیدہ کیا گیا تھا کہ اس کے پیچھے دوڑ کر پہچا تو یہ کون ہے مگر جب اس کو پہچانا تو معلوم ہوا کہ یہ صرف ایک سحر کا پتلا تھا جس کا فی الواقعہ وجود نہیں ہے۔

میں مذکورہ بالا عبارت تحریر کر چکا تھا اور تا ہنوز اس پہ مزید عرض کرنے کو تھا کہ ایک شخص نے آکر اپنی باتوں سے مجھ کو عالم بالا سے نیچے اتار دیا اور اب چونکہ میں وہاں نہیں ہوں لہٰذا وہاں کی کوئی بات سپرد قلم کرنی سراسر کفر ہے۔ لہٰذا اب میں خاموش ہوں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ دفعتاً تنزل نہ ہوتا تو آپ ایک عجیب و غریب حالات مکاشفات مسموع فرماتے جو پہلے کبھی سُنے نہ ہوں گے۔ چلو پھر سہی۔ یار باقی صحبت باقی۔

یہاں اکثر بارش ہوتی رہتی ہے۔ جس سے فصل ربیع کی حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے۔ اُمید ہے گھر میں حالت اچھی ہوگی تاہم مطلع فرماویں اور میرا سلام کہہ دیویں۔ والسلام۔

عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور حیتہ یالہ ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۶/۲۹ ۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون ۔ جناب کے والا نامہ آئے کو بہت دن گذر گئے ہیں لیکن فی الواقعہ میں اپنی قلبی مصروفیت سے جلد جواب گذارش نہیں کر سکا ۔ معاف فرماویں ۔ گو مجھ سے تحریر نیاز نامہ میں ضرور تساہل رونما ہوا ہے لیکن واللہ باللہ میں آپ کی یاد سے ہرگز فارغ نہیں رہا ہوں ۔ جو غالباً آپ کے حالات اس کا پتہ دیتے رہے ہوں گے اور وہی میری شہادت ہے ۔ میں اپنی حالت کیا عرض کروں ۔ نہایت مختصر طور سے عرض ہے کہ عمر بھر سے تلاش ہے کہ معرفت الٰہی حاصل کروں ۔ اس میں بہت جدوجہد کی مگر اصل بات سے کسی قدر دور تھا ۔ لیکن جب جذب الٰہی کا نزول ہوا تو اب میں اپنے اوقات میں اپنے آپ کو تلاش کرتا ہوں لیکن اس کا نام و نشان نہیں ملتا ۔ لیکن میرا معشوق جس کو میں عمر بھر سے تلاش کرتا تھا موجود ہوتا ہے ۔ شب گذشتہ یہی حالت تھی ۔ اب مجھے حضرت موسٰے علیہ السلام کی بات جس کا ذکر قرآن میں ہے یاد آتی ہے کہ حضرت نے ذات الٰہی سے دیدار الٰہی کا سوال کیا تو جواب ملا کہ لن ترانی ۔ یعنی جب تک تم اپنی ہستی معدوم نہیں کرتے تم ہم کو دیکھ نہیں سکتے ۔ یہ ماجرا حضرت کا اب اس ناچیز معدوم پہ بالکل صادق آتا ہے ۔ ایک بزرگ نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ

شعر؎ چو ممکن گردِ امکان بر فشاند
بجز واجب دگر چیزے نماند

عزیز من! دریاب دریاب۔ ہنوز وقت است۔ خود را گم کن و خدارا دریاب۔ واللہ بجز ہستی گم کردن خود معرفت الٰہی ہرگز دست نمی دہد و برائے حصول این نعمت طریقہ ایست طریقِ خاص کہ بجز فقرا کسے را دریں اطلاع نہ اسی پر حضرت بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شعر؎ بھیک فقیری عجب ہے لڑکاں ہا سا کھیل
جُھگا پھوکے اپنا تب صاحب کا میل

یہ شعر مذکور تحریر کرتے کرتے پھر حالت شب وادہونے کو ہے اور اس کے آثار اب بالکل نمایاں ہیں۔ لہٰذا ہم قلم لشکست وہم کاغذ نماند والسلام۔ پھر کبھی زندہ ہونگا تو کچھ عرض کروں گا بالفعل ایک مُردہ سے توقع تحریر و مقالات فضول ہے۔

راقم ایک گم شدہ

بیگم پور جنڈیالہ - ضلع ہوشیارپور -
مورخہ ۲۳ جولائی ۳۹ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون - ایک والا نامہ العزیز قبل ازیں اور دوسرا اب شرف صدور لایا۔ مشکور ہوں۔ میں اپنے کام ضروری کے لئے کہیں چلا گیا تھا اس وجہ سے نیاز نامہ جواب میں عرض نہیں کر سکا۔ معاف فرما دیں۔ گو قبل ازیں موسم گرما بہت زوروں پر تھا مگر پرسوں کی بارش نے جو بہت ہوئی ہے موسم کی شدت کو ہلکا کر دیا ہے آئندہ دیدہ باید کہ چہ شود۔

جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ آپ نے اپنا کام ذکر و شغل شروع کر رکھا ہے اللہ آپ کو یہ مبارک کرے۔ آپ حتی الوسع کوشش کرتے جاویں۔ موسم سرد بھی اب دور نہیں ہے۔ برسات شروع ہونے پر گرما کی وہ شدت نہیں رہے گی بعد ازاں سرما ہے۔ گھر میں بھی آپ تاکید کر دیویں کہ وہ اپنے کام میں اچھی طرح سے مصروف رہیں۔ مناسب یہ ہے کہ آپ اُن کے مفصل حالات تحریر فرما دیں کہ کیا کیفیت ہے۔ کیونکہ اُن کو مجھے دیکھے مدت ہو گئی ہے جو فی الواقعہ ایک امر مُضر ہے۔ اور سب خیریت ہے اور میں خیریت سے ہوں والسلام

گھر میں اور نیز عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنبہ یالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۵ ۲۶/۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! چند روز ہوئے ہیں تو کرامت نامہ آنعزیز شرف صدور لایا تھا۔ لیکن بوجہ کسل و شدت موسم اب تک جواب عرض نہ کر سکا۔ چونکہ موسم کی شدت آپ پر بھی عامل ہوگی۔ لہٰذا آپ اپنی اور میری عمر کا موازنہ و مقابلہ فرماتے ہوئے تساہلِ مذکور سے مجھے ضرور معافی فرما دیویں گے۔

گھر کی حالت خاص ہونے کی وجہ سے عرض ہے کہ وہ آج کل حبس نفس سے ضرور پرہیز کریں لیکن ایسا نہیں کہ سبق فراموش ہی کر دیویں بلکہ اس طرح پر عمل فرماویں کہ سبق بھی دوہرایا جاتا رہے اور اس سے تکلیف بھی محسوس نہ ہو۔ کیونکہ بالکل ترک کرنے میں نقصان ہے اور وہ یہ ہے کہ جب پھر شروع کیا جاوے گا۔ تو گویا الفؔ با شروع کرنے پڑیں گے۔ آئندہ وہ مالک ہیں۔

جن صادق اور اولوالعزم لوگوں کے لئے یہ قاعدے حضرات طریقت نے ترتیب کئے تھے اب اُن کا وجود تقریباً معدوم معلوم ہوتا ہے۔ کیا کریں۔ مردمان اولوالعزم کا زمانہ میں سخت قحط ہے۔ ورنہ واللہ باللہ اسباق رسول خدا صلعم میں وہی اولین تاثیرات موجود ہیں۔ اگر یہ قابلیت موجود ہو تو جنید و شبلی رحمۃ اللہ علیہم اب بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ میں کیا عرض کروں۔ اس ضمن پر عرض کرتے ڈر لگتا ہے کہ شدت

کا نام سن کر یاران طریقت کہیں حالت و اسباق موجودہ سے گریز نہ کر جاویں۔

والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۰/۷/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا جس میں نووارد عزیزہ کی آمد کی خبر درج تھی۔ اللہ صاحب عزیزہ کی عمر دراز فرمادیں اور عمر بھر ان کو عزت و احترام اور عصمت و پاک دامنی سے والدین کی خوشی کا موجب فرماویں۔ آمین۔ آمین ثم آمین

یہاں چار پانچ بڑی بڑی بارشیں ہو چکی ہیں اور تا ہنوز ابر محیط آسمان ہے جس سے اُمید مزید بارش کی ہے۔ میں یہ دیکھ کر نہایت خوش ہوا ہوں کہ موسم کی شدت میں بھی آپ اپنے اشغال میں ہمہ تن مصروف رہے ہیں عمر کی جانب سے مزید برآں خوش ہوا ہوں۔ کہ باوجود تنگی وقت کے اُنہوں نے اپنے اللہ کو فراموش نہیں کیا۔ میں نے ان کی اس حالت سے خوش ہو کر بارگاہ عالی میں ان کی کوشش اور جانفشانی مذکور کی نسبت عرض کی تو حکم آیا کہ انا لا نضیع اجر المحسنین نیز فرمایا گیا کہ ہم اُن کو

دنیا اور آخرت میں اُن کے اعمال سے کہیں زیادہ اجر نیک دینے والے ہیں۔ اور ہماری نظر سے کچھ پوشیدہ نہیں ہے اور نہ ہمارا خزانۂ رحمت تنگ ہے آپ پیغام مذکور جو نہایت فرحت سے بریز ہے گھر میں فرما دیں اور نیز میرا اسلام کہہ دیویں اور میری طرف سے عیادت فرما دیں۔

مولوی صاحب: میں سچ عرض کرتا ہوں کہ دنیا بالکل ہیچ ہے جہاں تک ہو سکے آپ دولت آخروی حاصل کرنے میں کوشش فرما دیں یہاں کی عمر چند روزہ ہے اور وہاں ابدالآباد تک رہنا ہے۔ لہٰذا وہاں کا سامان مکمل ہونا چاہیئے سابقہ نیاز نامۂ آنعزیز سے ملکوں میں بھوکے کا حال پڑھ کر گونہ تعجب اور ان گندم نما جو فروش لوگوں سے دل میں نفرت پیدا ہوئی سچ تو یہ ہے کہ نہ ان لوگوں کو حساب و کتاب اُخروی کا یقین ہے اور نہ قیامت پر ان کا ایمان ہے۔ اگر یہ یقین ہوتا تو یہ ایسا ہرگز نہ کریں۔ ان کا خدا تو حصول زر اور وجاہت دنیاوی ہے۔ جو کام رسول صلعم نے ہرگز پسند نہیں فرمائے۔ بلکہ اُن کے مٹانے کو آپ مبعوث ہوئے تھے وہ کام اب ان کا شیوہ اور پیشہ ہے یہ فخر و وجاہت اور زر و دولت چند روزہ ہیں۔ پھر پیشی درگاہ عالی ہے جہاں مکر و تزویر نہیں چل سکتا۔ اپنے اپنے اعمال بد کے خزانے بنا رہے ہیں۔ من عمل صالحاً فلنفسہٖ ومن اساء فعلیھا والسلام

عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲/۶ ۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ شرف صدور لایا مشکور یاد آوری ہوں۔ عزیز من میں کیا عرض کروں کہ فقر کیا شے ہے۔ دل چاہتا ہے کہ اس کا ایک کرشمہ عرض کروں اور وہ یہ ہے کہ موجودہ ہیئت انسان ایک عجیب طلسم خانہ ہے۔ صانع حقیقی نے جسم عنصری ایک ایسا ایوان بنایا ہے جس میں دو دروازے ایوان مذکور کے تعمیر کئے ہیں ایک تو جانب عالم غیب اور دوسرا بجانب عالم شہادت۔ لیکن اس میں حکمت یہ رکھی۔ کہ جب ایک دروازہ کھولنا ہو تو یہ لازم رکھا کہ دوسرا دروازہ پہلے بند کر دیا جاوے۔ جب تک ایک بند نہ ہو دوسرا کھلنا محال ہے پھر جسم مذکور میں روح داخل فرمائی اور اس کو حکم دیا کہ جب تم مادہ اور مادہ کی نیرنگیاں اور گلکاریاں دیکھنے اور ان سے لذات حاصل کرنے کا ارادہ کرو تو حواس خمسہ کے ذریعہ جو بیرونی دروازہ ہے دیکھو اور ان میں سے مادہ کا نظارہ کرو پھر نظارہ مذکور کے اقتضاء سے تکمیل لذات جسمانی کرو۔ لیکن یہ بھی حکم دیا کہ جب تم عالم غیب کو دیکھنا چاہو تو یہ بیرونی دروازہ پہلے بند کرو۔ جب بیرونی دروازہ اور اس کی نیرنگیاں روح کی یاد سے فراموش ہو جاویں تو یہ دروازہ اندرونی کھلتا ہے اور پھر عالم غیب کے امور اور دنیا نظر آنے لگتی ہے۔ لیکن جب تک بیرونی دروازہ بند نہ ہو اور اس کی یاد بھی فراموش نہ ہو جائے

تو اندرونی دروازہ نہ کبھی کھلا ہے اور نہ کبھی کھلنے کی اُمید ہے۔ جس وقت انسان پیدا ہوتا ہے تو روح کے لئے اندرونی دروازہ کھلا ہوتا ہے اور بیرونی بند ہوتا ہے اُس وقت اِس کے نفسانی اور شہوانی قویٰ بالکل کمزور ہوتے ہیں لیکن اندرونی دروازہ کے مشاہدات کے قویٰ زور آور اور طاقتور ہوتے ہیں لیکن رفتہ رفتہ والدین اور دیگر مربیان جسم کی ہر وقت کوشش سے رُوح کی توجہ مادہ اور اُس کی لذات کی جانب لگائی جاتی ہے۔ بچہ کو مادہ کی لذات اور نیرنگیوں کی جانب یہ لوگ ہزار کوشش سے میلان دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ بچہ آہستہ آہستہ ان لوگوں کی کوشش کا شکار ہو کر یہ حالت پیدا کر لیتا ہے کہ اندرونی دروازہ بوجہ گرفتاری لذات جسمانی کے بالکل بند کر لیتا ہے لیکن کوشش مذکور کا یہ نتیجہ بھی ہوتا ہے کہ پھر کسی حالت میں بیرونی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ حواس بیرونی مادہ کی نیرنگیاں اور اُس کی لذات سے ایسے حظ حاصل کرتے ہیں کہ نہایت مستانہ حالت میں اپنا جمع کردہ خزانہ حس مشترک کے حوالہ کرتے رہتے ہیں اور وہاں سے دیگر اندرونی قوائے اپنے اپنے موافق کی اشیاء حس مشترک سے حاصل کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ خیالات اُن میں راسخ ہو جاتے ہیں۔ اور کیا جاگتے اور کیا سوتے انسان ان لذات و مشاہداتِ نفسانی سے فارغ نہیں رہ سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان ایک حیوان مطلق کی حیثیت میں آجاتا ہے اور حقیقی انسان کہلوانے کا ہرگز مستحق نہیں رہتا۔ اُس کے مقالات اور افعال محض مطلق حیوان کے ہوتے ہیں اور روحانیت کے احساس جو اندرونی

دروازہ کے فتوحات ہوتے ہیں اُس سے بالکل مفقود ہو جاتے ہیں پھر وہ اُس مصرعہ کا مورد ہو جاتا ہے۔ مصرعہ ؎ اہل دنیا لعنت اللہ در قفا۔ بس پھر تو جاگتے سوتے ہر وقت مادہ اور اُسکے تخیلات سے فراغت نہیں ہوتی۔ اور اُن کے اثرات اُس کی لوح پر اس قدر منقش اور تہ بہ تہ ہوتے ہیں کہ کہیں لوح کا وجود بھی ان میں نظر نہیں آتا۔ دنیا میں ایسا شخص اہل دنیا کی نظر میں نہایت قابل ہوتا ہے۔ اہلِ دنیا اُس کو قابل اور با اقبال اور با ثروت و وجاہت کہتے ہیں۔ جن کو کبھی رُوحانیت اور دروازہ دیگر کے وجود کا بھی احساس نہ ہو۔ لیکن اہلِ رُوحانیت یعنی وہ لوگ جن کو دروازہ اندرونی میں گذر حاصل ہے۔ اُن لوگوں کو اِن الفاظ و خطاب سے نصیحت کرتے ہیں۔ جو بالکل بے سود ہوتی ہے کیونکہ ان کو بیرونی دروازہ کے بجز اتنا بھی یاد نہیں ہوتا کہ اِس کے سوائے کوئی اور دروازہ اِس کے اندر بھی موجود ہے

نردبانِ ایں جہاں ما و منی است — عاقبت زیں نردبان اُفتادنیست
ہر کہ بالاتر رَوَد ابلہ تر است — استخوانِ اُو بتر خواہد شکست

البتہ اس کی موت کے وقت جب بحکم الٰہی بیرونی دروازہ بند کیا جاتا ہے اور بیرونی دروازہ کے لوازمات یعنی قویٰ سے انسان محروم کر دیا جاتا ہے تو اندرُونی دروازہ حسب اقتضا حالت و حکم الٰہی کھل جاتا ہے پھر یہ حیران و ششدہ رہ جاتا ہے اور اس کو بیرونی دروازہ اور اس کی لذات و احساسات سے قطعاً محروم

کر دیا جاتا ہے چونکہ یہ سگ دنیا انسان عالم مذکور سے نامحرم اور اُس کے سامان
سے بالکل معرا ہوتا ہے لہٰذا اُس کو وہاں بجز حسرت و یاس و اضطرابی و پریشانی
و دانت پیسنے کے اور کچھ وہاں نصیب نہیں ہوتا۔ بس پھر ابدالآباد تک اسی حالت
میں غلطاں پیچاں رہتا ہے۔ اور اس کے ساتھ وہ سلوک ہمیشہ کے لئے ہوتا ہے
جس کا کہ وہ مستحق ہے۔

خیر یہ بات جو اوپر گذارش ہوئی محض اس وجہ سے گذارش کی گئی ہے کہ آپ
کو معلوم ہو جاوے کہ فقرا کیا کیا کرتے ہیں۔ اور یہ کیا کرتے ہیں؛ جیسا کہ میں نے
اوپر ذکر کیا ہے فقرا کی کوشش محض دروازہ اندرونی کے کھولنے اور اس کے
اندر داخل ہو کر سعی بلیغ اپنے معشوق حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہوتے بلکہ اُس میں
ادغام ہونے کی ہوتی ہے۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ دروازہ
اندرونی کھلتا کس طرح ہے۔ اس کا جواب صرف ایک اور یہ ہے۔ کہ
عبادت سے۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ عبادت کیسی اور کس نہج کی۔
اس کا جواب تو فی الواقعہ میرے معروضات مذکورہ بالا میں آ چکا ہے۔
البتہ اس پر چند اشارات کی ضرورت ہے۔ جو میں نہایت اختصار سے
عرض کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ آپ اپنی روح کی اصل غذا روح کو دیویں۔ وہ کیا
ہے۔ وہ محض ذات الٰہی کے خیال پاک میں محویت ہے یا بالفاظ دیگر شعر ؎

آہستہ جاں نیست الا رو ئی یار   روئی آں یار سے کہ باشد زاں دیار

اس کو آئینہ الٰہی سمجھنا پہلی بات ہے اور اس میں محویت دوسری بات ہے لیکن دونوں کی تکمیل میں اگر نقص باقی رہ جاوے تو اندرونی دروازہ کے وا ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اس ضمن میں فقرا نے بہت بہت کمال کئے ہیں۔ اور کرتے ہیں جیسا کہ ایک انسان نما حیوان مطلق نے اپنے بیرونی دروازہ سے ایسے اثرات حاصل کئے ہیں کہ بیداری چھوڑ خواب میں بھی اُس کو کبھی اندرونی دروازہ کی کیفیت مشاہدہ نہیں ہوئی۔ بلکہ خواب میں بھی اندرونی حواس اپنا ذخیرہ جمع کردہ از حس مشترک ہی پیش کرتے رہتے ہیں جس سے اس کی قابلیت مشاہدہ خواب بھی مفقود ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے فقرا نے اندرونی دروازہ ایسا کھولا ہے کہ باوجود بیداری کی حالت میں بھی وہ ایسے ایسے مشاہدات اور باتیں ہر وقت دیکھتا رہتا ہے جو دوسروں کو کبھی خواب میں بھی نظر نہیں آیا کرتیں۔ بس بات یہ ہے کہ محویت ایسی ہو کہ جس سے اندرونی دروازہ کھلنے کی قابلیت حاصل ہو جاوے میں زیادہ کیا عرض کروں۔ ہاتھ تھک گیا ہے کیونکہ گو جوان ہوں لیکن بیرونی دروازہ کے لوگ مجھے بوڑھا کہتے ہیں۔ اور واقعی اس لحاظ سے بوڑھا بھی ہوں۔ مگر واللہ اندرونی دروازہ کے لوگ تو مجھے ایک نوجوان اور شاہ زور خیال کرتے ہیں۔ بیرونی دروازہ پر میں اپنے آپ کو واقعی کمزور اور بوڑھا پاتا ہوں لیکن اندرونی دروازہ پر اپنے زور میں کون مقابلہ کر سکتا ہے واللہ وہاں سب مات ہیں اور پریشہ سے مزید وقعت نہیں رکھتے۔ میں کہاں تک گذارش

کردن۔ اگر در خانہ کسے موجود است ادبا ہمیں قدر بس است۔

بسم اللہ آپ تشریف لے آویں لیکن پہلے مطلع کریں تاکہ میں کہیں ان دنوں میں جانے کا ارادہ نہ کروں والسلام

نیز عرض ہے کہ نیاز نامہ ہذا گھر میں ضرور سمجھا اور سنا دویں۔ مفید ہوگا۔ گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ $\frac{9}{29}$ ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! اس وقت رات کی سیر و سیاحت سے فارغ ہو کر میں نے نماز فجر اور معمولی وظائف سے سبکدوشی حاصل کر لی ہے۔ لیکن دل رموز الٰہی اور اسرارِ غیبی سے مملو ہے۔ واللہ اپنی حالت تو اس شعر کے مطابق ہے۔

شعر؎

اگرچہ عرضِ ہنر پیشِ یار بے ادبی است

زباں خموش ولیکن دہان پُر از عربی است

میرے عزیز! میں آپ کو تحریر کروں اور بیان کروں تو کیا کیونکہ یہ باتیں اور حالات و کیفیات بیان و تحریر سے بالاتر ہیں یہ تک اپنی موجودہ حالت متقاضی

ہے کہ یہ آپ کو اپنی طرف کشید کرے لہٰذا میں آپ کی توجہ حافظ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک شعر کی جانب دلاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ

شعر چو مستعد نظر نیستی وصال مجو
که جام جم ندہد سود وقت بے بصری

عزیزمن! حافظ صاحب تصور شیخ کی پختگی کے لئے اس میں تاکید فرماتے ہیں۔ اور اس کے لئے قاعدہ پختگی دوسرے شعر میں یوں فرماتے ہیں کہ

شعر بکوش خواجہ واز عشق بے نصیب نہ باش
که بندہ را نہ خرد کس بہ عیب بے ہنری

لہٰذا آپ پختگی تصور میں اب کوشش فرماویں۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میں اس کے فوائد و رموز نیاز نامہ ہذا میں آپ سے عرض کرتا۔ لیکن واللہ رات کی بیداری اور جہد بلیغ سے جسم تکان سے چور ہے۔ باقی جسم کے اعضا کی طرح ▌تھ بھی سکت سے معرا ہے! ورنا تواں معلوم ہوتا ہے۔ البتہ میں اتنا تحریر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ دوسرے شعر میں اصل قاعدہ پختگی تصور کا بیان فرمایا گیا ہے کہ جب تک عشق کی لپیٹ دل کو نہ ہو تصور شیخ پختہ نہیں ہوا کرتا۔ اگر عشق حاصل ہو تو عمل تصور شیخ کی پختگی ہو کر مرشد مے خانہ اور یہ تصور مے اور قلب سالک جام سے بن جایا کرتے ہیں۔ آپ کیا دیکھتے اور پڑھتے نہیں کہ فقرا نے اپنے تصانیف اور باتوں میں میخانہ اور جام اور مے کی کس قدر تعریف کی ہے اور کس جانبازی اور دلدہی سے اس پر

فدا ہوئے ہیں۔ گویا کہ اپنی زندگی کی علتِ غائی اِس کو قرار دے کر بازی جیت گئے ہیں کیونکہ یہ تصور پختہ ہونے پر عالم مثال طے ہوتا جاتا ہے اور فی الواقعہ عالم مثال عالم ملکوت کا دروازہ ہے۔ عالم مثال طے ہونے پر جب عالم ملکوت شروع ہو گیا۔ تو سالک انبیا اولیا اور ملکوت و دیگر ارواح سے ملاقات کرتا ہے اور بلکہ اُن سے محبت و یگانگت پیدا کر لیتا ہے جب عالم ملکوت میں مہارت تامہ حاصل ہو گئی تو اُس سے اگلے عالم یعنی عالم ارواح میں جانے کی تیاری کرتا ہے۔ اِس کے بعد عالم لاہوت اور ہاہوت میں جا داخل ہوتا ہے پس پھر کیا ہیر رانجھا اور رانجھا ہیر بن جاتا ہے۔ پھر ان میں کوئی فرق یا تفاوت باقی نہیں رہتا اور سالک کو انقلاب مذکور کا عین الیقین ہو کر حق الیقین حاصل ہو جاتا ہے اور اِسی حالت کی نسبت اللہ صاحب فرقانِ حمید میں فرماتے ہیں کہ فاعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین۔ یعنی حق الیقین کے بعد عبادت مت کرو۔ گو حکم مذکور اللہ صاحب نے فرما دیا جس میں ایک راز ہے اور وہ یہ ہے کہ اصل بات یہ ہے کہ جب فقیر کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو نہ اُس سے عبادت ہو سکتی ہے اور نہ وہ کر سکتا ہے کیونکہ عابد جب معدوم ہو تو معبود کون ہے عابد کے وجود سے معبود کا وجود ہے۔ ورنہ ہر دو ایک ہیں اور اس حالت میں نہ عابد عابد ہوتا ہے اور نہ معبود معبود عابد سے اس حالت میں بہ تکلف بھی عبادت نہیں ہو سکتی تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب سالک عابد کی یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے اور عابد و معبود ہر دو فنا ہوتے ہیں

اور اس حالت میں ہدایت بھی معدوم ہوتی ہے تو پروردگار نے آیت شریف
مذکور میں یہ ہدایت کس کو دی۔ کیونکہ سننے والا تو کوئی نہیں رہا۔ عزیز من دیکھا یہ
کیسا راز ہے۔ فی الواقعہ پروردگار نے ان لوگوں کو اس میں ہدایت فرمائی جو یہ
حالت نہیں رکھتے۔ اِن کے نام حکم ہے کہ حق الیقین کے بعد عبادت ساکت ہے
اور تم بے حال لوگ اہلِ حال کو ہرگز دق مت کرو۔ کہ یہ عبادت کیوں نہیں کرتے
اگر ایسا کرو گے تو تم خلافِ حکم کرنے سے گنہگار ہو گے لیکن نابینا لوگوں کے اندھاپن
نے اصل حقیقت اور حکم کی ماہیت سمجھنے سے دُور رکھا اور رسیدہ لوگوں کو ان اندھوں
نے بے شمار ایذائیں دیں حتیٰ کہ اُن کی جان اور زندگی بھی اُن کے ہاتھ سے تلف ہوئی
مگر مرے ہوئے کو موت سے کب ڈر لگتا ہے۔ اِن لوگوں نے بھی ان کے تشدد کی
سر مو پرواہ نہیں کی۔ اور ان کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اُتر گئے اور زمانہ بھر سے
ختم ہو گئے۔ میں زیادہ کیا عرض کروں۔ وقت تنگ اور ڈاک روانہ ہونے کو ہے
ورنہ رموزِ الٰہی سے دل لبریز ہے۔ اگر سبب مذکور نہ روکتا تو میں اور بہت کچھ کرتا
لیکن اب اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

میرا یہ نیاز نامہ گھر میں بھی ذہن نشین کر دیویں۔ والسلام
عزیزوں اور مولوی صاحب کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۲۶/۹/۱۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! کل والا نامہ آلعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ یادآوری ہے۔ جناب نے تصور کے ساتھ عشق بازی اور اُس کی پختگی کے قواعد دریافت فرمائے ہیں۔ سامان عشق تو قدرت نے آپ میں ودیعت کر رکھے ہیں۔ البتہ طاقت کو بڑھانا آپ کی جدوجہد کے اوپر منحصر ہے آپ عشق کو بڑھادیں اور کثرت سے محبت کی نگاہ سے آئینہ کو دیکھنا شروع کریں کیا آپ نے سنا نہیں کہ اہل حرفت تکمیل حرفت کے لئے کیا قاعدہ بتلاتے ہیں۔

شعر ؎

گر تو می خواہی کہ باشی خوشش نویس
می نویس و می نویس و می نویس

البتہ ان ورزشوں میں ایک خاص امر قابل لحاظ ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی طاقت بدنی کو محفوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے، ہرگز نفس کو عیش کرنے سے محروم رکھنا چاہئے اور اگر سخت ضرورت محسوس ہو تو بقدر مایحتاج کے بصد مشکل اجازت ہے۔ لیکن نفس کو ان امور کے خیالات سے بھی محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ تجربہ ہے کہ بعض اوقات ان خیالات کا قلیل وقت غلبہ یا ظہور عیش کی حد تک پہنچ جایا کرتا ہے تو ایسے امور سے عشق نہایت مدھم پڑ جاتا ہے۔ میں اس کی نسبت عرض تو بہت

کچھ کر سکتا ہوں لیکن یہ طوالت سے خالی نہیں ہے البتہ ایک ضروری اور نہایت ضروری قاعدہ عرض کرتا ہوں اگر آپ اُس پر عمل فرماویں گے تو راستہ خالی از خس و خاشاک ہونا آسان ہے وہ یہ کہ آپ نفس کی حرکات اور ارادوں کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور روزانہ حساب سے فروگذاشت نہ کریں اور کام میں ارادہ کی سختی سے مشغول ہوں۔ پھر انشاءاللہ تعالیٰ کامیابی ہے لیکن ہرگز ہرگز نفس کو عیش نہ کرنے دیویں اور اس کو ہر طرح کے عیش و تفاخر سے محفوظ رکھیں۔ بس اس راستہ میں نفس ہی سدراہ عظیم واقع ہو رہا ہے۔ گوگوجرانوالہ آنا میرے لئے نہایت تکلیف کا موجب ہے اور نیز میری حالت اور دل اس سے بہت پہلو تہی کرتا ہے۔ مگر میں مناسب یہی خیال کرتا ہوں کہ بجائے آپ کے گھر سے تکلیف کرنے کے میں گوجرانوالہ حاضر ہو جاؤں لہٰذا ارادہ کرتا ہوں کہ اگر وہاں کا تقاضا اسی نہج پر رہا اور کوئی امر مانع نہ ہوا تو میں انشاءاللہ تعالیٰ اکتوبر یا نومبر کے ایام میں ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔ صبح یہاں سے چل کر میں نو بجے کلکتہ میل پر جالندھر سے سوار ہو کر لاہور بارہ بجے کے قریب پہنچوں گا اگر آپ لاہور گاڑی مذکور سے پہلے تشریف لے آویں تو مجھے ہوٹل میں کھانا کھانے کے لئے سہولت ہو جاوے گی اور بصورتِ تکلیف آپ تشریف نہ لاویں میں حاضر ہو جاؤں گا والسلام

گھر میں اور عزیز و نکوں میرا اسلام نیز عرض ہے کہ میں شہر میں رہوں گا۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۱/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے۔ افسوس ہے کہ آپ یہاں سے واپس جا کر بخار سے بیمار ہو گئے۔ خداوند کریم آپ کو آفاتِ دہر سے مصئون و محفوظ رکھے۔ آمین۔ افسوس ہے کہ گھر میں باوجود زیر علاج ہونے کے شغل بند نہیں کرتے۔ میری طرف سے تاکید کر دیویں کہ تاہنوز وہ حبس بند کر دیویں لیکن مراقبہ اور مراقبہ میں نگاہ اور دیکھنا ہرگز بند نہ کریں۔ صرف مراقبہ سے دیکھنے میں ملاحظہ کر کے بتلا دیں کہ آیا ظہور تجلیات اور روشنی میں پہلے کی نسبت کچھ فرق یا کمی ہے اگر ہے تو کس قدر۔ البتہ وقت مراقبہ میں کچھ زیادتی کر دیویں مگر حبس تاہنوز بند کر دیویں البتہ اگر ہو سکے تو مراقبہ میں تصورِ شیخ کو مضبوطی سے پکڑا لیویں۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کروں گا کہ اُن کو جو کچھ حبس سے ملتا ہے۔ تاہنوز اسی طرح سے مل جایا کرے۔ مگر معاف فرماویں کہ آپ فرائض زن و شو سے ابھی پرہیز رکھیں۔ اِس سے دماغ کمزور ہو جایا کرتا ہے اور پھر ایسا کرنے میں شکایت دماغ باقی رہے گی۔ ورنہ انشاء اللہ تعالےٰ آرام ہو جاوے گا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر ان کو حالت زچگی نہ ہوتی تو ہرگز یہ شکایتِ دماغ پیدا نہ ہوتی۔ زچگی سے کمزوری دماغ پیدا ہوئی اور اُس پر حبس کرنا پڑا جس سے یہ شکایت پیدا

ہوئی میں نے جیسا اوپر تحریر کیا ہے اُس پر عمل کرنے کے بعد آپ مجھے حالات تحریر کریں کہ آیا بلا حبس تجلیات بحال رہتی ہیں یا نہیں کیونکہ میں اس طرح سے ظہور میں آنے کی کوشش کرنے والا ہوں اور نیز حالات استعمال دوائی اور اس کے فائدہ سے مفصل بواپسی ڈاک مطلع فرماویں۔ واللہ مجھے ان کا فکر ہے۔ اللہ آرام ہوے۔ آپ نے جو اپنے حالات تحریر فرمائے ہیں ان کو پڑھ کر بہت خوش ہوا اور دعا ہے کہ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ جناب والا آئینہ روئے یار جیسا اور کوئی آئینہ اللہ نے پیدا نہیں کیا۔ لیکن یار اپنا روئے آئینہ رکھتا ہو اور عالم بالا میں آمد و رفت کا ماہر ہو۔ اسی غرض سے حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

شعر — آئینہ جاں نیست اِلا روئے یار
روئے آں یارے کہ باشد زاں دیار

آپ آئینہ مذکور پر استقامت اور مداومت کریں پھر یہ انشاء اللہ تعالےٰ آپ کے لئے رفرف بن جاوے گا۔ اور آپ اس رفرف میں ہر دو عالم کی سیر کر سکیں گے میں اس کی تعریف کیا کروں۔ یہ ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ یہ حدِ بیان سے افزوں تر ہے۔ وہی بات اور وہی اصول ہے جو شعر ہذا میں بیان ہوئی ہے۔ شعر

پرسید یکے کہ عاشقی چیست — گفتا کہ چو من شوی بدانی

میں اُمید اور ارادہ کرتا ہوں کہ یہاں سے صرف نومبر کے قریب میں فارغ ہو جاؤں گا اور پھر میں حاضر ہو سکوں گا۔ قریب جا کر میں اپنے حاضر ہونے سے آپ کو اطلاع دوں گا۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ $\frac{11}{26}$ ۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانبکم

سلام مسنون! جناب کے والا نامے پہنچے لیکن میں بوجہ کم فراغت جواب عرض نہیں کر سکا معاف فرماویں۔ کیونکہ اوّل تو مجھے جالندھر جانا پڑا کیونکہ وہاں میاں صدرالدین خاں کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا اور فاتحہ خوانی کے لئے مجھے وہاں ضروری جانا تھا۔ پھر اسی اثنا میں عزیزہ جان محمد کا چھوٹا بچہ نمونیا سے بیمار ہو گیا جس کو اب کلی آرام ہے۔ علاوہ ازیں عزیزہ طفیل کی بیوی بخار سے بیمار ہو گئی جو اب تک بیمار ہے گو کہتے ہیں کہ مقام فکر نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہونے والا ہے۔ لیکن تاہنوز آرام نہیں ہوا ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔ ان تردداتے سے میں عزیز

کو نیاز نامہ تحریر نہیں کر سکا۔ معاف فرماویں۔

واللہ مجھ کو آپ کے گھر کی شکایت علالت سے ہردم فکر دامن گیر رہتا ہے آپ اس کا علاج کسی طبیب سے دریافت فرما کر کماحقہٗ کریں اور اس میں ہرگز غفلت نہ فرماویں۔ آپ کے آخری والا نامہ نے مجھے زیادہ فکر میں ڈال دیا۔ یہ تحریر کرکے کہ باوجود عدم شغل کرنے کے شکایت دماغ پھر پیدا ہوگئی ہے قبل ازیں اور نیز اب بھی مجھے اِس امر کے تحریر کرنے سے شرم آتی ہے کہ اِس راستہ کے لوگ عیش نفس سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہا کرتے ہیں۔ فقرا ہمیشہ نفس کے ہاتھ سے نالاں رہتے ہیں اُس کی وجہ خصوصاً ایسی شکایات کا پیدا ہونا اور اُن سے اپنے مجاہدات سے باز رہنا ہے۔ افسوس ہے کہ پہلی حالت کمزوری اور اُس پر مزید طلاطم نفس اور پھر راہ خدا کے مجاہدہ کا عزم۔ یہ متضاد امور ہیں۔ خیر جو ہوا سو ہوا آپ اب علاج ظاہری دماغ میں ہرگز تساہل نہ فرماویں۔ ایسا نہ ہو کہ اُن کو علالت راہ خدا سے باز رکھے۔ آئندہ آپ دانا ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ۲۰ نومبر کے بعد مجھے فراغت ہو جاوے گی۔ پھر آسنے کا عزم کروں گا۔ اور جناب کو اطلاع دوں گا کہ میں کس تاریخ کو آؤں گا اور کہاں آؤں گا یعنی لاہور یا گوجرانوالہ۔

آپ گھر میں میرا بہت بہت سلام دیویں اور میری طرف سے عیادت کریں لیکن بواپسی ڈاک اُن کی طبیعت کے حالات سے مطلع فرماویں۔ سخت

تاکید ہے والسلام

عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۱۱/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آلعزیز شرف صدور لایا مشکور ہوں۔

میں نے عزیزہ کا مشاہدہ بوقت پڑھنے درود شریف کے مطالعہ کیا اس سے میں خوش بھی ہوا اور بعدش مجھے کچھ افسوس بھی ہوا خوش تو اس وجہ سے کہ عزیزہ کو واقعی اور درست طور پر زیارت حضرت رسول کریم صلعم کی حاصل ہوئی اللہ اس کو مزید نصیب کرے آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔ مگر افسوس مجھے اس وجہ سے ہوا کہ شغل جس کی برکت سے یہ دولت عزیزہ کو حاصل ہوئی وہ بوجہ کمزوری اور علالت دماغ سے ترک کرنا پڑا۔ مگر ہرگز ہرگز بد دل نہیں ہونا چاہیے۔ انشاءاللہ تعالیٰ عزیزہ منزل مقصود تک پہنچ کر رہے گی۔ مقام فکر ہرگز نہیں ہے۔ عزیزہ کو آپ میری طرف سے بتاکید کہہ دیویں۔ کہ وہ قلب اور تصویر کے دیکھنے میں مزید وقت صرف کیا کریں۔ پھر میں حاضر ہو کر جو کچھ مناسب ہو گا گذارش کروں گا۔

افسوس ہے کہ آپ بھی اپنی کمزوری دماغ تحریر فرماتے ہیں اور اس وجہ سے ناغہ شغل کرنے میں تحریر فرماتے ہیں۔ آپ ہر دو پرہیز سے کام لیویں۔ کیا آپ نے سنا نہیں کہ فرماتے ہیں۔

شعر ؎ یا مکن با فیلبانان دوستی
یا بنا کن خانہ درخورد پیل

نفس کے مونہہ میں لگام خاردار دے کر یہ منزل طے ہوا کرتی ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ اب کام زمینداری سے تقریباً فارغ ہو رہا ہوں اور چند روز تک اپنے حاضر ہونے کی نسبت تحریر کروں گا۔ لیکن میں لاہور تک آسکوں گا۔ آپ میرے آنے سے پہلے وہاں پہنچ جاویں۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ $\frac{11}{26}$ ۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ شرف صدور لایا۔ مشکور ہوں۔ جناب کے والا نامہ سے جناب کے حالات اور خیالات۔ از صحبت شیعاں پڑھ کر میں تو حیران ہو گیا

ہوں۔ کہاں دولت فقر اور کہاں ضلالت روافض۔ میرے دل میں تو بہت کچھ آتا ہے کہ آپ کو تحریر کروں لیکن طوالتِ تحریر اور اپنے ہاتھ کی کمزوری تحریر مذکور کے مانع ہے۔ اُمید ہے کہ اگر ہو سکا تو میں کچھ بالمشافہ گذارش کروں گا۔ البتہ اس وقت تو میں اس قدر عرض پر اکتفا کرتا ہوں کہ آپ جانتے ہیں۔ رفض اصحابِ ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اور حضرت غوثِ پاک قدس اللہ سرہ العزیز کو بُرا جاننا اور بُرا کہنا ہے لیکن آپ فرمادیں کہ ایسے ناپاک خیالات سے انسان کو کیا ملے گا۔ خسارت و ضلالت فی الدنیا والآخرۃ ایک ذرہ ایسے ناپاک خیالات آنے سے تمام کیا کرایا ایک دم میں کافور ہو جاوے گا۔ اور دائمی تاریکی اور ضلالت کے گڑھے میں گر جاؤ گے پھر بعد موت آگ سے آگ ہو ہو کر نکلو گے۔

کم و بیش جس قدر بھی فیوضات آپ کو حاصل ہیں یہ حضرت غوث پاک کے قدموں کا صدقہ ہے۔ جب ایک ذرہ خیالِ بد آیا تو یہ تمام کیفیت آپ کے کافور ہو جاویگی واللہ باللہ پھر ہم سے آپ کا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہو گا اور ہم آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کے روادار بھی نہیں ہوں گے۔ ایسے ناپاک خیالات سے توبہ صادق کرو۔ ورنہ عنقریب حال بد سے بدتر ہو جاوے گا۔

میں ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالےٰ میں بتاریخ ۲۷ ماہ حال یعنی بروز شنبہ آئندہ بھوگ پور سے ۱۱ بجے دن کی گاڑی سے سوار ہو کر ایک بجے دن کی گاڑی سے جالندھر سے لاہور آپ کی خدمت میں آنے کو سفر کروں گا۔ نہیں

معلوم کر یہ گاڑی لاہور ۵ بجے شام کے پہنچتی ہے یا چھ بجے شام کے لیکن ٹائم ٹیبل ریلوے سے معلوم کر کے بیر اسٹیشن پر ضرور انتظار فرماویں۔ بصورت نہ انتظار کرنے کے مجھے وہاں سخت تکلیف ہوگی جس کا اندازہ آپ کر سکتے ہیں۔ لیکن نیاز نامہ ہذا کے پہنچتے آپ جواب سے مشکور فرماویں جس سے مجھے خط ہذا کے پہنچنے اور نیز آپ کے ارادہ لاہور آنے کی نسبت معلوم ہو کر اطمینان ہو سکے سخت تاکید ہے۔

میرا قیام صرف اتوار کے لئے ہو گا یا جیسا آپ پسند فرماویں گے اگر آپ اجازت دیویں گے تو میں سوموار یعنی ۲۹ ر ماہ حال کو وہاں سے واپسی کا عزم کر لوں گا۔ ورنہ جیسا ارشاد ہو گا کروں گا یہ ضروری ہے کہ جواب نیاز نامہ ھذا بواپسی ڈاک ارسال فرمائیں جس سے مجھے اطمینان ہو جاوے کہ نیاز نامہ ہذا آپ کو بر وقت مل گیا ہے اور آپ ۲۷ ر ماہِ حال کو حسبِ صراحت مذکور لاہور انتظار فرماویں گے اور سب خیریت ہے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

نیز عرض ہے کہ لاہور جو مکان آپ میرے قیام کے لئے پسند فرمادیں وہ ہوادار اور زیادہ سرد نہ ہو۔ کیونکہ سرد ہوا سے میرے تنفس میں احتمال مضرت ہے آپ دانا ہیں والسلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۸ ۱۲/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: کل والا نامہ العزیز شرف صدور لایا شکریہ یاد آوری ہے
میں آپ سے رخصت ہو کر جالندھر پہنچا تو وہاں پیر انوار الحق صاحب پنشنر تحصیلدار
جو آج کل لودھیانہ میں افسر حیثیت ٹیکس ہیں۔ فرستادہ منشی احمد خاں صاحب
تحصیلدار لودھیانہ میرے لدھیانہ لے جانے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ
انہوں نے رنگ رنگ سے مہذبانہ تقاضا میرے لدھیانہ لے جانے کے لئے
کیا مگر چونکہ وہاں جانے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ میں دوسرے روز معہ
مولوی صاحب یہاں گھر کو چلا آیا۔ اب بھی لدھیانہ سے متواتر میری طلبی کے
خطوط آرہے ہیں لیکن سردیوں میں کون جائے۔ دیکھوں گا اگر کسی روز دل
نے مانا تو چلا جاؤں گا مگر امید کم ہے۔

تین روز ہوئے ہیں کہ رات کو ایک طویل سفر روحانی میں جانا پڑا اور
۱۱ بجے رات سے یہ سفر شروع ہو کر ۴ بجے صبح کے یہ سفر ختم ہوا۔ لیکن واپسی
پر آکر دیکھا تو تمام جسم لحاف سے ننگا پڑا تھا اور میرے جسم پر بجز پاجامہ و کرتہ
و واسکٹ کے کچھ نہ تھا۔ معاً داخلہ جسم کے ساتھ درد شکم نہایت شدت سے شروع
ہوئی چونکہ رات کے اس وقت ۴ بجے تھے لہٰذا اس وقت کوئی دوا میسر

نہیں ہو سکتی تھی۔ میں حیران تھا کہ اب کیا کروں ناچار میں نے حضرت کی بارگاہ عالی میں تار دی اُس پر خود بدولت تشریف لائے اور ایک طبیب بھی ہمراہ تھے۔ کچھ علاج توجہ سے فرمایا جس پر درد کی شدت سے تو آرام ہو گیا لیکن ویسے شکایت شکم باقی تھی۔ حضرت طبیب صاحب نے دیگر علاج سینگ دینے کا فرمایا۔ چنانچہ اینٹ گرم کر کے شکم کو خوب سینک دیا گیا تو صورت آرام پیدا ہوئی۔ اس کے بعد دو روز تک معدہ سرد رہا۔ مگر شکر ہے کہ رات سے کلی آرام معلوم ہوتا ہے۔ اب اپنی صحت اور زندگی ایک حباب کی مانند معلوم ہوتی ہے اور نہایت کمزور حالت میں ہے۔ اسی وجہ سے میں اس کو حتی الوسع نہایت سنبھال کر رکھتا ہوں۔ کہ کہیں یہ میرے رنج و تکلیف کی موجب نہ ہو سکے۔ اور اسی وجہ سے میں کہیں آنے جانے سے بھی رُکتا ہوں۔ موت سے تو ہرگز ڈر نہیں لگتا لیکن تکلیف و رنج جسمانی سے ڈر ضرور لگتا ہے۔ کیونکہ یہ روحانی حالت کو بھی درہم برہم کر دیتے ہیں۔ خیر اللہ کا شکر ہے۔ کہ اب میں بالکل آرام و صحت سے آپ کو نیاز نامہ ہذا عرض کر رہا ہوں

آپ نے اپنی حالت میں کچھ کمی واقعہ ہونے کی نسبت تحریر فرمایا ہے یہ امر لازمی تھا اس کا مضائقہ نہیں ہے۔ آپ اب مزید کوشش کریں۔ اللہ صاحب فضل فرما دیں گے۔ مولوی صاحب یہ زندگی ہر ایک انسان کی چند روزہ ہے جو نفسانی جد و جہد اور عیش و آرام سے ہر ایک انسان اس کو بسر کرنا چاہتا ہے

بعض لوگ تو اس کو شہود اور طریقِ مادیات سے لبریز کر لیتے ہیں لیکن جن میں یہ استطاعت نہیں ہوتی وہ اس کو اپنے تخیلات نفسانی سے پراگندہ اور ناپاک کر لیتے ہیں۔ نتیجہ کے لحاظ سے ہر دو مساوی ناپاک اور سیاہ دل ہوتے ہیں۔ ان ہر دو حالتوں سے فقرا سخت پرہیز کیا کرتے ہیں تب فقرا کی منازل روحانیت طے ہوا کرتی ہے۔ اہلِ حال لوگ ان حالتوں سے واقف تر ہوتے ہیں۔ اور اس کی حفاظت جد و جہد سے کیا کرتے ہیں۔ میں تو ایک ناچیز شخص ہوں اور اپنی کچھ بساط نہیں ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ من آں مورم کہ ہر شام و سحر گاہ زبامِ عرش می آید صفیرم۔ اُمید ہے کہ آپ کی اہلیہ کی حالت بھی قابلِ اطمینان ہو گی۔ آپ میرا اُن کو سلام و دُعا کہہ دیویں والسلام

عزیزوں کو دُعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۸ ۱۲/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز آیا تھا لیکن میں اپنی علالت سے جواب عرض نہیں کر سکا۔ معاف فرماویں۔

مولوی صاحب! اب تو پیری و صد عیب کا مقولہ اپنے پر صادق آرہا ہے۔ کیا معنے کہ ہفتہ عشرہ گذرتا ہے کہ حضور نے ہم تین اشخاص کو ایک طویل سفر پر جانے کا حکم دیا تھا۔ میں جسم عنصری کی بلا میں گرفتار لیکن باقی ہردو حضرات جسم عنصری سے پاک۔ خیر ہم ۱۱ بجے رات کے روانہ ہوگئے۔ چونکہ سفر لمبا اور کام نہایت کثیر تھا لہٰذا ہماری واپسی ۴ بجے صبح سے پہلے نہ ہوسکی۔ جب میں واپس آیا اور داخلہ جسم عنصری ہوا تو معلوم ہوا کہ میرے جسم پر سے لحاف بالکل علیحدہ پڑا ہے۔ اور جسم پر بجز پاجامہ کرتہ اور واسکٹ کے نہیں ہے۔ اس لئے جسم یخ تھا۔ بس داخلہ ہوتے ہی شدت سے درد شکم شروع ہوگیا اس پر میں نے حضور میں اطلاع دی۔ کیونکہ بے وقت ہونے کے سبب نہ کوئی دوائی تھی نہ طبیب۔ حضور معہ ایک طبیب صاحب کے تشریف لائے توجہ فرمانے سے شدتِ درد سے تو آرام ہوگیا لیکن کچھ تکلیف باقی رہی۔ پھر طبیب صاحب نے سینک کرنے کا حکم دیا۔ اور سینک دیا گیا جس پر صورت آرام پیدا ہوئی۔ درد ایسا شدید تھا کہ اگر یہ کچھ اور وقت رہتا تو زندگی کا خاتمہ تھا۔ خیر اس سے آرام ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ معدہ سرد ہوگیا ہے اور ہاضمہ ندارد ہے اس سے کئی روز تکلیف رہی اس سے آرام ہوا تو تمام پنجر میں درد شروع ہوگئے۔ جس سے کئی روز تکلیف بے حد رہی۔ اب اس سے بھی بہت کچھ آرام ہے لیکن تاہنوز بقایا ہے۔ اُمید ہے اس سے بھی آرام

ہو جاوے گا۔ پس اپنی زندگی تو اب ہم چو قسم ہے۔ نہایت سنبھالتا ہوں مگر
پھر بھی گر جاتی ہے امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

میں کیا عرض کروں واللہ اب تو موت کی حالت اس زندگی سے بدرجہا
اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اب قدرے خیریت سے ہوں۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔
مؤرخہ ۲۲ ۱۲/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! ایک والا نامہ قبل ازیں اور دوسرا کل شرف صدور لایا
شکریہ یاد آوری ہے۔ میں آپ کے اور آپ کے گھر کے حالات پڑھ کر
نہایت مطمئن ہوا۔ اللھم زد فزد۔ آپ خیال فرماویں کہ آپ کے گھر کی حالت
میں اللہ نے کیسا فضل کیا کہ فناہ فی الشیخ کے درجہ سے عبور کرتی ہوئی وہ فناہ
فی الرسول کے مقام میں جا پہنچیں۔ یہ اُن دو تین راتوں کے تفضل کی برکت ہے
جو اُن کو لاہور میں حاصل ہوئی ہیں۔ آپ بھی ضروری تھا کہ آسانی سے یہ حاصل
کر لیتے۔ اگر آپ کا دل تفکرات سے خالی ہوتا۔ خیر دیکھو انشاء اللہ تعالے

مزید جہد سے یہ حالت حاصل ہو جاوے گی۔

میں اب اللہ کے فضل و کرم سے بالکل اچھا ہوں۔ درد وغیرہ سے کلی آرام ہو گیا ہے۔ لیکن چند روز سے نصف رات کو تنفس کی شکایت مجھے ہو جاتی ہے اور ہیڈک کیور کھاتے وقتہ رفتہ رفع ہو جاتی ہے۔ یہ موسم کی سردی کی شدت کا موجب ہے۔ یہاں سردی اب خوب زور کی ہو گئی ہے۔ ڈرتا ہوں کہ بارش ہونے پر کیا حالت ہو گی۔ اللہ فضل کرے۔ آپ نے اپنے والا نامہ میں شوق ملاقات تحریر فرماتے ہوئے اپنے مقام وکالت کے تبدیل کرنے کی نسبت تحریر فرمایا ہے کہ یہاں سے کسی قریب کے مقام پر آپ تشریف لے آویں میں نے امر مذکور اور نیز اُس ضرورت پر نہایت غور کیا جو آپ کو اِس ارادہ تبدیل مقام پر مجبور کرتے ہیں۔ لہٰذا اس کی نسبت گذارش حسب ذیل ہے۔ میرے خیال میں آپ کا تبدیلی مقام کرنا ہرگز خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ ہوشیار پور جالندھر میں بے شمار وکلاء ہیں جو باوجود واقف کار اور لائق اور عوام سے واقف ہونے کے اپنے پیشہ کی آمدنی میں ناکام نظر آتے اور نالاں ہیں تو ایک نووارد وکیل یہاں اپنا کیا کام چلا سکتا ہے۔ میں یہ مشورہ تو آپ ہرگز نہیں دیتا کہ آپ مقام تبدیل فرماویں۔ یہ باتیں آپ مجھ سے زیادہ سمجھ سکتے ہیں۔ اب پھر سوال یہ باقی رہتا ہے کہ جلد جلد اور تا دیر حصول ملاقات کا موقعہ کس طرح سے حاصل ہو۔ اس کے لئے میں ایک تدبیر آپ کو بتلاتا ہوں اگر اس میں آپ

کامیاب ہو جاویں تو آپ کی خواہش بہ آسانی حاصل ہو سکتی ہے۔ بات یہ ہے
کہ فقیر کے پاس دولت فقر ہوتی ہے جس کی نسبت حکم خدا اور رسول صلعم ہے
کہ یہ مستحق اشخاص میں تقسیم ہوتی چلی جاوے۔ غیر مستحق لوگ تو نہ اس کو لے سکتے ہیں۔
اور نہ فقیر اُس کو دے سکتا ہے۔ نہایت پوشیدہ مگر تاکیدی حکم خدا اور رسول صلعم یہ
ہے کہ ایسے مستحق اشخاص کو تلاش کر کے بھی یہ نعمت الٰہی عطا کر دی جائے۔ چنانچہ
اسی حکم کی تعمیل میں میں بھی مدت سے متلاشی اشخاص مستحق کا ہوں لیکن افسوس ہے
کہ یہ لوگ کافی تعداد میں مجھے آج تک نہیں دستیاب ہوئے۔ جن کے سپرد میں ودیعت
کر دیتا۔ سنت اللہ ہمیشہ سے یہ چلی آتی ہے کہ فقیر کے باشندگان قریب ہمیشہ
محروم القسمت ہوا کرتے ہیں۔ اِسی وجہ سے جناب رسول صلعم کو حکم ہجرت دیا
گیا تھا۔ اور یہ طریق ہمیشہ سے جاری ہے اور جاری رہے گا۔ خیر مختصر عرض یہ ہے
کہ اگر چند قابل اور مستحق اور اہلِ شوق حقیقی آپ گوجرانوالہ یا اُس کے نواح سے
دستیاب کر لیویں اور وہ بہ سعی تمام اِس صراط الٰہی پر چل پڑیں تو میرا جلد جلد وہاں
آنا اور تادیر وہاں رہنا لابد اور ضروری ہے۔ پھر آپ کا منشا فیض صحبت کا بہ آسانی
سے وہاں گھر میں بیٹھے حاصل ہو سکتا ہے ورنہ اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ آپ
دانا ہیں ایک بات ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ لوگ صاحب علم اور بات سمجھنے
کے قابل ہوں نیز باثروت ہوں۔ کیونکہ میں نے اِس راستہ میں جہلا کامیاب
کم دیکھے ہیں اور مفلس کو روٹی کا فکر کچھ مجاہدہ کرنے نہیں دیتا۔ میری تجویز مذکور پر

آپ غور کے بعد تحریر فرماویں کہ آیا یہ تجویز درست ہے یا غلط ہے۔ آزادی سے اپنی رائے تحریر فرماویں۔ اس میں بے ادبی کا ہرگز احتمال نہیں ہے۔ چونکہ مستحق لوگوں کی تعلیم فقیر پر فرض عائد ہوتی ہے لہذا لازمی ہے کہ میں جلد جلد گوجرانوالہ یا اس کے نواح میں آیا کروں گا۔ مولوی صاحب آپ جانتے ہیں کہ عمر کے لحاظ سے اب میں آفتاب لب بام ہوں۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ یہ ودیعت الٰہی مستحق لوگوں کے حوالہ کر کے یہاں سے رخصت ہو جاؤں۔ میں نے جو باثروت لوگوں کا اوپر ذکر کیا ہے۔ اس سے آپ کہیں یہ خیال نہ فرماویں کہ میں خدانخواستہ ان سے کچھ مانگونگا ہرگز نہیں بلکہ اس سے میرا مطلب فراغت قلبی کے موجود ہونے کا ہے اور بس البتہ جو اہل ثروت نہیں مگر اہل شوق اور وقت دینے کو تیار ہوں۔ وہ ان سے بھی زیادہ مستحق ہیں۔ اور میں اُن پر دل وجان سے فدا ہوں۔ اُمید ہے آپ میری تجویز مذکور کی نسبت بعد غور تحریر فرمائینگے کہ آیا یہ تجویز درست ہے یا نہیں اور ایسا وہاں ہونا ممکن ہے یا نہیں۔ آپ میری تجویز کے ہر پہلو پر غور کریں۔ کہ آیا یہ آپ کو مفید ہو سکتا ہے یا نہیں بعد غور جواب سے مشکور فرماویں۔ واللہ یہ تجویز میں نے محض آپ کی خاطر نکالی ہے آپ اس پر اب غور فرما لیویں۔ آپ دانا ہیں۔ میں لدھیانہ میں نہیں جا سکا۔ کیونکہ کسی حکم سے میں وہاں جانے سے روک دیا گیا تھا۔ لیکن وہاں سے روزانہ خطوط مجھے میری طلبی کے آرہے ہیں۔ مگر میں خاموش ہوں کیونکہ جانا اپنے بس ہی نہیں ہے۔

امید ہے کہ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔

آپ اپنے گھر میں میرا سلام کہہ دیویں۔ اور یہ پیغام دے دیویں کہ فی الواقعہ رسول صلعم اور ذاتِ الٰہی مرشد کی ذات میں مستتر ہوتے ہیں۔ اس سے باہر نہ کبھی یہ کسی کو حاصل ہوئے ہیں اور نہ ہونگے۔ سب کو اسی جگہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن وہ مُرشد جو فنا فی الشیخ اور فنا فی اللہ سے گذر کر بقا باللہ میں مقیم ہو۔ ورنہ عام اور بدحال مُرشدوں سے یہ باتیں ہرگز حاصل نہیں ہوا کرتیں۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کو ابھی تک اصل بات معلوم نہیں کہ آپ کا نیازمند کون ہے اور کہاں کا رہنے والا ہے۔ کیونکہ نیازمند کی زبان اس میں لال ہے۔ البتہ اگر میں اپنا اصلی نام بھی لے لوں تو مارے حیرت کے آپ ششدر اور دنگ رہ جائیں۔ البتہ اگر کچھ سمجھ اور عقل کام کرتی ہے اور وقتاً فوقتاً کی بعض باتوں سے پتہ چلتا ہے تو آپ پہچان لیویں کہ ان صفات کا آدمی کون ہوا کرتا ہے اور یہ صفات کس میں ہوتی ہیں۔ میں زیادہ تو کچھ نہیں کہتا اور نہ حکم افشا ہے۔ البتہ اس قدر ضرور عرض کرتا ہوں کہ تمام سمندر ایک کوزہ میں سمایا ہوا ہے۔ امید نہیں کہ آپ اس سے بھی شناخت کر سکیں کہ آپ کا نیازمند کس مقام کا رہنے والا ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ چو من شوی بدانی والسلام۔

عزیزوں کو دعا و سلام اور یلی والے کو خصوصیت سے دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵ ۱۲/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ انشاء اللہ میں کل پانچ بجے شام کے بھوگپور سے گاڑی پر سوار ہو کر رات جالندھر رہوں گا اور دوسرے روز بتاریخ ۲۷ ۱۲/۲۹ بروز سوموار نو بجے صبح کے کلکتہ میل پر جالندھر سے سوار ہو کر دو بجے دن کے قریب گوجرانوالہ پہنچ جاؤں گا۔

میرے آنے سے آپ کو میں کئی طرح کی تکلیف دینے والا ہوں ایک تو یہ کہ گاڑی مذکور پر میں ۲ ا بجے دن کے لاہور پہنچوں گا۔ اور میرے کھانے کا وقت ہو گا۔ لہٰذا اگر آپ مہربانی فرما کر میرے لاہور پہنچنے سے پہلے میرے کھانے کا وہاں بندوبست فرمالیویں تو بعید از عنایت نہیں ہوگا میں آج کل مرض تنفس سے خاصا بیمار رہا ہوں۔ پرسوں رات تنفس سے مجھے بہت تکلیف تھی۔ دوسری صبح میں نے مسہل کیا مگر وہ دن اور نیز اگلی رات بھی تنفس کی تکلیف سے فارغ نہیں رہا بعدازاں کچھ آرام کی صورت پیدا ہوئی۔ حالتِ مذکور سے واقعی میں آنے کے قابل تو ہرگز نہیں ہوں۔ میں نے باوصف تکلیف میں مبتلا ہونے کے ارادہ گوجرانوالہ آنے کا کر لیا ہے۔ آپ براہِ مہربانی میرے لئے ایسے مکان رہائش کی تجویز فرمادیں۔ جو ایک تو وہ چوبارہ نہ ہو بلکہ

نیچے کا مکان ہو اور ہوا کی آمد و رفت سے بالکل محفوظ ہو۔ جس کو آپ اچھی طرح سے سمجھتے ہوں گے۔

میں لاہور پہنچنے پر آپ کی تلاش ضرور کروں گا۔ اگر آپ وہاں تشریف نہ لائے ہونگے تو پھر درویش بر جانِ درویش کے مفہوم کے مطابق صبر کروں گا لیکن آپ سے امید نہیں کہ آپ میری اُمید کے خلاف کرینگے۔ لاہور سٹیشن کے ہوٹل والے کو آپ ہدایت فرما دیویں۔ کہ میرے لئے وہ محض شوربا اور روٹی گرم تیار رکھے۔ اِس سے مزید مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہو گی۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔

بعض احباب توکل سے میرے پاس پہنچ گئے ہیں لیکن جالندھر سے ابھی کوئی نہیں آیا۔ مگر میں نے اُن کو آج کی ڈاک میں اپنے سفر سے اطلاع تحریر کر دی ہے۔

گھر میں دعا و سلام فرما دیں۔

عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲/۷ ۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ العزیز آیا لیکن میں اپنی علالت کی وجہ سے جواب عرض نہیں کر سکا۔ معاف فرماویں۔ کیونکہ آپ کی موجودگی میں مجھے زکام شروع ہوا تھا جس سے تین روز زائد تک تکلیف رہی۔ اس سے جب آرام کی صورت پیدا ہوئی تو میرے مسوڑوں میں شدت سے درد ہو گیا جس سے زائد از ہفتہ مکمل تکلیف و بے آرامی رہی۔ لاچار ہو کر ان پہ پرسوں جونکیں لگوائیں۔ تو اب آرام کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ واللہ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد تو میں نے شب و روز تڑپ تڑپ کر وقت گذارہ ہے۔ اس سے مجھے بہت اور بے شمار تکلیف ہوئی۔ مگر شکر ہے کہ اب آرام ہے اور نیاز نامہ ہذا گذارش کر رہا ہوں۔ اب درد کی شدت سے جان میں جان آئی ہے۔ آپ نے میری مفارقت سے جو تکلیف تحریر فرمائی ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس راستہ کے لوگوں کو ہمیشہ ان تکالیف سے سابقہ پڑتا رہا ہے اور آئندہ پڑتا رہے گا۔ اسی وجہ سے یہ لوگ خدمت مرشد میں رہنے کو ایک تریاق سمجھتے رہے اور پھر دولت فقر سے مالا مال ہو گئے۔ مگر یہاں یہ صورت ہی نہیں ہے کیونکہ تلاش معاش نے سب دروازے بند کر رکھے ہیں۔ اچھا دیکھو پروردگار اسی طرح سے آپ کو

منزلِ مقصود پر پہنچا دینگے۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔

آیا عزیزہ مریضہ لاہور علاج کے لئے چلی گئی ہیں یا نہیں اور اب اس کا کیا حال ہے۔ تحریر فرماویں۔

افسوس ہے کہ میں نے آپ سے ذکر نہ کیا کہ میرا ارادہ عزیزوں کو دیکھنے کے لئے برہما جانے کا ہے پہلے تو یہ ارادہ تھا کہ میں ۱۹ ماہ حال کو برہما روانہ ہو جاؤنگا لیکن علالت مذکورہ سے کمزوری ہو گئی ہے اور مزید برآں ابھی سردی زیادہ ہے جس سے ارادہ ہے کہ میں تاریخ مذکور کے ہفتہ دو ہفتہ بعد روانہ ہونگا۔ اپنی طبیعت کی کمزوری اور نیز آئے دن کی بیماری یہ اجازت تو نہیں دیتی۔ کہ میں اتنا طویل سفر کرنے کا ارادہ کروں لیکن واللہ عزیزوں کی مفارقت بعض وقت تڑپا دیتی ہے۔ جس سے میں تکلیف مذکور کے برداشت کرنے کی جرأت کرنے لگا ہوں۔ اب میں خیریت سے ہوں لیکن کمزوری بے شمار ہے اُمید ہے گھر کے حالات بفضلِ الٰہی اچھے ہونگے۔ میرا اُن کو بہت بہت دعا و سلام فرماویں۔ والسلام

عزیزوں کو دُعا و سلام

بیگم پور۔ جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵ [illegible]

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آنعزیز نے قبل ازیں بعض حقوق نفس کے حصول کی اجازت طلب فرمائی تھی اور اب پھر دوبارہ اُس کی نسبت تحریر فرمایا ہے جس کی نسبت گذارش یہ ہے کہ میں نے کبھی اپنے معروضات میں حصول حقوق نفس سے آپ کو ایسا ہرگز روکا نہیں ہے، کہ اس سے محرومیت ثابت ہو۔ البتہ میرا مطلب حد اعتدال کے اندر چلنے کا ہوتا ہے جواب بھی ہے لہذا آپ حدِ اعتدال میں حقوق نفس ادا کرتے رہیں اور ایسا کرنا گونہ ہر طرح سے مفید ہو گا نہ کہ مضر آئندہ آپ مالک ہیں۔

میری طبیعت اب بہ فضل الٰہی رو بہ صحت ہے! البتہ کمزوری اور قدرے بقایا نزلہ ہے۔ جس سے انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ قریب ایام میں امید آرام ہے۔

خدا جانے کیا وجہ ہے کہ میری طبیعت چند روز سے اُداس ہے جس سے گونہ تکلیف ہے۔ اس ماہ کے آخیر عشرہ میں میرا ارادہ لدھیانہ جانے کا ہے جس کی نسبت ہرگز چنداں وثوق نہیں۔ کیونکہ میرا دل کہیں جانے کو نہیں چاہتا۔ لدھیانہ والوں کے سخت مجبور کرنے سے میں یہ ارادہ کرتا ہوں۔ لیکن آنعزیز سے

ماہ حال کے آخیر میں تشریف لانے کے لئے فرمایا تھا۔ لہٰذا گذارش ہے کہ اگر آپ کی تشریف آوری کی تاریخ مجھے معلوم ہو جاوے تو میں ان دنوں میں لدھیانہ جانے کا ارادہ نہ کروں اور دیگر ایام میں مَیں وہاں جاؤں لہٰذا مطلع فرماویں کہ آیا آپ کا ارادہ تشریف آوری ماہ حال کی کن تواریخ میں ہے۔

یہاں آج کل سردی بے شمار ہے اور ہم کمزور لوگوں کی گت بنا رہی ہے ہر روز کورہ جمتا ہے۔ ہفتہ ہوا ہے تو یہاں خفیف سا ترشح ہوا تھا۔ بعد بادل تک نظر نہیں آیا۔ زمیندارہ لحاظ سے بارش کی سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ اور وقت گذر رہا ہے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔ بلی و طلے کو خصوصیت سے۔ نیز عزیزہ مریضہ کو میرا بہت بہت سلام اور اس کے حالات طبیعت سے مطلع فرماویں۔ میں تو دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم عزیزہ کو شفا اور آرام عطا فرماویں۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۱/۱/۴۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! چند روز ہوئے ہیں تو ایک والا نامہ آنجناب قبل ازیں اور دوسرا والا نامہ کل شرفِ صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے جناب نے اپنی تشریف آوری بتاریخ ۲۹/۱/۴۲ کی نسبت مجھ سے دریافت فرمایا ہے کہ آیا میں اپنے گھر پر اُس روز موجود ہوں گا یا نہیں۔ لہٰذا عرض ہے کہ آپ بتاریخ مذکور ضرور تشریف لے آویں میں انشاءاللہ تعالیٰ یہاں موجود ہونگا۔ چونکہ لدھیانہ مہینوں سے مجھے بلایا جاتا ہے اور سخت اصرار ہو رہا ہے۔ لہٰذا میں نے باوجود شدّت سردی کے ارادہ کر لیا ہے کہ میں انشاءاللہ تعالےٰ ۲۴/۱/۴۲ کو دو بجے دن کی گاڑی سے لدھیانہ پہنچ جاؤں گا اور اگر انھوں نے وہاں زیادہ اصرار کیا تو میں مزید دو دن وہاں رہ کر ۲۷/۱/۴۲ کو شام سے پہلے گھر پہنچ جاؤں گا۔ اس سے آپ ہرگز فکر نہ فرماویں کہ میں آپ کی تاریخ تشریف آوری پر یہاں سے غیر حاضر ہونگا ہرگز نہیں۔ انشاءاللہ تعالےٰ میں اُس روز ضرور یہاں موجود ہونگا۔ اُس روز آپ ضرور تشریف لے آویں۔ اور حسبِ ہدایت آنعزیز سٹیشن پھگواڑہ پر آدمی ٹرنک اور مرتبانوں کے یہاں لانے کے لئے ضرور موجود ہو گا۔

والدہ عزیزہ مریضہ کی حالت اور باتیں پڑھ کر اپنے دل پر ایک سخت صدمہ

ہوا۔ میرے دل پر عزیزہ کی باتوں کا ایسا اثر ہوا کہ میں اپنی طرف سے کوشش کرنے کو تیار ہو گیا۔ لہٰذا میں نے اپنے معمول کے مطابق حضور سے کوشش مذکور کے کرنے کے لئے استصواب کیا تو اس پر حکم صادر ہوا کہ

شعر؎

خلافِ رائے سلطاں رائے جُستن

بخونِ خویش باید دست شُستن

نیز حکم آیا کہ کیا تم کو سالِ گزشتہ کا ماجرا اور اپنی تکلیف یاد نہیں ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ آیا آسانی تکلیف موجودہ اور ما بعد کے لئے کوشش کرنے کا حکم ہے۔ حکم آیا کہ یہ منظور ہے۔ جیسا خواہش کرو گے منظور و قبول ہے۔ لہٰذا میں اس کے لئے کمربستہ ہوں اور ضرور کوشش کروں گا۔ واللہ مجھے اس عزیزہ کا افسوس بہت ہے لیکن مشیت ایزدی کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا آپ مرلضیہ سے ہرگز کل ہر گذشت مذکور بیان نہ فرمادیں البتہ کوشش آسانی کے لئے اگر مناسب خیال فرمادیں تو فرما دیویں۔ ورنہ ضرورت نہیں ہے۔

میری صحت اب بفضل خدا اچھی ہے۔ مگر سفر درپیش ہے۔ دیکھئے وہاں کیسے گذرتی ہے۔ یہاں سردی نہایت شدت سے پڑ رہی ہے اور بارش کا نام و نشان نہیں ہے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو خصوصاً بلی والے کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲۴/۲/۴۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! کل آلعزیزیہ کا کارڈ اور قبل ازیں والا نامے ہمزدر شرف ورود لائے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ مرض بخار و نزلہ کی وجہ سے نہ اپنے میں تحریر نیاز نامہ کی ہمت پڑی اور نہ میں تحریر کر سکا۔ معاف فرمادیں۔

گو اب بخار سے آرام ہے لیکن نزلہ کی کھانسی سے اب تک تکلیف میں ہوں۔ مگر امید ہے کہ انشاءاللہ تعالےٰ آرام ہو جاوے گا میں حیران ہوں، کہ بخار مذکور کی نوعیت سال گذشتہ کے بخار کی سی معلوم ہوتی ہے اور نیز اس کے آثار بقایا بھی۔ افسوس ہے کہ اس بیابان میں نہ کامل طبیب ہے اور نہ دوا ہے میں نے اپنی روزمرہ علالت کی وجہ سے اپنا سفر بہا ترک کر دیا ہے۔

لہٰذا میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں شروع مارچ میں لاہور پہنچ جاؤں گا۔

واللہ اب تو اپنی زندگی روزمرہ کے امراض نے سخت ناقابل برداشت کر رکھی ہے۔ آپ دعا کریں کہ اللہ صاحب اس کا خاتمہ فرمادیویں۔ کیونکہ میری زندگی مجھے جن مراحل کے طے کرنے کے لئے عطا فرمائی گئی تھی وہ مراحل سب مدت سے طے ہو چکے ہیں۔ میں نے بارہا عرض کیا ہے کہ اب کام ختم ہے مجھے بلا لیا جاوے۔ پس ہمیشہ سے یہی جواب آتا ہے کہ کچھ ٹھیرو۔ اس سے دل اداس

اور تکلیف امراض دوبالا اور سہ بالا معلوم ہوتے ہیں۔ میرا دل تو بہت چاہتا ہے کہ میں آپ کو کئی ایک رموزِ الٰہی ایسے بیان کروں جو آپ نے نہ کبھی سُنے ہوں اور نہ کبھی دیکھے ہوں لیکن اپنے ہاتھ میں یہ سکت کہاں ہے۔ اچھا اگر زندگی اپنی کچھ اور باقی ہے تو آپ دیکھ لیویں گے۔ والسّلام

گھر میں اور عزیزوں کو دُعا و سلام

جالندھر

مورخہ ۸ ۳؁

عزیز القدر جناب مولوی صاحب زاد اللّٰہ مراتبکم

سلام مسنون! آپ کے خطوط میرے پاس پہنچے۔ لیکن میں اپنی علالت کی شدت کی وجہ سے اُن کا جواب عرض نہیں کر سکا۔ میرے اس توقف کو آپ غفلت پر اندازہ فرماتے ہونگے جو واقعات سے بالکل خلاف ہے۔ سخت علالت و کمزوری کی وجہ سے قابلِ معافی ہوں۔

حالات حسبِ ذیل وقوع میں آئے۔ کہ تین ہفتہ کا عرصہ گذرا ہے کہ مجھ پر مرض تنفس نے حملہ کیا۔ لیکن چونکہ ہم لوگ ایک ضروری کام میں مصروف تھے لہٰذا حضور سے اجازت نہ مل سکی کہ میں مسہل سے اپنا علاج کرا لیتا۔ اس

پر متواتر چار روز سے زائد گزر گئے اور مرض بازور ہو گئی۔ اس کے بعد کام سے
فارغ ہو کر مسہل لیا تو وہ رفع مرض کے لئے کافی ثابت نہ ہوا اور تنفس کی شکایت
بہ شدت بڑھ گئی۔ آخر اپنے حکیم صاحب نے مجھے کیلوملِ کا مسہل دے دیا اور
بے انداز مقدار میں مجھے چند گھنٹہ کے فاصلہ سے بلا کسی احتیاط کے جو کیلومل کے
لئے ڈاکٹر لوگ کرتے ہیں کھلا دیا۔ اس سے مسہل تو اچھا ہو گیا اور تنفس بھی رفع
ہوا لیکن افسوس ہے کہ اس سے میرے تمام دہان و زبان پر آبلہ ہی آبلہ ہو گئے
اس پر میں تقریباً ایک ہفتہ تو گھر میں پڑا معمولی علاج کرتا رہا۔ مگر بجائے آرام
ہونے کے روز بروز حالت خراب ہوتی گئی اور کھانا قطعاً بند ہو گیا۔ بعد ازاں
مجھے ڈاکٹر سے علاج کی سوجھی اور میں یکم اپریل کو بعد دوپہر جالندھر کو بھاگا اور
وہاں پہنچنے پر اسی وقت اسسٹنٹ سرجن صاحب کو بُلا کر معائنہ کرایا اور علاج
شروع ہوا۔ چنانچہ اس سے مجھے پرسوں سے آرام کی صورت ہو گئی ہے اور
میں پرسوں سے روٹی کھانے لگ گیا ہوں اور دوائی بھی میں نے استعمال
کرنی چھوڑ دی ہے لیکن کچھ ورم باقی ہے۔ جس کی نسبت خیال ہے کہ
رفتہ رفتہ تحلیل ہو گا۔ اس اثناء میں درد آبلہ ہائے اور دس بارہ روز قطعاً
نہ کھانے سے مجھے کمزوری بہت ہو گئی جس سے اُٹھنا بیٹھنا بھی دشوار تھا۔
یہی حال پرسوں تک رہا۔ اور روٹی کھانے سے یہ کمزوری رفع ہونی شروع
ہوئی۔ جو ابھی تک کافی باقی ہے۔ مگر امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ رفتہ رفتہ

یہ کلی طور پر رفع ہو جاوے گی۔ اور امید ہے کہ میں انشاء اللہ تعالےٰ پرسوں
بروز اتوار ۴ بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے چلا جاؤں گا۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔

فرمائیں آپ کی اور گھر کی قلبی حالت کیسی ہے اور کیا حال ہے۔ خدا
کرے کہ بہتر ہو۔ تاہم امید ہے آپ اس سے مفصل مطلع فرماوینگے۔ والسلام۔
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱۵/۷/۴۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! جالندھر سے واپس آنے پر آپ کا والا نامہ مجھے یہاں پہنچا
تھا جس کا شکریہ ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ میرے مُنہ کے آبلوں کو اب آرام ہے لیکن ابھی تک
مونہہ کا تمام اندرونی حصہ ماؤف ضرور ہے۔ کیونکہ ذرا سخت کھانا ہو یا زیادہ
سرد یا گرم ہو وہ بالضرور باعث تکلیف ہوتا ہے۔ مگر امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ
رفتہ رفتہ اس سے آرام ہو جاوے گا۔ ویسے اب میں اچھی طرح سے کھانا کھا لیتا

ہوں۔ تقریباً دو ہفتہ بالکل نہ کھانے سے کمزوری بے شمار ہو گئی تھی جس کا ابھی تک بقایا کافی موجود ہے۔ میں کیا عرض کروں اب تو اکثر اوقات اپنے عالت میں گذرتے ہیں۔ اکثر اوقات جسم کی تکلیف سے تنگ آکر باہر اپنے مرکز پر گگ ونانذ کر جاتا ہوں۔ گو میرا دل واپسی ہرگز نہیں چاہتا۔ مگر بقول شاعر

شعر ؎
رشتۂ درگردنم افگندہ دوست
مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

کشاں کشاں پھر اس تکالیف کی کان جسم میں واپس لایا جاتا ہوں۔ نہیں معلوم کہ میرے ان مصائب کا کب اختتام ہو واللہ اب تو مجھے اپنی زندگی نہایت دشوار گذار مرحلہ معلوم ہوتی ہے۔ نہیں معلوم کہ اللہ اس سے کب نجات نصیب کرے۔ آپ نے اپنی اور گھر کی حالت جو تحریر فرمائی ہے اس پر اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللّٰھم زد فزد۔ آپ اپنا کام کوشش سے کئے جاویں۔ اللہ صاحب رحم فرمانے والے ہیں۔

میرے عزیز! حکم تو ہرگز نہیں کہ کوئی فقیر اہل حال اپنی اصل حالت کا شمہ کسی سے بیان کرے لیکن رموز میں یارانِ طریقت سے عرض کرنے کا طریق چلا آیا ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ کئی روز سے تاریکی شب میں مرکز میں داخلہ کے بعد صاف اور یقین نظر آتا ہے کہ جزو نہیں ہوں کل بلکہ کل الکل ہوں۔ زمین ہوں تو میں ہوں۔ اور آسمان ہوں تو میں ہوں آفتاب ہوں تو میں ہوں اور مہتاب

ہوں تو میں ہوں ستارہ ہوں تو میں ہوں اور سیارہ ہوں تو میں ہوں۔
بلکہ کل کائنات اور صاحب کائنات میں ہی تو ہوں۔ میرے سوائے کوئی
چیز موجود ہی نہیں ہے۔ کافر شود آنکس کہ بہ انکار بر آمد از دو زجہاں شد
اذا تم الفقرا فھو اللہ۔ اس سے آگے اب کیا تحریر کروں۔ بس۔ ہم قلم
بشکست وہم کاغذ نماند۔ نہ کاتب رہا اور نہ مکتوب الیہ۔ پھر کون کس کو
تحریر کرے اور کیا تحریر کرے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام۔

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ $\frac{5}{27}$ ۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے۔
آنعزیز نے طے منازل فقر میں دنیا اور اہل دنیا کے ترک کرنے کی نسبت تحریر
فرمایا ہے کیونکہ ان کو سد راہ آپ نے دیکھا ہے۔ عزیز من! واقعی بات تو بالکل
سچ ہے لیکن کیا آپ اصحابان رضی اللہ عنہم کی طرز زندگانی بھول گئے۔ وہ
دنیا اور دین کے ہر دو پہلو برابر رکھتے ہوئے منازل طے کر گئے۔ البتہ آپ کے

اور ان کے طرز زندگانی میں ایک فرق عظیم ہے اور وہ یہ کہ اُن کو روزانہ صحبت
حضرت مرشد کامل صلعم کی حاصل تھی۔ اور فیوضات روزمرہ سے فیض یاب ہوتے
تھے اگر کبھی صحبت سے جدا ہونے کا قلیل اتفاق ہوتا تھا۔ تو وہ بھی تعمیل حکم کی
وجہ سے تھا جو فی الواقعہ حاضری تھی۔ بس صرف یہ بات نہایت اصل کامیابی
کی تھی جو اُن کو حاصل تھی۔ اور آپ کو حاصل نہیں ہے۔ البتہ ایک اور بات بھی
اُن کو حاصل تھی کہ اُن کو حصول معاش میں یہ کج روی اختیار کرنی نہیں پڑتی تھی۔
جو آپ کو روزانہ کرنی پڑتی ہے اگر آپ کے اہل وعیال نہ ہوتے اور عیال کے تے
وقت یہ امر مجھ سے دریافت فرماتے تو شاید آپ کو قطع تعلق دنیاوی کا مشورہ
دیتے ہوئے میں تحریر و ہدایت کرتا کہ آپ اس سے نفرت کرتے ہوئے میرے
پاس آجاویں اور یہیں زندگی بسر کریں۔ لیکن موجودہ حالت میں میں تعلق کے
قطع کا آپ کو کیا مشورہ دوں جبکہ ایک کنبہ کا بار آپکے ذمہ اللہ نے کر دیا ہوا
ہے۔ اب تو آپ کی جد و جہد کا میدان آپکے پیش ہے اور آپ اس کے شہسوار
ہیں۔ اس پر ایک مزید افسوس یہ ہے کہ میں اس حالت میں آپ کی خدمت میں
اپنے اوقات بسر کرنا یہ ہر پہلو سے ناممکن امر معلوم ہوتا ہے۔ میرا آپ کے پاس
رہنا آپ کی ہزار تکلیف کے برابر ہے جس کو میں اچھی طرح سے جانتا ہوں اور
امید ہے کہ اس سے آپ بھی ناواقف نہیں ہوں گے پس اندریں حالات
موجودہ طرز زندگی و عبادت کافی ہے۔ یہی مناسب ہے کہ آپ اس پر عمل پیرا

رہیں۔ اللہ کامیاب فرما دیوینگے۔

میری طبیعت اب رو بصحت ہے اور کمزوری بھی رفع ہو رہی ہے۔ لیکن واللہ وہاں آنے سے ابھی ڈر لگتا ہے۔ اُمید ہے کہ کچھ وقت کے بعد آنے کے لئے طبیعت کو آمادہ کر دونگا۔ اور اگر ہو سکا تو آنے کا عزم کرونگا۔ لیکن ابھی سفر سے ڈر لگتا ہے۔ معاف فرما دیں۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۰ $\frac{5}{47}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! واقعی آنعزیز کے دو والانامے شرف صدور لائے اور اور میں محض اپنی طبیعت کے کسی رنگ میں مبہوت ہونے سے جواب عرض نہیں کر سکا۔ معاف فرما دیں۔

صحت بدنی سے میری طبیعت بفضل الٰہی اچھی ہے۔ البتہ ایک پھنسی چند روز سے میرے پاؤں پر یعنی پشت پر نمودار ہو گئی ہے جس کا علاج معمولی

کرتا ہوں اور رو بہ صحت معلوم ہوتی ہے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ گھر کی کھانسی کا حال پڑھ کر فکر پیدا ہوا۔ دُعا ہے کہ خداوند کریم اُن کو صحت عطا فرمادیں۔ آپ میرے وہاں حاضر ہونے کی نسبت تحریر فرماتے ہیں لہٰذا عرض ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ ماہ جون آئندہ میں ارادہ حاضری ضرور کروں گا۔ اس سے پہلے وصولی و آدائیگی روپیہ معاملہ و چکوتہ سے فرصت نہیں ہے۔

والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دُعا و سلام

جالندھر شہر

مورخہ ۲۵/۵/۲۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا تھا۔ لیکن میں اپنی علالت زخم پاؤں کی وجہ سے جواب میں نیاز نامہ گذارش نہیں کرسکا معاف فرمائیں۔

زخم مذکور کے علاج کے لیئے میں تین روز سے یہاں جالندھر آیا ہوا ہوں

اب اللہ کے فضل سے زخم مندمل ہو رہا ہے۔ لہٰذا ارادہ پختہ ہے کہ میں کل علی الصبح گھر کو واپس چلا جاؤں گا۔

آج کل گھر پر وصولی چکوتہ و معاملہ سرکار اور اراضیات چکوتہ پر دینے کا کام بہت ہے لہٰذا کہیں اِدھر اُدھر جانے کی فرصت نہیں ہے۔ البتہ کام مذکور کے اختتام پر فرصت ہو گی تو کہیں جا سکوں گا۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے اور نیز اپنے کام میں مصروف ہوں گے آپ اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہیں والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۷/۵/۲۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام مسنون! میں جب چندروز ہوئے جالندھر بہ غرض علاج زخم گیا ہوا تھا تو وہاں سے ایک نیا نامہ آپ کی خدمت میں گذارش کیا تھا۔ جو غالباً حاضر خدمت شریف ہوا ہو گا۔ اب گھر پر واپس آنے پر آپ کا والا نامہ ملا جس میں آپ نے اپنی حالت کی کسی قدر قبض کی شکایت تحریر فرمائی ہے

عزیزمن! یہ شکایت سالک کو عموماً پیش آیا کرتی ہے جس سے آپ قبل ازیں بخوبی واقف ہیں۔ اِس کا علاج بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ اپنے اشغال المضاف کر دیئے جائیں۔ آپ اِس پر عمل فرماویں۔ اور میں توجہ دل سے دست بدعا ہوں کہ اللہ آپ کو اِس ورطہ سے جلد باہر نکال دے۔ آمین ثم آمین۔

عزیزمن! آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہ انسان روح اور جسم کا مجموعہ ہے۔ جس کا غلبہ ہو گیا اُس کے احکام و اثرات ظہور پذیر ہونے لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ فی الواقعہ یہ ہر دو اپنے اپنے خواص میں ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ گو یہ بحکم احکم الحاکمین جمع ہو گئے ہیں لیکن ان کے خواص طبیعت متضاد میں ہرگز کوئی فرق نہیں آیا۔ اور اسی وجہ سے ان میں جنگ برپا رہتی ہے۔ البتہ یہ بات تجربہ میں آچکی ہے کہ ان کے برانگیختہ ہونے کا کوئی نہ کوئی اندرونی یا بیرونی سبب ضرور پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ جس سے کبھی سالک باخبر ہو جایا کرتا ہے۔ ورنہ اکثر بے خبر رہ کر صرف نتیجہ یعنی قبض پر اُس کی نظر شکایت ہوتی ہے! البتہ اگر اُس کو سبب قبض معلوم ہو جاوے تو سبب کے ازالہ کا اُس کو فکر کرنا چاہیئے اور بعدش اشغال کے المضاعف کرنے سے اپنی سابقہ حالت کو واپس حاصل کرنا چاہیئے۔ باریابی دروازہ الٰہی کے لیے حرص و شہوت سخت مانع ہیں جیسا کہ بزرگان فرما گئے ہیں۔ شعر ؎

آفتِ ایں در ہوا و شہوت است ۔۔۔ ورنہ اینجا شربت اندر شربت است

ہوا و شہوت کے ظہور بالقوۃ سے ہی سالک پر آفت برپا نہیں ہوا کرتے بلکہ اُس کے تخیلات بھی وہی اثر رکھتے ہیں جیسا کہ فعل بالقوۃ۔ عزیز من! واللہ یہ راستہ اسی وجہ سے نہایت پُرخطر ہے اور فی الواقعہ یہی مجاہدہ ہے جس کی نسبت قرآن مجید میں بار بار تاکید و احکام نافذ فرمائے گئے ہیں۔ میرے خیال میں اگر آپ تجسس فرماوینگے تو کسی نہ کسی رنگ میں ان موجبات کا کوئی نہ کوئی اثر ضرور برآمد ہو جاویگا۔ یہ تحقیق برآمد ہونے پر آپ اُس سے توبہ کریں اور اشغال کو ترقی دیویں۔ پھر انشاءاللہ تعالیٰ حالت رفتہ آپ کے اندر موجود ہے۔ عزیز من! یہ جسم معہ اپنے خواہش و اثرات کے لحاظ سے آپ کا شیطان ہے اور اس کے اثرات و احکام کے اطباع آدم علیہ السلام کی گندم خوری ہے جس سے سالک حالتِ بہشت سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔ البتہ توبہ و استغفار سے جیسا کہ اوپر عرض ہو چکا ہے مرنے کے بعد بہشت حاصل کر لیتا ہے۔ مرنے کے لفظ میں ایک راز سربستہ ہے جس سے عوام بدحال ناواقف نہیں ہیں۔ اور وہ اس سے جسم کے قبر میں سپرد ہونے سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس سے فی الواقعہ نفس یعنی جسم کی اُس حالت کی موت سے مراد ہے جس سے سالک کی حالت میں خرابی واقعہ ہوئی ہے۔ پس جب جسم کی حالت بد کی موت وقوع میں آئی معاً سالک کی حالت رُوحانی رفتہ واپس آجاتی ہے۔ اللہ صاحب قرآن مجید میں مجاہدہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ جاھدو باموالکم وانفسکم یعنی تم اپنے مالوں اور جانوں سے مجاہدہ کرو۔

گو عوام کے لئے اس کے یہ معنی بھی ہوں جیسا کہ عوام میں مشہور ہیں لیکن فی الواقعہ سالک کے لئے اس میں یہ حکم ہے کہ تم اپنے مال یعنی جسم سے اور جان سے اللہ کے راستہ میں مجاہدہ کرو۔ میں اس پر زیادہ کیا گذارش کروں۔ آپ دانا ہیں اور غور سے کام لیویں اور ہمیشہ اس کا خیال پیش نظر رکھا کریں۔ بر رسولاں بلاغ باشد وبس۔

میری حالت صحت اس وقت تو اچھی ہے آئندہ اللہ کو بہتر معلوم ہے کل رات اور آج رات یہاں خوب بارش ہوئی جس سے شدت موسم میں معتدبہ کمی ہے اور سب خیریت ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور عزیزان اور خصوصاً بلی والے کو دعا سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۶/۷ ۱۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: والا نامہ شرف صدور لایا مشکور یاد آوری ہوں۔ مولوی عبدالعزیز کے انتقال کا پس ماندگان اوروں کی زندگی سے نفع یا بندگان کے لحاظ

سے افسوس ہے۔ لیکن اگر مولوی صاحب اور اُن کی دنیاوی زندگی کی نوعیت پر غور کریں۔ تو میرے خیال یا مشاہدہ کے لحاظ سے مولوی صاحب کا انتقال اُن کی تکالیف دنیاوی کی مقراض ثابت ہوا ہے اور چونکہ اُنھوں نے امراض سے بہت سی تکالیف دُنیا میں برداشت کی تھیں لہٰذا وہ اب یہاں کی نسبت بہت سے آرام میں معلوم ہوتے اور دکھائی دیتے ہیں۔ تاہم دعا ہے کہ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اور دعا ہے۔ کہ قادر مطلق مولوی صاحب کو اطلاق امثال سے جس میں وہ اب نووارد ہیں۔ منزہ فرما کر اپنے جوارِ قرب میں ممتاز فرماویں مولوی صاحب یہ مقامات اور یہ منازل جن میں سے ہر ایک انسان کو بتدریج اور برامتداد زمانہ کثیر کے انقضاء سے گذرنا ہے لابد اور ضروری ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ جو حالت دُور افتادگی از معشوق کی حالت میں ہو اُس کو راستہ کے باغوں اور محلات پُر از آرام و آسائش سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے اور وہ اُن میں آرام سے کب رہ سکتا ہے۔ میں اپنے مشاہدہ کے لحاظ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ دنیاوی زندگی سے مثال کی زندگی نہایت لطیف اور آرام دہ اور پُر آسائش دکھائی دیتی ہے۔ لیکن عاشقانِ الٰہی کے لئے یہ بھی پُر از مصیبت ہے۔ کیونکہ نہ صرف اِن کی بلکہ ہر ایک انسان کی علتِ غائی تو مرکز الٰہی میں ادغام ہوتا ہے جب تک یہ حالت حاصل نہ ہو۔ دنیاوی منزل سے گذر کر عوام اہلِ نظر بھی اِن آرام و آسائش سے کب متمتع ہو سکتے ہیں۔ اور اہل اللّٰہ کا تو کیا کہنا کہ وہ تو دنیاوی

زندگی میں ہی یہ مراحل و منازل طے کر جاتے ہیں اور مرکزِ معشوق میں ادغام ہو جاتے ہیں۔ عزیز من! جہاں آپ اِس وقت ہیں یہ ایسی عجیب و غریب منزل ہے کہ اس میں آپ قلیل کوشش سے مرکز کے حصول کو حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ منزل اپنی نوعیت کے لحاظ سے خاص ہے اور آگے چل کر ایسی مفید منزل کم پیش آتی ہیں۔ کیونکہ اِس وقت عناصر کے پنجرے میں آپ مقفس ہیں۔ گو یہ قفس نہایت تکلیف دِہ اور پُر از حوادث ہے لیکن اگر عنایت الٰہی ہمراہ ہو تو حضرت عشق جس کا ابتدا محض تخمیر عناصر پر منحصر ہے اِسی میں پیدا ہوتا ہے جو اوّل چیز عنصری کے ساتھ عشق پذیر ہوتا ہوا اور بعدش مثال کی چیز سے دل بستگی کرتا ہوا اپنی روحانی حالت اور مقام کو حاصل کر لیتا ہے۔ پھر روحانی حالت سے اگر استعداد عشق زبردست ہو تو اپنے مرکز حقیقی میں ادغام ہو جاتا ہے لیکن یہ ہر ایک عاشق کی حالت نہیں ہوتی کیونکہ یہ استعداد عشق پر منحصر ہے۔ لسانی عبادات کو فقرا محض حصول استعداد عشق کے لئے فرماتے اور کراتے ہیں اگر یہ پیدا نہ ہو تو مطلب اور غرض فقر معدوم۔ اِسی طرح سے عالم مثال کی نظر اگر پُراز عشق نہیں (جو آپ کا معمول ہے) تو یہ بھی منزلِ مقصود کو ہرگز نہیں پہنچاتے۔ اصل غرض عشق ہے اور اسی سے معشوقِ حقیقی مل سکتا ہے اور بس۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ عشق کا بنیادی پتھر بہت مضبوط ہونا ضروری ہے اور وہ یہ کہ سالک اپنے شیخ کا عاشق ہو۔ اگر یہ نہیں ہوگا تو اِس کی مثال میں ادھورا عشق اصل کیفیت اور پُر زور طاقت روحانی پیدا

کرنے سے رہ جاوے گا اور سالک راستہ میں تھک کر رہ جاوے گا۔ لہٰذا عشق کو نہایت مضبوط کرنا ضروری ہے۔ میرے عزیز! میں نے عبارت اور کیفیت مندرجہ بالا ابھی تحریر کی تھی۔ کہ چند معزز مہمان فاتحہ خواں آگئے جس سے اپنی نظر اور جسم روحانی جو او پر طیران تھے۔ مجبوراً نیچے لانے پڑے اور مزید کیفیت کی تحریر سے قلم رُک گیا۔ کیونکہ نیاز مند اصل کیفیت میں انہماک و وارد ہونے کے بجز ایسی باتیں ہرگز تحریر نہیں کر سکتا اور اپنا ہمیشہ سے یہی معمول ہے۔ لہٰذا معروضات مذکورہ کا قلم بند کرنا ترک کر کے دیگر چند معروضات پر نیاز نامہ ختم کرتا ہوں۔ اِس میں شبہ نہیں کہ عزیز مرحوم کی مفارقت میرے ایام پیری میں نہایت تکلیف دہ ہوتی اگر فقر اور روحانیت کا پہلو نیاز مند کو حاصل نہ ہوتا۔ مگر ان کی برکت سے اب یہ حالت ہے کہ بحکم الٰہی عزیز مرحوم کو اپنے قرب میں لایا گیا ہے اور تفضل و اکرام الٰہی سے عزیز مالا مال ہو رہا ہے۔ اور اس سے میرے لئے دردناک حالت معدوم ہو رہی ہے۔ صرف فاتحہ خواں لوگ میرے خیالات کو منتشر کرتے ہیں۔ ورنہ عزیز سے جب چاہوں ملاقات ہے۔ اگر یہ حالت میسر نہ ہوتی تو میں تباہ ہو گیا ہوتا۔ عزیز مجھ سے بار بار ملتجی ہوتا ہے کہ تم بہت جلد یہاں آجاؤ۔ لیکن وقت معینہ سے پہلے میرا وہاں موت سے پہلے جانا دشوار ہے۔ مگر یہ وقت بھی دور نہیں قریب ہے۔ اور صفحہ دنیا سے وہاں میرے پیارے بہت ہیں۔ والدین۔ عزیزان۔ بیویاں اور

حضرت مرشدنا و حضرات اعلےٰ سب وہاں موجود ہیں۔ اور یہاں سے وہ جگہ واقعی میرے لئے زیادہ دلرُبا ہے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔ میرا نیاز نامہ نہ اگر ہو سکے، تو گھر میں ضرور سُنا دیویں۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۵/۴/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنجناب شرف صدور لایا، مشکور ہوں۔ آپ نے حالات تحریر فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جس سے آپ میرے قریب رہ کر اپنی رفتارِ منزل روحانی طے کر سکیں۔ میں نے اس پر بہت غور کیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیسے ممکن ہو سکے گا۔ جب آپ کا حصولِ روزگار زمانہ کے انقلاب سے ایسا ہو گیا ہے کہ آپ کو نیا مقام بہت مدت کے بعد مفید ہو سکتا ہے۔ اچھا انشاء اللہ تعالےٰ یہ امر عنقریب بالمشافہ گفتگو سے طے ہو سکے گا۔

میں انشاء اللہ تعالیٰ آج شام کو جالندھر پہنچ جاؤں گا اور وہاں سے دوسرے

روز ۷ بجے صبح کلکتہ میل سے میں لاہور پہنچ جاؤنگا اور وہاں ایام عشرہ محرم رہینگے۔ لہٰذا عرض ہے کہ اگر ہو سکے تو آپ لاہور تشریف لاکر اپنے دیدار سے مجھے مستفید کرا جاویں تو بعید از عنایت نہیں ہوگا۔ دل میں تو ایک خزانہ الٰہی موجود ہے اور اُس پر سے اِس وقت سرپوش بھی اٹھا ہوا ہے۔ لازمی تھا کہ میں اُس میں سے چند رموز آپ سے عرض کرتا لیکن قلت وقت سے مجبور ہو کر نیاز نامہ ہذا ختم کرتا ہوں البتہ پھر کبھی اگر ہو سکا تو گذارش کرونگا والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دُعا و سلام

لاہور

مؤرخہ ۲۱ ۷/۴۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپ جانتے ہیں میں راقم نیاز نامہ کون ہوں اور کہاں سے یہ نیاز نامہ تحریر کر رہا ہوں۔ خود ہی عرض کرتا ہوں کہ میں آپ کا نیازمند امانت ہوں اور لاہور سے یہ نیاز نامہ گذارش کر رہا ہوں۔

آپ نے سُنا ہوگا کہ جس روز آپ جالندھر سے میرے پاس سے گھر کو آئے تھے۔ اُس کے دوسرے روز میں بوقت صبح موٹر کی سواری پہ گھر کو روانہ

ہوا۔ لیکن جب میں موضع بہرام سے آگے موڑ پر پہنچا تو موٹر کے اُچھلنے کے سبب میرے سر پر چوٹ آئی اور زخم ہوگیا پہلے تین روز تو گھر پر اس کا علاج کیا جس سے زخم اگزیما کی شکل اختیار کر گیا۔ اس پر جالندھر کو بھاگا اور ڈاکٹر سے زخم کا علاج کرایا جس سے کلی آرام ہوگیا۔ مگر قبل ازیں میرے خون میں کچھ فساد تھا جو اس وقت کچھ بڑھ گیا ہے۔ سب نے اس کے علاج کے لئے تاکید کی اور میں نے بھی مناسب خیال کیا اس کا علاج جالندھر شروع کیا۔

اگر آپ کسی روز یہاں آکر مل جاویں تو بعید از عنایت نہیں ہوگا۔ مجھے گھر کو جلد واپس جانا ہے۔ آپ چار روز سے زیادہ میرے یہاں رہنے کی امید نہ کریں بلکہ اس سے بھی کم کریں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا وسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۸/۷ ۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: والا نامہ شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں آج جالندھر کو جا رہا ہوں غالباً کل وہاں رہونگا۔ لیکن پرسوں کو وہاں سے ایک دو روز کے لئے لدھیانہ چلا جاؤں گا۔ کیونکہ وہاں سے پیر انوار الحق صاحب پنشنر تحصیلدار کا خط آیا ہے کہ اُن کی ہمشیرہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ لہٰذا بغرض فاتحہ خوانی وہاں پر میرا جانا ہے۔

عزیز من! میں اکثر اوقات چشم دل سے دیکھتا ہوں کہ عالم بالا میں کیا ہو رہا ہے۔ واللہ لشکروں کے لشکر یہاں سے وہاں جاتے دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھ کر اکثر دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ الٰہی اس تگ و دو اور آمد و شد سے کیا فائدہ جہاں کوئی آرام سے بیٹھتا ہے اُس کو بیٹھا رہنے دیجئے۔ یہ آمد و شد ہر طرح سے کیا مسافروں اور کیا پس ماندگان کو نہایت تکلیف [illegible] ہے۔ اس چیخ و پکار اور تردد و پریشانی سے کیا فائدہ تو بارہا میرے گوش دل میں عالم بالا سے یہ جواب سنائی دیا۔ کہ تم ان جنود گی کے ہر ایک فرد کی اندرونی اصل ماہیت کو نظروں سے بغور دیکھو کہ یہ کیا ہے۔ اس پر جب ماہیت کو غور سے دیکھتا ہوں۔ تو واقعی مجھے صاف نظر آتا ہے کہ وہی ذاتِ پاک جس کو میں مخاطب کرتا ہوں

مستتر اور ہویدا ہے اور اپنی صفات پر از حد ل سے مجبور ہو کر ہم جو قسم حرکات اور تنگ وو میں پریشان نظر آتی ہے۔ لیکن فی الواقع ان معاملات سے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہے۔ صرف اس کی صفات کی چدل چشم دل اور بعد ازاں چشم ظاہر بین میں جادوگری کا تماشا دکھا رہی ہیں۔ اس پر میرے دل نے بارہا جستجو کی ہے کہ دیکھوں کہ جادوگری کے یہ تماشا جو صفات سے ظاہر ہوتے بتلائے جاتے ہیں ان کا کوئی اثر اصل ماہیت پر بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ اس کے لیے صدہا مرتبہ نظر تجسس ڈالی گئی۔ لیکن اصل ذات یعنی ماہیت مذکور کو اس سے بری اور معرّا پایا۔ اس پر مزید چشم تجسس سے کام لیا گیا اور اس حالت کی اپنی کیفیت اور اس کی کیفیت پر غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ تغیر و تبدل اور غم و راحت محض نزول صفات کی حالت میں ہے ورنہ عروج میں ان کا نام و نشان تک نہیں ہے چنانچہ تنبیہ اور ہدایت ہوئی کہ تم اس حالت میں کہ اس وقت ہو اپنے میں ٹٹول کر اور تلاش کر کے بتلا دو کہ رنج و راحت جو خواص نزول ہے تم میں کہاں ہے۔ چنانچہ تعمیل ارشاد میں اس کی اپنے میں تلاش کی ان کو اپنے میں کہیں نہ پایا۔ البتہ اپنے میں ایک ایسی کیفیت پائی جس کو دائمی خوشی سے تعبیر کر سکتے ہیں لیکن اس کے لئے کوئی لفظ آج تک ایسا وضع نہیں ہوا ہے جو اس کی کیفیت پر استدلال کر سکے۔ مگر کیفیت مذکور کی حالت میں دیکھا کہ وہاں کی نظر کیفیت میں نزول کے رنج و راحت ہرگز رنج و راحت

نہیں ہیں۔ بلکہ نزولی رنج وراحت سے ایسی کیفیت راحت افزا اُس اصل ذات کو حاصل ہوتی ہے۔ جس میں وہ مارے خوشی کے اپنے میں پھولی نہیں سماتی اور اگر یہ نزولی رنج وراحت پیدا نہ ہو تو کیفیت مذکورہ بالا میں یہ خوشی حاصل نہیں ہوسکتی جو بحالت موجودہ ہوتی ہے۔ تو اپنے دل یعنی روح نے اپنا معاً حال وہی پیدا کرلیا اور تمام نزولات سے اُس وقت اپنے آپ کو معرا کرکے مقام متذکرہ بالا کی کیفیت کو دیکھنا چاہا جس کا اوپر ذکر ہوچکا ہے۔ اِس پر اُس نے اپنے تمام لباس اوتار اور سب سے معرا ہوا ایسی جست کی کہ چشم زدن میں یہ مقام مذکور میں تھی۔ اُس وقت کی حالت اِس لحاظ سے افسوس ناک ہے کہ اُس کو اپنا وجود جو علیحدہ معلوم ہوتا تھا وہاں معدوم نظر آیا۔ لیکن اس وجہ سے نہایت فرحت افزا تھا کہ اس میں وہی آثار پیدا تھے جو اِس سمندر کے تھے جس میں یہ جا ملا لیکن وہاں جا کر ہر ایک کیفیت نزول کو غور سے دیکھا اور خوب خوب ہر طرف نظر دوڑائی تو معلوم ہؤا کہ نزولی تمام رنج وراحت ایسی ہیں جن کے ظہور سے اصل ذات کو ایک خوشی اور حظ تام حاصل ہوتا ہے اور یہ سب شیون یعنی حالت رنج وراحت بے نقص ہے۔ اِس حالت میں یہ دل ایک مدت تک رہا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ باوجود حکم واپسی کے یہ واپسی سے انکار کرتا رہا۔ لیکن ان پر لطف وعدوں سے کہ عنقریب تم یہاں ایسے طریق سے آنے والے ہو کہ پھر واپسی نہیں ہوگی یہ دل واپس آگیا۔ لیکن اس نے واپسی پر یہاں آکر اپنے آپ کو نہایت بے مزہ اور

بے لطف پایا۔ اور ارادہ مستقل کیا کہ پھر وہیں چلا جاوے لیکن معاً حکم آگیا
کہ بس۔ ابھی اس میں دائمی قبل از وقت ہے۔ لہٰذا اس وقت خواص نزول اس
پر حاوی ہیں اور آنکھوں سے آنسو بے تحاشا جاری ہیں اور یہ شعر پڑھ رہا ہوں

مصرعہ ؎ یہ زندگی تو نہ ٹھیری بلائے جان ٹھیری

میرے عزیز! یہ ماجرا آچکا ہے اور واپسی آج صبح کے چار بجے کی ہے
جوش سے دل بیٹھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ شاید عرض حال سے طبیعت فرو
ہو سکے ہیں نے شمہ از حال و کیفیت خود عرض کیا ہے۔ ورنہ اصل حالات کے
بیان کے لئے ایک ضخیم کتاب درکار ہے مگر افسوس ہے کہ اس کے لئے الفاظ
نہیں ہیں۔ جن سے حالات و کیفیات مذکورہ بیان ہو سکے۔ اگر کوئی مجھ سے
اس کی کیفیت زیادہ دریافت کرے تو میں بھی کہوں گا کہ

شعر ؎ پرسید کسے کہ عاشقی چیست
گفتم کہ چو من شوی بدانی

عزیز من! ان حالات گرم اور سرد سے میں گونہ تکلیف میں ہوں۔
کاش مجھے یہ کیفیت معلوم نہ ہوتی اور میں اس عالم میں نہ جا سکتا اور عوام
کی طرح خراب آباد دنیا میں منہمک ہوتا اور یہ مفارقت سے رونا مجھے
نصیب نہ ہوتا جس میں میں اس وقت گرفتار ہوں۔ نہیں معلوم کہ یہ قید کب
ٹوٹے گی۔ اور اس سے کب رہائی حاصل ہو گی۔ آپ دعا کریں کہ مجھے اللہ اس

سے جلد نجات دیوے۔ واللہ اس وقت نہایت اُداس اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ جوشِ دل سے یہ کچھ تحریر کیا گیا ورنہ یہ باتیں ہرگز تحریر کے قابل نہیں ہوتیں اور نہ ان کو عوام سمجھ سکتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ میری بدحالی اور بے نصیبی پر ضرور آنسو بہا دینگے کیونکہ مفارقت سے تنگ آکر میں اس وقت بے تحاشا روتا ہوں والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۴ ۸/۴

عزیز القدر و عزیز من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں کل ہوشیارپور سے واپس آیا۔ تو آتے ہی والا نامہ آنعزیز ملا جس میں آپ کی علالت درج تھی سو اللہ والا نامہ کو پڑھ کر نہایت فکر و اضطراب دل میں پیدا ہوا۔ بجز دعائے خیر کے میں اور کیا کر سکتا تھا۔ چنانچہ نہایت خضوع سے کی گئی اور بعدش دیکھا کہ اللہ کے فضل سے ہر سہ عزیزاں رُو بہ صحت ہیں۔ اس سے گونہ تسکین تو پیدا ہو گئی۔ لیکن جب تک آپ کی جانب سے نامہ تسکین دہ شرفِ صدور نہ لائے اپنے قلب پُر درد میں طمانیت کا ظہور مشکل ہے۔ لہذا آپ براہ مہربانی اپنے اور ہر دو عزیزہ

کے حالات سے بواپسی ڈاک مفصل مطلع فرماویں۔ اس میں ہرگز توقف نہ فرماویں کیونکہ آپ کا فکر مجھے بے ڈھب تکلیف دے رہا ہے۔ مگر اپنی چشم بصیرت یقین دلاتی ہے کہ نیاز نامہ ہذا آپ کو آپ کی بہتر حالت میں پہنچے گا۔ تاہم آپ سب عزیز ان کی حالت سے مفصل مطلع فرماویں۔ میں بخیریت ہوں اور سب خیریت سے ہوں۔

اِس وقت صبح کا وقت ہے اور بہ تقاضائے حالت یہ شعر وردِ زباں ہے۔

شعر — عجیب واقعہ و غریب حادثۃ البت

انا اضطربت قتیلٌ و قاتلی سشا کی

آپ جانتے ہیں کہ یہ شعر اس وقت کیوں میری وردِ زباں ہے صرف اس وجہ سے کہ جسم عنصری اور ملکوتی کی نفی تو قبل ازیں موجود تھی لیکن اس وقت نفی روح بھی ظہور پذیر ہو گئی۔ اور اب اپنے میں وہ میں نہیں ہے جو شرک سے لبریز ہو۔ بلکہ یہ میں تو اسی کے مَیں ہے۔ جس کے لئے یہ اول و آخر اور ظاہر و باطن مناسب بالاستحقاق ہے۔ دیکھتا ہوں کہ پہلا جادو جس سے شرکانہ میں میں ہوتی تھی کہاں گئی۔ ارشاد ہوا کہ جو جادو ہم نے کیا ہوا تھا۔ تم نے ہمارے نام و ذات کی برکت سے اپنے پر سے اُتار دیا ہے۔ اب من تو شدم تو من شدی، سبحان اللہ اس وقت کچھ پتہ نہیں ملتا کہ یہ بات اور یہ

منصب کیسے حاصل ہوا۔ سچ تو یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور عشق و محبت سے حاصل ہوا جو کچھ ہوا۔ میں مزید اس وقت کیا عرض کروں۔ جب یہاں سے کسی وقت نزول ہوگا تو پھر دوسری بات عرض کروں گا۔ جو کچھ اس وقت گذارش ہو رہا ہے بہ تکلیف سے عرض ہو رہا ہے ورنہ بہت مشکل تھا۔ اُمید ہے آپ جواب بواپسی ڈاک مطلع فرماوینگے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو سلام و دُعا۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۲۷ ۵/۲۷

میرے عزیز۔ عزیز از جان جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! کل والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے۔ اس وقت صبح کا وقت ہے اور میں سفرِ عالم ثانی سے ابھی واپس آیا ہوں وہاں کی پُر لطف صحبتوں اور خوشنما مناظر کی جدائی اور عالم موجود کے پُرخار و پُر تکالیف مناظر کا مقابلہ کرتے ہوئے اس وقت یہ شعر حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ کا بے ساختہ زبان سے باربار نکل رہا ہے کہ شعر

پری نہفتہ رُخ و دیو در کرشمہ و ناز بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بو العجبی ست

واللہ اِس وقت ایک عجیب و غریب سماں اپنے پر طاری ہے کہ عالم منزّہ اور پاکیزہ سے جدائی اور ناپاک عالم کا ورود عجب شاق گذر رہا ہے وہاں نہ غم نہ فکر نہ تکان اور نہ بیماری۔ یہاں افکار و حوادث کے خیالات پریشان کن اور بیماری و غم کے صدمات اِس وقت عجیب و غریب پریشان کر رہے ہیں۔ دل میں بار بار آتا ہے کہ میں اُس جنت سے نکل کر کیوں اس جہنم میں آیا اور پھر عزم پیدا ہوتا ہے کہ فوراً واپس چلا جاؤں لیکن منشاء شہنشاہِ اعظم اِس کے خلاف پاتا ہوں اور متواتر احکام صادر ہو رہے ہیں کہ ایسا ارادہ اور ایسا قیام عالم ثانی جس سے کہ واپس نہ آسکو ابھی دور اور قبل از وقت ہے گو یہ حکم سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے لیکن کیا کیا جاوے۔ چار باید ساختن ناچار باید ساختن۔

میرے عزیز آمدوشد واللہ اب تو سخت ناگوار معلوم ہونے لگ گئی ہے۔ گو قبل ازیں اس میں بھی گونہ لطف تھا میں اس وقت دیکھتا ہوں کہ وہ پری جمال اور پُر از طاقت و جواں اپنا پیکر آنکھوں سے گم ہو گیا ہے حتّٰی کہ اُس کی آنکھیں بھی اس وقت معدوم ہیں۔ لیکن یہ ایک فرسودہ اور کہنہ اور ناہموار و ناتواں پیکر ہویدا اور بیکار ہے مگر اس حالت میں بھی خاکی آنکھ بند کر کے دیکھتا ہوں تو وہ پاکیزہ اور دلربا اپنا پیکر قریب میں موجود نظر آتا ہے۔ لیکن وہ اس وقت بیکار ہے گویا کہ

کسی کے حکم سے خواب آلودہ حالت میں ہے اُسے جگاتا ہوں مگر میرے کہنے پر جاگتا نہیں ہے اور ہوشیار و بیدار کرتا ہوں مگر نہیں ہوتا تو بے ساختہ شعر مذکور زبان پر آتا ہے اور اُس کو دہراتا رہتا ہوں۔

عزیز من! فقر کیا ہے آمد و شد مذکور کے لحاظ سے یہ بھی ایک بھانمتی کے تماشا سے ہرگز کم نہیں ہے البتہ ان میں فرق یہ ہے کہ اُس میں اور لوگ حیران ہوا کرتے ہیں اور اس میں انسان خود حیران ہو ہو کر رہ جاتا ہے میں ابھی جس کو قلیل وقت گذرا ہے ایوانِ شہنشاہی میں جو تغیر و زوال سے منزہ اور بے باک ہے جلیل القدر شہنشاہوں کے ہمراہ مئے معرفت الٰہی سے بالکل سرشار تھا اور ایسے تزک و احتشام کے ساتھ عالم قدس میں مصروف پرواز تھا کہ کروڑوں اور ارب کھرب میلوں کی مسافت ایک چشم زدن میں طے کر کے پھر اپنے آشیانہ شہنشاہی میں تھا۔ واللہ نہ کوئی تکان اور نہ کوئی افسردگی کبھی اپنے میں محسوس تک ہوتی ہے! البتہ واپسی پر حضرات کے ہمراہ ایک دورِ مئے افضال و اکرام الٰہی کا چل جاتا تھا جس سے مکرر سرشار ہو کر مکرر ہم پرواز میں آجاتے تھے۔ اور ہر واحد اپنی تیز پروازی کے جوہر عالم قدس میں دکھاتا تھا۔ تماشایان عالم قدس اِن پروازوں کا تماشا دیکھتے اور ہر ایک کے تفاوت مراتب اور قابلیت پرواز کی داد دیتے تھے۔ جن میں آپ کا نیازمند نمایاں مقامات حاصل کرتا رہا۔ اور ہر

جانب سے اپنی تحسین و آفرین کے نعرہ ہائے دلربا سنتا رہا۔ بعدش ان سے
فارغ ہو کر انعام الٰہی تقسیم ہوئے جن میں آپ کے نیازمند کا حصہ کثیر تھا۔
میں کیا عرض کروں اس کے بعد وہ لوگ تو غالباً وہیں رہے لیکن وہاں سے
مجھے اس عالم پُرخار میں آنے کا حکم سنا دیا گیا جس کی تعمیل میں میں آ تو گیا ہوں
لیکن سخت بے مزہ و بے لطف حالت میں ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ حالات
مذکور کے اظہار کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے۔ ورنہ اُن کے بیان سے ہرگز
دریغ نہ کرتا۔ البتہ میں جس قدر وہاں خوش ہوا تھا۔ اُس سے زیادہ یہاں
ناخوش ہوں۔ مَیں نے اپنے آپ کو اس وقت اپنی منزل سے نہایت خراب
اور زبوں پاتا ہوں۔ اِس کے اظہار کے لئے البتہ میری آنکھوں کے آنسو
کافی شہادت دے رہے ہیں کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا اور کہاں تھا اور کہاں
آ گیا۔ رات کے واپس آنے پر اب جیتا ہوں۔ والسلام

گھر میں اور دیگر عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۹/۲۷ ۴۲

عزیز القدر۔ عزیز از جان جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آپ کا شرف صدور لایا۔ میں اپنی دیگر حالت آپ سے کیا عرض کروں وہ پرواز اور اعلائے پرواز میں ہے۔ واللہ رات کیا آتی ہے عجیب و غریب کیفیات اور سفر اپنے ہمراہ لاتی ہے میں رات کو دیکھتا ہوں کہ عوام خوابِ غفلت میں سوئے ہوتے ہیں اور بعض کو دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے نفسوں کے عیش میں منہمک ہوتے ہیں لیکن اللہ کی تیغ عشق کے مذبوح باوجود مذبوح ہونے کے اللہ کی جانب اپنی پرواز کی سر توڑ کوشش کرتے ہیں اور باوصف اس کے کہ وہ اُس وقت نابود ہوتے ہیں مگر جملہ بودوں اور باوجودوں سے کہیں گنا سبقت لے گئے ہوتے ہیں۔

آج رات اِس حدیث کے مفہوم کا مقابلہ تھا۔ کہ واللہ جمیلٌ ویُحبُّ الجمال بات اور اصول یہ ہے کہ جس طرح سے مادی خوراک و لباس دنیاوی اِنسان کے جسمانی حسن و جمال کو بڑھاتے اور اُس کو حسین بناتے ہیں۔ اِسی طرح سے عبادت فقر فقیر کے ملکوتی جسم کو حسین بناتی ہے اس میں جیسا کوئی فقیر فقر میں ترقی کر گیا ہو اُسی قدر اُس کا جسم ملکوتی حسن و جمال میں ترقی یافتہ ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی رفتگاں میں تقریباً اِس کا مقابلہ بھی ہوتا ہے اور جو فقراء

زندگی دنیاوی کے قید میں ہیں۔ اِن میں سے بھی بعض ترقی یافتہ ان میں مقابلہ کے لئے شامل کر لئے جاتے ہیں۔ اس میں صرف حسن وجمال کا ہی مقابلہ نہیں ہوتا بلکہ دیگر پروازہائے فقر کا مقابلہ شدید ہوتا ہے۔ اور اِن پروازوں سے جسم کے جمال کے نمبر عموماً ملتے ہیں چنانچہ آج رات یہ مقابلہ عظیم تھا اور سابقہ بڑے بڑے جلیل القدر لوگ اس میں شامل تھے اور بڑی بڑی تیاریوں سے آئے تھے جیرات پھر مقابلہ ہوتا رہا اور خوب پروازیں ہوئیں جو بے حد و حصر ہیں۔ آپکے نیازمند کو حضرات مشائخ سلسلہ قادریہ پاک نے اپنی جانب سے پیش کیا اول جمال ملکوتی کے حسن وجمال کی نمائش ہوئی۔ اور اس میں ہر ایک کو نمبر دیے گئے اور بعدش پروازوں کا مقابلہ ہوا الحمدللہ کہ آپ کا نیازمند کسی سے کم تو ہرگز نہیں رہا بلکہ سبقت کے نمبرہائے اُس کی قیمت میں درج کئے گئے۔ اِس سے ہمارے حضرات جن میں حضرت غوث پاک قدس اللہ سرہٗ العزیز تشریف رکھتے تھے۔ نہایت خوش اور محظوظ ہوئے۔ مجھ میں یہ توال ہرگز نہیں تھی یہ صرف حضراتِ اقدس کی توجہ پاک کا نتیجہ ہے جو توجہ فرما رہے تھے۔ زیادہ کیا عرض کروں گو امتحان میں تو کامیابی ہوئی مگر واللہ اس وقت ہر دو جسم چور معلوم ہوتے ہیں۔ اور ان میں ہرگز توان نہیں ہے۔ کمزوری اور تکان کی وجہ سے میں مزید نہیں تحریر کر سکتا لہٰذا اسلام ہے

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ شرفِ صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے۔ مجھے نزلہ اور نزلہ سے تنفس قبل از وقت دق کرنے لگ گیا ہے۔ راتوں کو تنفس کی خرابی سے تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ موسم سرما طویل ہے۔ اللہ جانے ان سے کن کن تکالیف سے سابقہ پڑے۔

میرا ارادہ اکتوبر میں گوجرانوالہ حاضر ہونے کا ضرور ہے۔ لیکن یہ اللہ کے ہاتھ میں ہے کیونکہ اُسی کا ارادہ ہے اور اُسی کا عزم جنابنے مجھ سے نفس کشی اور بے عزتی کے نسبت دریافت فرمایا ہے۔ جناب من! ہر دو الفاظ مذکور کوئی خاص تمیز نفس الامر میں پیدا نہیں کرتے۔ فی الواقعہ دو ہیڈنگ جو فقرا کے کار آمد اور ہمیشہ زیر نظر رہتے ہیں۔ روح اور نفس معہ اپنے اپنے امور متعلقین کے ہیں اور باقی جملہ امور اپنے ہیڈنگ کے زیر ہیں جب فقرا میں کوئی ارادہ پیدا ہوتا ہے تو وہ نہایت نظر غور سے دیکھتے ہیں کہ آیا یہ باد شمال سے ہے یا باد دبور کا نتیجہ ہے۔ یعنی یہ روحانی اثرات سے ہے یا نفسانی اثرات سے اگر روحانی ہو تو اُس پر کاربند ہوتے ہیں۔ اور نفسانی سے گریز اور اجتناب کرتے ہیں۔ لیکن روحانی اور نفسانی تمیز فعل کے نتیجہ پر

تو عوام معلوم کر لیتے ہیں۔ لیکن فعل کے سرزد ہونے سے پہلے اِن کے بادِ شمال اور بادِ زیور کا معلوم کرنا فقرا اہل حال کا کام ہے۔ واللہ جن فقرا اہل حال کو یہ تمیز پیدا ہو گئی ہے وہ کبھی اپنی حالت سے نہیں گرتے ورنہ آپ دیکھیں گے کہ ملکہ مذکور کے بجز فقرا اکثر اپنی حالتوں میں گرتے اور پھر اُبھرتے ہیں۔ چنانچہ آفتاں خیزاں اپنی تمام عمر بسر کر دیتے ہیں۔ اور گوہر مقصود ہرگز ہاتھ نہیں آتا۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ بہت سے فقرا جن کے اہل حال سے بجز ذات الٰہی کوئی واقف نہیں ہے اور عوام میں نہایت مفتخر اور عزیز ہیں وہ نفس کے اِن مد و جزر کے ایسے گرفتار ہوتے ہیں کہ اپنے اِن مقامات سے آگے ایک قدم نہیں چل سکے یا تو ان کو کوئی راستہ کے چلانے والا اُستاد کامل نہ ملا اور یا وہ تجلی جسم میں گرفتار ہو کر وہیں کے وہیں رہ گئے۔

میں نے آپ سے بارہا یہ قاعدہ عرض کیا ہوا ہے کہ جس خیال اور فعل اور مقام سے شوق الٰہی زیادہ ہو اُس کی جانب بھاگو اور جہاں سے اس میں تنزل واقعہ ہو وہاں سے گریز کرو۔ عزیز من! آپ اسی قاعدہ کو استعمال فرماتے ہوئے اپنے جملہ معاملات کے نتائج پر غور فرما لیا کریں اور ضرورت ثابت ہونے پر ان سے اجتناب فرما لیا کریں۔ البتہ میں اتنا عرض کرنے سے رُک نہیں سکتا کہ قوت غضب مشتعل کرنے سے روحانی حالت میں تنزل ضرور واقع ہو جایا کرتا ہے کیونکہ اس سے نفس اپنی پوری طاقت سے کام لیتا ہے۔

میرے عزیز! عجیب راز الٰہی ہے کہ جس میں یہ طاقتیں نفسانی یعنی شہوت و غضب وغیرہ نہ ہوں یعنی نہایت کمزور ہوں وہ فقر میں ایک ذہین طالب علم نہیں ہو سکتا بلکہ وہ غبی اور کند ذہن ثابت ہوا ہے۔ فقر کے لئے بھی وہی شخص قابل ہوتا ہے جو اپنے نفس کے قوائی مضبوط رکھتا ہو۔ لیکن ظل پیر سے ان قوائے میں ایسی اصلاح اور نیز ایسا درد اور عشق الٰہی پیدا کر لیوے کہ ان قویٰ کی آگ کو روحانی سردی سے کمزور کر دیوے۔ اندریں حالات فقیر نہایت عمدہ طریق سے موصول الی اللہ ہو جایا کرتا ہے بات یہ ہے کہ کامیاب وہ لوگ ہوئے یا ہوتے ہیں جو نفسانی قویٰ نہایت مضبوط رکھتے ہوں۔ لیکن اس کے مقابل اُس کے روحانی قویٰ بھی زبردست ہوں اور یہ ظل شیخ سے نہایت طاقتور ہو کر نفسانی قویٰ کو اپنے محکوم اور زیر کر لیویں۔ لیکن جس شخص کے قویٰ نفسانی فطرتاً کمزور واقع ہوتے ہیں وہ ہرگز فقر کے راستہ کے لئے موزوں نہیں ہوا کرتا۔ کیا آپ نے کبھی کسی ہیجڑے کو اہل دل اور کامل دیکھا یا سنا ہے۔ ہرگز نہیں۔ چونکہ ہیجڑا بعض قویٰ میں یعنی نفسانی قویٰ میں کمزور ہوتا ہے لہٰذا وہ فقر کے راستہ کا اہل نہیں ہو سکتا۔ راز الٰہی عشق کی نسبت خواہ وہ مجازی ہو یا حقیقی اُس کے صحیح و سالم ہونے پر ہی ہے عجیب راز الٰہی ہے کہ جن کو قویٰ نفس کی زنجیروں میں جکڑا ہے۔ عشق حقیقی ہو یا مجازی اُنہی کو نصیب کیا گیا ہے۔ اور اُس کے ذریعہ وہی کامل معرفت الٰہی حاصل کر سکے ہیں۔ اور

جن کو یہ نفس نہیں دیا گیا ۔ عابد ہوتے ہیں لیکن وہ کامل معرفت الٰہی حاصل نہیں کر سکے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ شب معراج میں جملہ فرشتگان جن کو ہمارے علما اپنی نابینائی کی وجہ سے مقربانِ الٰہی کے نام سے ہمیشہ یاد کرتے آئے ہیں۔ رسول کریم صلعم کے سفر بارگاہ الٰہی سے تھک کر راستہ میں ہی آپ سے علیحدہ ہو گئے اور آپ تنہا بارگاہ میں داخل ہوئے۔ آپ جانتے ہیں کہ رسول اکرم صلعم کیوں اس سفر میں کامیاب ہوتے اور ہمارے نابینا علما کے خواندہ مقربان کیوں اس نعمت سے محروم رہے اس کا سبب صرف ایک ہے! اور وہ یہ ہے کہ حضرت صلعم عشق سے سرشار تھے۔ اور ہمارے مقربان اس دولتِ عشق سے بے نصیب تھے۔ کیونکہ ذاتِ الٰہی نے فرشتگان کو نہ نفس دیا اور نہ اس سے عشق کا حصول ہو سکا۔ اور اصل نعمت سے محرومی ازلی واقع ہوئی۔

میرے پیارے! اب عشق کی بات آگئی اور عشق کا تذکرہ شروع ہو گیا جس میں آپ کا نیاز مند اپنی ہستی مدت سے کھو چکا ہے۔ اب اس سے آگے عرض کروں تو کیا عرض کروں۔ بس ہم قلم شکست دہم کاغذ نماند اب ہاتھ اور جسم میں طاقت۔ لہٰذا عشق سے لبریز سلام

گھر میں اور عزیزوں کو اس نابود کا سلام فرما دیویں۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپ میری مدت کی خاموشی کو غالباً میری بے اعتنائی پر احتمال کرتے ہونگے۔ جو بالکل سراپا غلط ہے۔ میری مدت کی خاموشی محض میری شدت ملیریا بخار اور بیہوشی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ ایام مرض تو گذر گئے اور اب بخار سے کلی آرام ہے۔ لیکن اثرات بخار سے جو کمزوری مجھ پر اس وقت تک مسلط ہے اگر آپ مجھے دیکھ لیئیں تو معاف کرنا تو یک طرف رہا آپ دردسے میری ہمدردی فرماوینگے۔ بات یہ ہوئی کہ سابقہ شکایت جو میں اپنی واپسی سفر پر تحریر کرتا تھا۔ وہ واقعی اسی شدید ملیریا بخار کا پیش خیمہ تھا۔ وہ شکایت ہوتے ہوتے اصل مرض یعنی بخار شدت سے حملہ آور ہوا جس سے بیس بیس گھنٹہ ہزیان اور خالص بے ہوشی تھی۔ جب اس پر ہفتہ سے زائد گذر گیا۔ تو جالندھر والے ڈاکٹر کو ہمراہ لائے تاکہ میرا علاج کریں مگر مناسب خیال کرکے مجھے موٹر میں ڈال کر جالندھر لے گئے اور وہاں علاج ہوتا رہا۔ جس سے اللہ نے آرام عطا فرمایا۔ بعدش کمزوری بے شمار تھی جس سے مجھے آرام ہونے کے چند روز بعد جالندھر سے آنے کی اجازت نہ ملی۔ پرسوں شام وقت یعنی چار بجے سردار کمیر سنگھ صاحب خود ہمراہ لے کر یہ سواری موٹر گھر پر چھوڑ

گئے ہیں۔ مرض سے کلی آرام ہے لیکن تاہنوز کمزوری بے شمار ہے۔ بس میری ہسٹری یہ ہے جس سے میں نیاز نامہ آنعزیز کو عرض نہیں کر سکا۔ اب مجھے کلی آرام ہے اور امید ہے کہ انشاءاللہ تعالےٰ کمزوری رفتہ رفتہ رفع ہو جائیگی

مجھے مرض میں جب کبھی ہوش آتی رہی آپ عزیزان کے شغل کا اکثر فکر دامن گیر رہا اور جو کچھ ہو سکتا تھا کرتا رہا آپ اپنے حالات سے مفصل مطلع کریں۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

زیادہ تحریر نہیں کر سکتا ورنہ تحریر وعرض کرتا کیونکہ کمزوری بے شمار ہے

بیگم پور جنڈ یالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۸/۱۲/۲۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون؛ والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ نے شغل کی تکلیفات تحریر فرمائی ہیں۔ ضرور ہونگی کیونکہ لازمی تھا کہ گرم اشیاء سے پرہیز کرتے اور سرد اور زود ہضم غذا کھاتے۔ آپ گوشت اور گرم مصالحہ سے ضرور پرہیز کریں۔ انشاءاللہ تعالےٰ آرام رہے گا۔ آپ دانا ہیں۔ لیکن

مجھے اپنے اور گھر کے حالات سے مطلع فرماویں اور فرماتے رہیں ضروری ہے۔
بیماری سے ہاتھ کی انگلیوں میں لرزہ زیادہ پیدا ہو گیا ہے۔ مجھ سے لکھا نہیں
جاتا ورنہ بہت کچھ تحریر کرتا۔

اب میں بالکل اچھا ہوں۔ اب کمزوری میں بھی کمی ہو رہی ہے۔ تاہم
بہت کچھ باقی ہے۔ خیریت سے مطلع فرمادیں والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۱۱/۲/۴۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ پہنچا۔ شکریہ یادآوری ہے۔ میں کل تین بجے شام
جالندھر سے واپس آیا ہوں۔ پرسوں واپسی کی صورت اس وجہ سے نہ ہوئی۔
کہ میں ۸/۲/۴۸ کو بعد دوپہر وہاں دورہ تنفس سے بیمار ہو گیا اور یہ حملہ ایسا شدید
تھا کہ آٹھ نو سال سے ایسا شدید دورہ مجھے قطعاً نہیں ہوا تھا۔ ۸، ۹ کے مابین
رات ایسی سخت گذری کہ خدایا توبہ۔ قریب تھا کہ دم بند ہونے سے روح
جسم سے پرواز کر جاوے۔ مگر ابھی وقت نہیں آیا تھا۔ اس سے جسم میں رہی۔

لیکن اِس سے جس قدر تکالیف ہوتی ہیں۔ اُن کا کوئی عدد و شمار نہیں ہے۔ کل صبح کچھ آرام ہوا تو مجھے سردار کیسر اسنگھ صاحب خود اپنی موٹر پر سوار کر کے یہاں گھر چھوڑ گئے۔ یہاں پہنچتے ہی وہ آپ کا والا نامہ ملا جس میں گھر کی علالت کا حال درج تھا اُس کو پڑھ اور گوناگوں افکار میں طبیعت غرق ہو گئی۔ کاش میں تندرست ہوتا تو آپ کے ہاں خود حاضر ہو جاتا۔ مگر میری طبیعت ایسی کمزور ہے کہ خفیف تکلیفِ سفر بھی برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے۔ آپ بدیں نیاز نامہ گھر میں قطعاً شغل معلوم ترک کرا دیویں اور اودیات سرد اور تر سے بزود علاج کریں۔ اللہ فضل کرنے والے ہیں۔ اور میں اپنی طرف سے باطنی علاج ہرگز ہرگز فروگذاشت نہیں کروں گا۔ واللہ مجھے عزیزہ کا اس قدر فکر دامن گیر ہوا ہے کہ رات نیند نہیں آئی۔ آپ کوشش سے علاج کریں اور دیگر فکر نہ کریں۔ لیکن مجھے بواپسی ڈاک موجودہ حالات سے مطلع فرماویں۔ کیونکہ میرے فکر کی کوئی حد نہیں ہے۔ ہرگز ہرگز توقف نہ فرماویں۔ مشکور ہونگا۔

نیز عزیزہ سے میرا سلام فرمادیویں اور میری طرف سے عیادت فرمادیویں

والسلام۔

عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۲۲/۸/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! قبل ازیں اور نیز کل آپ کے والانامے شرف صدور لائے آپ کی یاد آوری کا بہت بہت شکریہ ہے۔ پہلے والا نامہ میں آپ نے نیاز مند سے خرید مکان محمد عبد اللہ صاحب کی نسبت دریافت فرمایا ہے۔ اس کی نسبت تو میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ اسے آپ ضرور خرید لیویں کیونکہ یہ فی الواقعہ ہمیشہ سے آپ کا ہی ہے اور نیز آپ کو اس کی ضرورت بھی ہے باقی رہی زرِ ثمن کے بار کی سبکدوشی۔ اللہ اس سے آپ کو جلد فارغ فرما دیں گے۔ اگر ہو سکے تو آپ اس کو ضرور خرید فرما دیں۔ میں عزیزہ غلام زہرہ کی صحت کا حال پڑھ کر نہایت خوش ہوا ہوں۔ واللہ مجھے عزیزہ کی علالت کا فکر ہر وقت دامنگیر رہتا تھا اور میں اکثر اوقات توجہ سے فارغ نہیں رہتا تھا۔ مگر شکر ہے کہ اللہ نے اُن کو آرام عطا فرمایا ہے۔

الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ تاہم آپ میری طرف سے عزیزہ کی دلجوئی اور عیادت فرما دیں۔ کہ فقر میں شیخ سے دور رہ کر ہم ہر قسم مشکلات پیش آیا کرتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے زمانہ سلف کے حضرات ان مراحل کے طے کرنے کے وقت شیخ سے ہر گز جدا نہیں ہوتے تھے۔ البتہ آخیری مراقبات میں شیخ ان کو تنہائی میں

رہنے اور عزلت اختیار کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ مگر یہاں صورت جدا گانہ ہے اور صورت معاش فی زمانہ نہایت جد و جہد کی ہے جو سابقہ زمانوں میں ایسی ہرگز نہیں ہوتی تھی۔ اب تو وہی بات ہے کہ زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز۔ پھر بھی ہزار شکر ہے کہ باوجود بُعد کے سبق موثر ہے اور اللہ صاحب اگر کوئی شکایت پیدا ہو تو اُس کو بطریق احسن رفع فرما دیتے ہیں۔ یہ سب خوبیاں سبق کی صداقت اور حضرت غوث پاک قدس اللہ سرہٗ العزیز کی عنایت کی ہیں جن کے ہم لوگ خاک پاء ہیں۔ اس پر اللہ کا کمال شکر ہے۔ آپ اس پر عزیزہ کو میری طرف سے مبارک باد فرما دیں اور نیز اس بات پر کہ انشاء اللہ تعالےٰ عزیزہ کی حالت میں ہرگز کمی نہیں ہوگی۔ مگر آپ عزیزہ کی حالت مفصل تحریر فرما دیں کہ اب ترکِ شغل میں اُن کی کیا حالت ہے خدا کرے کہ اچھی ہو اور قابلِ شکایت نہ ہو۔ آپ نے میرے برہما جانے کی حالت میں اپنا عزم برہما جا کر کام وکالت کرنے کا تحریر فرمایا ہے۔ یہ آپ کی بے کلی اور عزم بے جا ہے کیونکہ آپ عیالدار اور بہت سے تعلقات رکھنے والے ہیں۔ یہاں سے علیحدگی آپ کے لئے نہایت نقصان دہ اور تکلیف دہ ثابت ہوگی۔ نیز میں تو عزیزوں کی مفارقت کا ستایا ہوا برہما جاتا ہوں آپ ایسا عزم کیوں کریں۔ وہی بات ہے کہ مرا افتادہ دل از کف ترا چہ افتادہ است۔ آپ براہِ مہربانی ایسا خیال ہرگز دل میں نہ لاویں۔ ایسی میرے جانے کی صورت میں اگر میری حیات باقی ہے تو میں واپس آجاؤں گا۔

امداد آپکے نیاز آ حاصل کروں گا ورنہ آپ نے فاتحہ سے مجھے یاد کر چھوڑنا۔ واللہ میرا دل عزیزوں کی مفارقت سے بہت اُداس ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام نیز عرض ہے کہ میں آج کل اچھا ہوں۔ گو رات کو پچھلے پہر کچھ تنفس کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے مگر میگذرد میگذرد کا معاملہ ہے۔

آج لرزہ انگشت بکثرت ہے۔ جس سے بہ مشکل نیاز نامہ ہذا تحریر ہوا ہے شکستہ حروف معاف فرماویں۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۸/۲/۵۴

عزیزان من۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب

و عزیزہ غلام زہرہ صاحبہ زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں نہایت شرمندہ ہوں کہ میں ابتدائی امور شغل سلطان الاذکار کے آپ کو بتلا کر آپ کی تکالیف کا باعث ہوں۔ آپکے والانامے مجھے پہنچے اور عزیزہ کی تکالیف کے امورات سے آگاہی ہوئی۔ مگر آپکے والانامہ سے شغل مذکور کی ناکامی سے آپ کی مایوسی ہویدا ہوتی ہے جو دُور از اصلیت ہے

فقر کالب لباب اور نتیجہ یہ ہے کہ انسان موصول الی اللہ ہو جائے سو اس کے لئے آپ کے نیاز مند کو حضرات قدس اللہ سرہم سے بے شمار طریق حاصل ہیں۔ ضرور تھا کہ میں آپ کو شغل مذکور عرض کر کے ایسے مصائب میں نہ ڈالتا۔ مگر کیا کروں۔ واللہ آپکے شوق اور اپنی شرط محبت نے جو آپ سے ہے یہ تقاضا کیا کہ آپ کو نہ صرف عالم ثانی کی سیر کراؤں بلکہ وہاں کی شہنشاہیت کے مالک بہ فضل خدا اور رسول صلعم آپ کو دیکھوں۔ واللہ یہ غلطی مجھ سے آپ کی نہایت محبت اور پیار کی وجہ سے ہوئی۔ جس کے لئے میں نہایت التجا و الحاح سے آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ آپ براہ عنایت میری محبت اور میری نیت نیک پر غور فرما کر میری یہ غلطی مجھے معاف فرما دیویں اور نیز یہ شغل قطعاً ترک فرما دیویں۔ کیونکہ جب اس سے ایسی تکلیف عائد ہو تو پھر اس کو ترک کرنے کا حکم ہے مگر یہ بات کہ موصول الی اللہ ہونے کی کیا تدبیر کریں۔ اس کا آپ ہرگز فکر نہ فرما دیں! انشاء اللہ تعالے آپ کا نیاز مند اس کے لئے کامل دستگاہ رکھتا ہے جو آپ کے کامل آرام ہونے پر میں بالمشافہ کبھی آپ سے گذارش کروں گا۔ اور اُن میں آپ کو ہرگز کوئی تکلیف جسمانی نہیں ہوگی البتہ دل اور افکار دل کو ایک نقطہ پر قائم رکھنا ہوگا۔ جس کا عمل تکلیف جسمانی سے بالکل محفوظ ہوگا۔ آپ حصول نتیجہ فقر کی ہرگز فکر نہ فرما دیں انشاء اللہ تعالے آپ کا نیاز مند اس کا کلی ماہر ہے۔ شغل مذکور کے سوائے اگر آپ اور شغل کرنا

جاہیں گے جو تکالیف جسمانی سے معرا ہیں تو وہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے جائینگے۔ توبہ اور نعوذ باللہ۔ میں تو ایک ناچیز اور معدوم شے ہوں۔ ہرگز فخر سے نہیں لیکن واقعی اور اصل امر عرض کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ کو شغل مذکور سے حاصل ہونے والا تھا انشاءاللہ تعالےٰ اور شغلوں سے حاصل کرا دیا جاوے گا۔ آپ کے نیاز مند کو یہ کچھ مشکل نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ آپ آج تک پہچان نہیں سکے کہ آپ کا نیاز مند کون ہے اور کہاں کا رہنے والا ہے اگر یہ معلوم ہوتا تو مایوسی کبھی آپ کے خیال میں نہ آسکتی۔ اللہ کی عنایت سے ان تمام امورات پر آپ کا نیاز مند حاکم ہے۔ اور بہت سی روحانی باتیں بفضلِ الٰہی اس کے زیرِ حکم چل رہی ہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں یہ بھی اپنے مسلک سے مزید عرض کر دیا گیا ہے۔ محض اس ضرورت سے کہ آپکے دل سے مایوسی کلی طور پر رفع ہو جاوے۔
آپ کو لازم ہے کہ آپ ہر دو اپنے اصلاحِ دماغ کا علاج نہایت کوشش سے کریں۔ تاکہ آپ اس قابل ہو جائیں کہ دیگر شغل پر جو بے ضرر ہوگا۔ کاربند ہوسکیں۔ خدا کے لئے ہرگز ہرگز مایوسی کو دل کے قریب نہ آنے دیویں۔
آپ کا نیاز مند ایک ماہر طبیب روحانی ہے لہٰذا اس کو آپ کا موصول الی اللہ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔

آپ بواپسی ڈاک اپنے حالات اور اپنے خیالات سے مطلع فرماویں مشکور ہونگا۔ واللہ آپ کے فکر نے مجھے پامال کر دیا ہے۔ اگر میں تندرست ہوتا، تو

آپ کے پاس ہوتا۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ لکھا نہیں جاتا۔ امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے والسلام۔

عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۲/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: بالضرور جناب کے کئی ایک والا نامجات شرف صدور لائے مگر میں بوجہ علالت اور کثرت آمد مہمانان سے اب تک جواب عرض نہیں کر سکا۔ بوجہ مجبوری قابل معافی ہوں۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد میں تنفس اور کثرت نزلہ سے جس میں بخار بھی ہوتا رہا اکثر بیمار رہا ہوں جس سے ایسی کمزوری ہوئی ہے کہ روزانہ صبح کے گشت بھی ترک کر دیئے گئے ہیں۔ البتہ کل سے کچھ ہوش آیا ہے اور آج نیاز نامہ ہذا گذارش کرنے لگا ہوں۔

واللہ آپ کے آخری والا نامہ نے میرا دل پاش پاش کر دیا ہے۔ اگر آپ محبت سے چور ہیں تو یہاں بھی آپ کی فرط محبت نے کچھ باقی نہیں چھوڑا غور فرماویں کہ ہمیشہ پروانہ کی شمع سے شکایت ہے اس نے میرے پر جلا دیئے

یہ سچ ہے لیکن پروانہ کے لئے سوز کا مقام ہے کہ اگر شمع ہمہ تن جل کر انگارہ نہ بن جاوے تو پروانہ کا جذبہ عشق کب پھڑک سکتا ہے۔ واللہ آپ ہر دو کی محبت سے اپنا ٹھیک یہی حال ہے۔ البتہ فرق ہے تو یہ ہے کہ پروانہ جلتے وقت شور و شغب کیا کرتا ہے۔ مگر شمع بے زبان کو خاموشانہ بجز از سرتا پا جلنے کے اور کچھ کام نہیں ہوتا آپ ہرگز ہرگز خیال نہ فرماویں کہ میں سوزش محبت و فراق سے فارغ ہوں۔ ہرگز نہیں نہ ایسا ہو سکتا ہے اور نہ کبھی ہوا ہے مولوی غلام حمید صاحب کا خط دو تین روز ہوئے ہیں تو مجھے پہنچا تھا۔ لیکن اس سے میں حکیم نابینا صاحب کے علاج سے مایوس ہو گیا ہوں۔ کیونکہ وہ کسی دمہ کے مریض کے صحت یاب ہونے کی اطلاع ہرگز نہیں دیتے۔ بلکہ تحریر فرماتے ہیں کہ فلاں صاحب دہلی نابینا صاحب کے مطب میں گئے تو ایک مریض دمہ کو جس کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی دیکھا کہ اس کا علاج قے سے کیا جاتا تھا اور دوسرے کو جس کی عمر اس سے زائد تھی دیکھا کہ اس کا علاج مسہل سے کیا جاتا تھا۔ اس سے مزید حال معلوم نہیں کہ کوئی مریض شفایاب ہوا ہے یا نہیں۔ اندریں حالات حکیم صاحب مذکور کے علاج پر کیا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ ہیچ قسم علاج تو یہاں کے اطبا بھی کرتے ہیں۔ اور یہ ہر دو علاج نہایت تکلیف دہ اور بے پتہ ہیں۔ نیز یہ بات بھی اپنی خاص ہے کہ جب یہ مرض حضرت معشوق کی جانب سے بطور سرٹیفکیٹ عشق عطا ہوتا ہو تو اس کے ازالہ کی تدابیر بے سود ہیں۔ جو کچھ کیا جاتا ہے

صرف رہ جاتا ہے اور بس۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲۸/۳/۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ جات شرف صدور لائے اور اُن میں سے خرید مکان کا حال پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ واللہ میں سچ لکھتا ہوں کہ اگر میرے پچھلے دفعہ گوجرانوالہ جانے پر آپ کی مستورات اپنا گھر خالی کر کے کسی اور کے مکان میں بھی چلی جاتیں جیسا کہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب کے گھر میں گئی تھیں تو یقین ہے کہ وہ گھر بھی کسی نہ کسی نہج سے ضرور آپ کو مل کر رہتا۔ کیونکہ میرے وہاں کے ایام قیام میں حضرات والا شان رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جو وہاں مکرر سہ مکرر تشریف آور ہوئے تو آپ کے مکان کی تنگی کا اکثر میں نے ذکر عرض کیا تھا جو حضرات نے غور سے سنا تھا۔ میرا تو یقین ہے کہ اُسی وقت یہ معاملہ طے ہو گیا ہوگا اور پھر کی گفتگو سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے خیر اللہ کا شکر ہے کہ ایں بار گراں بود ادا شد چہ بجا شد۔ میں خرید مکان پر آپ کو اور عزیزہ غلام زہرہ

کو مبارک دیتا ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ خرید مکان سے جو بار قرضہ پیدا ہو گیا ہے۔
اللہ آپ کو اُس سے جلد سبکدوش فرماوے آمین ثم آمین۔

اب میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ بعد رمضان شریف میں گوجرانوالہ آپ کی خدمت میں آنے کا ضرور عزم کرونگا اور قریب جا کر تعین تاریخ روانگی بہ گوجرانوالہ سے اطلاع دونگا۔ آپ ضرور میرا انتظار فرماویں۔

موسم میں چند روز ہوئے ہیں تو گرمی پیدا ہو کر میری حالت صحت اچھی ہو گئی تھی۔ لیکن ان دنوں آندھی زیادہ چلی جس سے یہاں بجائے آب باری کے خاک باری کمال درجہ کی ہوئی اور قریب کے کوہستان کی ژالہ باری سے موسم نہایت سرد ہو گیا اور میری شکایت مرض پھر عود کر آئی۔ اب پھر سردی کم ہو رہی ہے اور میری طبیعت میں بھی آثار صحت رونما ہوتے جاتے ہیں۔

آپ اپنے اور گھر کے حالات سے مطلع فرماویں کہ شغل اویسیں میں اب بھی پہلے جیسی کیفیت نظر آتی ہے یا کچھ رو بہ ترقی معاملہ ہے۔ اُمید ہے آپ اس کی بنسبت مفصل تحریر فرما دینگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۸/۳/۱۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانکم

سلام مسنون! آپ کے ہر دو والا نامجات میں سے خواب معلومہ کوئی حیرت انگیز اور حالتِ روحانی کے خلاف ہرگز نہیں تھے لیکن جناب کی حیرت نے مجھے بھی کسی قدر اپنی حیرت کے اثرات سے متوثر کر دیا۔ مولوی صاحب! بات تو یہ لمبی چوڑی اور روحانیت کے عالم کی ہے جہاں جو تعلقات کہ اس وقت آپ کے ذہن میں موجزن ہیں مفقود ہوتے ہیں۔ کیا آپ نے قرآن مجید میں سے بعد موت کے حالات کی نسبت پڑھا نہیں ہے کہ لا انساب ولا امہات یعنی بعد موت حسب و نسب اور دنیاوی رشتہ داریاں ہرگز نہیں ہونگی۔ آپ میری عرض مذکورہ پڑھ کر شاید حیران ہو جاوینگے۔ لہٰذا میں آپ سے اصل حالات اختصار سے عرض کرتا ہوں کہ انسان کی تولید سے پہلے آپ فرما دیں۔ کہ اس کا کونسا حسب و نسب اور کونسا رشتہ کسی سے ہوتا ہے۔ ہرگز کوئی نہیں ہوتا۔ حالانکہ تولید سے پہلے انسان کا ملکوتی جسم موجود ہوتا ہے۔ ملکوتی جسم کا جونہی جسم خاکی کے ساتھ تعلق قائم ہوا حسب و نسب اور رشتے قائم ہو گئے۔ پس حسب و نسب اور رشتے کا قیام جسم خاکی سے ہوا اور اس کے خاتمہ پر ان تعلقات کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ پروردگار نے انسان کے توالد و تناسل کا

رشتہ مرد و عورت اور نکاح کو قائم کیا ہے۔ بعد موت انسان کے توالد و تناسل تو قطعاً بند ہونگے پھر رشتہ مذکور کہاں قائم رہ سکتا ہے۔ فقیر کو اللہ کے فضل و کرم سے حالت بعدالموت خاص اوقات میں یہاں بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ تو اس وقت بھی فقرا پر احکام بعدالموت صادر ہوتے ہیں لیکن آپ یقین فرمالیویں کہ جب جسم خاکی دوسرے ملکوتی جسم سے علیحدہ ہو جاتا ہے تو نفس جو مرد اور عورت کے نکاح کے تعلقات کا اصل موجب اور علت غائی ہوتا ہے معدوم ہو جاتا ہے۔ یہی حالت بعد موت کی ہوتی ہے اور یہی حالت فقراء کے سیر عالم ملکوتی میں ہوتی ہے۔ البتہ اگر کسی کو بحالت بالا نفسانیت کا خیال پیدا ہو تو فی الواقعہ وہ سیر عالم ملکوتی میں نہیں ہوتا۔ بلکہ خواب نفسانیت میں ہوتا ہے۔ آپ کو اگر حالت خواب معلومہ میں جذبہ رشک پیدا نہیں ہوا تو میں صاف عرض کرونگا کہ آپ کو خواب نفسانیت نہ تھا جو مقام شکر ہے اور جو مشاہدہ آپ نے کیا وہ اجتماع اجسام ملکوتی تھا جس میں نفسانیت نابود اور معدوم ہے۔ اور یہ نفسانیت اللہ نے فقرا میں سے کلی معدوم کر رکھی ہے جو فی الواقع حرام مطلق ہے۔ میں اس قدر مزید عرض کرتا ہوں کہ جو لوگ اہل دل ہوتے ہیں۔ جانبین اور فریقین کے اہل دل ہونے کی صورت میں نکاح شدہ مرد و عورت میں تعارف بعدالموت رہے گا ورنہ تعلقات نفس کے خاتمہ پر ختم ہونگے آپ دانا ہیں کہ کوئی فعل الہٰی کسی علت سے ہرگز خالی نہیں

ہے۔ تو بعد الموت زن و شوہر کے تعلقات سے کیا مطلب۔ جب سلسلہ تولید باقی نہیں ہے۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ عالم موجودہ میں بھی اونہی لوگوں کا تعلق زن و شوہر قائم ہے جن کا نفس بر سر کار ہے ورنہ افسردہ اور مردہ نفسوں کا یہ تعلق ہرگز قائم نہیں ہوتا۔ خواہ وہ شب روز ایک مکان میں مقیم ہی کیوں نہ ہوں۔ فقرا اپنی اصل حالتوں میں بلکہ عام حالتوں میں بھی نفس سے پاک ہوتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ قابل پرواز ہوتے ہیں۔ ورنہ اگر ایک مرتبہ کبھی کسی وقت ہفتوں اور مہینوں میں ان کا نفس ذرا پہلو بدلتا اور زندہ معلوم ہو تو یہ سیر ملکوتی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور دیگر تفضل الٰہی سے بے بہرہ۔ بہت سے ایسے لوگ گذرے ہیں جو اذکار و اشغال میں استاد کامل تھے لیکن سیر روحانی سے شکستہ پر تھے۔ ان موشگاف باتوں سے ہر ایک فقیر ہرگز واقف نہیں ہوتا اِس سے وہی فقیر واقف کار ہوتا ہے جس پر یہ حالات وارد ہوں۔ ان حالات کا فقیر شرق و غرب میں تلاش کرنے سے بھی دستیاب نہیں ہوا کرتا۔

اتفاق حسنہ یا قسمت کی خوبی بات ہے۔ یہ لوگ کمال اخفا اور لباس اخفا میں رہتے ہیں۔ اور یہی شہنشاہ عالم ہوتے ہیں۔ میں آپ کے خواب کے پہلو کو آپ سے کما حقہ عرض نہیں کر سکتا البتہ یہ ضرور عرض کرتا ہوں کہ چو من شومی مدانی۔ اُمید ہے آپ میرے معروضات مذکورہ کو نا ستر ا

اور نا واجب گستاخی خیال نہیں فرماوینگے۔ واللہ میں نے تو اپنی کتاب سے چند نکات آپ سے عرض کئے ہیں۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور دیگر عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۳۰-۳-۴۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! واقعی آپ کے دو والا نامے کے بعد دیگرے شرف صدور لائے جن کا شکریہ ہے۔ لیکن ان کا جواب کون تحریر کرے۔ کیونکہ آپ کا نیازمند تو اپنے مرض تنفس کی مصیبت میں ایسا گرفتار ہے۔ کہ اس میں سے طاقت تحریر طاق ہے۔ قبل ازیں تو یہ صورت میرے ساتھ راتوں کو پیدا ہوا کرتی تھی۔ لیکن اب بہت روز سے دن اور رات کو یکساں پر مصیبت حال ہے۔ واللہ شدت سرما گذشتہ میں میرے مرض مذکور سے ایسی پر مصیبت حالت نہ تھی جیسی کہ اس وقت ہے۔ کھانا کھاتے ہی دم بند ہو جاتا ہے جس کی تکلیف آپ قیاس فرما سکتے ہوں گے۔

نہ کھانے سے جسم میں کمزوری پیدا ہوتی ہے جس سے اب چلنا پھرنا بھی دشوار ہو گیا ہے۔ میں تو اب اپنے گھر میں بھی رہنے کے قابل نہیں ہوتا تو سفر سے کہیں جا کر کیا بسر اوقات کر سکوں۔ میں فاقہ پہ فاقہ کر رہا ہوں جس سے بجائے فائدہ کے کمزوری حاصل ہوئی ہے کہ چلنا پھرنا بھی دشوار ہو گیا ہے۔ بہت دنوں سے میرا ارادہ مسہل کرنے کا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ہر روز بادل اور باراں اور سرد ہوا کے جھکڑ چلتے رہتے ہیں۔ جس سے مسہل تعویق میں پڑا ہوا ہے اور میں چاہ مصیبت میں گرفتار ہوں۔

اس میں ہرگز شبہ نہیں کہ میرا ارادہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا پختہ اور لابدی ہے لیکن اُس حالت میں جبکہ میں تندرست ہو جاؤں۔ ورنہ موجودہ حالت میں نہ میں سفر کر سکتا ہوں۔ اور نہ حاضر ہو سکتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالےٰ میں آرام ہونے پر بلاشبہ وہاں حاضر ہو جاؤنگا۔ آپ جانتے ہیں کہ اپنے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

مولوی محمد عبداللہ صاحب کا معاملہ رہائش جیسے طے ہوا ہے میرے خیال میں یہ چنداں قابلِ تعریف نہیں ہے۔ اگر وہ کہیں اور جگہ اپنی بود و باش کر لیویں۔ تو اچھا ہے۔ کچھ بات ضرور ہو گی جس سے مجھے اُن کا قیام یہاں اچھا معلوم نہیں ہوتا۔

میں نے بھی آپ کے تشریف لے جانے کے بعد ایک بلوچی گھوڑی بعمر ۴ سالہ بقیمت مالعہ روپیہ اور ایک بھینس بقیمت مبلغ ماعہ روپیہ۔

خریدی ہیں۔ عوام الناس خرید مذکور کو ارزاں کہتے ہیں اور خرید مویشیاں کی تعریف کرتے ہیں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۳ ۴/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ مجھے جلد حاضر ہونے کے لئے تاکید تحریر فرماتے ہیں۔ اور میں بھی دل و جان سے چاہتا ہوں کہ جلد حاضر ہو جاؤں۔ مگر اللہ کی شان اسباب ایسے پیش آرہے ہیں۔ کہ جلد حاضر ہونے کی صورت نظر نہیں آتی۔ کیونکہ قبل ازیں یہ شکایت تو تھی ہی کہ میں تنفس سے بیمار تھا۔ ۳۰ ماہ گذشتہ کو میں نے مسہل کیا جس سے کچھ افاقہ کی صورت رونما ہوئی مگر اس کے دوسرے روز یعنی ۳۱ ۴/۲۸ کو صبح کے آٹھ بجے عزیز جان محمد مرحوم کا بچہ خورد اور دیگر بچوں کے ساتھ گھر کے کوٹھوں پر کھیلتا ہوا بہت بلند چھت سے صحن گھر میں اپنے پہلو چپ کے بل زمین پر آپڑا۔ اس وقت تو بچہ کی حس و حرکت معدوم تھی۔ بارے دو گھنٹہ کے بعد اس میں حس و حرکت

پیدا ہوئی۔ اس کے بعد شبہ پیدا ہوا کہ مبادا کوئی ہڈی ٹوٹی ہو یا پیش و پس ہو گئی ہو۔ ڈاکٹر کوئی نزدیک موجود نہیں تھا۔ اس لئے ایک عالم ثانی میں رہتے والے ڈاکٹر صاحب کو میں نے بلایا۔ اور عزیز کا معائنہ کرایا بعد کچھ عمل روحانی اور معائنہ کرنے کے انہوں نے نہایت فرخندہ دلی سے فرمایا کہ عزیز ہر طرح سے اب صحیح و سالم ہے اور اس کو اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ معمولی ورم ہو گا۔ اور فرو ہو جائے گا۔ اس سے کچھ تسکین تو ہوئی مگر حالت خراب سے خراب تر سب کو نظر آتی تھی۔ لیکن اللہ کی شان۔ بچہ کی عیادت ڈاکٹر صاحب متواتر فرماتے رہے چنانچہ تیسرے روز بوقت صبح کھیلتا پھرتا تھا۔ مگر رخسار چپ پر ورم تھا ظاہری علاج دوائی اور ٹکور سے بچہ سخت مانع رہا اور وہ نہ کی گئی۔ مگر اللہ کی عنایت اور ڈاکٹر صاحب کی توجہ سے بچہ پرسوں سے دیگر بچوں کے ساتھ مصروف کھیل ہے پرسوں اور کل سے دیوان خانہ میں بھی آتا اور چلا جاتا ہے! اور کچھ کھا پی بھی لیتا ہے۔ مگر فکر سے میری طبیعت ایسی بیٹھی ہے کہ ابھی اُبھری نہیں ہے۔ آج بوقت ایک بجے دن کے میں جالندھر کو مولوی صاحب کی صاحبزادی کی تقریب شادی پر جانے والا ہوں گو عزیز اچھا ہے مگر دل اس کی نسبت ایسا متفکر ہوتا ہے کہ کہیں جانے کے لئے جرأت نہیں کرتا۔ لہٰذا ماہ حال کو ارادہ واپسی گھر آنے کا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بشرطِ زندگی در فصل کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کرونگا۔ اس سے پہلے صورت محال نظر آتی ہے۔

مسہل سے میری حالت پہلے سے کسی قدر اچھی ہے۔ امید ہے آپ میری مجبوریوں کا خیال فرما کر جلد حاضر ہونے سے معاف فرما دیں گے۔ نگر میں و دیگر عزیزاں خصوصاً عزیزی نصر اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۶/۷/۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! بلاشبہ آپ کے دو عنایت نامے شرف صدور لائے اور میں اُن کا جواب جلد عرض نہیں کر سکا۔ اِس کا موجب نہ غفلت ہے اور نہ میری کوئی علالت اِس کا سبب محض ربودگیٔ روحانیت تھی۔ جس سے اِن ایام میں کسی وقت بھی آرام اور فراغت نہ مل سکی۔ ان سفروں میں ایسی حالت پیدا ہوئی کہ، لکھنؤ کا سفر اور کہیں قیام پچاس سال دنیا سے مزید ور مزید تھا۔ وا پسی سخت ناگوار اور بے لطف ثابت ہوئی مگر

شعر ؎

رشتہ در گردنم افگندہ است

می برد ہر جا کہ خاطر خواہِ اوست

میرے عزیز یہ سفر تنہا نہیں تھے۔ بلکہ حضرات کی ہمراہی اور ہمرکابی تھی۔

ایسے ایسے مقامات میں قیام ہوا جہاں کا قیام طویل اور دنیاوی زندگی کا خیال یاد قطعاً فراموش تھا یقین واثق تھا کہ اس جگہ سے کہیں واپسی نہیں ہے لیکن جبراً بادلِ ناخواستہ واپسی ہوئی۔ اور اس دارالمحن میں ارادہ الٰہی سے جکڑے ہوئے واپس آنا پڑا۔ واپس آنے پر چشم دل میں ان نظارگیوں کا نقش دل کو بہت پریشان کن رہا۔ اور اب تک ہے مگر کیا کروں یہ فرما کہ صبر کی تلقین ہوتی ہے کہ تمہارا قیام ابدالاباد تک یہیں ہونے والا ہے۔ مگر اب چندے صبر سے کام لو اور صبر اس کی مفتاح ہے۔

میرے عزیز ان منظروں کی دلربائی اور محبوبیت سے چشم دل کو خالی کرنا کچھ آسان کام نہیں ہے۔ گو ان سے تاہنوز کلی فراغت نہیں ہوئی مگر تاہم آنعزیز کے پاس خاطر کے لحاظ سے میں بجز قلم ہاتھ میں لے کر نیاز نامہ ہذا ارقام کر رہا ہوں۔

میری طبیعت مرض جسمانی کے لحاظ سے تو آج کل رو بہ صحت ہے۔ لیکن رئیودگی مذکور مجھے ہر وقت اپنے آپ سے بیرون کرتی رہتی ہے۔ جس سے کسی چیز کے دیکھنے اور سننے کو دل نہیں چاہتا۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ یہاں کا رہنا سخت ناگوار اور ناقابلِ برداشت معلوم ہو رہا ہے۔ افسوس ہے کہ مدت العمر میں کوئی ایسا دوست بھی مجھ سے پیدا نہ ہو سکا جو میرے ایسے اوقات کا سہارا ہو سکتا۔ اور میں بقایا وقت زندگی فراغت کلی سے اپنے نظارہ ہائے قلبی

میں بسر کر سکتا۔ کیونکہ یہاں کا قیام فراغت قلبی حاصل نہیں ہونے دیتا۔ جس سے میں فی الواقعہ نہایت تنگ ہوں۔ فراغت کلی کی نعمات کا خیال مجھے سخت تنگ کر رہا ہے اور طبیعت میں گریہ پیدا ہو رہا ہے۔ مگر کیا کروں نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ میں نہایت اُداس ہوں مگر بے بس ہوں۔ فصل کی کٹائی تو ہو چکی اور لازمی تھا کہ میں آزاد ہو جاتا مگر حسب صراحت بالا میں ہرگز آزاد نہیں ہوں۔

میں نے نیاز نامہ کو الٹ کر دیکھا تو جس صفحہ پر تحریر کرنا تھا وہ سفید رہا مگر دوسرے صفحہ پر بے ڈھب طریق پر تحریر ہو گیا۔ واللہ یہ میری حالت مذکور کا نتیجہ ہے۔ دل میں آیا کہ میں اوراق ہذا دریدہ کر کے اور کاغذ پر نیاز نامہ ہذا تحریر کروں۔ مگر ہاتھوں میں طاقت کہاں کہ اور نیاز نامہ کی تحریر کا ارادہ کر سکوں لہٰذا اسی ناہموار نیاز نامہ پر اکتفا کروں کیونکہ آپ کی عنایات سے امید کرتا ہوں کہ آپ اس پر اعتراض نہ فرماوینگے۔

ابھی اپنی طبیعت بہ لحاظ مذکور قابلِ سفر نہیں ہے۔ البتہ دیگر حالت پیدا ہونے پر میں انشاء اللہ تعالےٰ بالضرور ارادہ حاضر ہونے کا کرونگا۔

گھر میں اور عزیزاں کو محبت سے دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۵/۲۸ ۱۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آیا جس کا شکریہ ہے مگر میں جواب جلد نہیں
عرض نہیں سکا۔ جس کا ایک خاص موجب ہے جس کی وجہ سے میں یہاں سے غیر حاضر
رہا اور موقعہ تحریر نیاز نامہ نہ ملا۔ جس کو میں کبھی حاضر ہو کر عرض کروں گا بدیں
لحاظ قابلِ معافی ہوں۔

میں اپنے ارادہ اور وعدہ حاضری پر پختہ ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ
ماہِ رواں کے آخیر پر ضرور حاضر ہونگا۔ میں ابھی حاضر ہو جاتا مگر کچھ کام ایسے
درپیش ہیں جن سے ہنوز فرصت نہیں ہے۔ آپکے تحریر فرمانے کے مطابق میرا
پختہ ارادہ ہے کہ میں یہاں سے سیدھا گوجرانوالہ آپ کی خدمت میں حاضر
ہونگا۔ اور واپسی پر احباب لاہور سے ملوں گا۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔ دل تو
رازِ الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ ان میں کچھ ہدیۂ آنعزیزیہ کروں۔
مگر ہاتھ تحریر سے کوتاہی کرتا ہے۔ لہٰذا میں قدر مذکور پر کفایت کرتا ہوں۔

السلام

گھر میں دعا و سلام۔

بیگم پورہ جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۸/۵/۲۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کا طالب ہوں۔

آپ میرے جلد نہ حاضر ہونے کو غالباً میرے عدم التفات اور میری بے اعتنائی پر جس کا شائبہ بھی مجھ میں نہیں ہے۔ قیاس فرماتے ہونگے۔ فی الواقعہ حالات اور واقعات ایسے ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ جن سے بلا فراغت مجھے وہاں حاضر ہونا دشوار اور محال تھا۔ میرا دل تو چاہتا ہے کہ وہ ابھی میں حوالہ قلم کرکے آپ کے گوش گذار کر دوں۔ لیکن غور کرنے پر مصلحت کار سے بعید از بعید ہوگا۔ لہٰذا انشاء اللہ تعالےٰ اپنے حاضر ہونے پر میں آپ سے مفصل عرض کرونگا اور آپ اُن کو مسموع فرما کر میری عدم فرصت پر صاد فرما دینگے۔ گو ہر دو امور مذکور سے مجھے کسی قدر اب تک فرصت حاصل ہو گئی ہے تاہم ان کا وہم فہمی باقی ہے۔ جو ہرگز قابل التفات نظر نہیں آتا ہے۔ البتہ اس وقت ایک اور ضروری کام درپیش آگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مالگذاری سرکار کی تاریخ مقررہ ہم نمبرداران کو پہنچ گئی ہے جو آخیر ۲۸/۶/۱۵ ہے۔ اب اس کے لئے تاریخ مذکورہ سے پہلے جد و جہد ضروری ہے تاکہ تاریخ مذکور کے پیشتر اس کا اہتمام ہو سکے۔ اگر

ایسا نہ ہوا تو باعثِ تخریب اور پریشانی ہے۔ اندریں حالات نیاز مند انشاء اللہ تعالےٰ ۲۸/۷ ماہ کے قریب قریب ضرور بالضرور خدمتِ والا میں حاضر ہو جاویگا یہ تو وہ حالات ہیں جو آج کل دنیاوی لحاظ سے مدِ پیش ہیں لیکن واللہ یہ پہلو دُوسرے پہلو سے گو میری حالت اندرونی کے لحاظ سے نہایت کمزور ہے۔ لیکن آج کل میری جان کھا رہا ہے۔ میرے عزیز! اپنی اندرونی حالت تو اس کی سخت متقضی ہے۔ کہ دنیا و ما فیہا کو طلاق ثلاثہ کہہ کر ہمہ تن اپنے کام اور سیر اندرونی میں مصروف ہو جاؤں۔ سابقہ ہیچ قسم کے لوگ کیسے خوش نصیب گذرے ہیں کہ جب اُن کی حالت پیدا ہوئی تو وہ جنگلی دُنیا کو چھوڑ کر اپنے لذائذ اور سیر روحانی میں منہمک ہو گئے۔ اور ایسے ہوئے کہ خبرش باز نیامد کے مصداق ہو گئے۔ ایک میں بدقسمت ہوں کہ حالت تو اعلےٰ سے اعلےٰ عطا ہوئی مگر دنیاوی علائق اور زنجیروں کی قید ناگوار و ناساز سے جان نہ چھوٹی۔ بارہا بلکہ صدہا مرتبہ یہ پختہ ارادہ کیا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ان سے ایسا گریز کروں کہ کسی کو نہ اپنا منہ دکھاؤں اور نہ واپسی کا ارادہ تک کروں لیکن جب یہ ارادہ پختہ ہونے کو ہوا تو معاً یہ حکم آگیا کہ موجودہ حالت سے گریز تا ہنوز خلاف منشاء الٰہی ہے۔ ابھی اس میں چندے معروف رہو پھر دیکھا جاویگا بس یہ حکم قہرِ درویش بر جانِ درویش ہوتا رہا ہے۔ حکم مذکور کے آنے پر میں نے ہمیشہ یہ ضرور استصواب کیا ہے کہ آیا تا مرگ مجھے اس زنداں میں مقید رکھنے کا منشا عالی ہے یا کبھی اس سے رہائی کی بھی اُمید ہے۔ اس کے جواب میں ہمیشہ

اُمید افزا اور دلربا جواب ملتا رہا اور فرماتے رہے کہ وقت قریب ہے۔ جب تم اپنی آزادی پر مسرور ہو جاؤ گے آج تک اسی پر اُفتاں وخیزاں اپنی عمر کاٹی اور کبھی کبھی ان الفاظ میں بھی حکم آیا کہ جب ہمارے لڑکے آجاوینگے تو میعاد زندان ختم ہے۔ اسی وجہ سے میں نے نہ صرف خود بلکہ اپنے احباب سے بھی ہمارے لڑکوں کو خطوط تاکیدی تحریر کرائے کہ جس طرح سے ہو سکے وہ گھر میں آجاویں۔ جس پر انہوں نے کم التفات کی اور نہ آئے۔ لیکن اب محمد حسین کے خطوط اور تاروں سے جو آج کل آئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ماہ جون آئندہ کے آخر میں یہاں آجاوینگے۔ یہ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ وہ کامیاب آتے ہیں یا ناکام۔ نیز آیا ہمیشہ کے لئے آتے ہیں یا واپسی کرینگے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ خواہ کوئی صورت ہو میں اس زندان سے رہائی کا سخت خواہشمند ہوں اور دل میں ہے کہ ایسی حالت میسر ہونے پر تم رہنے اور بقایا زندگی کے لئے کونسی جگہ مقرر کرو گے۔ اگر میں ارادہ کروں کہ اپنے گاؤں میں کوئی مکان بنا کر علیحدہ رہائش کروں۔ تو میری زندان بحالت سابق قائم رہے گی۔ اگر کہیں دور دراز جاؤں کہ جہاں کنبہ کا زندان نہ ہو تو بر وقت سفر اور سیر کی اپنے میں طاقت نہیں کہ اس کے مصائب برداشت کر سکوں۔ کیونکہ عمر اور دائمی مرض مجھے ہر وقت پابہ جولاں رکھتے ہیں۔ اور رکھیں گے۔ تو لازم آیا کہ میں حالت سفر اور سیر کو چھوڑ کر کسی ایسی جگہ میں مقیم ہو جاؤں جہاں بقایا زندگی بھی وہیں بسر کروں گا اور آخر پہ وہیں کی خاک کا

پیوند ہو جاوے۔ ایسے مقام کی تلاش اور پسند کے لئے میں اُن دوستوں سے بھی مشورہ طلب کرتا ہوں جو میرے حال سے واقف ہیں۔ جالندھر والوں سے مشورہ طلب کروں۔ تو وہ اس کے لئے جالندھر ہی پیش کرینگے۔ گو اس سے میرے اوقات گذاری میں سہولت ضرور ہے لیکن مجھے قرب مسافت سے کنبہ والوں کی آفات سے ہرگز آرام میسر نہیں ہو سکے گا! اور اپنی حالت جس فراغت اور انہماک کی متلاشی ہے وہ ہرگز بھی مجھے نصیب نہیں ہوگی۔ از یں حالات میں غالباً بلکہ ضرور جالندھر ہرگز پسند نہیں کرونگا۔ بلکہ ایسے مقام کو پسند کرونگا۔ جہاں مجھے اپنی حالت اقتضا کرے۔ لیکن اس وقت اپنے میں طاقت نہیں کہ کہیں دور دراز جا کر ایسے مقام کی تلاش کر سکوں۔ کیونکہ میری موجودہ حالت پر عین یہ شعر صادق ہے۔

شعر

جب پاؤں تھکے تو جستجو کی

جب دل نہ رہا تو آرزو کی

چونکہ اپنے مہربانوں میں آپ کا نمبر خاص ہے لہذا میں آپ سے بھی جستجو مقام مذکور کے لئے ملتجی ہوں۔ غالباً آپ عرض مذکور ملاحظہ فرمانے پر اپنی رائے اس پر قائم فرما دینگے۔ کہ میں آپ سے آپکے مکان کے لئے ملتجی ہوتا ہوں۔ اور آپ اپنا گھر فوراً پیش فرما دینگے لیکن مجھے اس سے بھی گریز ہے البتہ اگر آپ کوئی ایسی جگہ تلاش فرما دینگے جو عام آبادی سے بیرون اور تنہا ہو تو میں اُسے ضرور

پسند کروں گا۔ میری حالت تو یہ ہے کہ اپنی حالت مذکور کی بابت کے لیے
طویل و طویل تحریر کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس سے بجز آپ کے تضیع اوقات کے اور
کچھ میسر نہیں ہو گا نیز یہ بھی ہے۔ کہ ماشاء اللہ آپ دانا ہیں آپ کے لئے مختصر اور
اشارہ کافی ہے۔ براہ مہربانی اگر آپ اس پر غور و خوض فرما چھوڑیں اور مجھے اس
سے مطلع فرما دیں تو میں نہایت مشکور ہونگا۔ آپ جانتے ہیں کہ میرے ہاتھ طویل
نیاز نامہ جس قدر کہ یہ تحریر کیا گیا ہے ہرگز قابل نہیں ہے۔ تاہم میں نے بصد
مصیبت اِس کو تحریر کر کے آپ کی خدمت میں ارسال کرنے کا تہیہ کیا ہے۔
آپ اِس کا ذکر کسی شخص سے ہرگز نہ فرمادیں! البتہ اپنی رائے قائم کریں خواہ وہ
جگہ دور دراز ہی کیوں نہ ہو۔ نیاز نامہ ہٰذا کے استفسرہ کے جواب کی چنداں بہت
جلد ضرورت نہیں ہے۔ مگر اگر ہو سکے تو آپ اِس کی جستجو میں توقف نہ فرمادیں
نہایت مشکور ہونگا۔ زیادہ کیا عرض کروں ہاتھ تھک گیا ہے اب تحریر نہیں کیا
جاتا۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام

گھر میں عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۸/۵/۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میرا ارادہ پختہ ہے کہ میں ۶/۸ ۵۱ کے قریب انشاء اللہ تعالیٰ ضرور گوجرانوالہ حاضر ہو جاؤں گا۔ گو گوجرانوالہ کی گرمی سے مجھے مولوی غلام علی صاحب ازراہ خیر خواہی وہاں حاضر ہونے سے بر شدومد منع فرماتے ہیں۔ غالباً یہ مزید خیر خواہی اس وجہ سے فرماتے ہیں کہ ان دنوں ان کے شدتِ مرض پر کسی کی توجہ کرنے سے اللہ نے بحالتِ مایوسی ان کو مرض سے آرام کی صورت پیدا کر دی ہے۔ لہٰذا وہ میرے رفع تکلیف کے فرض سے مجھے وہاں حاضر ہونے سے منع فرماتے ہوئے خود بدولت یہاں کبھی تشریف لانے کا وعدہ تحریر فرماتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ مجھے ان ایام میں گرمی سے ضرور مزید تکلیف کا سامنا ہوگا جس کے ازالہ کے لئے میں آپ کو تو تحریر کر سکتا ہوں کہ میری تکالیف کو ذہن نشین فرماتے ہوئے آپ یہاں تشریف لے آویں۔ مگر وا اللہ۔ مجھے زیادہ خیال اس پردہ نشین کا ہے جس کو میں دیکھتا ہوں کہ بعض اوقات میری عدم حاضری اور مفارقت کی وجہ سے ماہی بے آب کی طرح وارفتہ نظر آتی ہے۔ لہٰذا انشاء اللہ تعالیٰ میرا ارادہ حاضری نہایت پختہ ہے اور بلا شبہ حاضر بتاریخ مذکور بالضرور ہو

جاؤنگا۔ تعین وقت و تاریخ سے عنقریب چند روز تک عرض کرونگا۔ اور امید ہے کہ آپ ضرور مجھے لاہور اسٹیشن پہ آملینگے۔ جیسا کہ آپ تجویز فرماتے ہیں۔ میں لاہور کے احباب سے واپسی پر ملنے کا ارادہ کروں گا۔

میں کیا عرض کروں چند روز سے میں معدہ میں صفرا پیدا ہونے سے اسہال سے بیمار ضرور ہوں۔ عذاب یہ ہے کہ ادویہ سرد کھانے سے اسہال اور صفرا کو آرام ضرور ہوتا ہے مگر معدہ سرد ہو کر احتمال تنفس پیدا ہوتا ہے۔ اور سرد ادویہ کا استعمال نہ کروں تو صفرا معدہ غلبہ کرتا ہے۔ اسی حالت میں میں چند روز سے گرفتار ہوں۔ مگر فرماتے ہیں کہ مقام فکر نہیں ہے انشاء اللہ تعالےٰ اس سے چند روز تک کلی آرام ہو جاوے گا۔ اور مجھے بھی یہی اُمید ہے۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں۔ میری جانب سے گھر میں اور عزیزاں خصوصاً عزیز نصر اللہ صاحب دہلی والے یعنی ابو ہریرہؓ کو دعا و سلام فرمادیں والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۳ ۶/۴۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! چند روز ہوئے تو والا نامہ العزیز شرف صدور لایا تھا۔ مگر میں اُس کا جواب جلد اس وجہ سے عرض نہیں کر سکا تھا کہ میری حاضری کی تاریخ میں مقرر نہیں کر سکا تھا۔ لیکن شکر ہے کہ میں نے پرسوں روپیہ معاملہ سرکار ہوشیار پور ارسال کر کے داخل خزانہ سرکار کر دیا ہے۔ گو ابھی تک میری وصولی معاملہ سرکار اور زر حکوتہ وار اضیات کے چکوتہ پر دینے کا کام بہت باقی ہے مگر آپ کی کشش قلبی اب مجھے یہاں آرام سے بیٹھنے نہیں دیتی اور ہر وقت کشاں کشاں حصول نیاز العزیز کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ لہٰذا میرا ارادہ ہے کہ میں انشاء اللہ تعالےٰ ۱۶ ۶/۴۸ کو یہاں سے چل کر جالندھر پہنچ جاؤں گا۔ اور دوسرے روز یعنی ۱۷ ۶/۴۸ کو سات بجے صبح کے کلکتہ میل پر سوار ہو کر بارہ بجے دن کے قریب گوجرانوالہ خدمت والا میں حاضر ہو جاؤں گا اگر آپ حسب وعدہ لاہور اسٹیشن پر اُس روز تشریف لے آویں تو بعید از عنایت نہیں ہوگا۔

میں اپنے دل کی کیفیات اور حالات جو اِن دنوں اِس پر وارد ہیں۔ کیا گذارش کروں واللہ بس اپنی حالت شعر ہٰذا کے مطابق ہے۔

شعر ؎

کار و بارِ ہمہ بگذشت ز میدانِ شہود
زیرِ نقشِ کفِ پا نام و نشانم باقی ست

دل کی موجودہ حالت جس سے جام دل لبریز ہے مقتضی ہے کہ ناگفتنی باتیں میں آپ سے گذارش کروں۔ مگر جلال الٰہی مانع ہے لہٰذا سلام ہے۔
گھر میں عزیز نصر اللہ دہلی والے کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ $\frac{۷}{۲۸}$ ۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام مسنون، آنعزیز کے دو تین محبت نامے شرف صدور لائے۔ لیکن میں اُن کا جواب جلد اس وجہ سے عرض نہیں کر سکا کیونکہ میں یہاں سے غیر حاضر اور سفر میں رہا ہوں۔ بات یہ ہوئی کہ آپسے $\frac{۶}{۲۸}$ ۲۴ کو لاہور سے رخصت ہو کر ہمروز گھر پہنچا اور گھر پر پیر انوار الحق صاحب کے دو والا نامے تاکیدی ملے جن میں تاکید درج تھی۔ کہ ہم ضلع منٹگمری کو منشی احمد خان صاحب مرحوم تحصیلدار کی فاتحہ خوانی کے لئے جانے کو تیار ہیں۔ تم جلد جلد چلے آؤ۔ تاکہ ہم وہاں مل کر چلیں۔ چنانچہ میں $\frac{۶}{۲۸}$ ۲۹ کو لدھیانہ اُن کی خدمت میں پہنچا اور وہاں سے $\frac{۶}{۲۸}$ ۳۰

کو پانچ بجے صبح کے روانہ ملک بار ہوئے۔ وہ جگہ پاک پٹن سے ۵۴ میل بجانب مغرب ہے اور اسٹیشن سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر ہے ہمارے سفر مذکور کے دن گرمی اور لو نہایت زوروں پر تھی۔ واللہ ہم گرم لو سے بھن گئے۔ برف بے شمار پیتے چلے گئے۔ اور آخیر اسٹیشن سے بہ سواری موٹر آرام سے منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ تیسرے روز وہاں سے واپس روانہ ہوئے اور بہ فضل آرام سے واپس گھر پہنچ گئے سفر میں اور کوئی تکلیف نہیں ہوئی البتہ گرمی موسم سے جھلس گئے۔ تاہم صحت بہت اچھی رہی اور اب تک بہ فضل الٰہی اچھی ہے بس میرے تحریر نیاز نامہ کے لئے توقف مذکور کا باعث ہوا ہے۔ جس کی نسبت امید ہے کہ آپ معاف فرما دینگے۔

میں اور حالات کیا گذارش کروں اللہ کا شکر ہے لیکن ابھی تک بارش ایسی یہاں نہیں ہوئی جس سے خریف کی تخم ریزی ہو سکے۔ سفر مذکور میں منشی احمد خاں صاحب مرحوم اور چند دیگر اشخاص سے ملنے کا اتفاق پڑا اور اُن کی دنیاوی گذشتہ وجاہت اور موجودہ بیکسی کو دیکھ کر حیرت اور استعجاب پیدا ہوتا رہا اللہ سب پر اپنا رحم فرما دے۔ آمین

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۸/۳ ۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: والا نامہ العزیز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے
دُنیا داروں کا پیر بھی گھر کے لاگیاں میں سے ایک لاگی ہوتا ہے جس سے دنیاوی
کام لئے جاتے ہیں۔ اگر پیر سے کوتاہی ہو جاوے تو وہ پیری سے معطل کر دیا
جاتا ہے اور اس کی بجائے اور پیر کو رکھ لیا جاتا ہے۔ اِس میں شبہ نہیں
کہ ہیچ قسم پیر بھی ایسے مریدوں سے کافی روپیہ بٹورتے ہیں اور روپیہ دینے کے
سبب مرید بھی پیر پر زین ڈالتے ہیں۔ لیکن مقام حیرت ہے کہ یہاں نہ کوئی
پیر ہے اور نہ ان کے زعم میں کوئی مرید ہے البتہ یہاں تو بعض احباب سے دوستانہ
ہے۔ ان میں سے اگر کوئی شخص مجاہدہ فی سبیل اللہ کرنا چاہے تو اِس کو اس کا
طریق بتلا دیا جاتا ہے اگر وہ اس پر عمل کرے۔ تو اس کی اس میں فلاح ہے۔
اور نہ کرنے کی حالت میں وہ اپنا آپ ذمہ دار ہے۔ میں حیران ہوں کہ انہوں
نے مجھے کیا دیا ہے جس سے مجھ پر اعتراض ہیں اور میں نے اپنے مستجاب الدعوات
ہونے کا کب دعوے کیا تھا جیسے یہ لوگ ہیں۔ ویسے میں بھی ان میں سے ایک
ہوں۔ ادریس

آپ ہرگز یہ خیال نہ فرماویں کہ میں نے اعتراضات مذکورہ کے معلوم کرنے

کا ذریعہ آپ کو قرار دیا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ ایک اور ذریعہ قرار دیا ہے جس سے
میں نے معاملہ مذکور تصدیق کیا تھا۔ اور وہ قیدِ ہستی مستعار سے پاک ہیں۔ میرے عزیز!
واللہ باللہ مجھے اپنی حالت اور اِن نابینا لوگوں کی کوتاہ بینی پر بار ہا افسوس آتا ہے
اور نیز اس بات پر بھی کہ الٰہی مجھے شناخت کرنے والا آپ نے مجھے ایک بھی عطا
نہ فرمایا جو مجھے شناخت کر لیتا میں کون ہوں۔ چنانچہ میں نے رات بھی یہ سوال
عرض کیا تھا جس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ اِس سے ہم نے تم کو آفات زمانہ
سے محفوظ رکھا ہے ورنہ سمندرِ شہرت کی امواج میں سب مال و دولت حالات
تم برباد کر دیتے۔ نابیناؤں میں اوقات صرف کرنے آسان ہیں۔ مگر بیناؤں کے
اژدحام اور اُن کے آداب فخر افزا میں حالت قائم رکھنا اور ہر وقت عشق سے
ہم آغوش رہنا محال ہے۔ یہ ارشاد سن کر خاموش ہو جاتا ہوں اور کسی قدر خوش بھی
ہو جاتا ہوں اور حضرت بھلے شاہ کے اِس شعر کو بار بار پڑھتا ہوں۔

شعر: بُھلّے شاہ چل اوتھے چلیئے جتھے بستے رہندے اَنھے
نا کوئی ساڈی قدر پچھانے تے نہ کوئی سانوں مَنّے

واللہ انہی وجوہات اور حالات سے سیر لامکاں ایک چشم زدن سے کم وقت
میں حاصل ہو جاتا ہے۔ میں اپنے حالات بہ ضمن مذکور کیا گذارش کروں کہ کیا ہیں
گر گم مشکل وگرنہ گوئم مشکل۔ واللہ بعض وقت مجھے اپنی حالت اور نامعقول
نابینا لوگوں کی باتوں اور قیاس پر تعجب ضرور آتا ہے کہ یہ لوگ اپنی بے وقوفی

سے کیا لکھتے ہیں۔ اور خاموش ہو جاتا ہوں۔

میرے پیارے۔ اب تو اپنی یہ حالت پیدا ہو چکی ہے کہ فقراء لامکان کی تلاش میں جانیں قربان کر کے حاصل کرتے ہیں مگر آپ کے نیازمند کی تلاش میں لامکان اکثر اوقات رہتا اور ناگہانی اپنے میں مجھے لپیٹ لیتا ہے۔ پھر تو اپنے کو لامکان کا اصل باشندہ پاتا ہوں۔ یہ اس قدر مجھ پر حاوی ہو گیا ہے کہ اگر بحالتِ مذکور مجھے چلنے پھرنے کا موقعہ بھی پڑ جاوے تو لامکان ہرگز علیحدہ نہیں ہوتا۔

برائے مہربانی آپ اپنے اور گھر کے مفصل حالات اور نیز عزیز نصر اللہ کے حالات سے۔ والسلام

جملہ صاحبان تذکرہ صدر کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۹/۲۸ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں چند روز سے اس تکلیف میں ہوں کہ میری کمر میں درد ریح نمودار ہو گئے ہیں اور یہ

اسی وجہ سے پیدا ہوئے کہ چند روز ہوئے تو میں تر شح کے بعد حسب عادت ذات سقف خانہ پر شب باش ہوا۔ کچھ سردی محسوس ہوئی اور درد مذکور پیدا ہو گئی۔ یہ درد کہنے کو معمولی ہے لیکن نشست و برخاست بلکہ جسم کے ہر ایک حرکت میں کمر میں نیز چبھوتی ہے۔ علاج کر رہا ہوں مگر تاہنوز صورت آرام پیدا نہیں ہوئی۔ اُمید ہے انشاء اللہ تعالےٰ آرام ہو جاوے گا۔

والانامہ مذکور سے یہ امور مطالعہ کر کے کہ مراقبہ میں عالم ثانی کے آثار پیدا ہونے پر تصوّر ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور دوم یہ کہ ہر ایک شئے متحرک دکھائی دیتی ہے اور یہ حرکت ذات الٰہی سے ہے۔ کیا یہ خیال نہ کر لوں کہ یہ حرکت تصور سے پیدا ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ سوالات مذکور کو پڑھ کر میرے استعجاب اور حیرانی کی کوئی حد نہیں رہی۔ کیونکہ آپ نے تصور پختہ کر لیا مگر اصل مفہوم تصور سے آپ کی طبیعت کہیں دور رہی۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ذاتِ الٰہی کے بجز ہر دو جہاں میں اور کوئی چیز موجود نہیں ہے اور اس کو بھی آپ سمجھتے ہیں کہ

شعر ؎

بنام آنکہ او نامی ندارد

بہ ہر نامی کہ خوانی سر برآرد

اسی نکتہ کو حضرت بھیک رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان فرماتے ہیں۔ کہ بھیکیا وہ نراندہ ہے جو گور کو جانے اور۔ یعنی جو تصور گور کو ماسوائے ذاتِ الٰہی

خیال کرے وہ واقعی نابینا ہے۔ عزیز من! آپ سمجھ لیں اکو پختہ فرمادیں کہ تصور ذات ہے اور باقی جملہ عالم کیا ظاہر اور کیا باطن سب اس کی صفات ہیں۔ کیونکہ جب تک تصور آپ کی آنکھ میں ضبط نہ تھا۔ تو یہ عالم کہاں ہے شیخ میں جملہ کائنات ہے کہ عرش اور عرش کا مسند نشین بھی تو آئینہ شیخ سے جملہ عالم ہویدا ہو جاتے ہیں۔ فی الواقعہ بات یہ ہے کہ آپ تصور کو دیکھتے ہیں تو بھی اور اگر آپ اس کے شیونات یعنی صفات کو دیکھتے ہیں تو بھی۔ آپ شیخ یعنی ذات الٰہی کی ذات اور اس کی صفات اور تفصیلات کو دیکھتے ہیں۔ مگر آپ ذات اور صفات میں جو فرق ہے اس سے ہرگز ناواقف نہیں ہیں کیونکہ ذات اصل ہے اور صفات اس کی فروعات ہیں۔ اس قدر تحریر کرنے کے بعد درد سمنت تکلیف ہوئی۔ لہٰذا اسی قدر تحریر کر وہ ارسال خدمت شریف ہے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۸/۹/۱۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! بالضرور آپ کے والا نامے تشرف صدور لاتے جن کا شکریہ
ہے۔ لیکن میں تحریر نیاز نامہ سے بدیں وجہ قاصر رہا کہ پہلے تو گو میں گھر پر تھا مگر
بعض معاملات ظاہری و باطنی میں ایسی مصروفیت رہی کہ میں نیاز نامہ ارسال
نہ کرسکا اور بعد ازاں ایک ضروری سفر پیش آگیا جس میں تقریباً ایک ہفتہ گذر
گیا۔ پس اِن موجبات سے میں تحریر نیاز نامہ میں قاصر رہا۔ اُمید ہے آپ
معاف فرمائیں گے۔ والسلام

گھر میں اور نیز نصراللہ کو دُعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۸/۱/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپکے نہ صرف آخری والا نامہ میں بلکہ جملہ سابقہ والا نامجات
میں میں آپکے اضطراب و بے کلی کو ملاحظہ کرتا ہوں۔ تو اِس سے مجھے کوئی فکر

پیدا ہوتا ہے اور نہ اضطراب۔ کیونکہ یہ بادیہ پُرخار اور پُر سنگلاخ دشوار گذار ہر شخص مرد میدان نہ تھے اسی طرح سے طے فرماتے ہیں۔ جن لوگوں کو یہ پُرسوز مراحل درپیش نہیں آتے وہ دولت فقر سے تہی دست اور وہ اپنی عدم کامیابی پر آخر وقت میں گریاں و نالاں عازم سفر آخرت ہوتے ہیں۔ میرے عزیز! ذاتِ الٰہی کے خزانہ نامتناہی میں جو چیز کہ نہایت گرانمایہ اور جس سے ماسوائے خزانہ ہے وہ صرف عشق اور اُن کے انواع و اقسام کی سوز و گداز اور نالہ و بکا ہیں۔ ذاتِ الٰہی میں یہ ستودہ صفات بہ کثرت موجود ہیں۔ جب کسی فقیر میں پیدا ہوتی جاویں اور اِن کی کثرت ہوتی جاوے تو آپ قیاس فرمالیویں، کہ ذاتِ الٰہی اُس کے قریب تر ہے اور اُسی کی سوز و گداز نے فقیر پر اثر کیا ہوا ہے جوں جوں اس کا قرب مزید تر ہوتا جاتا ہے اُسی قدر فقیر کی اپنی جداگانہ ہستی کا وہم کم ہوتا جاتا ہے۔ جب فقیر کا اضطراب اور سوزشِ عشق حد سے افزوں ہو جاوے تو حضرت معشوق کی جانب سے ایک جذب آتا ہے جس میں فقیر کی ہستی موہوم معدوم اور حضرتِ معشوق از سرتا پا جلوہ افروز ہو جاتے ہیں لیکن ان قلق و اضطراب کی پُرسوز بادیہ میں سے گذرنا ہر ایک شخص کا کام نہیں ہے اِس میں دیگر اشیاء کی نسبت تو کیا عرض کروں۔ فقیر اپنی جان کی قربانی اور فدائیگی کو ایک معمولی چیز سے ہرگز برتر نہیں خیال کرتا۔ گو اِن سوز و گداز اور نالہ و بکا میں تن کاہی ضرور ہے مگر اس میں رُوح افزائی اور وصل معشوق ضرور لابد ہے۔

میرے عزیز! آپ یہ ہرگز خیال نہ فرماویں کہ یہ وصل دنیاوی اجسام کے وصل کی مانند دو اجسام کا وصل ہوگا۔ نہیں ہرگز نہیں معشوق حقیقی بڑا غیور ہے۔ اور دیگر وجود کا کبھی متحمل نہیں ہے۔ جب نزول فرماتے اور تشریف لاتے ہیں تو اپنی تیغ لا سے اپنے عاشق کو فناہ و معدوم کرتے ہوئے خود بدولت وہاں آ مقیم ہوتے ہیں۔ اُس وقت فقیر کے ما و من ہرگز ہرگز وہ ما و من نہیں ہوتے جو پہلے ہوتے تھے۔ بلکہ اب تو اُس کے ما و من ہوتے ہیں جو پہلے کو قتل و معدوم کر کے اُس کے مقام پر جلوہ افروز ہوا ہے۔

میرے عزیز! فقیر پہلے جس نیت اور ارادہ سے اس سفر پر رواں ہوتا ہے شیخ کے ذوق عشق سے وہ ارادہ تقریباً فراموش ہو جاتا ہے اور وہ شیخ کی بوقلموں اور گوناگوں گلکاریوں میں ہر وقت اور ہر لحظہ ایسا غلطاں و پیچاں رہتا ہے کہ اُس کو شیخ کے سوائے کچھ یاد ہی نہیں رہتا۔ جب اس میں انہماک کامل اور ربودگی تحت ہو جاتی ہے تو شیخ کو نظر غور سے دیکھنے پر معلوم کر لیتا ہے کہ پہلے میں نے جو ارادہ کیا تھا اور جس کی تلاش میں میں گامزن ہوا تھا وہ تو میں ہی تھا اور مجھے میری اپنی ہی تلاش و جستجو تھی۔ اور بس۔ اس کے بعد نظر بالاتر ہوتی جاتی ہے جس کے شیون بیان کرنے تا ہنوز قبل از وقت ہے مگر بالآخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کل کائنات نفس واحد اور ذاتِ الٰہی کا وجود معلوم ہوتی ہے۔ پھر یہ وہی ہوتا ہے جس کی تلاش میں یہ نکلا تھا۔ اس کا چلنا اس کا پھرنا اس کا کھانا اس کا پینا اسی کا ہوتا

ہے جو اِس کا معشوق تھا اب اِس کی نظر اور اِس کے ارادے معشوق کی نظر اور ارادے ہوتے ہیں۔ اور بس۔ اِس سے آگے کیا عرض کروں کیا آپ کو آگے کچھ نظر آتا ہے جس کو میں بیان کروں۔ واللہ مجھے تو آگے کچھ نظر نہیں آتا۔ اور نہ یارائے زبان ہے کہ ایک لفظ بیان کر سکے۔ اگر کسی میں مزید طاقت ہے تو وہ بیان کرے۔ میں تو مدت سے سوختہ ہوں اور یہ نیامد ز سوختہ آواز

واللہ اب یارائے دم زدن نہیں رہا لہٰذا اسلام

میں عزیزہ زہرہ کے حالات قلبی کے معلوم کرنے کا مشتاق ہوں کیونکہ جو کچھ وہاں ہو رہا ہے فقیر کی نظر سے گو اوجھل نہیں ہے تاہم مسافر کی زبان سے قصہ سفر اور اُس کی شدائد کا سُننا ایک عجیب و غریب لذت دیتا ہے افسوس ہے کہ میں اُن سے بہت دُور ہوں۔ ورنہ اُن سے روز واردات سنتا۔ میری حالت مجھے اجازت نہیں دیتی کہ میں جلد جلد وہاں حاضر ہو سکوں اور اُن کے پاؤں پردہ نے بند کر رکھے ہیں جو مجھ سے بن پڑتا ہے میں اُن کے پیش کرتا رہتا ہوں۔ اور وہ اُس کو کبھی بہ نظر استحباب دیکھتی ہیں اور کبھی سرسری ملاحظہ سے زیادہ کیا عرض کروں۔ یہ راستہ گو پُرخار ہے۔ مگر گل چینی بھی اس میں کم نہیں

والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۲۵ ۱/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آلعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے چونکہ ان تعطیلات میں احباب کی آمد سے مصروفیت زیادہ رہی لہٰذا میں جلد جواب عرض نہیں کر سکا۔ معاف فرمادیں۔

آپ میرے گوجرانوالہ حاضر ہونے کی نسبت تحریر اور تاکید فرماتے ہیں۔ لیکن یہ سفر دور دراز چھوڑ قریب تر کا سفر بھی میرے لئے پہاڑ نظر آتا ہے کیونکہ دل از کار افتادہ اور مصائب عشق سے چور ہے اب ایسے سفروں کی ہمت نظر نہیں آتی۔ کیونکہ جب میں کسی امر کا خیال کرتا ہوں تو یہ دل جس کو شکستہ اور سوختہ کا خطاب بارگاہ معلٰے سے مدت ہوئی مل چکا ہے وہ امر فوراً میرے سامنے مہیا کر کے اصرار کرتا ہے کہ اب تم کو بیرونی مشاہدات کی زیادہ ضرورت نہیں ہے۔ اب اپنے دل ربا مشاہدات میں ایسے مستغرق ہو جاؤ کہ نہ اب اپنی خبر رہے اور نہ عالم کی خیر موجبات کچھ بھی ہوں۔ سچ یہ ہے کہ دل کہیں جانے پر راضی نہیں ہوتا۔ سچ یہ ہے کہ میں اب کہیں جانے کے قابل نہیں رہا۔ اور ان شاءاللہ تعالےٰ اب اسی پر کاربند ہونا پڑے گا۔ میں کیا عرض کروں۔ اہل دنیا جن اشیاء کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں واللہ وہ اپنے پاس ہر وقت اور ہر لحظہ موجود رہتا۔

اِن کاروبار سے جب ایک دم اور ایک لحظہ فرصت نہیں تو میں یہ ترک کر کے کہاں جا سکتا ہوں۔ اب میرے لیے مشکل سے مشکل یہ امر نظر آتا ہے۔

خدا کرے کہ نیاز نامہ ہذا آپ کو عزیز کی صحت کی حالت میں پہنچے جس کی مجھے کامل اُمید ہے۔ تاہم آپ بواپسی ڈاک عزیز کے حالات سے مفصل مطلع فرمادیں مشکور ہوں گا۔

مجھے کل کی ڈاک سے آپ کا فرستادہ چاقو پہنچ گیا ہے اور اِس تکلیف فرمانے کا شکریہ ہے والسلام

گھر میں اور عزیز نصراللہ صاحب کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۳ ۱۱/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنجناب شرف صدور لایا۔ آپ نے جو کچھ دریوزہ گر خاندان کی نسبت تحریر فرمایا ہے بجا اور درست ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مجھے اُن سے کیا سروکار اور واسطہ تھا جس میں اب کچھ تفاوت پڑا ہو۔

سچ ہے کہ آپ کے حالات اور تعلقات روحانی نے مجھے اکثر اوقات

اس پر آمادہ کر دیا ہے کہ میں جس طرح سے بھی ہو سکے گوجرانوالہ حاضر ہو جاؤں لیکن میں اپنی صحت کی جانب دیکھتا ہوں تو دم بخود رہ جاتا ہوں۔ کیونکہ آجکل مجھے تنفس کی شکایت راتوں کو شروع ہو گئی ہے اور سفر میں ہر طرح سے یہاں کی نسبت بے آرامی ہوتی ہے جس سے مرض کے دورہ کا پورا احتمال ہے اور یہ بھی ضروری کہ عام مکانات مرض کے لحاظ سے میرے لئے غیر موزوں ہیں اور ریل کا سفر بھی مرض کا موجب ہے۔ ان حالات سے اپنے میں ہرگز جرأت پیدا نہیں ہوتی۔ کہ میں عزم سفر گوجرانوالہ کی جرأت کر سکوں۔ آپ میری ان تکالیف کا احساس بھی نہیں کر سکتے کیونکہ ایک تو غرض ہے اور دوسرا اس مرض کی تکالیف خدا آپ سے ان تکالیف کو دور رکھے آپ درست طور پر ان کا احساس نہیں فرما سکتے۔ واللہ یہ حالت نزع سے بدتر ہوتی ہے۔ میں نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ گھر میں رہنے سے مرض کو آرام ہو سکتا ہے ورنہ سفر میں دشواری پہ دشواری لہٰذا التجا ہے عرض ہے کہ آپ میرا اسرما میں حاضر ہونا معاف فرما دیں اگر ہو سکا تو بشرط زندگی میں گرما میں آ سکتا ہوں۔

آپ نے تین امور اپنے والا نامہ میں تحریر فرمائے ہیں کہ ان میں سے ہم کونسا امر اختیار کریں۔ سو عرض ہے کہ قبل ازیں بارہا اس پہ اپنی رائے عرض کر چکا ہوں۔ آپ اس پر بھی مصر ہیں۔ لہٰذا عرض ہے کہ آپ جیسا پسند فرما دیں اس پہ کاربند ہوں۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ $\frac{۱۲}{۲۸}$ ۱۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپکے والا نامہ جات شرفِ صدور لاتے رہے مگر مجھ میں مرض تنفس کی شدت سے جواب عرض کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ لہٰذا توقف بوجہ مجبوری قابل معافی خیال فرمادیں تو عنایت سے بعید نہیں ہے۔ مجھے آپ کی اور عزیزہ زہرہ کی علالت نے تڑپا دیا اور اسی وجہ سے یہ تکلیف نیاز نامہ ہذا عرض کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم آپ ہر دو عزیزان کو بہت جلد شفا کامل عطا فرماوے آمین ثم آمین

دیگر رموز و حالات تحریر کرنے کو دل بہت چاہتا ہے مگر کمزوری کی وجہ سے طاقت تحریر نہیں ہے۔ براہ مہربانی بدیدن نیاز نامہ ہذا اپنے اور عزیزہ زہرہ کے حالات مزاج سے بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں واللہ مجھے بہت فکر ہے اللہ فضل کرے اور انشاء اللہ تعالےٰ فضل ہے مقام فکر نہیں ہے۔ یہ تکلیف محض

موسم کا ثمرہ ہے۔ انشاء اللہ فضل کرے گا اور خیریت ہے۔ خدا کرے کہ نیاز نامہ ہذا آپ کو آرام اور صحت کی حالت میں موصول ہو۔ آپ جواب اور حالات سے بالضرور بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں۔ مشکور ہونگا والسلام

عزیزہ زہرہ کی میری جانب سے ضرور عیادت فرما دیں۔

گھر میں اور عزیزوں خصوصاً عزیز نصر اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹/۱/۳

عزیز القدر عزیز از جان جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ والا نامہ سے میں عزیزہ زہرہ صاحبہ کی صحت کا حال معلوم کر کے نہایت خوش و خرم ہوا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم عزیزہ کو دنیا اور آخرت میں خوش و خرم رکھے آمین آمین ثم آمین۔ خواہ آپ کچھ الٹ پلٹ خیال فرما دیں۔ مگر میں تو اُن کی صحت کا سبب اُن کے اعمال حسنہ خیال کرتا ہوں۔ خیر کچھ ہی سبب ہو بات تو یہ ہے کہ اللہ نے اُن کو شفا عطا فرما دی۔ آپ میری طرف سے اُن کو مبارکباد و صحت فرما دیں مشکور ہونگا۔ میں شادی سے تو جلد فارغ ہو گیا تھا اور آپ کے تشریف فرما

ہونے کے دوسرے دن بستی سے شہر آ گیا تھا اور آخر ۳۰ دسمبر کو بعد دوپہر واپس گھر آیا۔ اب تک طبیعت اچھی رہی مگر کل ۱۱ بجے رات کے جسم عنصری چھوڑ کر حضرت قدس اللہ سرہ رحیم کے ہمراہ کہیں دور دراز سفر پر جانا پڑا واپسی ۵ بجے صبح کے ہوئی مگر آکر دیکھا کہ جسم عنصری پر سے لحاف علیحدہ اور دور پڑا تھا جس سے جسم تخ تھا۔ بس واپسی ہوئی اور تنفس شروع ہو گیا۔ اس پر کوشش سے جسم کو گرم کیا گیا تو دیر کے بعد صورت آرام پیدا ہوئی۔ اس کے بعد سے آرام ہے مگر کچھ بلم تاہنوز باقی ہے۔ مگر اُمید ہے انشاء اللہ تعالےٰ آرام ہو جاوے گا۔ والسلام عزیزوں خصوصاً عزیز نصر اللہ صاحب کو دعا و سلام عزیزہ انور بیگم و اصغری بیگم کو بھی دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور۔

مورخہ ۲۹/۱ ۱۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آلعزیز۔ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں کسی قدر اچھا ہوں مگر اکثر رات کو شکایت تنفس پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرا نیاز نامہ جو اسے لفافہ میں ملفوف ہے۔ عزیزہ زہرہ کے حوالہ

فرمادیویں اور اگر سمجھ میں نہ آوے تو سمجھا دیویں۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت
سے ہوں گے والسلام

عزیزوں خصوصاً عزیز نصراللہ کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲/۲۹ ۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! واقعی آپکے والا نامے مجھے پہنچے جن کا شکریہ ہے مگر شدت
تنفس اور طبیعت کی بدمزگی سے طاقت کہاں تھی۔ کہ جواب میں آپ کو نیاز نامہ
تحریر کرسکوں۔ اس پر طرفہ یہ ہے کہ مرض کی حالت میں لرزہ انگشت تحریر کا مانع
عظیم ہے جیسا کہ اس وقت بھی ہے۔ آپ براہِ عنایت میری مجبوری پر غور فرما کر
میرے اس توقف کو معاف فرمادیا کریں مشکور ہونگا۔ آپکے والا نامہ سے عزیزہ
زہرہ حال پڑھ کر نہایت فکر پیدا ہوا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اُن کو آرام
اور شفا عطا فرماویں۔ آمین ثم آمین۔

آپ میرا اُن سے سلام دیویں اور میری طرف سے ان کی عیادت فرمادیویں
اور ان کے حالات سے بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں۔ مشکور رہوں گا۔ آج کل کی

درشت اور شدت سردی نے جو طبیعت پر بے جا اور ناگوار اثر کر رکھا ہے۔ تحریر سے افزوں ہے۔ ایسی سردی گذشتہ سرما میں کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ یہاں دو روز برف بھی پڑی ہے جو کبھی پہلے نہیں پڑی تھی۔ خدایا الامان۔ یہ ایام بڑے دشواری سے گذار رہا ہوں اور تنفس کے مجھ پر پے در پے حملے ہو رہے ہیں۔ مگر شکر ہے وقت گذر رہا ہے۔ امید ہے! آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔

دل میں تو ایک خزانہ ہے اور چاہتا ہوں کہ اُس میں سے آپکے پیش نظر کروں مگر تحریر کرنے کو ہاتھ کو کسا لاؤں۔ یہ ہاتھ تو ہرگز تحریر کے قابل نہیں ہے لہٰذا صبر کرتا ہوں۔ اور نیاز نامہ کو ختم کرتا ہوں والسلام۔

عزیزوں اور خصوصاً عزیز نصر اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۹/۳/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ شرف صدور لایا۔ مشکور ہوں۔ میرے عزیز! اب آپ لوگوں کا معاملہ حالت اِس قابل نہیں ہے کہ میں اس پر آپ کی مزید رہنمائی خطوط کے ذریعہ کروں۔ اب تو آپ کی رہنمائی ذات الٰہی اپنی ذات میں

یشیخ کے فیض صحبت سے ہمیشہ کرتے آئے ہیں اور انشاء اللہ تعالےٰ آپ بھی اسی طرح سے او غام ذات پاک ہو جاوینگے۔ تاہم چند معروضات عرض کرنے ضروری خیال کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ اپنے میں اس وقت مشاہدہ فرماتے ہیں کیا یہ آپ کی جسمانیت کے جلوے ہیں ، نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ جلوہ ہائے روحانی ہیں مگر آپ جانتے ہیں کہ روح امر الٰہی ہے اور امر آمر سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔ تو گویا آپ ہمیشہ ہائے ذات الٰہی میں سیر کرتے ہیں لیکن گو آپ کے عوارضات جسمانی اور نیز جسم اُس وقت ہمراہ نہیں ہوتا مگر تاہم تا ہنوز اُن کے اثرات سے آپ نے کلی فراغت حاصل نہیں کی ہے۔ اگر فراغت حاصل ہو جاتی تو بجو شعور آپ کو اُس وقت اپنے میں دیکھنے کا اور حالت زیر نظر میں منظور کے مشاہدہ کا ہوتا ہے یہ تفرقہ دور ہو کر آپ یہ دیکھتے کہ یہ جملہ مشاہدات میرے اپنے ہیں اور میں اپنے مشاہدات خود کر رہا ہوں اور اس حدیث قدسی کے معنی آپ کا حال ہوتا کہ کنت کنزاً مخفیاً

کہ آسمان و زمین آفتاب و مہتاب بلکہ جملہ کائنات میں خود ہوں اور ہر ایک چیز اور حالت میں نے اپنے ارادہ کُن سے پیدا کر رکھی ہے اور پیدا کرتا ہوں اور ہر آن اور ہر لحظہ جدید لباسوں اور حالتوں میں بسر کرتا ہوں اور ہر جملہ صفات ایک لحظہ اپنے فعل اور عمل سے ساکن نہیں میرے عزیز ہر ایک چیز گردش میں ہے صرف اس وجہ سے کہ اُس کا اصل یا عین بالذات یہی صفت رکھتا ہے یہ حیات اور موت بھی اُسی صفت کے کام یا صفت ہیں۔ فی الواقعہ بالاصل نہ کوئی چیز کم ہوتی ہے اور نہ زیادہ اور اصل میں ہرگز کوئی تغیر نہیں ہے بلکہ یہ ارادہ

الٰہی کے جلوے ہیں اور بس میرے عزیزو! یہ زبان و قلم سے بیان کرنے کے قابل باتیں نہیں ہیں بلکہ حالت فقیر کے خواص ہیں! اور اسی کو فرمایا گیا ہے کہ اذا تم الفقر فھو اللہ میرا دل بہت چاہتا ہے کہ اس پر تفصیل سے معروضات تحریر کروں مگر نہ قلم میں اور نہ اپنے ہاتھ میں یارائے تحریر ہے اور نہ یہ بات کبھی کسی کی تحریر میں آئی ہے اور نہ آئے گی کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ من عرف ربہٗ فقد کل لسانہٗ خدا کرے کہ یہ آپ کے نصیب ہو اور آپ اس دریائے ناپیدکنار میں غرق ہو جاویں۔ آمین آمین ثم آمین۔

شعر ؎

بیا بہ میکدہ و چہرہ ارغوانی کن

مرو بصومعہ کانجا سیاہ کارانند

میں نے چند سطور نیاز نامہ ہذا نہایت مشکل سے تحریر کئے ہیں کیونکہ جس حالت کا شمہ عرض کرنے کے لئے قلم اٹھائی تھی اُس کا اتنا غلبہ مجھ پر مسلط ہو گیا ہے۔ کہ فی الواقعہ میں ایک حرف بھی اُس کا تحریر نہ کر سکا۔ معاف فرماویں۔ یہ مقام سخت اور شدید تر ہے تحریر کون کرے اور کس کو کرے اس سمندر میں سب کچھ غرق ہے۔ والسلام

عزیزہ زہرہ سے عرض ہے کہ واللہ میں اس وقت آپ کو آپ کے والا نامجات کا جواب تحریر کرنے کے ہرگز قابل نہیں ہوں ورنہ ضرور عرض کرتا۔ اب انشاءاللہ تعالےٰ موسم سرما خاتمہ پر ہے اور گرما شروع ہوتے کہ۔ میں وہاں خود حاضر ہو کر جو کچھ ہو سکے گا۔ آپ سے زبانی عرض کروں گا اس وقت خلوص اور محبت قلبی سے سلام عرض

کرتا ہوں۔ آپ اپنے اپنے حالات میں سعی بلیغ فرماتے رہیں۔ ہاں مجھے تحریر کرنا
بھول گیا کہ عزیز نصر اللہ کی حالت علالت سے مجھے مکمل فکر پیدا ہوا تھا مگر فکر
مذکور پر تسکین از عالم بالا نازل ہو گئی تھی جس سے اُمید ہے کہ انشاءاللہ تعالےٰ
عزیز مذکور قرین صحت ہوگا۔ تاہم آپ عزیز کے حالات سے مفصل مطلع
فرما دیں۔ مشکور ہونگا والسلام

بیگم پور چنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۲۹/۳/۴۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپ کے والا نامے اور پارسل شرف صدور لائے۔
جن کا شکریہ ہے۔ آپ میرا عدم تحریر نیاز نامہ کو میری غفلت پر احتمال فرماتے
ہونگے جو فی الواقعہ غلط ہے۔ زائد از تین ہفتہ عرصہ ہوا ہے جب میں انفلوئنزا
بخار سے سخت بیمار ہو گیا۔ اس پر چند روز گذرنے کے بعد سردار کیسر سنگھ صاحب
مجھے موٹر میں لیکر علاج کے لئے جالندھر لے گئے۔ ڈاکٹری علاج کرایا گیا بخار
سے تو آرام ہو گیا مگر ضعف معدہ اور کھانسی کا علاج نہ ہو سکا جس نے مجھے
بخار سے زیادہ تنگ کر رکھا تھا۔ میری حالت مایوسانہ ہو گئی جس سے ایک

ہفتہ کے بعد میں واپس گھر آ گیا۔ مگر کھانسی اور ضعف سخت زوروں پر رہے اپنے حکیم کا علاج جو تنا نذہ سے تھا مگر بے فائدہ اور آرام کی کوئی صورت نہ تھی۔ اس پر سردار صاحب موصوف جالندھر سے ایک وید صاحب کو اپنے ہمراہ لے آئے اور انہوں نے میرا معائنہ کیا اور تشخیص کی کہ میرا معدہ اور جگر نہایت خراب حالت میں ہے اور اسی سے بخار ہوا اور یہی موجب کھانسی کا ہے۔ اس پر انہوں نے اپنا علاج شروع کیا جس سے بہت کچھ آرام ہے مگر تاہنوز ازالہ مرض نہیں ہوا ہے۔ علاج مذکور کو ابھی چار پانچ روز ہوئے ہیں کہتے اور یقین دلاتے ہیں کہ انشاءاللہ تعالٰی کلی آرام ہو جائے گا۔ آئندہ جو اللہ کو منظور کھانا دو ہفتہ سے بند رہا اور کمزوری اس قدر رہی کہ چلنا پھرنا مجھے دشوار تر معلوم ہوتا ہے حتّٰی کہ نماز بہ صد دقت بیٹھ کر ادا ہو سکتی ہے بھوک نہیں لگتی۔ علاج ہو رہا ہے۔ عزیز نصر اللہ کو کامیابی امتحان پر مبارک باد میں مزید تحریر نہیں کر سکتا لہٰذا نیاز نامہ ختم ہے۔ والسلام

گھر میں اور سب عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۹/۴/۲۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون ! کل والا نامہ آپ کا شرف صدور لایا اور اُس میں سے میں آپ کے خیالات پر از افکار عزیز نصراللہ کی علالت کی نسبت پڑھ کر حیران در حیران رہ گیا ۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ آپ کے افکار بے جا نے مجھے بھی افکار سے خالی نہ چھوڑا اور میری طبیعت میں ایک اضطراب پیدا کر دیا ۔ مگر افسوس اور نہایت افسوس اِس امر کا ہے کہ تاہنوز آپ نے میرا عرض کردہ نسخہ استعمال نہیں فرمایا اور اپنے سابقہ افکار کے سلسلہ کو قائم رکھتے ہوئے اپنے خیالات اضطراب آمیز ایسے ناگوار الفاظ و عبارت میں تحریر فرمائے ہیں کہ واللہ اُن کا مطالعہ دوائی تلخ او عضر سے ہرگز کم نہیں ہے ۔ لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کے ارشاد پر نظر جما کر آپ شروع تو کریں اور دیکھیں کہ ذات الٰہی کیسی باران رحمت اور صحت نازل فرماتے ہیں انشاء اللہ تعالےٰ ۔ یہ ضرور ہے کہ عزیز علالت کی وجہ سے آج کل سکول نہیں جا تا ہوگا تو ضروری ہے کہ عزیز اپنے اوقات درود شریف پڑھنے میں صرف کرے اگر وضو نہ کر سکے تو تیمم کر لیا کرے یہ ضروری ہے کہ الفاظ کے معانی پر پڑھتے وقت غور رکھے ۔ انشاء اللہ تعالےٰ رحمت الٰہی قریب ہے ۔ عزیز اپنے اوقات درود شریف پڑھنے گذارے اور شغل سابقہ اجازت

ثانی تک قطعاً ترک کر دیوے تاکید ہے۔

میں بفضلِ خدا اب ہر طرح سے اچھا ہوں اور درد ریح سے بھی تقریباً آرام ہو گیا ہے البتہ فصل ربیع کی کٹائی تاہنوز جاری ہے اور اس سے چند روز تک فراغت حاصل ہو جاوے گی پھر انشاءاللہ تعالےٰ جلد حاضر ہونے کا ارادہ کرونگا شکر ہے کہ اللہ نے عزیزہ زہرہ کو آرام عطا فرما دیا ہے اُن کے آرام پر اُن کو مبارک باد عرض ہے۔

انشاءاللہ تعالےٰ میں جالندھر سے سیدھا گوجرانوالہ آؤں گا اور بعد ش شاید واپسی پر لاہور ایک دو روز ٹھہرونگا۔ آپ میرے گوجرانوالہ آنے کا ذکر کسی سے نہ کریں۔ دیکھو اللہ کی شان کہ وہ میرے گوجرانوالہ آنے سے نفرت کرتے تھے کیونکہ اُن کا میرے گوشت اور پلاؤ کھلانے سے نقصان کثیر تھا۔ خیر اللہ نے اُن کو گوشت و پلاؤ کی آفات سے محفوظ کر دیا۔ مگر نہ میرا وہاں جانا رُکا اور نہ وہ اپنے ارادے کے مطابق یہاں آنے کے قابل رہے۔ اور نہ آئندہ چنداں اُمید ہے۔ سچ ہے چاہ کن را چاہ در پیش۔ کاش یہ بیٹا ہوتا اور مجھے پہچانتا۔ کہ میں کون اور کیا ہوں؟ مگر یہ قسمت اور عنایتِ الٰہی کے بجز کہاں۔ آپ عزیز نصراللہ کے حالات سے بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں تاکید ہے اب میری کمزوری بہت کچھ رفع ہو گئی ہے مگر تاہنوز کافی بقایا موجود ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔

عزیز نصراللہ کو میرا سلام دیویں اور میری جانب سے اُس کی عیادت فرماویں خدا کرے کہ میرے وہاں آنے سے پہلے عزیز تندرست اور دوڑتا کودتا، پھرتا نظر آوے۔ آپ گھر میں اور عزیزوں کو دعا وسلام فرماویں والسلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۵/۲۹ ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام مسنون! والا نامہ آلعزیز شرف صدور لایا مشکور ہوں افسوس ہے کہ آلعزیز کی مصروفیت از ۸ لغایت ۱۱ ماہ حال نے میرا پروگرام سفر گوجرانوالہ درہم برہم کر دیا۔ کیونکہ میرا ارادہ تھا کہ میں ۸ کو یہاں سے جالندھر جاؤں اور ۹ کو آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ شرف نیاز حاصل کروں۔ اس میں آپ کے ہرج کام کاج کو مدِنظر رکھتے ہوئے اب میں نے پروگرام مذکور اس طرح پر تبدیل کر لیا ہے کہ میں اب انشاءاللہ تعالےٰ ۱۲ کو بروز اتوار یہاں سے جالندھر جاؤنگا اور دوسرے روز صبح یعنی ۱۳ بروز سوموار کو صبح ۸ بجے کلکتہ میل پر گوجرانوالہ حاضر ہونگا۔ اگر آپ گاڑی مذکور کے لاہور پہنچنے سے پہلے لاہور تشریف لے آویں تو بعید از عنایت نہیں ہوگا۔ پھر گوجرانوالہ کا سفر ستر نہیں رہے گا۔ آئندہ آپ

مالک ہیں۔ کچھ بھی ہو میں تو بتاریخ مذکور بالضرور گوجرانوالہ حاضر ہو جاؤنگا۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔

عزیز نصراللہ کے حالات طبع سے بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں کیونکہ آپ کے والا نامہ سے عزیزہ کی شکایت طبع کا بقایا تا ہنوز معلوم ہوتا تھا۔ جو کسی قدر خلاف امید ہے والسلام

گھر میں اور نصراللہ و عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۲۸/۸/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آکعزیز شرف صدور لایا مشکور ہوں۔ میں بروز اتوار بسواری موٹر گھر بوقت صبح پہنچ گیا تھا اور تا ہنوز خیریت سے ہوں اللہ کا شکر ہے۔

باقی اپنے حالات کہ کیسے گذرتے ہیں کیا عرض کروں۔

شعر؎

ہمری بولی پوربی جو سمجھے نا ہر کو
ہمری بولی وہ سمجھے جو پورب کا ہو

ایسے ناجنس لوگوں میں اپنا باسا ہے جن کو اپنے حال کی قطعاً خبر نہیں ہے
اس لحاظ سے زندگی سخت بے مزہ ہے مگر اپنے میں ایک جنت ناپیدا کنار موجود
ہے جس کی انتہائی سیر ہو سکنا ناممکن اور محال ہے جب اس میں داخلہ ہو جاتا اور
سیر شروع ہو جاتی ہے تو نہ اپنے میں کبھی تکان اور سیری محسوس ہوئی ہے اور نہ
اس ناپیدا کنار جنت کا کبھی کنارہ نظر آیا ہے۔ زعشق ناتمام ما جمال یار مستغنی ست۔

پیارے مولوی صاحب! واللہ اس لحاظ سے اپنی عجیب حالت ہے
جو نہ تحریر میں آسکتی ہے اور نہ تقریر میں۔ اس میں شبہ نہیں کہ وایسی پر طبیعت
سخت اداس رہتی ہے کہیں سفر کرنے سے بھی نفرت کرتی ہے کیونکہ آزادی اور
سیر میں نقصان ہوتا ہے۔ غرض کہ موجودہ ایام سخت برے اور بدمزگی سے بسر ہو
رہے ہیں سامان اللہ یے نصیب ہے جو از سلطنت بدر ہو کر مایوسی اور جہالت و
شقاوت سے یورپ کو بھاگ گیا۔ اگر وہ انکساری اور افتادگی سے میرے پاس آ
جاتا تو واللہ میں اُس کو چند روز میں ایسی سلطنت کا بحکم خدا مالک بنا دیتا کہ جس کو
ابدالآباد تک زوال نہیں ہے مگر مقدر اور منشائے الٰہی کے سوائے کیا ہو سکتا ہے
یہ تو جملہ معترضہ تھا جو عرض ہوا ہے اصل حالت یہ ہے کہ روز و شب اور ماں کی ضیا
و تاریکی اپنی حالت پر قطعاً اثر نہیں کر سکتے۔ وہ ایک نہج اور ایک مشاہدہ ذات
پر چل رہی ہے جس کے انہماک سے اُس کو قطعاً فرصت نہیں ہے۔ دعا ہے کہ
اس سے اُس کو فرصت نصیب نہ ہو۔ البتہ اکثر اوقات بارِ جسم گراں معلوم ہوتا

ہے جس سے رہائی کی اکثر آ: زو رہتی ہے۔ ایک روز یہ بھی حاصل ہونے والی ہے
مگر جلد حاصل ہونے کی تمنا اکثر اوقات ستاتی رہتی ہے۔

میرے عزیز! میں آپ عزیز ان سے رخصت ہو کر آ گیا لیکن واللہ دل آپ کی خدمت میں رہے۔ جو جو عنایات آپ نے وہاں مجھ پر فرمائی ہیں اُن کا شکریہ ادا کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ لہٰذا آپ میری بے بضاعتی کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے معاف فرما دیں۔

میں عزیزہ زہرہ کے مفصّل حالات سننا چاہتا ہوں۔ یا تو وہ خود مجھے تحریر فرما دیں ورنہ دریافت کر کے آپ تحریر فرما دیویں میں اُن کو حالت نزاع میں چھوڑ آیا تھا اور اب تک فکر ہے کہ خدا کرے ان کی طبیعت اچھی ہو۔ اپنی حالت سے مفصّل مطلع فرما دیں کمزوری ہاتھ سے میں مزید تحریر نہیں کر سکتا ورنہ بہت کچھ عرض کرتا۔

اُمید ہے عزیزیہ نصر اللہ خیریت سے ہوگا۔ والسلام

گھر میں و عزیزیہ نصر اللہ کو دعا و سلام

عرض الحمد۔ میں بالکل بخیریت ہوں اور صحت اچھی ہے۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۵ ۶/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آں عزیز کے محبت نامے شرف صدور لائے اُن کو میں نے غور سے پڑھا۔ گو آپ عزیز یاں کی حالت بادی النظر میں زار اور رقیق تر نظر آتی ہے جس پر ایک جاہل اور ناواقف شخص اگر افسوس اور آرزوئے تخفیف حالت کرے تو بعید از قیاس نہیں ہے لیکن اہل حال تو اِس کو رحمت الٰہی اور آثار قرب الٰہی سمجھتا ہے۔ میرے عزیز! دل دردناک اور چشم گریاں اللہ نے اپنے اُن خاص بندوں کو نصیب کئے ہیں جن کو اپنے قریب تر کرنا بلکہ اپنے میں او غام کرنا منظور ہوتا ہے۔

رباعی

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند
لاغر صفتاں و زشت خوا را نکشند
گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز
مُردار بود ہر آنکہ اور نکشند

میرے عزیز! انسان رُوح اور قالب عنصری کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے روح بجز نزولی حالت ہونے کے دائمی ہے اور کالبد فانی اور خاکی الحال ہے۔ ہر دو اجزائے مذکور انسان کی ضدیں واقعہ ہوئی ہیں۔ اور احکام اور افعال ایک

دوسرے سے مختلف ہیں۔ ایک جزو عالم بالا کو پرواز کرتی ہے تو دوسری اسفل السافلین کو۔ اندریں حالت ہر دو اجزا کی طاقت پر منحصر ہے کہ کون کس پر غالب آوے۔ اگر روح کو غذائے عبادت کافی حاصل ہو جاوے تو اس میں پوری توانائی یعنی عشق الٰہی پیدا ہو جاتا ہے اور قبل از مرگ یہ اپنے اصلی ماخذ میں پرواز کرنے اور شامل ہونے کی اپنے میں قابلیت پیدا کر لیتی ہے بصورت دیگر کالبد اپنے خواص سے اسفل السافلین کی جانب کشاں کشاں اور گریزکن ہے۔

میرے پیارے! روح کے لئے عالم بالا جنت ہے اور کالبد کے لئے اسفل السافلین بہشت ہے۔ افسوس ہے کہ انسان کالبد نہیں ہے ورنہ ہر ایک عیاشش جنتی ہوتا۔ انسان فی الواقعہ محض روح ہے اور کالبد اس کا لباس۔ مگر ایسا لباس کہ اہل لباس یعنی روح کے خواص کا غارت گر ہے۔ ہر دو کے اجتماع یعنی زندگی میں روح عشق و محبت اور درد و رنج عشق سے اپنے اصل کی جانب گریز اور پرواز کر سکتی ہے۔ اور بعد الموت آتش دوزخ سے۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ دوزخ کیا ہے محض حسرت و حرماں اور پشیمانی کا انتہائی درجہ جس کو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف تکالیف اور رنج و درد سے تعبیر فرمایا ہے۔ کثافات جسم ملکوتی کی وجہ سے جو کالبد کی ہم نشینی و صحبت سے حاصل کی ہوئی ہوتی ہیں۔ روح حرماں و پشیمانی کی دوزخ میں ابدالاباد تک رہے گی۔ مدت لاتعداد اور بے شمار کے بعد اس کو نجات حاصل ہو تو ہو۔ برخلاف اس کے اہل

عشق اور اہلِ درد روزمرہ بلکہ ہر وقت اپنی آتش عشق سے کدورات مذکورہ کو جلاتے اور آبِ چشم سے جو مرہم کا کام سوختہ آتش مذکور کے زخموں کے لئے مہیا کرتا ہے۔ ان کی شست وشو کرتے رہتے ہیں تو موت سے قبل اپنی روح کو آمادہ کر لیتے ہیں۔ کہ اپنے معشوق میں ادغام ہو سکیں۔ واللہ اسلام اسی کو کہتے ہیں اور اسلام کی غرض بھی یہی ہے۔ بحالاتِ مذکورہ میں آپ عزیزان کے سوز وگداز کو دیکھ کر کبھی کبیدہ خاطر نہیں ہوتا بلکہ دعا کرتا رہتا ہوں کہ خداوندا ان عزیزان کو اپنی آتش عشق میں ایسا سوختہ کر کہ یہ زرِ خالص اور کندن ہو کر اپنی کان ذات الٰہی میں ادغام ہو جاویں۔

میرے عزیزان! میں آپ عزیزان کے دیدار اور نیز تفحص حال کی بلاناغہ روزانہ کوشش کرتا ہوں اور مطمئن ہوتا ہوں اور جو کچھ اپنی بساط میں ہے اس سے آپ عزیزان کی تواضع کرتا ہوں۔

میرے عزیزان! جب فقیر راہ پنہاں سے بذریعہ توجہ من القلب اپنی واپسی بطرفِ مدینۃ المعشوق پیدا کر کے گامزن ہوتا ہے تو اِس راستہ کی گوناگونی اور بوقلمونی فقیر کو اپنے میں مصروف بہ نظارہائے دلکش بنا کر اکثر پابہ زنجیر بناتی ہوئی اصل مقصد تک پہنچنے کی سدِ راہ ہوتی ہے۔ پس مبارک ہیں وہ فقیر جو ان نظارہائے دلکش پر دل نہیں لگاتے اور اپنے راستہ کی قطع ورید پیش نظر رکھتے ہوئے مسافت بہ جہد کمال کر کے کاشانۂ معشوق کے آستان مبارک تک جا پہنچتے ہیں لیکن کاشانہ

کا دخل تب حاصل ہوتا ہے جب فقیر کا اپنا شعور ہستی کلی معدوم ہو۔ اور اس کی معدومیت پر پھر یہ مالک کا شانہ سے جو اِس کا معشوق ہوتا ہے ہم آغوش ہو جاتا ہے۔ لفظ ہم آغوش غیریت خیز اور دور از معاملہ ہے۔ فی الواقعہ فقیر معدوم اور فناہ فی الذات معشوق ہو جاتا ہے اور یہی اسلام ہے۔ اس سے مزید کچھ نہیں ہے۔ پھر فاعبد ربك حتی یاتیك الیقین کے احکامات اس پر وارد ہوتے ہیں۔ اِس کے بعد کی بات میں آپ سے کیا کہوں۔ پھر بس وہی بات ہے۔

شعر ؎
پرسید یکے کہ عاشقی چیست
گفتا کہ چو من شوی بدانی

اِس مقام میں فقیر کی دو حالت سے ایک حالت ہوتی ہے۔ ایک حالت اور دوسرا مقام۔ حالت تو یہ کہ اس میں گذر ہوا پھر واپسی ہوئی۔ لیکن مقام یہ ہے کہ پھر واپسی کبھی نہیں ہوتی۔ ان کی فہمید صرف حصول مرتبہ اور سطے منازل پر انحصار رکھتی ہے۔ ورنہ اِن کا الفاظ میں آنا محال ہے اور نہ آج تک کوئی ان کو الفاظ میں لا سکا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ آپ عزیزان وقت آنے پر خود ملاحظہ فرما لینگے میں اس پر زیادہ کیا عرض کروں جس مراقبہ کی میں نے زہرہ سے تاکید کی تھی۔ عزیزہ نے آج تک مجھے اُس کی نسبت کچھ تحریر نہ فرمایا۔ اُمید ہے کہ وہ تحریر فرماوینگی اور نیز آپ اپنے حالات سے آگاہ فرما دینگے۔ میں اچھا ہوں۔ اور آپ کی خیریت کا طالب ہوں۔

اُمید ہے کہ آپ اپنی حالتوں سے مفصل مطلع فرمائینگے والسلام عزیزہ زہرہ کو بہت بہت دعا و سلام اور عزیزہ نصر اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور کھنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۹/۶/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون۔ میں اُس روز آپ سے رخصت ہو کر جالندھر پہنچا اور جالندھر سے بسواری موٹر بہمراہی سردار کبیر سنگھ صاحب ہر وزہ بخیریت تمام گھر پہنچ گیا تھا آپ کی ملاقات و عنایات کا مشکور ہے! امید ہے آپ جملہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ فرمائیے اب آپ ہر دو عزیزوں کی حالت اندرونی کیسی ہے میرے عزیز میں کیا عرض کروں مجھے تو اپنی چشم بصیرت مدت سے از روئے مشاہدہ بیقین دلا چکی ہے اور ہر وقت از دیاد یقین بمشاہدہ ہوتا رہتا ہے کہ کل کائنات کا وجود واحد ہے! اور اس وجود میں بیشمار صفات اور قوائی ہیں۔ جو ہر وقت اپنی اپنی قوت کے بل ظاہر ہیں کہ لیے مختلف اشکال و اجسام اختیار کیتے رہتے ہیں! اور ان سے بہ اقتضائے صفات و قوائی اندرونی گونا گوں اور بوقلموں افعال صادر ہوتے رہتے ہیں۔ مگر یہ بارش کے بادل کی مانند بہتے چلے

جا رہے ہیں۔ اور اندرونی تقاضا سے مجبوری اپنے اصل مرکز اور اصل حالت کی جانب دواں دواں ہیں۔ اور روزانہ دیکھتا ہوں کہ اشکال مذکور اختیار کئے ہوئے اشکال اپنے اصل ماخذ یا بحر میں جہاں سے برآمد ہوئے تھے فناہ ہوئے ہیں۔ یہ عمل بحر مذکور کا قدیم سے نظر آتا ہے۔ عزیز من! ظاہر بین نظر کو یہ عمل صفاتِ ربانی ایک عقیدہ لاینحل ہمیشہ سے نظر آتا ہے۔ مگر اہلِ نظر کو یہ عمل ذات شب و روز بلکہ ہر وقت یہ نظر آرہا ہے کہ بحر ناپید کنار سے بادل اُٹھے دوڑتے مختلف اشکال اختیار کیں اور برسے اور بحر میں جا شامل ہوئے۔ میرے عزیز! جان کا غم اور خوشی محض اس کے اپنے خواص کا نتیجہ ہے جو زیادہ تر مادیات کے اثرات سے ہے۔ جہاں تک میں نے دیکھا اور تجربہ کیا ہے۔ غم میں ایک مصلحت خاص ہے اور وہ یہ ہے کہ عیش مادیات کا اس سے ازالہ و امالہ ہوتا رہے۔ اگر یہ نہ ہو تو تخمیر عناصر یعنی نفس کا ایسا بے عنان ہونے کا اندیشہ ہے کہ اُس کی قابلیت وصول الی الماخذ معدوم ہو جائے۔ گو غم عشق اور غم دُنیا میں لاکھوں کوس اور زمین و آسمان کا فرق ہے تاہم ان میں نہایت باریک سے باریک مشارکت ہے اور فی الواقعہ یہی مشارکت آخیر میں شمولیت بہ بحر کا اصل ذریعہ ہے۔ یہ بات تو بہت طول و طویل ہے اپنا دل بھی چاہتا ہے کہ اس کو آپ سے بہ تفصیل بیان کروں مگر میرے عرض کرنے اور آپ کے مشاہدہ کے یعنی ہر دو کے دو طریق ہیں۔ میرے تو دو یہ ہیں کہ زبانی عرض کروں یا دوسری رہنمائی

سے آپ کے پیش کر دوں۔ میں دوسرے طریق کو پسند کرتا ہوں جیسا کہ سابقین اہلِ دل نے اس کو پسند کیا ہے۔ جس کو انشاء اللہ تعالےٰ آپ عنقریب دیکھیں گے۔ آپ کے دو طریق یہ کہ ایک زبانی عرض کرنے سے آپ سمجھیں اور دوسرا طریق عمل سے۔ دل تو چاہتا ہے کہ معروضات مذکورتا ہنوز اصل بات کی تمہید ہے مفصل تحریر کروں۔ مگر ہاتھ تھک گیا اور کاغذ ختم ہو گیا لہٰذا اسلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ $\frac{8}{29}$ ۲۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ اور اس میں سے آپ کی تکلیف دماغی کی صحت کا حال پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ دعا ہے۔ کہ اللہ کریم آپ کو ہمیشہ اپنے فضل خاص سے صحت و آرام میں رکھ کر اپنی ذاتِ پاک میں ادغام فرما دے۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔

میں اللہ کے فضل سے صحت و آرام سے ہوں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور عزیز نصر اللہ و دیگر عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۹/۹ ۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا مشکور ہوں۔ افسوس ہے کہ مولوی صاحب غلطی پر غلطی کر رہے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے یہاں آنے یا موسم کی خرابی تحریر کرنے سے میرا گوجرانوالہ جانے کا عزم رُک جائے گا یہ قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ میرے گوجرانوالہ کا جانا ہرگز اُن کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ کسی پردہ نشین اہل حال کی خاطر ہے اور جس کو میں اپنی بیٹیوں سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں کیونکہ وہ میری روحانی بیٹی ہے۔ جو فقرا کو جسمانی بیٹیوں سے عزیز تر ہوا کرتی ہے۔ اُس کی خاطر اگر مجھے آگ یا برف میں سے گذرنا پڑے تو میں گوجرانولہ ضرور جاؤں گا۔ اگر یہ معاملہ نہ ہوتا تو میں ہرگز وہاں جانے کا کبھی عزم نہ کرتا جہاں ایسا قدردان آباد ہے جیسا کہ مولوی صاحب موصوف۔ لہٰذا مجھ پر مولوی صاحب کی تحریر یا کسی موسم کی خرابی کا کوئی اثر نہیں ہے اور میں انشاء اللہ تعالیٰ تعطیلات دسہرہ کے قریب یا مابین وہاں حاضر ہوں گا یہ ارادہ جہاں تک میرا عزم ہے۔ بالکل پختہ ہے۔ آپ جیسا کہ تحریر فرماتے ہیں ضرور ماہ ستمبر حال میں یہاں تشریف لے آویں۔ مگر ستمبر کے تیسرے ہفتہ میں میں غالباً گھر پر موجود نہیں ہونگا اس سے پہلے پہلے آپ تشریف لے آویں کیونکہ میں یہ ایام مذکور موضع ملوارہ ضلع لدھیانہ

کو جانے کا عزم رکھتا ہوں۔ جہاں میرے وہاں جانے کے لئے میرے ایک دوست برسوں سے تقاضا کر رہے ہیں اور اب میں نے اُن سے وہاں جانے کا وعدہ کر لیا ہوا ہے۔ جس کا ایفا میں ضروری سمجھتا ہوں۔

اب موسم گو زرا اچھا آرہا ہے اور شدت گرما اور حبس کم ہو رہی ہے بہت دنوں سے عزیز طفیل محمد کا بچہ بخار اور اسہال سے بیمار رہا ہے۔ مگر اب بفضل الٰہی کسی قدر اچھا ہے اور وہ اپنے تانگے کر موضع بہادری پور ہے مگر تا ہنوز اُس کی کمزوری وغیرہ فکرافزا ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے اور میں بخیریت تمام ہوں آپ اپنی یہاں تشریف آوری کی تاریخ سے مطلع فرما دیں۔ والسلام

آپ گھر میں میرا اسلام دینے کے بعد فرما دیویں۔ کہ میں انشاءاللہ تعالےٰ اکتوبر میں ضرور حاضر ہونے کو ہوں ہرگز میرے نہ آنے کا فکر نہ فرما دیں عزیز نصراللہ اور عزیزہ کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۹/۲۹/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا اور اُس میں سے آلعزیز کا عزم تشریف آوری بتاریخ ۹/۲۹/۱۴ پڑھ کر اس وجہ سے مجھے سخت افسوس ہوا کہ میں جیسا کہ میں نے سابقہ نیاز نامہ میں آپ سے عرض کیا تھا۔ میں اُس روز گھر پر موجود نہیں ہونگا۔ لہٰذا آپ اُس روز ارادہ تشریف آوری نہ فرماویں۔ میرا ارادہ اسی روز صبح کے چھ بجے روانگی بر سفر کا ہے۔ افسوس ہے کہ بہت روز ہوئے کہ میں ضلع لدھیانہ کے احباب کو اِس دن کے اپنے آنے سے مطلع کر چکا ہوں جس سے تاریخ پر میں اپنا وہاں جانا ملتوی کرنا مناسب خیال نہیں کرتا۔ ہفتہ عشرہ کے بعد میری واپسی کی اُمید ہے۔ لیکن میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ میں شروع اکتوبر میں آپکے ہاں حاضر ہونے والا ہوں۔ لہٰذا آپ یہاں آنے کی کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ وقت قریب آنے پر میں آپ سے اپنے حاضر ہونے کی تاریخ اور وقت کی نسبت تحریر کروں گا۔ اُس روز آپ لاہور اسٹیشن پر میرے آنے سے پہلے تشریف لے آویں پھر مل کر گوجرانوالہ پہنچ جاوینگے۔ آگے جیسا آپ پسند فرماویں۔ میں نے آپ کی تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے عرض مذکور گذارش کی ہے۔

یہاں ملیریا بخار کا بہت زور ہے۔ اس وقت اپنے گھر میں پانچ اشخاص بخار میں مبتلا ہیں۔ یار محمد و ریاض محمد اور تین نوکر بیمار ہیں۔ جن میں کسی مہند بھی شامل ہے۔ ایک جدید نوکر میرا کام کرتا ہے۔ ان کے بیمار ہونے سے مجھے اور کام زمینداری کی سخت تکلیف ہے۔ یہی حال ملیریا سے عوام کا ہے بعض گھروں میں کوئی پانی دینے والا نہیں ہے۔ اچھا یہ موسم خراب بھی گذر جائیگا۔

والسلام۔

گھر میں اور عزیز نصراللہ کو دعا و سلام۔

ہلوارہ۔ ضلع لدھیانہ

مورخہ $\frac{9}{29}$ ۱۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مرامکم

سلام مسنون! میں تاہنوز سفر میں ہوں اور آپ سے بہت دور فاصلہ پر بیٹھا ہوں لیکن چشم دل کے لحاظ سے آپ کے قریب تر ہوں صحت اچھی ہے۔ میں صحت جسمانی کے لحاظ سے تو اچھا ہوں لیکن دل اور اس کے مناظر عجیب طریقوں سے اپنے پہلو بدل کر دلربائی کر رہے ہیں۔ کبھی مجھے غنچہ بناتے ہیں اور کبھی پھول۔ عظیم الشان حضرات سے اکثر صحبت رہی ہے۔ اور

مجھے مسافر مگر عزیز سمجھ کر عجیب و غریب دل ربائی فرما رہے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات ہے کہ رات مقابلہ پرواز کرتے ہوئے ہم لاہوت سے آگے نکل گئے۔ اور میسران عیش عیش کرتے تھے۔ بس الفاظ مذکور تحریر کر رہا تھا کہ حالت مذکور کی زد پھر مجھ پر حملہ آور ہوئی اور طاقت تحریر سلب۔

لہٰذا آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مورخہ ۲۶/۹/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون!

اب میں کچھ اپنے سفر کی نسبت عرض کرتا ہوں کہ فی الواقعہ میرا سفر صرف ہلوارہ کا ہی نہیں ہے۔ میں نے بحکم حضور اس میں بہت دور دراز کا سفر کیا ہے۔ یہ سفر محض اُن حضرات کی زیارت و ملاقات کے لئے جن کو دُنیا سے رحلت کئے ہوئے صدہا سال گذر چکے ہیں تھا۔ سفر مذکور میں نہایت لطف و مزہ آیا جس کے مشاہدات کے اثر مدت تک رہیں گے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔

یہاں بھی اب سب بیمار بیماری سے فراغت حاصل کر چکے ہیں - اور اللہ کے فضل سے تندرست ہیں والسلام

گھر میں اور عزیزہ نصراللہ و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ - ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱/۲۹ ۱۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون - میں گھر بخیریت تمام ۱۰/۲۹ ۱۴ کی شام کو بہ سواری موٹر ہمراہ سردار کبیر سنگھ صاحب پہنچ گیا تھا - میں اور جملہ کنبہ بفضلِ الٰہی خیریت سے ہے - الحمدللہ - گو میں یہاں پہنچ گیا ہوں - مگر عزیزہ نصراللہ کی علالت اور تشخیص مرض کے لحاظ سے میرا دل آپ کے ہاں ہے - امید ہے عزیزہ کا معائنہ مرض اور تشخیص مکمل ہو چکی ہو گی - لہٰذا آپ بواپسی ڈاک اس کے جملہ حالات سے مطلع فرمائیں - مشکور ہونگا - نیز امید ہے کہ اس روز سٹیشن سے واپس ہو کر آپ نے سب نام کتاب کے نام اور حالات کی ضرور جستجو فرمائی ہو گی - اگر اس کا کچھ پتہ مل گیا ہو تو مطلع فرمادیں - ورنہ اس کی سخت جستجو فرما کر مشکور فرماویں -

میں آپ کا اور عزیزہ زہرہ بیگم کی ان عنایات اور تکلیفات کا تہ دل سے

مشکور ہوں۔ جو نیاز مند پہ وہاں مبذول فرماویں۔ اللہ آپ کو اجر خیر عطا فرماوے۔ آمین

اُمید ہے۔ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیز نصر اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور ہنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۳/۱/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے افسوس ہے کہ عزیز نصر اللہ بمرض بواسیر مبتلا ثابت ہوا۔ یہ خیال کرکے کہ خدانخواستہ عزیز کو کوئی اور شدید مرض ثابت نہیں ہوئی۔ مرض بواسیر چنداں بڑی معلوم نہیں ہوتی لیکن یہ مرض تکلیف دہ ہے۔ قبل ازیں تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ مرض مذکور کا علاج ہماری طرف کے بعض راول لوگ اچھی طرح سے کر سکتے ہیں۔ مگر اس حالت میں جب مسّے باہر آجاتے ہوں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ عزیز کے مسّے اندرون حصہ میں دور واقع ہیں۔ اندریں حالت خدا جانے کیا حالت اور کیسے وہ علاج کر سکیں۔ تاہم آپ مطلع فرماویں۔ کہ کیا علاج کیا گیا ہے اور کیا نتیجہ پیدا ہوتا نظر آتا

ہے اور اب عزیز کی طبیعت کیسی ہے۔ میری طرف سے آپ عزیز کو عیادت فرمادیں۔

امید ہے آپ نے کتاب معلومہ کا ضرور سراغ لگا لیا ہوگا۔ اگر تاہنوز کوشش نہ ہوسکی ہو تو سعی فرما کر مشکور فرمادیں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں بخیریت ہونگے۔ نیز مطلع فرمادیں کہ شغل معلومہ میں انکشاف میں تاہنوز کچھ ترقی ہوسکی ہے یا نہیں اور اس کا کیا حال ہے۔ اگر آپ لاہور تشریف لے گئے تو مشہور عالم جنتری میرے لئے ضرور خرید فرمالویں اور نیز بکس ہیڈک کیور۔ کیونکہ ذخیرہ خاتمہ کے قریب ہے نیز مطلع فرمادیں کہ آپ یہاں تشریف آوری کا کب ارادہ فرماتے ہیں والسلام

گھر میں اور عزیز نصر اللہ و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

رات سے مجھے تنفس سے شکایت شروع ہے۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ $\frac{11}{29}$ ۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپ کے دو والا نامہ جات شرف صدور لائے اور پہلے والا نامہ کے صدور پر میں نیاز نامہ اپنی علالت کی وجہ سے عرض نہیں کر سکا۔

معاف فرماویں۔ عرض یہ ہے کہ ۲۵ر اکتوبر گذشتہ کی شام کو ایک ذیلدار ضلع جالندھر
میرے پاس آیا۔ اور اُس نے بیان کیا کہ رائے بہادر دیا چند اس صاحب ڈپٹی کمشنر
جالندھر نے مجھے تمہارے پاس اس غرض سے ارسال کیا ہے کہ آپ تبلا دیں، کہ
پرسوں صبح آپ گھر پر موجود ہونگے۔ میں نے ارادہ مذکور کا اصل مطلب دریافت
کیا تو ذیلدار مذکور نے کہا کہ مجھے اصل مطلب معلوم نہیں۔ دوسرے روز خبر پہنچی، کہ
صاحب بہادر آرام گھر بھوگپور میں آگئے ہیں اور صبح وہ جنڈیالہ آوینگے۔ اس پر میں
نے یہ خیال کر کے کہ اُن کے یہاں آنے میں بے جا شہرت ہوگی۔ لہٰذا میں دوسرے
دن چھ بجے صبح کے بر سواری گھوڑا بھوگپور روانہ ہو گیا اور صاحب کی اُس طرف
کی روانگی سے پہلے وہاں پہنچ گیا۔ مگر راستہ میں سردی بہت معلوم ہوئی۔
جس سے سخت زکام
لاحق ہو گیا۔ اور اس کے ہمراہ بخار بھی خاصا تھا۔ میں اس میں ایک ہفتہ مبتلا رہا۔
اب چند روز سے آرام کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ مگر بقایا زکام موجود ہے۔
اصل میں موجب مذکور تھا جس سے میں نیاز نامہ عرض نہیں کر سکتا۔ اللہ کا شکر ہے
کہ اللہ نے عزیز نصر اللہ کو آرام اور صحت عطا فرمائی ہے۔ آپ نے نواب صاحب
کی آمد کی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ اس میں مَیں چنداں خوش نہیں ہوں اس وجہ
سے ہرگز نہیں کہ اُن کا آنا مجھے تکلیف دہ ہوگا۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے
کہ اگر یہ لوگ اللہ کی جانب ارادہ گریز بھی کریں تو چونکہ یہ لوگ خالی الذہن نہیں ہوم

کرتے لہٰذا ان پر سبق کا اثر نہیں ہوا کرتا۔ ان کی دنیا جو ان کا اصل غذا ہے۔
ان کے ذہن سے کبھی خارج نہیں ہوا کرتا۔ تا ایں حالات وہی نتیجہ پیدا ہوتا
ہے۔ جو مصرعہ ہذا کا مفہوم ہے۔

مصرعہ۔ تربیت نااہل را چوں گردگان بر گنبد است

البتہ اگر آپ اطمینان کر لیویں کہ اُن میں مادۂ عشق و محبت فطرتاً ودیعت ہے تو آپ ہمراہ
لے آویں۔ کیونکہ یہاں عابد کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں تو محض عاشق کی ضرورت ہے یہاں
کی منازل عشق سے طے ہوتی ہیں جہاں کی زاہد و عابد کو خبر بھی نہیں ہے کیونکہ عابد کا ایک
پر ہوتا ہے جس سے پرواز محال ہے اور عاشق کو اللہ نے دو پر عطا فرما رکھے ہیں جن سے
از روز ازل پرواز شروع ہو جاتی ہے اور عاشق اپنے پروں کے بل دروازۂ دیوانِ معشوق
میں جا داخل ہوتا ہے پس آپ بموجودگی ہیچ صفات اگر ان کو ہمراہ لانا مناسب خیال فرماویں
تو لیتے آویں ورنہ کیا ضرورت ہے۔ مگر اُن کے ہمراہ لانے سے پہلے مطلع فرماویں نیز عرض ہے کہ
آتے وقت چونکہ آپ کے ہمراہ کچھ اسباب ہوگا اور بھوگپور سے آگے آنے میں آپ کو تکلیف ہوگی
لہٰذا اگر آپ اپنے آنے کی تاریخ اور بھوگپور پہنچنے کے وقت سے مطلع فرماویں۔ تو یہاں سے ایک
آدمی آپ کی خدمت میں بھوگپور پہنچ جائیگا۔ تاکہ آپ کو تشریف لانے میں سہولت ہو اس
سے مطلع فرماویں۔ آپ کے اور عزیزہ زہرہ بیگم کی علالت سے فکر پیدا ہوا۔ اللہ آرام
عطا فرماوے۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔

عزیزہ زہرہ بیگم کے خط مجھے پہنچے تھے۔ جن کو پڑھ کر میں بہت خوش ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ اُن کو منزل مقصود کی رہنمائی فرما دے۔ آپ حالت مذکورہ کے حصول
پر میری طرف سے اُن کو مبارک باد فرما دیویں اور کوشش سے کام کرنے کی تاکید
اللہ اُن کو کامیاب کرے۔ حصول پتہ کتاب معلومہ کے لئے آپنے بہت سعی فرمائی۔
جس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کامیابی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ کتاب مذکور کا
مکمل طور پر ملاحظہ بیرونی دنیا اور حواس بدنی کا مشغلہ ہے ورنہ واللہ کتاب مذکور
کے مطالب سے ہزار درجہ بہترین طریق پر اپنی اندرونی کتاب سے جو شب و روز
مطالعہ چشم دل کے زیر نظر ہے اور اس کا حرف چھوڑ نقطہ نقطہ پڑھتا رہتا ہوں
یہ پڑھنے والا وہی ہے جس کی یہ کتاب ہے۔ وہ اپنی کتاب ہر وقت آپ پڑھتا
رہتا ہے۔ اگر پتہ نہ لگے تاہم آپ موجودہ کتاب لیتے آدیں والسلام

گھر میں اور عزیز نصر اللہ و عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵ ۱۱/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! کل شام وقت ڈاک سے والا نامہ مجھے پہنچا جس میں سے
آپ کی علالت بخار کا حال پڑھ کر مجھے اس قدر فکر لاحق ہوا جو بیرون از تحریر

ہے۔حیرت ہے کہ آپ نے حب الملوک کا جلاب کیوں لیا۔یہ تو جہلا کا جلاب ہے۔دانا ہو کر آپ نے ایسی غلطی کیوں کی جس سے اس قدر تکالیف آپ کو برداشت کرنی پڑیں۔لیکن آپ ہرگز فکر نہ کریں۔انشاءاللہ تعالےٰ۔اللہ رحیم و کریم۔جلد آرام عطا فرمانے والے ہیں۔

گو چشم دل یقین دلاتی ہے کہ انشاءاللہ تعالےٰ آلعزیز جلد شفا حاصل کرینگے مگر بہ تقاضائے بشریت میں آپکے افکار سے ہرگز فارغ نہیں ہوں۔لہٰذا آپ بدیدن نیاز نامہ ہذا اپنی طبیعت کے مفصل حالات سے بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں

واللہ میں تو ایسے قلبی اثرات آپ پر نازل کرنے سے ہمیشہ پرہیز کرتا رہا ہوں جس سے آپ کی صحت جسمانی پر زد پڑے تو حیرت ہے کہ پھر بخار کا موجب کیا ہے۔میرے خیال میں اُس روز کے علی الصباح کے سفر سے اثر سردی ہو کر آپ کو شاید قبض ہو گئی جو بخار کا باعث ہوئی۔خیر باعث کچھ بھی ہو اللہ آپ کو جلد شفا عطا فرمائے آمین۔آمین۔ثم آمین

میں آپکے والا نامہ کا سخت منتظر ہوں۔جواب جلد ارسال فرمادیں۔نیز عرض ہے کہ ہردو جنتری معرفت ڈاک مجھے پہنچ گئیں تھیں۔شکریہ ہے۔

گو میں اچھا ہوں مگر سردی کی روز افزوں زیادتی سے رات کو تنفس سے خرابی پیدا ہونی شروع ہو گئی ہے مگر تاہنوز چنداں قابلِ فکر نہیں ہے والسلام

گھر میں اور عزیز نصراللہ و عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈ یالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹ ۱۱/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! واللہ کل کے والا نامہ سے تو دریائے استعجاب میں مجھے غرق کر دیا ہے۔ از آنکہ بخار سے گو تکالیف ضرور ہوا کرتی ہے۔ مگر نہ اس قدر جیسا کہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کے بیان ہیچ قسم تکالیف سے مجھے گونا گوں شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ جن کا وجود میری نظر دل نہیں پاتی واللہ مجھے میری نظر تو اس قدر افکار آپ کی نسبت پیدا نہیں کرتی جیسا کہ آپ کا واویلا پیدا کرتا ہے اس کی نسبت آپ مفصل تحریر فرماویں کہ بخار کی حالت میں کیا کیا اور کس نوعیت کی تکالیف ہوتی ہیں اللہ آپ کو آرام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

میں زہرہ بیگم سے بعد دعا و سلام عرض کرتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کو جو دوائی یا غذا آپ کھلاویں یا پلاویں اُس پر گیارہ دفعہ درود شریف پڑھ کر دَم کر دیا کریں۔ جواب نیاز نامہ ہذا بواپسی ڈاک ارسال فرماویں۔ مشکور ہونگا۔ نیز آپ کے والا نامہ میں عدم موجودگی روپیہ برائے اخراجات کی شکایت معلوم ہوتی ہے۔ اگر آپ تحریر فرماویں تو میں یک صد روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دوں گا۔

مجھے راتوں کو ضرور اور دن کو کبھی کبھی شکایت تنفس شروع ہے۔ اگر یہ حالت نہ ہوتی تو غالباً آپ کی عیادت کو میں وہاں حاضر ہو گیا ہوتا۔ اب بھی دیدہ باید۔

واللہ آپ کا فکر مجھے بے ڈھب ستا رہا ہے حالات سے بواپسی ڈاک مطلع فرماویں مشکور ہوں گا والسلام

عزیز نصر اللہ و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۹/۱۱/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں ضرور تاً یکم دسمبر یعنی ماہ حال کو جالندھر گیا تھا اور آپ کا والا نامہ مجھے کل صبح وہیں پہنچا تھا اور میں کل شام بہ سواری موٹر گھر واپس آ گیا تھا۔ آپ کے والا نامے سے آپ کی صحت کا حال پڑھ کر مجھے اس قدر خوشی حاصل ہوئی جو تحریر و تقریر سے افزوں ہے۔ اللہ آپ کو تندرست اور خوش و خرم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

عزیز من! آپ کی علالت تکلیف دہ اور معرکہ خیز اور طویل تھی مگر اللہ کریم

ورحیم نے اُسے آسان اور مختصر کر دیا۔ اِس پر ہزار ہزار شکر الٰہی ہے آپ کی علالت مذکور سے جو افکار مجھے پیدا ہوئے تھے .. مجھے بہت تکلیف دہ تھے۔ مگر شکر ہے کہ اللہ نے فضل کر دیا۔ اور آپ کو صحت عطا فرمائی۔ یہ سب کچھ آپ کے حکیم صاحب کے نسخہ اور دوائی کی تاثیریں تھیں ورنہ اس قدر جلد ایسی موثر دوائی کے بجز کب آرام ہونا ممکن تھا۔ آپ اُن سے فرما دیویں کہ یہ نسخہ اور کسی ایسے مریض پر بھی استعمال فرما کر مکرر تجربہ کریں اور دیکھیں کہ تاثیر صحیح ہے۔ یہ لوگ نہ صرف دل کے بلکہ عقل کے بھی اندھے ہیں! اور اسی وجہ سے محروم از تفضلات الٰہی ہیں جانتے نہیں کہ فقیر کی برج میں میخ فوراً جا داخل ہوا کرتی ہے آپ بواپسی ڈاک اپنے مابعد کے مزید حالات طبیعت سے مطلع فرما دیں تاکہ میری تشویش دل کو مزید تسکین حاصل ہو۔ خدا کرے کہ آپ نے بوجہ صحت و طاقت اپنا کام کاج شروع فرما دیا ہو۔ اُمید ہے اور خدا کرے کہ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں۔ والسلام

گھر میں و عزیز نصر اللہ کو و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ $\frac{12}{29}$ ۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ اللہ کا ہزار ہزار شکر اور احسان ہے کہ اُس نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو شفا کلی عطا فرمائی۔ اللہ آپ کو معہ جملہ عزیزان و وابستگان کے ہمیشہ تندرست اور خوش و خرم رکھے آمین۔ آمین ثم آمین۔

اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ میں بھی اچھا ہوں گو رات کو اکثر کبھی کبھی شکایت تنفس پیدا ہو جاتی ہے اور پھر آرام ہو جاتا ہے۔ مرما ہذا میں حسب تجویز سردار کیسر سنگھ صاحب ایڈووکیٹ مجھے ایک علاج عجیب دورہ تنفس کا دستیاب ہوا ہے جو دورہ تنفس کے روکنے کے لئے مفید تر اور اپنی نظیر آپ ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب یہ شکایت دورہ کی صورت پیدا کرتی نظر آوے تو اگر فروٹ سالٹ گرم پانی میں بقدر ایک چمچہ لے لیا جاوے تو اجابت ہو کر دورہ بالکل رُک جاتا۔ اور تنفس سے آرام ہو جاتا ہے۔ میں نے عمل مذکور ایک مرتبہ ہفتہ ہوا ہے تو کیا ہے واقعی اِس کو نہایت مفید پایا ہے یہ علاج آسان اور مفید تر ثابت ہوا ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالےٰ اب آپ کے معدہ کی کمزوری رفع ہو گئی ہوگی۔ اور نیز جسمانی کمزوری سے اب معتد بہ فائدہ ہو

گیا ہوگا تاہم آپ اپنی طبیعت کے جمیع حالات سے مفصل مطلع فرماویں۔ واللہ آپ کا فکر مجھے ہر وقت رہتا ہے۔

مدت ہوئی کہ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ نے اپنے حالات مجھے تحریر نہیں فرمائے۔ مجھے عزیزہ کا اکثر خیال رہتا ہے۔ تاکید فرماویں کہ وہ ضرور تحریر کریں تحریر فرماویں کہ عزیز نصر اللہ کی کیا حالت ہے اور اس کی صحت اب کیسی ہے۔ چونکہ عزیز مذکور مجھے پیارا بہت ہے لہٰذا میں اکثر اُس کی فکر میں سرشار رہتا ہوں۔

عزیز من! اپنا دل تو کیفیات سے پُر ہے۔ دل میں تھا کہ نیاز نامہ ہذا میں میں اُس میں سے کچھ عرض کرونگا۔ مگر میرے تھکے ہوئے ہاتھ نے یہ عذر کرکے کہ آلعزیز ابھی نقاہت میں کسی قدر مبتلا ہوں گے۔ اُن کی تحریر سے انکار کر دیا۔ اور کسی دوسرے وقت پر تحریر کرنے کا وعدہ کرکے مجھے ٹال دیا۔ لہٰذا نیاز نامہ ختم کرتا ہوں۔ مگر تاکید کرتا ہوں کہ آپ اپنی طبیعت کے حالات سے جلد جلد مطلع فرماتے رہیں۔ ہاں یہ عرض کرنا میں ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ ایام تعطیلات دسمبر میں یہاں تشریف لانے کا ارادہ نہ فرماویں کیونکہ اِن دنوں میں دیگر لوگ یہاں آئے ہوئے ہوں گے اور آپ کو چنداں لطف نہیں آویگا۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔

اُمید ہے اور نیز خدا کرے کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں والسلام

عزیزہ زہرہ بیگم و عزیز نصر اللہ و دیگر عزیزیان کو بہت بہت دعا و سلام

بیگم پورہ جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹/۱۲/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا مشکور ہوں۔ اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اب نقاہت کم ہونے سے آپ چلنے پھرنے کے قابل ہوئے۔ اللہ آپ کو تندرست اور خوش رکھے۔ میں نے مصلحتاً ایام تعطیلات دسمبر میں آپ کو تشریف لانے سے روکا تھا مگر معلوم ہوتا ہے کہ اپنی حالت کے لحاظ سے آپ نے اسے پسند نہیں فرمایا۔ لہٰذا عرض ہے کہ اگر ان ایام میں تشریف لانا چاہتے ہیں تو ضرور تشریف لے آویں۔ مگر ان ایام میں اور لوگوں کے آنے کے خطوط مجھے پہنچ رہے ہیں۔ اگر آپ تشریف لانے کا انہی ایام میں ارادہ فرماتے ہوں تو مطلع فرما دیں اور بے دریغ تشریف لے آویں۔

سردی کی شدت کے سبب میری صحت ان ایام میں اچھی نہیں ہے سرما زدہ ہو گیا ہے۔ اور میری صحت گرتی جاتی ہے۔

کئی دوائیں کرتا ہوں مگر شدت سرما سب کو بیکار کر دیتی ہے۔۔ اچھا

جو اللہ کو منظور۔ ابر رہتا ہے اور ابھی بارش کافی نہیں ہوئی۔ اُمید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بارش ہو کر رہے گی۔

شکر ہے کہ عزیزہ نصر اللہ آرام سے ہے۔ دعا ہے کہ اللہ اُس کو امتحان میں کامیاب کرے آمین۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۱ ۲/۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! پیارے مولوی صاحب! کل شام وقت جب کہ بارش اور ژالہ باری ہو رہی تھی اور رعد و برق اپنے کام میں ہمہ تن مصروف تھے اور آپ کا نیاز مند شانِ ایزدی کے نظارہ میں منہمک تھا تو آپ کا محبت نامہ شرف صدور لایا کھولا اور پڑھنا شروع کیا۔ میں اُس وقت کی اپنی اندرونی حالت کیا عرض کروں۔

نہ میری قلم اُس کو تحریر کر سکتی ہے اور نہ میرے الفاظ اُس کو

بیان میں لا سکتے ہیں۔ البتہ مختصر اور نہایت مختصر الفاظ میں کیفیت مذکور عرض ہے کہ جو حالت فضا بیرونی میں نمودار تھی اُس سے کہیں بڑھ چڑھ کر کیفیت اندرونی نیازمند کی پیدا ہو گئی۔ اپنے حواس اندرونی و بیرونی نے مل کر فضا بیرونی کا خوب مقابلہ کیا آنکھوں سے بارش تھی اور قلب و روح رعد و برق کا کام کرتے تھے۔ ابھی والا نامہ آنعزیز مکمل پڑھا نہ گیا تھا کہ یہ سماں نمودار ہو کر میرے جسم عنصری کو زمین کے ہموار گرانے کا باعث ہوا۔ مجھے اپنی اندرونی مصروفیتوں میں اس قدر انہماک ہوا کہ بیرونی فضا کی حالت کی کچھ خبر تک نہ رہی حتیٰ کہ نماز شام کا وقت بھی گذر گیا۔ مگر اپنی حالت میں کچھ فرق نہ آیا۔ اِس اثنا میں جو جو کیفیات گذریں اُن کا بیان تحریر و تقریر سے کہیں افزوں ہے۔ واللہ والا نامہ کیا تھا ایک شعلہ آتش الٰہی کا تھا جس نے میری ہستی کو جلا کر معدوم کر دیا۔ عشا وقت واپسی کی صورت پیدا ہوئی مگر واپسی مکمل نہ تھی۔ حتیٰ کہ کلاک نے صبح کے تین بجائے۔ پھر خاک آباد دُنیا میں امانت نمودار ہو کر بیٹھ گیا۔ اب تک یہ حالت ہے۔

شعر ؎ اگرچہ عرضِ ہنر پیشِ یار بے ادبیست
زبان خموش ولیکن دہاں پُر از عربیست

بیان کروں تو کیا کروں اور تحریر کروں تو کیا کروں۔

دل من داند و من دانم و دا ند دل من

خدا جانے وہ والا نامہ کیا تھا اور اس میں آپ نے کیا بھر دیا تھا۔ کہ واللہ اُس کے بغیر مکمل نظارہ نے میرے رخت ہستی کو جلا کر ایک دم میں راکھ کر دیا۔ مگر زر خالص بنا دیا۔ میرے عزیز! آپ کے سوزشوں اور آپ کے قلب کے اضطراب و قلق کو معلوم کر کے واللہ میرے دل میں افسوس تو ہرگز پیدا نہیں ہوتا از آنکہ یہی کچھ حضرات اور بارگاہِ معلّٰے سے مجھے ملا تھا وہی آپ کے نہایت محبت اور شفقت سے پیش کیا گیا۔ اپنے بضاعت میں واللہ اس کے بجز اور کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرات سے یہی کچھ مجھے ملا اور میں نے بہ تقاضائے محبت جو مجھ کو آپ سے ہے آپ میں اُسی کے رچانے کی آج تک سعی کی۔ گو آپ سوزشوں کی وجہ سے آپ شکایت ہی کیوں نہ کریں۔ مگر جن کو یہ آتش نصیب نہیں ہوئی وہ جان دے کر بھی خریدتے ہیں۔ لیکن آتش پرستانِ عشق اُن کو ایک چنگاری دنیا بھی حرام سمجھتے ہیں اور ہرگز نہیں دیتے۔

میرے پیارے اب تو یہ میرے بس کی بات نہیں رہی ہے کہ میں اس آگ سے آپ کو بچا سکوں۔ اب تو یہ دعا ہے کہ جیسے میں اس آتش میں مکمل جلا ہوں آپ ہر دو میاں بیوی اس میں مکمل اور پورے پورے جل جاویں۔ تا کہ آپ اپنے اصل مرکز میں واصل ہو جاویں۔ اور انبیاء و اولیاء کے زمرہ میں مکمل شامل ہو جاویں۔

میرے ہر دو پیارے عزیزو! دیکھا یہ عشق ہے جس کی وہ ہائی انبیاءؑ و اولیاءؒ

دیتے چلے گئے ہیں اور اس میں جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ آپ گھبرائیں نہیں ابھی مراحل عشق آپ کو طے کرنے ہیں پھر واصل بحق ہونا ہے۔

میرے پیارے عزیزو! آپ کا نیاز مند اسی آتش کا ایک انگارہ ہے۔ اور اسی کے احکام اُس پر ہر وقت جاری رہتے ہیں۔

مگر آپ یاد رکھیں اور یقین کر لیں کہ یہی ابراہیمی آتش ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر گلزار ہوئی تھی اور اس کو اللہ نے عوام فہمائش کے لئے تمثیلی عبارت میں قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ یہ دیکھنے والے کے لئے آگ ہے۔ مگر آخیر اور حقیقت میں گلزار ہے۔ آپ ہرگز گھبرائیں نہیں ایک روز یہ گلزار ہونے والی ہے۔ میں یہ معروضات بیان کرنے تو بہت چاہتا ہوں۔ مگر یارا لرزہ دار انگشتوں میں نہیں کہ تحریر کر سکوں۔ لہٰذا اسی پر اکتفار کرتا ہوں۔ اگر میری حالت آج رات زیادہ ۔ ادفتگی کی نہ ہوتی تو ارادہ تھا کہ آج میں عزیزہ زہرہ بیگم کی علالت کی جانب توجہ کروں۔ مگر نہ میں رہا اور نہ زہرہ بیگم کی علالت کا خیال پیدا ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب پھر ارادہ اس کا کروں گا۔ مگر ہوش سنبھلنے پر۔ آپ میری طرف سے اُن کو سلام دیویں اور تیز عیادت کریں انشاء اللہ تعالیٰ اُن کو آرام ہونے والا ہے۔ مقام فکر نہیں ہے۔ میں اچھا ہوں اور میری صحت اچھی ہے امید ہے آپ مع عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام۔ گھر میں و عزیز نصر اللہ و دیگر عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲/۳/۲۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامجات آں جملہ عزیزاں کے شرف صدور لائے۔ مشکور ہوں۔ بسم اللہ آپ ۲۸/۲ کو ضرور تشریف لاویں۔ میں منتظر اس روز اور چشم براہ ہوں گا۔

آپ میرے متواتر اور جلد جلد عدم ترسیل نیاز نامہ کی بہت شکایت تحریر فرماتے ہیں۔ بجا اور درست آپ تحریر فرماتے ہیں۔ اپنے ضمیر کو پیش کرکے عرض کرتا ہوں۔ کہ میرے دل اور میرے ضمیر نے کبھی اور کسی روز آپ کو فراموش نہیں کیا۔ جیسا کہ آپ کی روزانہ حالتیں اور نزول فیض الٰہی اس کے شاہد ہیں۔ باوجود ان خدمات کے آپ عدم تحریر نیاز نامہ کی میری شکایت تحریر فرماتے ہیں جو محض میرے ضعف عمر اور لرزہ انگشت کے باعث جلد جلد تحریر نہیں ہو سکتے۔ للہ ان کی زود نویسی کو معذور فرماویں۔ اور میری معذوری پر توجہ فرماویں۔ والسلام

گھر میں اور عزیز نصر اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰ ۲/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپ کا والا نامہ شرف صدور لایا اور شکر ہے کہ آپ خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔

میں خیریت سے ہوں مگر موسم بہار میرے مرض کے لئے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ ہفتہ میں ضرور کافی تکلیف ہو جاتی ہے! ازیں حالات جیسے وقت گذر رہا ہے اُس پر شکر ہے۔ میں کل تکلیف مذکور سے سہ روزہ دورہ سے فارغ ہوا ہوں۔ اس وقت آرام سے ہوں۔

آپنے مسجد کی تعمیر کی مدد کے لئے کوشش اور تاکید سے اصرار فرمایا ہے عزیز من! میں آپ کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں مگر میں آپ کی مالی حالت پر نگاہ کر کے ہرگز پسند نہیں کرتا کہ آپ ناقابلِ برداشت بوجھ کے نیچے دب جاویں۔ لہٰذا آپ اِس سے معاف فرماویں۔ مسجد تو انشاءاللہ تعالےٰ تعمیر ہو جاوے گی۔ مگر آپ کو میں کیوں مشکلات میں ڈالوں۔ میں آپ کا دوست صمیم ہوں۔ نہ کہ رسمی پیروں کا سا قزاق۔ واللہ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ میں امیر نہیں ہوں۔ ورنہ آپ کے بار میں نے کبھی کے ادا کئے ہوتے۔ اس پر یہ غضب اور ظلم تو میرا ضمیر ہرگز قبول نہیں کرتا کہ بجائے آپ کا

بوجھ ہلکا کرنے کے میں آپ پر اور بوجھ لاد دوں۔ آپ کا شکریہ ہے آپ معاف فرماویں۔ میں نے اس کا حضور سے بھی ذکر کیا تھا حضور نے آپ کی مالی حالت پر نگاہ فرما کر یہی فرمایا جو میں نے عرض کیا ہے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیز نصراللہ و بچی والے کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹ ۵/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: والا نامہ آلعزیز شرف ورود لایا۔ شکریہ ہے۔

شعر
للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردہ اسرار بروں

اللہ کا ہزار ہزار شکر اور حمد ہے کہ اللہ نے عزیز نصراللہ کو امتحان میں کامیابی عطا فرمائی۔ میں اس پر آپ کو اور عزیز کو مبارک باد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم عزیز کو ہمیشہ اُس کے مقاصد ظاہری و باطنی اور دینی و دنیاوی میں فائز المرام کرے۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔

عزیز نصر اللہ اور ان کے وکیل صاحب سے شیرینی امتحان کی نسبت گو میں بحث کرنی ہرگز نہیں چاہتا اور نہ مجھے سرزمین گوجرانوالہ میں آنے سے چنداں تامل ہے۔ البتہ مجھے اُس غلط دلائل اور غلط بحث میں ضرور عذر ہے جو خواہ مخواہ ادائے قرضہ شیرینی پر اٹھائی گئی ہے۔ بات یہ ہے کہ گو مجھے نہ یہ خواہش تھی اور نہ ہے کہ قرضہ مذکو یہاں اپنے مقام پر وصول کروں مگر مقروض کی ہشیاری حیران کن ہے کہ وہ یہ معمولی سا قرض قرض خواہ کے کس قدر مصائب اٹھانے کے بعد ادا کرنے کی نسبت اپنا ارادہ ظاہر کرتا ہے۔ قرضخواہ کی ذاتی تکالیف کا جو اُس کو اِس کی وصولی کے لئے برداشت کرنی پڑینگے اندازہ لگایا جائے تو ایک منصف دل کو معلوم ہو جاوے گا۔ کہ مقروض اپنی ترادیرنادہندگی کو حرکت میں لاتے ہوئے محض بدنیت نادہندگی پر عمل پیرا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ مقروض فی الواقعہ شیخان قریش کا صحبت یافتہ ہے جن کی بود و باش گوجرانوالہ میں ہے۔ جو ظاہر میں عدم ادائیگی کے لئے حیلہ جو اور باطن میں عدم ادائیگی پر قسم کھائے بیٹھے ہوتے ہیں۔ خواہ وہ مر بھی کیوں نہ جائیں مگر اپنے ارادہ باطل سے کبھی باز نہیں آیا کرتے۔ سچ ہے۔

شعر ؎ صحبت صالح ترا صالح کُند

صحبت طالح ترا طالح کُند

اب رہا یہ امر کہ مقروض کی جانب سے بار بار عذر پیش ہوتا ہے کہ قرض

وہاں ادا ہوگا جہاں بنائے مخاصمت پیدا ہوئی ہے۔ اس امر کے تسلیم کرنے میں قرضخواہ کو کوئی عذر نہیں ہے مگر آؤ دیکھیں کہ قرضہ لینے کا حق کہاں پیدا ہوا ہے۔ وہ مقام یہاں مصلے کی نشست کا ہے جو بیگم پور جنڈیالہ میں واقع ہے یہی جگہ اور یہی مقام تھا جہاں فہرست پیش ہوئی اور یہی مقام ہے جہاں پاس شدگان میں مقروض کا نام تحریر کیا گیا ہے تو فرمائیے کہ بنائے مخاصمت مذکور کہاں پیدا ہوئی۔ اندریں حالات اگر آسامی کسی حضرات قریش نما کی صحبت یافتہ نہ ہوتی تو ضروری اور لازمی تھا کہ وہ قرضخواہ کی تلاش دور و دراز میں کر کے اُسے قرض ادا کر کے اپنے بار سے سبکدوش ہوتی مگر صحبتِ کامل کے اثرات کا ایسا جادو نہیں ہے کہ کبھی فرو ہو سکے۔ اب قرضخواہ کی پختگی ارادوں کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ قرضخواہ میں ضعفِ عمر اور ضعفِ بصارت اور ضعفِ مرض از سر تا پا۔ مدہ ہیں اور اُس کو حرکت کرنا اور ہاتھ پاؤں ہلانا بھی دشوار تر ہے مگر وہ شوق اور عزم بالجزم وصولی قرضہ سے گوجرانوالہ میں جا کر وصول کرنے کو تیار ہے۔ اور مقروض کی جملہ تدابیر قریش پر پانی پھیرنے کو مہیا ہے۔ البتہ اب ڈر یہ پیدا ہو رہا ہے کہ مقروض کہیں گوجرانوالہ چھوڑ کر اور کہیں نہ بھاگ نکلے! اچھا دیکھا جائے گا۔ قرضخواہ بھی تعاقب کرنے میں پختہ کار ہے اور اُس کی نظر سے کچھ پنہاں نہیں ہے۔

میرا ارادہ تو پختہ تھا کہ ماہ مئی کے اخیر ایام میں میں گوجرانوالہ میں جلد حاضر

ہو جاؤں اور نزلہ اور زکام سے بھی مجھے گو نہ آرام پیدا ہو گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ پرسوں کی بارش سے میری پھر وہی حالت پیدا ہو گئی جس میں ابھی تک مبتلا ہوں۔ لہٰذا عرض ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ آرام ہونے پر میں اپنے حاضر ہونے کی تاریخ سے آپ کو مطلع کروں گا۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ وہ قریب ہو گی اور بعید ہرگز نہ ہو گی۔ آگے جیسا اللہ کو منظور ہے۔ میں ابھی تک نزلہ سے ہرگز فارغ نہیں ہوا مگر اُمید آرام کے قریب ہے۔ شکر ہے اکہ بلی والے عزیز کو زخم سے اب آرام ہے۔ اللہ کلی آرام عطا فرماوے۔ آمین۔ ثم آمین۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام

گھر میں و عزیز نصر اللہ و عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱ ۲/۶۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! قبل ازیں میں نیاز نامہ عرض کر چکا ہوں۔ جو شرف اندوز ملاحظہ ہوا ہو گا۔

میری طبیعت ابھی تک قدرے ناساز چلی جا رہی ہے۔ گو بخار مجھے چھوڑ گیا ہے مگر نزلہ ابھی تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔ جس سے میرا ارادہ آج خفیف سا مسہل کرنے کا ہے۔ امید ہے کہ اللہ اس سے آرام عطا فرما دیوے۔ تاہم میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ۴/۶ کو جالندھر جا ہونگا۔ اور دوسرے روز صبح یعنی بتاریخ ۵/۶ کلکتہ میل پر جالندھر سے سوار ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰½ بجے دن کے قریب گوجرانوالہ پہنچ جاؤنگا۔ کیا آپ اس روز میرے لاہور آنے سے پہلے لاہور اسٹیشن پر تشریف لا سکیں گے تاکہ میں آپ کے ہمرکاب آرام سے گوجرانوالہ پہنچ جاؤں۔ اگر مصروفیت ہو تو آپ لاہور تشریف لانے کی زحمت گوارہ نہ کریں میں اکیلا حاضر ہو جاؤنگا۔ البتہ اسٹیشن گوجرانوالہ پر میرے پہنچنے سے پہلے ضرور تشریف لے آویں تاکہ مجھے وہاں گھر تک پہنچنے کی سہولت حاصل ہو۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔

اس وقت میری طبیعت ہرگز صاف نہیں ہے لیکن عزیزہ زہرہ بیگم کی حالت پر غور کر کے میں نے موجودہ حالت میں سفر کرنے کی جرأت کی ہے۔ عزیزہ موصوفہ اگر میرے لئے دعا کریں تو میرا یہ سفر عسر سے یسر ہو سکتا ہے۔ کہ اس پر توجہ فرماویں گی۔

عزیز نصراللہ کو ادائے قرضہ میں تو اب کوئی حجت باقی نہیں دیکھا ہوشیار قرضخواہ وصول قرضہ کے لئے کیسے صحت اور جان کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ اس

میں گو حرص اور لالچ کارکنان ہیں مگر اپنا حق اور بالکل جائز حق ہے جس کی تاکید شریعت میں درج ہے۔

شعر ؎ لاتقرب الصلوٰۃ زنہی مراست یاد
واذا مر باد ماندہ کلوا واشربوا مرا

نصر اللہ سے اور ان کے وکیل سے بات کہتا ہوں اور سچی بات کہتا ہوں کہ بچہ اب بولو اب کیا علاج کرو گے کیا گوجرانوالہ چھوڑ جاؤ گے جہاں بھاگو گے۔ قرض خواہ کو تعاقب میں موجود پاؤ گے والسلام

گھر میں اور عزیز نصر اللہ ولی والے کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۱۱ جولائی ۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون۔ میں اس روز آپ سے رخصت ہو کر نو بجے شام کے قریب جالندھر پہنچا۔ اور دوسرے روز بہ سواری موٹر کار آٹھ بجے صبح سے پہلے میں بخیریت تمام گھر پہنچ گیا تھا۔ گھر پہنچنے پر مجھے عزیز محمد حسین کا ربہا سے فرستادہ تار ملا جو میری گھر سے غیر حاضری میں ۸ جولائی کا آیا ہوا تھا جس میں عزیز تحریر کرتا ہے کہ کام ختم

ہو گیا ہے اور میں ماہ حال کے آخری ایام میں گھر پہنچ جاؤنگا۔ اس کو پڑھ کر بڑی فرحت حاصل ہوئی۔ لیکن اُسی روز تین بجے بعد دوپہر عزیز کا خط ڈاک سے ملا جس میں تحریر ہے کہ میں کام پر سے اپنے کیمپ لوٹتے وقت جس کا فاصلہ تیس میل ہے۔ اپنی موٹر سائیکل پر سے پہیہ پھسلنے کی وجہ سے گر پڑا اور پنڈلی چھد گئی۔ اور ہاتھ کی ہتھیلی پھٹ گئی اور بہت سے چوٹیں جسم میں آئیں۔ ڈاکٹری علاج شروع ہے۔ اس سے بہت فکر پیدا ہوا جواب تک ہے اسی وجہ سے میں نے کل ایک تار عزیز کو اُس کی دریافت حالت کے لئے دیا ہے اور نیز ایک خط معرفت ڈاک ارسال کیا ہے۔ اُمید ہے اُن کو تار مذکور غالباً آج ملیگا۔ اللہ فضل کرے مجھے فکر پیدا ہو گیا ہے یہ خیال کر کے کہ عزیز کا خط مذکور اسی روز ۵ $\frac{۶}{۳۰}$ کا تحریر کردہ ہے۔ جس روز کہ اس کو چوٹیں آئیں مگر تار مذکور اس کے تیسرے روز بعد کے ارسال کیا ہے جس میں عزیز اخیر ایام ماہ حال میں آنے کا وعدہ کرتا ہے۔ یہ تار $\frac{۶}{۳۰}$ ۷ کا ارسال کردہ ہے اس سے قیاس پیدا ہوتا ہے کہ تار مذکور دیتے وقت عزیز کو صورت آرام معلوم ہوتی ہو گی۔ جس میں وہ آنے کا وعدہ کرتا ہے اور اپنی علالت کا ذکر تک نہیں کرتا۔ انشاء اللہ تعالےٰ اپنی چشم دل بھی ایسے ہی شہادت دیتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مگر تاوقتیکہ عزیز کا پیغام صحت نہ آجاوے۔ افکار سے میری رہائی مشکل ہے

میں آپ کی اور عزیزہ زہرہ بیگم و نصراللہ کی اُن عنایات کا جو مجھ پر آپ

صاحبان نے مبذول فرمائیں تہ دل سے شکریہ کرتا ہوں۔

میں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کا طالب ہوں۔

عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں و عزیزہ نصراللہ و دیگر عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲/۳/۴۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: آپ کے کئی والا نامجات مجھے پہنچے مگر میں اس قابل نہیں
تھا کہ جواب میں آپ کو نیاز نامہ تحریر کر سکوں۔ معاف فرماویں۔ اب کچھ افاقہ
کی صورت پیدا ہوئی ہے لہذا نیاز نامہ گذارش ہے۔ میری داستان افکار و غم
حسب ذیل ہے جب سے میں آپ سے رخصت ہو کر گھر آیا ہوں۔ مجھے غم و الم
کے لشکر نے ایسا نرغہ میں لیا کہ پرسوں رات سے قبل رہائی محال نظر آتی
کہ جب میں آپ سے رخصت ہو کر گھر پہنچا تو عزیز
محمد حسین کے تار بر ہمارے آئے ہوئے ملے کہ کام ختم ہو گیا ہے۔ میں ماہ حال کے
آخیر ایام میں گھر آ جاؤں گا۔ اسی روز جب بعد دوپہر چار بجے تو عزیزہ مذکور کا خط

تار مذکور سے چند روز پہلے کا تحریر کردہ تھا ملا۔ جس میں اپنی حالت علالت تحریر تھی کہ میں کام سے کیمپ کو آتے ہوئے موٹر سائیکل سے گر پڑا اور کئی زخم آئے اور جسم چور ہے۔ اس وقت زخم دُھل رہے ہیں۔

اس خط کے دیکھنے سے حواس اڑ گئے اور آپ میری حالت قیاس فرما سکتے ہیں۔ اس پر میں نے عزیز کو تار دیا اور دریافت کیا کہ اب کیا حال ہے اس کا جواب ہفتہ بعد آیا۔ تار میں تحریر تھا۔ کہ زخم کسی قدر اچھے ہیں مگر صحت کی حالت پر فکر ہے۔ اور کمزوری بے شمار ہے۔ اس سے میرے افکار میں بے شمار اضافہ ہوا اور میری طبیعت زمین پر جا پڑی۔ حیران تھا کہ اب کیا کروں۔ میں نے برہما کو دریافت حال عزیز کے لئے بہت سی تاریں مختلف مقامات کو دیں۔ مگر کام ختم ہونے سے عزیزاں بے پتہ تھے۔ سب کی سب تاریں واپس آگئیں ان تاروں کی تعداد پندرہ سے زائد تھیں۔ اس پر میں ۲۴ کی صبح کو جالندھر گیا۔ اور اپنے ایک دوست مہتاب دین کو جو وہ جالندھر کا باشندہ اور برہما میں بمقام رنگون ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہے۔ تار دی کہ عزیز کا حال دریافت کر کے جواب دے۔ چونکہ وہاں سے عزیزان بہت فاصلہ پر ہیں۔ اُن کا جواب بکم ماہ حال تک کوئی نہ آیا۔ حتیٰ کہ ایک و دو کے مابین رات کو یہاں گھر سے گیارہ بجے رات کے خاص آدمی جالندھر میرے پاس پہنچا جس کے پاس عزیز مذکور کا اپنا تحریر کردہ ایک خط تھا۔ اور نیز ایک تار تھی جو فرستادہ عزیز تھی۔ ان میں

تحریر تھا کہ زخم اچھے ہو گئے ہیں۔ مگر کمزوری ابھی باقی ہے جو بیس روز تک شاید رفع ہو گی۔ اس پر میں دوسری صبح یعنی ۲ کو گھر آ گیا۔ اور میری اور تمام کنبہ کی جان میں جان آئی۔

لیکن اِن دو ہفتہ کے دوران میں جو افکار اور غم و الم نے میری حالت تباہ کی وہ اللہ ہی جانتا ہے کیونکہ مار گزیدہ از ریسمان می ترسد کی میری حالت عزیز مرحوم کے صدمہ سے ہو چکی ہے۔ ان ایام کے دوران میں کھانا اور سونا بالکل ترک ہو گیا اور ہر وقت فکر و غم دل و دماغ پر مسلط تھے اور پریشانی اور اضطراب کے دریا میں میں ہر وقت ڈوبا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ یکم اور دو کے مابین رات آئی۔ اور اللہ نے اِن غم و الم کا خاتمہ کر دیا۔ اِس دوران ایام میں گو بہت سے پیغام تسلی آمیز پے در پے صادر ہوتے تھے۔ مگر بیرونی فضا ان کو مکدر کر چھوڑتی تھی یہ ایام میری زندگی کے خاص تکلیف دہ گذرے ہیں۔ بلا شبہ پیغامات الٰہی مذکورہ کے مطابق اِن غموں کا خاتمہ ہوا۔ مگر عجیب طویل حالت غم تھی۔ جو پہلے زندگی بھر میں دیکھنے میں کم آیا ہے۔ مگر الٰہی توبہ! الٰہی توبہ!

یہ حالات رہے جس سے میں نیاز نامہ آپ کی خدمت میں عرض نہیں کر سکا تھا۔ اب کچھ ہوش سنبھلی اور نیاز نامہ عرض ہے۔

عزیزہ زہرہ بیگم سے بعد سلام عرض ہے کہ شکر ہے اللہ نے آپ کو علالت بدنی سے آرام عطا فرمایا ہے اور نیز آپ کی حالت رُوحانی میں ترقی

بخشی ہے اللہ آپ کو مبارک کرے اور میرا دعا و سلام قبول فرماویں۔
امید ہے۔ عزیز نصر اللہ خیریت سے ہونگے۔ میرا اُن سے دعا و سلام
فرمادیویں۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲۲ بیشاکھ

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام مسنون! دالانامہ آلعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ بیمار عزیز
اپنی بیماری کے لحاظ سے اس وقت اِس مرحلہ میں ہے کہ دوسرے تیسرے روز
اُس کا بخار اُتر جاتا ہے مگر پھر ہوجاتا ہے۔ وہ کمزور بہت ہوگیا ہے۔ اُمید
ہے کہ ذاتِ الٰہی اُسے شفا عطا فرماوینگے۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔ میرا یہ نیاز نامہ صرف
آپ سے اپنی دشواری زندگی عرض کرنے کی غرض سے تحریر ہوا ہے۔ یہ دشواری
مجھے ہمیشہ اور ہر حالت میں لاحق حال رہتی ہے۔ مگر اکثر اوقات اِس کا ایسا
غلبہ ہوجاتا ہے کہ میں اس کے ہاتھ سے مجبور ہوجاتا ہوں اور طبیعت ہاتھوں
سے باہر نکل جاتی ہے واللہ اسی کشمکش میں اب تک عمر گذری اور فی الواقعہ
بہت بُری اور بڑی بے مزہ گذری۔ اس سے پہلے خواہ اس وجہ سے کہ قوای

جسمانی پُر زور اور برداشت کے قابل تھے! اور خواہ اس سبب سے کہ اپنے پر غلبہ رُوحانی اور عالم ثانی کا اس قدر زور نہیں تھا جس قدر کہ اب ہے۔ وقت بادلِ ناخواستہ گذرتا گیا۔ مگر اب وہ وقت آ گیا ہے کہ قوای جسمانی کمزور ہو گئے ہیں۔ اور روحانیت پر زور غلبہ میں آ گئی ہے۔ لہٰذا یہ طرز سابق و گذشتہ اپنی بقا یا عُسر گذرنا دشوار اور محال ہو گیا ہے۔ میری اپنی حالت ناگفتہ بہ کے لحاظ سے میں پُر زور الفاظ میں عرض کرتا ہوں کہ میں ایسی پُر درد حالت میں ہوں۔ کہ خواہ کوئی کافر حالت پر درد نزع میں کیوں نہ ہو وہ میرے جیسا پُر از قلق حالت میں نہیں ہو سکتا۔ میں ہر وقت اپنے میں ایک پُر سوزش ایسی آتش پاتا ہوں کہ وہ ہر وقت مجھے جلائے جاتی ہے اور ایک دم چین سے بیٹھنے نہیں دیتی۔ اس پر میں نے بغور و تفحص دیکھا ہے کہ اس سے صورت آرام پیدا ہو سکے تو کس طرح سے۔ اُس کا صرف ایک واحد علاج ہے اور اُس کے بجز اور کوئی نہیں ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں اپنے جسمانی عوارضات اور تفکرات تو اچھین و قلبی سے ایسی فراغت حاصل کروں کہ مجھ میں صرف سلطنت روحانی کی حکمرانی باقی رہ جائے۔ اس حالت میں پھر ایسا سرور اور نشہ میرے پر حاوی ہو جاتا ہے۔ کہ مجھ کو کسی جسمانی تفکرات اور اس کے درد و الم کی خبر نہیں رہتی۔ اگر یہ حالت نہ ہو تو میں نزع کافر سے بدتر حالت میں ہوں۔ پھر میں نے نہ صرف اب بلکہ ہمیشہ سے اس حالت میں رہنے کی جستجو کی ہے اور اب بھی کرتا ہوں اور مجھے

اس کے سوائے اور کوئی حالت نہیں سوجھتی کہ میں کہیں دور و دراز فاصلہ پر چلا جاؤں
اور اپنی اصل حالت پیدا کر کے پیوند زمین ہو جاؤں آپ جانتے ہیں کہ یہ کون ظالم
طاقت ہے جو میری کمزوری اور میرے بوڑھاپے پر بھی رحم نہیں کرتی اور پیرانہ
سالی میں مجھے جلا وطنی پر مجبور کرتی ہے یہ محض عشق ہے جس نے نہ کسی پر کبھی رحم
کیا ہے اور نہ مجھ پر کرے گا۔ بالضرور ہے کہ یہ مجھے خاک میں رولا کر اور ملا کر
چھوڑے گا۔ اور عنقریب ایسا ہوتا مجھے معلوم ہوتا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ ایسی کونسی جگہ ہے جہاں میں اس ظالم عشق کی چھری کو اپنے گلے پر رکھوں۔
یہ بات اور یہ مقام میری سمجھ میں اب تک نہیں آتا۔ اس کے لئے میری نظر
صرف دو مقامات پر اٹھتی ہے۔ ایک گوجرانوالہ اور دوسرا ہلوارہ ضلع لدھیانہ
جہاں چوہدری جھنڈے خاں ہے۔ فرق یہ ہے کہ گوجرانوالہ آپ میرے اصل
حال سے واقف ہونگے اور جھنڈے خاں اصل حالت سے ناواقف تر ہے۔
کیونکہ اُس کی اپنی حالت میری حالت سمجھنے کے قابل نہیں ہے۔ میں یہ بھی
چاہتا ہوں۔ کہ میرا مقام عوام کے شور و غل سے پاک ہو اور اہل حال کے بجز
میرے پاس کوئی نہ آنے پائے۔ اس کے بجز اور یہ کہ میں اپنا کھاؤں اور اپنا
پیوں کسی کا دست نگر نہ ہوں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے طبیعت قطعاً نفور اور گریزاں
ہے۔ آپ میرے حالات سے واقف تر ہیں۔ تحریر فرما دیں کہ میں کونسی جگہ پسند
کروں۔ ایک سابقہ تجویز یہ بھی تھی کہ میں اپنے گاؤں کے باہر مکان بنا کر علیحدہ

رہنا اختیار کروں۔ مگر دیکھتا ہوں کہ یہاں رہ کر میں اُن تفکرات اور بکھیڑوں سے بچ نہیں سکتا جن سے میں گریزاں ہوں۔ لہٰذا میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ میں ان ہر سہ مقامات سے کونسا مقام رہائش اختیار کروں۔ آپ اس پر اپنی آزادانہ رائے بعد غور و فکر تحریر فرماویں۔ کسی محبت اور خود غرضی کو اس میں ہرگز ہرگز شامل نہ کریں سخت تاکید ہے آپ میرے اور میرے ظالم عشق سے ناواقف نہیں ہیں یہ ظالم میری پیرانہ سالی میں مجھے اب ناچ نچانے لگا ہے۔ جب یہ حکم دیتا ہے تو میں ناچونگا اور ضرور ناچونگا۔ بلکہ دعا اور آرزو تو یہ ہے کہ خدا کرے یہ میرا ناچ پسند اور قبول ہو۔ واللہ اس کے ہاتھ سے روتا اور پیٹتا ہوں۔ جلتا ہوں اور راکھ ہوتا ہوں۔ جلنے کے لئے پھر زندہ ہو جاتا ہوں شب و روز یہی کام ہے اور اسی سے واسطہ ہے۔ اللہ نے کسی کے نصیب اوراد کئے اور کسی کی قسمت میں وظائف، وہ لوگ آرام میں ہیں مگر میری قسمت میں سوزش اور جلن۔ بے قراری اور قلق تحریر فرمایا جس کو میں شب و روز بلکہ ہر آن اور ہر لحظہ برداشت کرتا ہوں اور کروں گا۔

دل تو عشق کے شعلوں سے پر ہے وہ نکالے سے نکلتے نہیں ہیں اور بجھانے سے بجھتے نہیں ہیں۔ پر ان کا علاج اس کے بجز کیا ہے کہ میں ان میں جل مروں اور راکھ ہو کر ہوا میں اڑ جاؤں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ بعد غور جواب سے جلد مشکور فرماویں۔ آپ عشق کے مراحل سے واقف ہیں۔ مزید تحریر کی ضرورت نہیں ہے والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزاں کو دعا اور سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۸ ۸/۳

عزیزالقدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا مشکور ہوں۔ عزیز ریاض الٰہی تک بخار سے بیمار چلا جا رہا ہے گو اب بخار خفیف اور کسی وقت فرو ہو جاتا ہے طبیب کہتے ہیں۔ کہ اب قریب ہے کہ بخار قطعاً رفع ہو جاوے۔ انشاءاللہ تعالےٰ مجھے بھی ایسی ہی اُمید ہے۔

آپ نے میرے لئے جگہ قیام گوجرانوالہ پسند فرمائی ہے اور جو اس پر دلیل تحریر فرمائی ہے کہ آپ میرے حال سے واقف وہاں تشریف رکھتے ہوں گے۔ جو اور کسی جگہ میں یہ فائدہ اور آرام نہیں ہے۔ واقعی اس پر میں بھی صاد کرتا ہوں۔ اور اُس کو پسند کر کے عرض کرتا ہوں کہ درست ہے۔ لیکن اب امر متنازعہ فیہ یہ ہے کہ ایسی وہاں جگہ کون ہے جو آبادی سے باہر بھی ہو اور قریب بھی اور اغیار سے خالی بھی ہو۔ اور وہ کس طرح سے حاصل ہو گی۔ جگہ بھی ایسی ہو کہ مجھے میرے تمام آرام اُس میں موجود ہوں۔ اگر ایسی جگہ آپ کی نظر میں ہو تو مجھے اُس سے مطلع فرما دیں۔ نیز اُس کی جملہ کیفیت تحریر فرما دیں۔ مشکور ہوں گا۔

اپنی طبیعت کی اداسی اُسی نہج پر ہے جیسا کہ پہلے نیاز نامہ میں عرض کی گئی تھی واللہ مجھے حیرت پر حیرت ہے کہ میں اس ظلمت آباد میں کیونکر سکوت

پذیر ہوں۔ تمام دُنیاوی جہاں مجھے ظلمت کدہ نظر آتا ہے اور اُس میں اب رہنے کے لیئے ایک دم دل نہیں چاہتا اس میں ہرگز شبہ نہیں کہ اگر مجھے فراغت اور تنہائی حاصل ہو تو میرا کالبد عنصری ظلمت کدہ دنیا میں ہوگا۔ مگر میں کہیں اور عالم میں ہونگا جو تمام تاریکیوں سے پاک اور تمام اضطرابے سے بری ہے۔ واللہ میں حالت مذکورہ کی سرتوڑ تلاش میں ہوں اگر وہ مل جاوے تو زہے قسمت۔ طیر فی القفس کی مثال میری حالت کی نسبت گری ہوئی مثل ہے۔ میری حالت اُس سے مزید خراب اور بدتر ہے۔

شعر ؎

شب تاریک و بیم موج گرداب چنیں حائل

کجا دانند حال ما سبکباران ساحل ہا

میرے آنے کی صورت میں میں ہوں گا۔ اور سمی مہند ہوگا اور بس۔ آپ مکان مذکور اور اُس کی کیفیت حالات سے مطلع فرمادیں امید ہے آپ جواب سے جلد مطلع فرمادینگے۔

نیز امید ہے کہ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹ ستمبر ۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون۔ والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا مشکور ہوں۔ میرا دل تو آرزومند تھا اور اب بھی ہے کہ حاضر ہو کر مقامات مجوزہ آنعزیز دیکھتا لیکن عزیزہ صاحبہ کے بخار کی علالت نے مجھے متفکر اور پریشان کر رکھا ہے اور ابھی تک عزیزہ کو صورت آرام پیدا نہیں ہوئی۔ آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ ضرور دعا کریں۔ کہ خداوند کریم عزیزہ کو شفا کامل عطا فرما دے۔ میں بھی پانچ روز سے بعارضہ تنفس بیمار رہا ہوں۔ اسی وجہ سے کل مسہل کیا تو صورت آرام ہویدا ہوئی ہے۔ اور کل چار بجے سے آرام معلوم ہوتا ہے۔

آپ نے اپنی یہاں تشریف آوری کا ارادہ تحریر فرمایا ہے بسم اللہ آپ ضرور تشریف لاویں میں اس روز چشم براہ ہونگا۔ مگر آپ یہ ضرور بواپسی ڈاک تحریر فرماویں کہ آپ ۱۹ کو تشریف لاوینگے یا ۲۰ کو تاکہ میں کہیں اس روز ادھر اُدھر نہ جا سکوں۔ تاکید ہے۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آتے وقت آپ بکس ہیڈک کیوڑا اور چاء لاہور سے خرید کر لیتے آویں۔ سو اُن کی نسبت عرض ہے کہ میں نے ہر دو اشیا قبل ازیں منگوالی ہیں۔ لہٰذا اب آپ اُن کے خریدنے اور لانے کی زحمت نہ فرماویں۔

قبل ازیں امساک باراں یہاں بہت ہوا جس سے فصلیں خراب ہو گئیں۔ مگر پہلے ۳۱ دسمبر ۳۰ء ماہ حال کو یہاں کافی بارشیں ہوئیں۔ اور اب کل سے مکرر بارش ہو رہی ہے۔ کل کافی بارش ہوئی تھی اور آج بے شمار بارش چار بجے صبح سے سات بجے تک ہوتی رہی ہے۔ اللہ نے بڑا فضل کیا ہے ورنہ قلبہ رانی اور کاشت فصل ربیع محال نظر آتی تھی اور سب خیریت ہے اگر فکر ہے تو عزیز صاحب کی علالت کا فکر دامن گیر ہے۔ عزیز پر اللہ اپنا فضل کرے آمین

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۹/۳ ۱۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! کل والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے میں اپنی حالت کیا عرض کروں عجیب کشمکش میں ہوں۔ ایک طرف تو اپنی حالت آرام لینے نہیں دیتی اور دوسری طرف سے عزیز صاحب کی علالت بخار نے مجھے سخت پریشان کر رکھا ہے۔ واللہ یہاں کوئی ایسا اصلی غم خوار اور غم غلط کرنے والا شخص نہیں ہے۔ جو میری طبیعت کے بار غم سے اپنی غم خواری کے ذریعہ ایک دم کے لئے بھی۔ مجھے ہلکا کر سکے اگر ہیں تو دوسرے عالم میں ہیں۔ جب وہاں جاتا ہوں تو وہ ضرور غم غلط کر دیتے ہیں۔ مگر یہاں کی فضا اُس عالم میں جانے کے لئے دن کو اور زیادہ وقت کے لئے اجازت نہیں دیتی۔ لہٰذا عجیب مصائب سے سابقہ پڑ رہا ہے۔ اللہ ہی اس دریائے مصائب سے پار لگائے۔ ورنہ میری تدابیر اور سعی بے سود ہے۔ چاء اور ہینڈک کیور میرے پاس موجود ہیں۔ ان کے ترسیل کی تکلیف نہ فرماویں۔ والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۹/۴ ۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ الحمدللہ کہ عزیز صاحب کو پرسوں سے بخار چھوڑ گیا ہے اور اب عزیز آرام اور صحت سے ہے۔ مگر کمزوری اس قدر ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا اور نہ اچھی طرح سے بول سکتا ہے۔ لیکن اُمید ہے کہ چند روز میں عزیز یہ کمی پوری کرے گا۔ اللہ کا ہزار ہزار اس پر شکر ہے۔

میں تین چار روز کو ہلوارہ ضلع لدھیانہ جانے کا ارادہ کرتا ہوں۔ کیونکہ چودھری جھنڈے خاں سکنہ ہلوارہ مدت سے تقاضا کر رہے ہیں۔ یہ ارادہ تاہنوز پختہ نہیں ہے۔ شاید پختہ ہو جائے۔ تو چلا جاؤں گا۔ ورنہ اُن کو آنے سے انکار تحریر کر دوں گا۔ امسال قبل از وقت تنفس کی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ اور سفر میں اس سے ڈر لگتا ہے اور کہیں جانے کو اس وجہ سے دل نہیں چاہتا۔

اُمید ہے آپ خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۲/۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپ کے والا نامہ جات شرف صدور لائے۔ لیکن میں اپنی علالت کی وجہ سے جواب میں نیاز نامہ عرض نہیں کر سکا۔ معاف فرما دیں۔ حالات یہ ہوئے کہ حضور والا سے رات کے کاموں میں از مقدار معینہ کمی کام کرنے کا الزام اکثر مجھ پر عائد ہوتا تھا۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ دیوان خانے میں حکیم صاحب رات کو اکثر شور و غوغا رکھتے ہیں۔ اور جیسی کافی یکسوئی اور دلجمعی کی ضرورت ہے نہیں ہونے دیتے۔ میں نے اس سے اُن کو روکا بھی بارہا ہے لیکن وہ روکنے پر اور تیز ہوتے رہے اور ہوتے ہیں۔ اور رات بھر اپنی خدر اور نشہ کی حالت میں سخت مانع یکسوئی کے ہیں۔ اندریں حالات میں نے ارادہ کیا۔ کہ میں مسجد کے متصل نو تعمیر کردہ مکان میں رات کو جا قیام کروں۔ چنانچہ میں نے اُس کی سفیدی وغیرہ کرائی اور ارادہ داخلہ مکان کا کیا۔ لیکن اللہ کی شان ان دنوں مجھے نزلہ سے زیادہ تکلیف ہو رہی تھی۔ تاہم میں بیرونی مکان مذکور میں چلا گیا اور ازالہ نزلہ کی غرض سے میں نے مسہل کیا۔ مسہل تو اچھا ہو گیا۔ مگر اسی روز بخار ہو گیا جس سے تقریباً ہفتہ بھر میں تکلیف میں رہا۔ اب کل سے بخار سے آرام ہوا ہے۔ بخار ہونے پر میں واپس دیوان خانہ آ گیا تھا

اور ابھی یہاں ہی ہوں۔ مزید آرام ہونے پر میری مکان مذکور میں واپسی ہوگی۔ بقایا نزلہ تا ہنوز موجود ہے۔ شاید آپ میرے نقل مکان کی ضرورت کو چنداں نظر اہمیت سے ملاحظہ نہ فرماویں۔ لیکن میرے لئے یہ نہایت ضروری اور عظیم تر ہے۔ کیونکہ اپنی زندگی کی علتِ غائی محض استرضائے حضور ہے اور بس۔ از آنکہ میں تو لاشئے ہوں اوّل و آخر اور ظاہر و باطن حضور ہی حضور ہیں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزہ نصراللہ و دیگر عزیزوں کو دعا وسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۹/۱۱/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں کیا عرض کروں۔ گو بہت دن ہوئے مجھے بخار سے آرام ہو گیا تھا۔ مگر تاہنوز نزلہ سے نجات نہیں ملتی۔ گو پہلے سے معتدبہ کمی ہے۔ اندریں حالات میرا آپ کے ہاں ان دنوں حاضر ہونا دشوار ہو گیا ہے۔ یہ سب کچھ موسم کی سردی کا موجب ہے اور ابھی سردی روز بروز ترقی پر ہے۔ میں اپنی بیماری سے ڈر کر حاضری موجودہ

کے ارادہ کو ملتوی کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ اگر زندگی نے وفا کی تو میں انشاء اللہ تعالےٰ موسم گرما آئندہ میں ضرور حاضر ہونگا۔

میں مشکور ہوں کہ آپ نے مثنوی شریف کی تمام جلدوں کی جلد بندی تیار کرالی ہے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ اب رہا یہ سوال کہ وہ میرے پاس کیسے پہنچیں۔ عرض ہے کہ اُن کی ترسیل ڈاک سے خواہ مخواہ خرچ فاضلہ کا بار ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جب آپ تشریف لاویں ہمراہ لیتے آویں مگر یہ ضروری ہے۔ کہ اُس روز آپ نے بھوگیور میں پہنچنے کے وقت سے ضرور مطلع فرمادیں۔ تاکہ ہمارا آدمی وہ کتابیں اُٹھا کر آپ کے ہمرکاب آجاوے۔ نیز میں یہ عرض کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ از آنکہ یہ عرض آپ کے لئے مفید تر ہوگی۔ کہ اگر آپ کا ارادہ تعطیلات دسمبر میں تشریف لانے کا ہو تو آپ ٹھیک شروع تعطیلات میں ہی تشریف لے آویں ورنہ توقف کرنے سے دیگر لوگ بھی شاید کئی یہاں موجود ہونگے۔ آئندہ آپ دانا ہیں جیسا مناسب خیال فرماویں۔ اُس پر عمل فرماویں جیسا ارادہ شریف ہو آپ اُس سے مجھے مطلع فرمادیں۔

نیز عرض ہے کہ آتے ہوئے چار چینی معلومہ ایک سیر بختہ اور نیز خورشید عالم جنتری لاہور سے ضرور لیتے آویں۔ تاکید ہے۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزاں بخیریت سے ہوں گے۔ والسلام

نیز عرض ہے کہ کتب مذکورہ کی مزدوری واخراجات سے مطلع فرمادیں

تاکہ میں بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال خدمت شریف کروں۔ تاکید ہے۔

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۱۲/۳/۳۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آلعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ گو میں نے اپنی علالت بخار معمولی خیال کر کے اپنے سابقہ نیاز نامہ میں عرض نہیں کی تھی مگر اس کے طوالت پذیر ہونے سے ڈر کر عرض ہے کہ دوسرے روز جالندھر سے گھر کو روانہ ہونے سے پہلے مجھے بخار ہو گیا تھا اور اب تک جاری ہے۔ کسی وقت چوبیس گھنٹہ میں فرو بھی ہو جاتا ہے مگر پھر ہو جاتا ہے اور دیر تک رہتا ہے۔ افسوس ہے کہ حکیم صاحب یہاں نہیں ہیں۔ اور میرے یہاں آنے سے پہلے کے گئے ہوئے ہیں۔ ارادہ ہے کہ اُن کی تلاش میں کسی کو ارسال کروں۔ آپ کے والا نامہ سے عزیز ناصر کی نسبت پڑھ کر مجھے بے شمار فکر پیدا ہوا ہے۔ بخار کی شدت کی حالت میں زیادہ کوشش تو نہیں کر سکا۔ لیکن سعی سے فارغ بھی نہیں رہا ہوں۔ ہرگز محال نہیں ہے کہ اللہ عزیز کے بلیات کو رد فرما دیوے۔ میں تو ناچیز اور ہیچمدان ہوں۔ لیکن مولےٰ قوی تر است ہمارے

حضرات کی شان اعلےٰ ہے۔

شعر؎ اولیا را ہست قدرت از الٰہ

تیر جستہ باز گرد انند ز راہ

زیادہ اور مفصل مجھ سے تحریر نہیں کیا جاتا۔ مگر یہ ضروری عرض ہے کہ آپ فکر نہ فرماویں۔ عزیز پہ اللہ فضل کرے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ مقام فکر نہیں ہے۔ والسلام۔ اس وقت بھی مجھے بخار ہے۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور مورخہ ۱۲/۲۰ ۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! بہت دن ہو رہے ہیں کہ میں اپنی علالت کی وجہ سے آپ کو نیاز نامہ تحریر نہیں کر سکا۔ مگر میں اس اثنا میں اس فکر اور حیرت سے خالی نہیں رہا ہوں۔ کہ آپ کی طرف سے بھی تحریر والا نامہ میں کچھ بے اعتنائی سے کام لیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ خیر کرے اور موجب بجز کثرت مشاغل دیگر مبلو۔ آمین۔ گو چشم بصیرت عزیز ناصر کی نسبت تسکین دلاتی رہتی ہے مگر آپ کی طرف سے عزیز کے حالات خیریت کا نہ آنا میرے لئے فکر افزا ہے۔ بواپسی ڈاک عزیز کے

حالات سے مطلع فرماویں ۔ میں اپنے حالات کیا عرض کروں ۔ جیسا کہ پہلے آپ کو معلوم ہے میں نزلہ سے بیمار تھا اس پر بخار کا اضافہ ہو گیا ۔ بہت دنوں کے بعد ان سے آرام کی صورت ہوئی تو پھر دانتوں کی درد شدت سے جاری ہو گئی اس سے بہت دنوں سخت تکلیف رہی ۔ جس سے بمشورہ حکیم صاحب ان پر جونکیں لگوائیں جس سے ان زخموں سے دوپہر سے رات تک بے شمار خون جاری رہا ۔ ادویات سے بند کیا گیا ۔ ان تمام عوارضات سے مجھے کمزوری بے شمار ہو گئی ہے ! اب عوارضات مذکورہ سے اللہ نے آرام دے دیا ہے ۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کمزوری رفتہ رفتہ رفع ہو جاوے گی ۔ آپ نے اپنی تشریف آوری کی تاریخ سے مجھے اب تک مطلع نہیں فرمایا ۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے ۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون: والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں اچھا ہوں لیکن شکایت مرض سے فارغ نہیں ہوں۔ تاہم شکر ہے کہ وقت گذر رہا ہے۔

آپ نے شجرہ مطہرہ کی نسبت کچھ تحریر نہ فرمایا کہ اُس کی تجویز آپنے کیا کی۔ اور اُس میں اب کیا ہو رہا ہے۔ اُمید ہے آپ مطلع فرما دینگے۔ تعمیر مکان جدید کی نسبت عرض ہے کہ اب خشت ہائے بھٹہ سے آنی شروع ہو گئی ہیں اور چاہ متعلقہ مکان مذکور کی نالی یعنی کوٹھی بن رہی ہے جو عنقریب مکمل ہو کر اتار دی جاوے گی۔ اور پھر بعد رمضان شریف تعمیر مکان ہو گی۔ ماسٹر رحمت علی صاحب آپکے بعد تشریف لائے تھے اُن سے مشورہ کیا گیا اور تمام سامان اور مصالح تعمیر کی خرید اُن کے ذمہ لگائی گئی اور اُنھوں نے اِس کو خوشی سے قبول فرمایا۔ اس پر ان کو تین صد روپیہ بالفعل دیا گیا ہے اور حسبِ ضرورت ہم ان کو دیتے جاوینگے۔

آپ دعا کریں کہ خداوند کریم مکان مکمل فرما دیویں۔

اُمید ہے آپ اپنا روحانی و قلبی کام سعی سے کرتے ہوں گے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام

جملہ حضرات شعرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۸ / ۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! جناب کے چند دالانامجات معہ شجرہ طیبہ شرف صدور لائے بہت بہت شکریہ ہے۔ عزیز من! میں آج کل کی اپنی روحانی حالت کیا عرض کروں اکثر اوقات یہ پرواز میں رہتی اور واپسی سے غیر معمولی پرہیز کرتی ہے۔ باوجودیکہ موسم کی سردی سے جسم اکثر بیمار رہتا ہے تاہم روحانی پرواز میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑتی۔

سب کہتے ہیں کہ فقرا کو آخیر عمر میں ایسا ہی معاملہ پیش آیا کرتا ہے۔ میرے نیاز نامہ ہذا کے تحریر کرنے میں تین امور سے توقف آیا (۱) موجب مذکورہ، (۲) جسمانی خرابی صحت (۳) کاروبار تعمیر مکان اور نصب چاہ۔ شکر ہے کہ نصب چاہ مکمل ہو گیا ہے۔ مگر فراہمی مسالہ تعمیر میں سرتوڑ کوشش ہو رہی ہے مگر بھٹوں میں اینٹ کافی موجود نہ ہونے سے مشکلات پڑ رہی ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ عمل تو ہونے کی امید ہے، مگر دیکھئے کس نہج سے۔

شجرۂ شریف کو میں نے اب تک صرف ایک دفعہ پڑھا ہے۔ پڑھتے وقت جب میں آخیر اشعار پر پہنچا تو میں نے آخیر اشعار اپنی مذمت میں پائے۔ از آنکہ جو صفت کسی میں ہرگز نہ ہو اگر اس کی صفت مافوق الحقیقت بیان کی جاوے

تو واقعی مذمت ہوتی ہے واللہ میں ان کا مصداق ہرگز نہیں ہوں۔ اشعار مذکور پڑھتے مجھے اس قدر شرم آئی کہ واللہ میں عرق سے پانی پانی ہو گیا۔ شجرہ شریف کو دوبارہ پڑھنے کی مجھ میں اب تک جرأت نہیں ہوئی۔ یہی موجب ہے کہ میں اس کی نسبت آپ کو کچھ تحریر نہیں کر سکا! اور اس معاملہ کو میں نے آپ کی ملاقات کے وقت پر رکھا۔ کاغذات خطوط کی نسبت عرض ہے کہ یہ کاغذ تو اچھا اور عمدہ ہے۔ مگر اس کے بلا معاوضہ قیمت ہونے سے شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ کیا آپ ان کی قیمت مجھ سے لے لینگے۔ مطلع فرما دیں۔

ہمارے ہاں بارش زمیندارہ اغراض کے لحاظ سے بہت کم ہوئی ہے مگر آج کل سردی غضب کی پڑ رہی ہے جو میری صحت پر بہت برا اثر کر رہی ہے۔ اللہ اپنے فضل و کرم سے یہ ایام بخیریت گذارے تو اچھا ہے کہولت عمر سے کمزوری روزانہ ترقی پر ہے اور جسم میں سردی کے مقابلہ کے تواں کم ہے۔ اس وجہ سے تکلیف پر تکلیف رونما ہو رہی ہے۔

باغ والے مکان قابل تعمیر میں چاہ بالکل تیار ہو کر منڈیر بن چکا ہے تیئس گرڈر اور سیمنٹ یہاں پہنچ چکے ہیں ابھی چونہ آنے والا ہے۔ ڈبل اینٹ پچاسی ہزار بھٹہ سے یہاں پہنچی تھی۔ جس میں سے بیس ہزار تیاری چاہ پر صرف ہو گئی! اور باقی پینسٹھ ہزار موجود پڑی ہے چونکہ اینٹ کا پرتے دو لاکھ کا تخمینہ کرتے ہے لہٰذا اینٹ ابھی کم یہاں پہنچی ہے۔ افسوس ہے کہ اینٹ بھٹہ پر بھی موجود نہیں

ہے حصول اینٹ کے لئے ہم برابر کوشش کر رہے ہیں خدا کرے کہ دستیاب ہو جاوے۔ اینٹ کا فکر لگ رہا ہے۔ مستری عبداللہ ساکنہ بستی دانش منداں جو تعمیر کا انچارج ہوگا۔ اور نیز ماسٹر رحمت علی صاحب جن کی تجویز اور صوابدید پر تعمیر کا کام چلے گا۔ کہتے ہیں کہ جب تک کم سے کم ایک لاکھ اینٹ موقعہ پر تیار نہ ہو کام ہرگز نہیں چلانا چاہئے۔ لہٰذا اب اینٹ کا بہت فکر ہے۔ میں نے حضور سے کیا بی اینٹ کی شکایت کی تھی۔ اور نیز مایوسی۔ ارشاد ہوا کہ فکر مت کرو۔ ذات الٰہی اینٹ کا انتظام فرمانے کو ہے۔ اس سے اطمینان تو ہو گیا مگر نہیں معلوم کہ یہ کہاں سے ملے گی نواح میں کہیں نظر نہیں آتی۔ اللہ کو سب کام آسان ہیں۔

آمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ والسلام

گھر میں اور عزیزاں کو بہت بہت دعا و سلام

جملہ شاعر صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۱/۷/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا مشکور ہوں۔ آپ نے جو دلائل دربارۂ آخری اشعار شجرہ طیبہ تحریر فرمائے ہیں۔ گو میں اپنی حالت کے لحاظ سے سخت ناموزوں پاتا ہوں مگر آپ کی حالت اور اصرار سے میں ان کی نسبت سکوت اختیار کرتا ہوں۔ اچھا آپ کی مرضی آپ کے نیک ارادوں اور حسن ظن کا بدلہ نیک اللہ آپ کو عطا فرمادے۔ تاہم واللہ مجھے اپنی حالت اور اشعار مذکور کو دیکھ کر شرم آتی ہے۔

اب میں شعر نمبر ۵ کی نسبت جس میں حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز کا ذکر خیر ہے عرض کرتا ہوں۔ اور کچھ مختصر سا حال بھی عرض کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز کا نام مبارک جو عوام لیتے تھے اور جس نام مبارک سے آپ پکارے جاتے اور مشہور تھے اور ہیں غلام شاہ تھا۔ ہم لوگوں خصوصاً نیازمند نے اپنے ازدیاد اعتقاد سے غلام محمد شاہ کے نام سے ہمیشہ حضور کو پکارا اور یاد کیا ہے۔ اب میں شعر مذکور کو دیکھتا ہوں کہ تقطیع کے لحاظ سے غلط ہے۔ میں نے بہر چند سوچا ہے مگر بحر مجوزہ میں اسم شریف غلام محمد شاہ کیا آنا دشوار تر ہے۔ لہٰذا میرے خیال ناقص میں اگر اسم مبارک جیسا کہ

عوام میں مشہور تھا شعر میں آ جاوے تو چنداں مضائقہ نہیں ہے اور شعر اس طرح ہو کہ

بر غلام شاہ صاحب پر اثر

آپ نے جس وقت ڈالی اک نظر

تو کام اور شعر موزوں ہو جاتا ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ اگر آپ صاحبان شعر مذکور پسند فرماویں تو یہ ورنہ اس کی بجائے اسی ضمن کے اور شعر تجویز فرما کر داخل شجرہ شریف فرمادیں۔ میرے خیال ناقص میں ناموزوں شعر سے ہمیشہ موزوں شعر اچھا ہوتا اور قابل پڑھنے کے ہوتا ہے۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔ میں آپ کے کل کے والا نامہ شرف صدور لانے کے بعد اسی وقت یعنی بوقت تحریر نیاز نامہ ہذا شجرہ شریف کھول کر مکرر پڑھا ہے اور شعر مذکور کی نسبت اپنی رائے ناقص تجویز کی ہے ورنہ اس سے پہلے شرم کے مارے جیسا کہ میں نے سابقہ نیاز نامہ میں عرض کیا تھا۔ نہ دل نے پسند کیا۔ اور نہ شجرہ شریف پڑھا۔ آپ کے ارشاد کی تعمیل کر کے مکرر پڑھا۔ اور شعر مذکور کی نسبت ابھی تجویز کر کے عرض کیا۔ آپ اس کے پابند ہرگز نہیں ہیں۔ شعر مذکور جیسا آپ پسند فرماویں تحریر فرماویں۔

جدید مکان کی عمارت ابھی تک تعمیر کرنی شروع نہیں کی گئی البتہ مصالح عمارت فراہم ہو رہا ہے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ عید الفطر کے دوسرے روز کام تعمیر شروع کر دیا جائے گا۔

امسال سرما میں یہاں بارش کافی نہیں ہوئی۔ اور حالت فصل بد سے بدتر ہے۔ تین چار یوم سے یہاں سردی بے شمار پڑ رہی ہے۔ جس کا میری طبیعت پر خصوصیت

سے اثر ہے سرما تو اب آخیر پر ہے لیکن سردی کے لحاظ سے اب سرما جوان ہوا ہے۔

اُمید ہے آپ معہ جملہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزاں و حضرات شعرا کی خدمت میں دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۱/۳/۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ ایک خط پرسوں اور دوسرا کل رائے ارجنداس صاحب کے مجھے بمبئی سے پہنچے اور وہ اپنے بیمار بیٹے کے استقبال کے لئے وہاں گئے ہوئے تھے۔ کل کے خط میں وہ تحریر کرتے ہیں کہ میں بیمار عزیز کو ہمراہ لے کر بمبئی سے روانہ ہو کر ۱۱ ماہ حال کے آٹھ بجے صبح کے لاہور پہنچوں گا۔ اب آپ تحریر کریں کہ آپ کو کس روز لاہور لے جاؤں۔ میں نے آج اُن کو جواب لکھا ہے۔ کہ آپ کے تفکرات کو دیکھ کر تو ہر وقت جانے کو تیار ہوں مگر میں آج کل اپنے امراض سے سخت کمزور ہو گیا ہوں۔ اگر آپ منظور کریں تو میں ۱۲ ماہ حال کو حاضر ہو سکتا ہوں "۔ گو مجھے کمزوری بھی ہے

لیکن بابو محمد عبداللہ صاحب بٹ کا والا نامہ شملہ سے آیا ہے جس میں وہ اپنی اور
آنعزیزہ کی تشریف آوری بتاریخ ۱۴ ماہ حال سے مطلع فرماتے ہیں۔ لہٰذا میں نے
رائے صاحب کو ۱۲ تاریخ کے آنے کو تحریر کیا ہے۔ نیز یہ بھی ہے کہ آپ کے
یہاں تشریف لانے پر میں آپ سے قیام لاہور کا ذکر کر لوں گا۔ بخار سے تو مجھے آرام ہو
گیا تھا لیکن بعدش اکثر دمہ سے مجھے تکلیف رہی بعدازاں میں ۶ ماہ حال کو ماسٹر
رحمت علی صاحب کے پسر کی شادی پر گیا اور سردی لگنے سے سخت دورہ مرض
دمہ شروع ہو گیا۔ وہ رات تو اسی حالت میں وہاں مصیبت مرض کا اور تیسری
رات میں آکر بھی یہی حال رہا۔ اب کل سے قدرے آرام ہے۔ مگر طبیعت سخت
کمزور ہے۔ میں اپنی کمزوری کو دیکھ کر متردد تھا کہ رائے صاحب کے ہاں جانے سے
انکار کرتا۔ مگر واللہ ان کے انکار کو دیکھ کر میں اپنی جان پر مصیبت برداشت
کرنے کو تیار ہوں۔ ہر ایک امر تو اللہ جل شانہ کی قدرت میں ہے اور میں تو
فی الواقعہ ہر طرح سے لاشئے ہوں۔ ان کے انکار اور ہمدردی مجھے مجبور کرتے ہیں
کہ جس طرح سے ہو سکے میں وہاں حاضر ہو جاؤں۔ باقی بوقت ملاقات والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۲۶ ہے ؁

عزیزالقدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپکے کئی والا نامے شرف صدور لائے مگر میں جواب عرض نہیں کرسکا۔ آپ یہ عدم تحریر نیاز نامہ میری کاہلی پر احتمال فرماتے ہونگے جو ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ یہ توقف وکاہلی میری بیماری دمہ کا موجب ہے۔ پہلے مدت العمر میں مرض مذکور نے مجھ پر ایسے حملے متواتر بلکہ ہر وقت ایسے کبھی نہیں کئے تھے جیسے کہ موسم بہار میں کئے ہیں۔ جب سے فروری گذشتہ آیا ہے مجھ پر دمہ کا حملہ اکثر ہر وقت رہتا ہے اور کسی وقت قلیل وقت کے لئے چند گھنٹہ کے لئے افاقہ ہو تو ہو۔ ورنہ ہر وقت یہی مصیبت مجھ پر نازل رہتی ہے۔ سابقہ علاج سب بیکار ہیں۔ اب ان سے کچھ عارضی افاقہ بھی نہیں ہوتا۔ آج کل مجھے جو تکلیف ہو رہی ہے خدا دشمن کو نصیب بھی نہ کرے۔ زیادہ مفصل کیا عرض کروں۔ از آنکہ اب تو مجھ میں تحریر حالات کے لئے نہ اس سے فرصت ہے اور نہ طاقت ہے۔ میں اس بات پر زیادہ عرض کرنے سے مجبوراً لاچار ہوں۔ اسی ضمن میں میں آپ سے ضروری عرض کرتا ہوں کہ اخبار پرتاب لاہور سے جو کل مجھے پہنچا ہے اس میں ایک اشتہار علاج مرض دمہ کا درج ہے۔ جو میں بجنسہٖ اخبار مذکور سے لے کر ارسال کرتا ہوں تاکہ آپ اس کی نسبت کما حقہٗ لاہور سے دریافت کریں کہ یہ اشتہار اور دوائی دمہ کہاں تک درست ہے

نیز دریافت فرمادیں۔ کہ اِس میں کوئی کشتہ تو شامل نہیں ہے اگر آپ کسی ایسے بیمار سے دریافت فرماسکیں جس نے یہ دوائی کھا کر صحت حاصل کی ہو تو بہت بہتر ہوگا۔ بیمار صحت یافتہ کا مزاج بھی معلوم کریں کہ بلغمی تھے یا صفراوی وغیرہ۔ غرض کہ ہر طرح سے حالات معلوم کریں۔ مشکور بے شمار ہونگا۔ میں آج کل مرض مذکور سے بہت تنگ آگیا ہوں۔ بلکہ جان سے تنگ ہوں۔ میں آپ کی یہ مہربانی کبھی فراموش نہیں کرونگا۔ زیادہ کیا عرض کروں تاکید اور سخت تاکید ہے۔

عزیز نصر اللہ کی علالت سے سخت فکر پیدا ہوا۔ عزیز کو اللہ شفا کامل عطا فرماوے۔ میں باوجود اپنے مرض کی شدت کے عزیز کے لئے دست بہ دعا ہوں۔ آپ عزیز کے حالات سے بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں۔ اللہ رحم کرے مجھ سے زیادہ اس وقت تحریر نہیں ہو سکتا۔ ورنہ زیادہ معروضات عرض کرتا والسلام

میں آپ کے والا نامہ کا سخت منتظر ہوں گا والسلام

گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۲۶ $\frac{4}{31}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں کیا عرض کروں جب سے آپ تشریف لے گئے ہیں کچھ افاقہ کے بعد عزیزی حکیم علی بخش ایسا بیمار رہا کہ نہ صرف تیمار داراں بلکہ خود بیمار بھی زیست سے بالکل مایوس ہو گیا حتیٰ کہ مجھے علیحدہ کر کے انہوں نے اپنی زیست سے مایوسی بیان کرتے ہوئے آخری وصیت بھی کر دی لیکن میں اس کے خلاف تھا کیونکہ مشاہدہ اس کے خلاف تھا۔ دور دراز سے حکیم کے رشتہ داران بھی اطلاع دینے پر حکیم کی آخری ملاقات کے لئے آگئے سو آج صبح واپس ہوئے ہیں۔ اصل میں علاج اور تشخیص مقامی معالجوں کی غلطی تھی۔ آخیر پر حکیم سید غلام جیلانی شاہ صاحب کو بلایا گیا۔ اور انہوں نے تشخیص کی کہ صرف مرض بواسیر کا غلبہ ہے چنانچہ اس کا علاج کیا گیا اور اللہ نے مریض کو شفا عطا فرمانی شروع کر دی گو ابھی مریض فراش ہے مگر صورت آرام و شفا کانی نمودار ہو چکی ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ چند روز تک کلی آرام ہونے والا ہے۔ انہی افکار میں ہم لوگ اس روز سے غلطاں پیچاں رہے ہیں۔

فاضل کا ضلع فیروزپور سے پیر انوار الحق صاحب کا خط آیا تھا کہ $\frac{4}{31}$ ۱۰ کو ان

کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ مرحومہ کی مغفرت و علو درجات کے لئے تاکید تھی
گو میں اپنے حکیم کی علالت سے مضمحل اور اس میں مصروف تھا تاہم میں نے اُن
کے لئے پوری سعی کی اور بعد کامیابی ان کو مطلع کر دیا۔ چونکہ پیر صاحب کے اہلیہ کو
اور اہلیہ سے پیر صاحب کو محبت بہت تھی لہٰذا میری خدمت مذکور سے ایسے
خوش ہوئے کہ اب سختی سے ملتجی ہیں کہ ان کی موت میرے مواجہہ میں ہو اور میں
اُن کے لئے بھی ویسا عمل کروں۔ لیکن یہ امور اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ میرا ارادہ
ہے کہ میں چند روز تک فاضلکا میں رہوں۔ فاتحہ خوانی کے لئے جاؤں سفر طویل
ہے۔ مگر موسم اچھا ہے میں آج کل اچھا ہوں اور اللہ کا شکر ہے والسلام
گھر میں و عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ $\frac{6}{14}$ ۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے آپ میری
ضرور آج کل وہاں انتظار فرماتے ہونگے اور بلاشبہ میرا بھی وہاں جلد حاضر ہونے
کا ارادہ پختہ تھا۔ لیکن آج کل حالات زمانہ عجیب در عجیب پیش آ رہے ہیں۔

جن کی وجہ سے کہیں ادہر ادھر جانا دشوار نظر آتا ہے۔ اوّل۔ فراہمی روپیہ مالگذاری سرکار کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ گو سرکار نے خفیف سی تخفیف بھی کر دی ہے تاہم جنس کے نہ فروخت ہونے سے زمیندار ان دم توڑ رہے ہیں۔ اور وہ بالکل قلاش ہیں۔ سرکار کی جانب سے تقاضا ادائیگی مالگذاری شروع ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ وقت کیسے پورا ہو کر ٹلے۔

ان حالات میں اگر میں یہاں سے غیر حاضری کا ارادہ کروں تو عزیز طفیل محمدؐ کی تکالیف کی کوئی حد و حصر نہیں رہے گی۔ اور مجھے بھی بہت قلق رہے گا۔ لہٰذا جب تک یہ معاملات طے ہونے کی صورت پیدا نہیں کرتے۔ میرا وہاں حاضر ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ میرا آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ پختہ ہے لیکن ان معاملات کے طے ہونے کی صورت میں۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعاء سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰ ۶/۱۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے آپ کی تاکید مزید میرے وہاں جلد حاضر ہونے کی نسبت میں نے پڑھی۔ جس سے دل تو یہ چاہتا ہے کہ اگر ہو سکے تو پر لگا کر اڑوں اور وہاں حاضر ہو جاؤں۔ مگر اللہ کی شان اسکی مجبوریاں عرض کردہ سابقہ پر مزید مجبوری یہ پیدا ہو گئی ہے کہ حکیم الہ بخش صاحب چندروز سے پھر بخار میں مبتلا ہیں اور آج رات اُس پر اضافہ یہ ہوا کہ درد پہلو بھی شامل ہو گیا ہے جس سے مزید افکار پیدا ہو گئے ہیں۔ قاضی صاحب نے جس وجہ سے جلد مشاعرہ کا قرار پانا تحریر فرمایا ہے میں اس کو تسلیم کرتا ہوں۔ مگر مجبور ہوں جس سے میں پختہ وعدہ کسی تاریخ پر حاضر ہونے کا نہیں کر سکتا۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ آپ مشاعرہ کی جو تاریخ بھی مقرر فرما کر مجھے مطلع فرما دینگے۔ میں اسی تاریخ پر سر توڑ کوشش حاضری کے لئے کرونگا۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ اُس پر حاضر خدمت ہو جاؤں گا۔ آپ ضرور مناسب تاریخ مشاعرہ کے لئے مقرر فرما کر مجھے مطلع فرما دیں میرے دل میں تو بہت سے امور قابل عرض ہیں لیکن تحریر لانے سے قاصر ہوں۔ لہذا حاضری پر وقتاً فوقتاً عرض کرونگا۔

عزیزہ زہرہ بیگم سے فرما دیں۔ کہ آپ کا کرامت نامہ مجھے پہنچا۔ میں نے

اُس کو پڑھ کر خوشی بے شمار حاصل کی دعا کرتا ہوں کہ اللھم زد فزد ۔ حاضر ہو کر میں آپ کے حالات سونگا ۔ اور اپنی معروضات عرض کرونگا والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈبالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۷/۶/۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون ! والا نامجات آنعزیز شرف صدور لائے مشکور ہوں ۔ صرف آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے یہاں سے فراغت حاصل کرنے کے تفکرات میں مصروف رہا ہوں اور اسی وجہ سے تحریر نیازنامہ میں دیر ہوئی ۔ ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں ہلا کر صرف معاملہ سرکار ادا ہو سکا ہے جو ۲۵ ماہ حال کو داخل خزانہ سرکار کر دیا گیا ہے ۔ طرفہ یہ ہے کہ اراضیات کا چکوتہ وغیرہ اب تک ایک دام ابھی تک نہیں آیا ۔ اور نہ آنے کی چنداں اُمید ہے ۔ کاشت اراضی کے لئے برائے امسال آئندہ کوئی مزارعہ نہیں ملتا ۔ عجیب حیرانی ہو رہی ہے ۔ دیکھئے ذاتِ الٰہی کیا انتظام فرماتے ہیں ۔ بہ لحاظ مذکور ہم لوگ عجب افکار میں گرفتار رہیں ۔ ایک ابتلائے عظیم معلوم ہوتا ہے ۔ دعا کرتا رہتا ہوں کہ خداوند

اگر یہ ابتلائے عظیم اور طویل ہے تو ہمیں اس کے برداشت کے لیے صبر اور استقلال عطا فرما تا کہ مجھ سے کوئی لغزش سرزد نہ ہو جاوے از آنکہ میں کمزور ہوں اور تیرے احکام ہمیشہ شدید پہلو اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسا عرض کرنے پر کچھ ٹمٹماتے ہوئے اُمید کی جھلک نمودار ہو کر جاتی ہے۔ نہیں معلوم کیا انجام ہے اور کیا ہونے والا ہے۔ اللہ کی ذات پاک کو بہتر معلوم ہے باتیں تو بہت ہیں جو آپ سے عرض کے قابل ہیں۔ مگر ان کو میں حصول نیاز کے وقت پر چھوڑتا ہوں۔

اب ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں ۲ کو علی الصباح یہاں سے روانہ ہو کر ½۱۱ بجے دن کے امرتسر شیخ عبدالمجید صاحب ج مطابیہ حقیقہ کی خدمت میں پہنچونگا۔ وہ دن اور اگلا دن امرتسر میں بسر کر کے ۴ کو ڈیرہ دون پسنجر سے ½۹ دن کے قریب گوجرانوالہ اسٹیشن پر پہنچ جاؤنگا بہتر تو یہ ہے کہ آپ میرا انتظار بوقت مذکور گوجرانوالہ اسٹیشن پر فرماویں اور آپ کی تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے میرا دل بھی یہی چاہتا ہے کہ آپ گوجرانوالہ میں ہی تشریف رکھیں اگر آپ میری عرض مذکور نا قابل قبولیت خیال فرماویں تو بہتر یہ ہے کہ آپ بجائے لاہور میں رات رہنے کے ۳ کو شام تک امرتسر تشریف لے آئیں۔ شیخ صاحب موصوف اسٹیشن سے شمال کی طرف ایک کوٹھی میں رہتے ہیں جو اسٹیشن سے قریب واقع ہے

اگر جواب اور راداده سے مجھے یہاں مطلع فرماویں تو مشکور ہونگا۔
امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام
گھر میں اور عزیزان اور حضرات شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بگم پور جیندیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۸ ۶/۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون :

للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر می خواست
آخر آمد ز پس پردہ اسرار بدل

کل والا نامہ العزیز بریزانہ مژدہ کامیابی عزیز نصراللہ صاحب وطالب صاحب شرف صدور لایا۔ اس کو میں نے نہایت وارفتگی سے پڑھا اور اپنے عشق کی مصیبت زدہ طبیعت کو اس سے آبیاری بہجت و انبساط کی گئی اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہر دو صاحبان امتحان دینے والوں کی نسبت جو وعدہ ذات الٰہی سے بمقام گوجرانوالہ نیاز مند سے گذشتہ قیام گوجرانوالہ میں حاصل ہوا تھا وہ اللہ نے بخیر و خوبی سرانجام فرمادیا سچ بات تو یہ ہے کہ امتحان دینے

کے بعد جب جوابات عزیزاں کی جانب نظر مخص اٹھتی تھی تو وعدہ مذکور متزلزل ہوتا خیال میں آتا تھا۔

مگر جب وعدہ مذکور کو پرکھا جاتا تھا تو اس میں استقامت مکمل نظر آتی تھی۔ گویا کہ عزیزوں کے جوابات امتحان امید شکن اور وعدہ الٰہی امید افزا آخر تک نظر آتے رہے۔ آخیر پر وعدہ خاص نے نقائص جوابات ملیا میٹ فرما کر ہم گنہگاران پر احسان اور رحمت عظیم فرمائے اور نتیجہ نیک برآمد فرما کر اِنَّ وَعدَ اللّٰہِ حق کے ثبوت و اثرات ظہور فرمائے۔ الحمد للّٰہ حمداً کثیراً علیٰ ذٰلک۔

میں عزیز نصر اللہ اور آپ کو اور عزیز کی والدہ ماجدہ صاحبہ کو مبارک باد عرض کرتا ہوں۔ دیکھئے فقرا اپنے کام میں کس قدر ہوشیار ہوتے ہیں آپ نتیجہ برآمد ہونے سے پہلے میرے وہاں حاضر ہونے کے لئے ہر چند زور لگاتے اور کوشش فرماتے رہے۔ مگر میں اپنا پہلو بچاتا رہا۔ نہ آنکہ پہلے وہاں حاضر ہونا قبل از برآمدگی نتیجہ تھا۔ اور شیرینی معہود سے محرومیت۔ اللہ نے مجھے کسی سے اس داؤ سے محفوظ رکھا اور جب وصولی شیرینی کا وقت آپہنچا تو حکم فرما دیا کہ اب گوجرانوالہ چلنے کی تیاری کرو اور آسامی سے وصولی خراج بزور و شور مکمل کرو۔ لہٰذا میں نے اسی غرض سے ۱۲؍ کو گوجرانوالہ حاضر ہونے کا ارادہ مصمم کر لیا ہے۔ خراج مذکور عزیز سے تو بصیغہ شیرینی وصول کیا جائے گا۔ نابینا انسان شیرینی اور

ضیافت مذکور کو مفت اور رائیگاں خوری پہ احتمال کرے گا لیکن مولوی صاحب
ہم لوگ تو اپنی محنت اور مزدوری کا بہت قلیل حصہ وصول کرتے ہیں اور باقی
چھوڑ دیتے ہیں۔ غور کر کے دیکھو کہ یہ سچ ہے یا نہیں۔ اب غور طلب امر یہ ہے
کہ آئندہ عزیز کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس پہ حاضر ہو کر بالمشافہ گفتگو ہو گی۔
میں نے کل کے نیاز نامہ میں اپنا پروگرام سفر آپ سے عرض کر دیا تھا جو
امید ہے کہ وہ آج حاضر خدمت ہو گا۔ باقی بوقت ملاقات والسلام
گھر میں اور عزیز نصر اللہ صاحب و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۱۹ اکتوبر

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپ کا طویل نامہ کل شرف صدور لایا۔ آپ جیسے یاد
فرما دیں۔ میں ان پر شکر ہوں۔ اس سے پہلے کہ میں آپ کے ارشادات
کے جواب عرض کروں۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا
ایک شمہ آپ سے عرض کروں جن کے ماتحت میری زندگی کا آج کل سخت مرحلہ
طے ہو رہا ہے۔ آپ میری طبیعت کے حالات سے جو اس پر گو جبا قوالہ

میں عائد ہوئے اچھی طرح سے واقف ہیں مجھے ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے اب میں اُس کے آگے کے حالات عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہیں کہ جس وقت میں گوجرانوالہ سے آپ کے ہمرکاب روانہ ہوا اُس سے پیشتر اور نیز اس وقت اپنے جسم میں اور معدہ میں عجیب تلاطم پاتا تھا مگر اس ارادہ سے کہ جس طرح سے ہو سکے جلد گھر پہنچ جاؤں میں نے آپ سے وہ حال عرض کرنا پسند نہیں کیا تھا۔ خیر ان حالات میں آپ سے رخصت ہو کر جالندھر پہنچا اور دوسری صبح گھر پہنچ گیا۔ لیکن اس اثنا میں مجھے جلد جلد پیشاب آنا شروع ہو گیا جیسا کہ گوجرانوالہ میں مجھے اثناء بخار میں اور نیز بعد شروع تھا۔ پہلے پہلے تو میں نے اس کو سرسری اور معمولی خیال کیا مگر بعد میں سوزاک کی طرح اس کی درد شامل ہو گئی اور مزید یہ کہ پانچ پانچ منٹ کے بعد پیشاب اور اکثر ہر وقت درد مذکور شامل حال رہی۔ اپنے حکیم صاحب کا علاج شروع تھا مگر چند روز قطعاً آرام نہیں تھا۔ حکیم صاحب کی بھی یہی رائے ہے اور میں بھی اس کا قائل ہوں کہ میرا یہ مرض اُن ادویات کے استعمال کا نتیجہ ہے جو میں نے گوجرانوالہ میں استعمال کی تھیں۔ از آنکہ ڈاکٹری ادویات نہایت گرم اور خشک ہوتی ہیں اور وہ تھیں۔ اللہ کو بہتر معلوم ہے کہ جو شدت درد سے میری حالت بد سے بدتر رہی اور تاہنوز ہے۔ اب تک اس سے رہائی حاصل نہیں ہوئی۔ گو اب بعض وقت کچھ وقفہ سے حاجت پیشاب ہوتی ہے۔

مگر تاہنوز شکایت کافی باقی ہے۔ اور درد نے مجھے بالکل نڈھال اور کمزور کر دیا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اب وقفہ مذکورہ سے کچھ کمی معلوم ہوتی ہے مگر پیشاب کے وقت درد کی وہی شدت ہے۔ غرض کہ میں تاہنوز اپنے آپ کو گوجرانوالہ کے مرض کے سلسلہ میں غلطاں پیچاں پاتا ہوں اور اس سے رہائی نہیں ہوئی۔ یہ ہیں حالات جن میں گرفتار اپنے آپ کو پاتا ہوں۔ میں نے سابقہ نیاز نامہ میں اپنے یہ حالات اس وجہ سے آپ کو تحریر کرنے پسند نہیں کئے تھے کہ مجھ پر جو گذر رہی ہے گذرے۔ میں آپ کو اس کے معلوم ہونے سے کیوں تکلیف دوں۔ مگر چونکہ آپ نے حسب سابق مجھے تکلیف سفر برداشت کرنی ہی پسند فرمائی ہے۔ لہٰذا میں نے اپنے موجودہ حالات عرض کئے ہیں۔ مجھے وہاں حاضر ہونے میں تو ہرگز کبھی گریز نہ تھی۔ اور نہ اب ہے لیکن میں اپنی کہولت عمر کو کیا کروں۔ اور جو اس پر شدائد سفر سے آتے ہیں اس کا کیا مداوا کروں۔ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ اہل غرض ہمیشہ اپنے حصول غرض کی لئے دوسرے کی تکالیف سے نابینا ہوتے ہیں۔ اور اہل دنیا کی ہمیشہ سے یہی حالت چلی آئی ہے۔ واللہ میں میں تو اس کی ہمیشہ سے تعمیل کرتا رہا ہوں۔ اور میں نے کبھی انحراف نہیں کیا لیکن اپنی کمزور حالت کو کیا کروں اور اس کا کیا علاج کروں۔ گو اللہ صاحب اپنے فرائض کی ادائیگی کے بارہ میں جو اس نے انسان کے ذمہ

لگا رکھے ہیں فرماتے ہیں کہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ لیکن غرض مند لوگ اس قدر معافی فرمانے سے بھی عاری ہیں۔ آپ جانتے ہیں ایسے سفر اور مرض کی حالت میں کسی کو کیا دے سکتا ہوں۔ جیسا کہ اب کے ہوا ہے۔ خیر بات یہ ہے کہ مجھے وہاں حاضر ہونے میں تو ہرگز تامل نہیں ہے اگر میری حالت جسمانی اچھی ہو۔ مگر مرض اور احتمال مرض کی حالت میں یہ امر میری طاقت سے باہر اور محال نظر آتا ہے۔ میں زیادہ کیا عرض کروں اس وقت بھی درد سے خالی نہیں ہوں اور مزید تحریر نہیں کیا جاتا والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹ ۱/۳ ش

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپ کے والا نامہ آئے لیکن میں دانتوں کے درد کی شدت کے سبب لاچار تھا اور جواب میں نیاز نامہ عرض نہ کر سکا۔ معاف فرما دیں۔ ابھی درد مذکور سے کلی آرام نہیں ہوا تاہم پہلے سے بہت افاقہ ہے۔ عزیز نصر اللہ صاحب کی علالت اور کمزوری سے بہت فکر نیاز مند

۱

کو پیدا ہوا ہے۔ دعا ہے کہ شافی مطلق عزیزہ کو جلد سے جلد آرام عطا فرمائے آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔ لاہور والے عزیز کی نازک حالت معلوم ہو کر بہت قلق ہوا۔ مگر اللہ کے احکام کے مقابلہ میں کسی کو یارائے دم زدن نہیں ہے۔ اللہ عزیز کو شفا بخشے۔

مجھے آپ کے آج کل کے تفکرات اور تنگ دو سے کمال ہمدردی ہے اللہ آپ کو بوجہ احسن ان سے نجات عطا فرمائے۔

میں تیرہ یوم سے مکان جدید واقعہ باغ میں آ گیا ہوں۔ مکان مذکور مکمل ہو کر معماران و مزدوران رخصت ہو چکے ہیں۔ آپ اب ضرور تشریف لا دیں اور شریک لطف و حظ ہو کر مشکور فرما دیں۔ اور قبل از ارادہ میں آپ سے مشورہ طلب کرتا ہوں کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ چونکہ مکان تیار ہو چکا ہے اور میں اس میں فروکش بھی ہو گیا ہوں لہٰذا اپنے احباب کو جو محض چند ہیں بلا کر ایک معمولی دیہاتی ضیافت دوں۔ اگر آپ اس کو پسند فرما دیں تو یہ ماہ ستمبر آئندہ کے پہلے ہفتہ میں تجویز ہو سکے گی۔ اپنی رائے سے مشکور فرما دیں۔ مگر افسوس ہے کہ میرے پرانے دوست آج کل مجھ سے علانیہ ناراض معلوم دیتے ہیں اور اصل ماجرا سے آپ واقف ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مکان جدید کی تیاری کا جب مرزا صاحب نے مجھ سے اصرار کیا تو میں نے اس کا مشورہ موصوف سے طلب کیا تو انہوں نے ایسا کرنے سے مجھے بہ اصرار منع کیا۔ اس کے بعد میں نے آپ سے

مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ ضرور بنوالو چنانچہ آپ کے رائے کی مطابق عمل کرتے ہوئے مکان تیار ہو گیا۔ مگر جہاں تک میری سمجھ ہے میں بغور معلوم کرتا رہا ہوں۔ کہ مولوی صاحب موصوف ہمارے اس مکان کی تعمیر کو بہ نظر نفرت اوّل سے اخیر تک دیکھتے رہے۔ اب میرے اس مکان کے داخلہ کا حال لالہ عمر بخش صاحب ساکن بہرام سے جب آپ نے سنا تو آپ نے مجھے یہ خط میں تحریر کیا" آپ امید ہے جدید فرودگاہ میں تشریف لے آئے ہونگے اور حویلی میں عجیب بے رونقی ہو گئی ہوگی۔ اس حویلی سے برسوں سے اُنس تھا اس کے چھوڑنے میں قلق محسوس کرتا ہوں۔ اس کے چھوٹے سے کمرہ میں عجیب جادو تھا" میں نے اُن کے خط کی عبارت لفظ بہ لفظ آپ کو تحریر کر دی ہے اس میں سرمو فرق نہیں ہے۔ جو کچھ عبارت مذکورسے میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ اُن کا قلق میری حویلی کے اخراج سے صرف نہیں ہے بلکہ جدید مکان کے میرے داخلہ پر بھی ہے۔ ایسے موقعوں پر جیسا کہ ایک دوست اپنے دوسرے کو مبارکباد اور تہنیت دیا کرتا ہے مجھے یہ تہنیت مذکور اُس دوست نے تحریر فرمائی ہے۔ جس کے علاوہ دیگر جانفشانیوں کے اُس کے تعمیر مکانات میں اس قدر جانفشانی اور ہمدردی کر چکا ہوں کہ مکانات مذکور کی ایک ایک اینٹ اس کی گواہ ہے پھر اپنی دل کی خاص حالت میں بنیادی اینٹ کا رکھنا اور مکان کی تمام تیاری کے ایام میں ایک ایک اینٹ اور مصالحہ پر روزانہ نگاہ دل مبذول کرتے

رہنا اپنا فرض عین اور اسی طرح سے اُس کی افتتاح پر۔ اِن جملہ امورات کے بعد اُن سے میرا مبارک باد دینا جس کے جواب میں اُن کے کلمات علانیہ سب کے روبرو یہ تھے کہ "یہ سب مبارک باد آپ کو ہے میں نے کچھ نہیں کیا یہ سب آپ نے کیا ہے اور مکان فی الواقعہ آپ کا ہے وغیرہ وغیرہ" اب مجھے اس کے عوض میں مبارک باد کی بجائے آپ اپنا قلق تحریر فرماتے ہیں۔ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا۔ میں نے خط مذکور کے آنے پر اُن کو جواب تحریر کیا ہے۔ کہ آپ نے میرے حویلی کے چھوڑنے اور جدید مکان میں داخل ہونے پر جو قلق تحریر فرمایا ہے میں اُس کا مشکور رہوں اور مجھے اُمید بھی یہی تھی۔ ان کو میرا خط پہنچے چار پانچ روز ہو گئے ہیں مگر اب تک اُنھوں نے کوئی جواب ارسال نہیں کیا۔ جس کی یہ تعبیر ہے کہ اُن کا افغانی پارہ چڑھ گیا ہوگا اور ضرور مجھ سے آپ خفا ہو گئے ہونگے۔ اِس حالت سے میرا قیاس ہے کہ اب ضیافت کی تقریب پردہ غالباً تشریف نہیں لاوینگے۔ میں ان کو مدعو ضرور کروں گا۔ تاکہ حجت تمام ہو۔ پھر دیکھا جاوے گا۔

ہمارے پرانے دوستوں کا یہ حال ہے جس کی فلاح و بہبودی پر میں نے اپنی تمام عمر صرف کر دی۔ اس پر میں مزید کیا عرض کروں۔ آپ سب حالات سے واقف ہیں۔

آپ نے تشریف لانے کے لئے تحریر فرمایا ہے لہٰذا عرض ہے کہ اگر آپ کو

مزید فرصت ہو اور دوبارہ تشریف لا سکیں تو آپ ابھی تشریف لے آویں۔
مگر تقریب مذکور پر دوبارہ آپ کو ضرور تشریف لانی پڑے گی جیسا آپ پسند
فرمادیں آپ عمل فرما سکتے ہیں۔ اُمید ہے اور خدا کرے کہ آپ معہ جملہ عزیزاں
خیریت سے ہوں والسلام

گھر میں اور عزیز نصر اللہ صاحب و دیگر عزیزاں کو دُعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۸/۸ ۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون؛ والا نامہ آلعزیز مشرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں نے
سابقہ نیاز نامہ میں عرض کیا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ مکان جدید کی تقریب میں اپنے
احباب کو تکلیف تشریف آوری دے کر اُن سے ایک ضیافت عرض کروں۔
چنانچہ ارادہ مذکور کی اطلاع میں نے آپ کو دی تھی کہ بغرض مذکور میں آپ کو
کسی خاص تاریخ پر تشریف لانے کے تکلیف دوں گا لیکن میں نے کل رات
حضور والا رحمت اللہ علیہ سے استصواب اور اجازت طلب کی تو آپ نے شاید
رسم و فخر اہل دنیا خیال فرماتے ہوئے مجمع مذکور ناپسند فرماتے ہوئے بہ یک وقت

اجتماع مذکور بند فرمادیا اور فرمایا کہ وقتاً فوقتاً آوینگے اور مکان دیکھ جادیں گے۔
اجتماع مذکور میں تجرّد اور دنیاوی پہلو زیادہ ہے۔
لہذا اس کو ہم پسند نہیں کرتے۔ لہٰذا میں نے ارادہ اجتماع مذکور بند کردیا ہے۔
اب آپ کو اجازت ہے کہ آپ جس وقت چاہیں یہاں تشریف لے آویں۔
مگر آنے سے پہلے تشریف آوری کی تاریخ اور وقت سے مطلع فرماویں۔
مجھے عزیز نصر اللہ صاحب کی علالت کا بہت فکر ہے۔ اللہ اس کو آرام
عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین

انسپکٹر صاحب بنک کے معاملہ کی نسبت عرض ہے کہ اُن کا معاملہ واقعی
اوّل سے اب تک کچھ مشوش ہی نظر آتا رہا ہے۔ لیکن دربروزہ سعی کرنے سے کچھ
پہلو بدلتا نظر آیا ہے۔ لہٰذا اگر وہ اپیل کردیویں تو مناسب ہے۔ لیکن فیصلہ کے
قریب پر مجھے ضرور یاد دلادیں۔

آپ کے اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی مبارک باد کا میں تہہ دل سے شکریہ
ادا کرتا ہوں۔ اللہ آپ کو خوش و خورم و فائز المرام رکھے۔ آمین۔ اب آپ تحریر
فرماویں کہ آپ کا ارادہ تشریف آوری کب ہے مطلع فرمادیں۔ یہاں آج کل بارش
نہیں ہوئی اور موسم گرما کمال تیزی پر ہے۔ تاہم میری طبیعت اچھی ہے۔
امسال دانتوں کے درد سے بھی قدرے آرام ہے۔ لاہور والے عزیز بیمار کی
حالت مرض کا بہت فکر اور افسوس ہے۔ اللہ رحم کرے۔

چند روز ہوئے ہیں کہ ایک شخص انور بیگ کا خط مجھے پہنچا تھا جو غالباً ہیلتھ آفیسر صاحب گوجرانوالہ کے دفتر میں ملازم ہیں۔ انہوں نے اپنے خط میں اپنی مالی حالت کی کمزوری اور نیز زیر باری کی گرانی کی بہت شکایت کی تھی۔ اس کا جواب میں نے اُن کو تحریر کر دیا تھا نیز وظیفہ تحریر کر دیا تھا کہ وہ پڑھا کریں۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیز نصراللہ صاحب و دیگر عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۵/۴/۴۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون باد والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ آپ کے ارشاد کے مطابق میں نے عزیز مرحوم کے حالات معلوم کرنے اور اگر ضرورت ہو تو اس کی مدد کرنے کی آج رات کوشش کی۔ تلاش کرنے پر اللہ نے عزیز مرحوم کو ملا دیا۔ میں یہ دیکھ کر کسی قدر حیران رہ گیا کہ عزیز کی حالت حالانکہ اوقات زندگی میں اس کی بہتر کرنے کی عزیز نے عادت الٰہی سے کوئی کوشش نہ کی تھی نہایت عمدہ

تھی یعنی اُس کو کسی تکلیف بعد الموت سے جو عوام کو ضرور ہوا کرتی ہے سابقہ نہیں پڑا تھا۔ عزیز مرحوم نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا اور نہایت محبت اور تپاک سے لپک کر مگر محبت سے با دیدۂ گریاں میرے سینہ سے چمٹ گیا۔ میں نے بھی محبت سے اُس کو اپنے سینہ سے لگا لیا از آنکہ وہ میری محبت سے لبریز نظر آیا۔ اس کے بعد میں نے عزیز سے حالات دریافت کئے تو اُس نے حسب ذیل اپنے حالات بیان کئے کہا کہ مرض الموت اور نزع کی تکالیف سے میں سرشار تھا کہ مجھ کو آپ کی تصویر دکھائی گئی۔ میری خوش قسمتی نے ایسا پہلو بدلا کہ تصویر سے مجھ کو معاً عشق پیدا ہو گیا عشق کا پیدا ہونا تھا کہ دنیا کی طرف سے مجھے پردہ گر گیا اور عالم ثانی جس میں اب ہوں صاف صاف نظر آنے لگ گیا۔ جب میں نے اپنے جسم کی جانب دیکھا جو اِس وقت میرا وہی جسم ہے تو اس پر مجھے بہت سے سیاہ داغ دکھائی دئیے جن میں سوزش معلوم ہوتی تھی۔ جب میں تصویر پر نظر جماتا تھا تو سوزش میں معتدبہ کمی ہو جاتی تھی۔ کچھ تو اس وجہ سے کہ مجھے تصویر کی نگاہ سے آرام کی صورت پیدا ہوتی تھی اور کچھ اُس محبت و عشق سے جو مجھے تصویر اور اہلِ تصویر سے پیدا ہو گیا تھا۔ میں نے تصویر کو اپنے سینے اور دل میں رکھ لیا۔ بس اس کا رکھنا تھا کہ تمام سوزشیں رفع ہونی شروع ہو گئیں۔ جس وقت میں غسال کے ہاتھ میں تھا تو میری جملہ تکالیف رفع ہو چکی تھیں۔ کارکنانِ الٰہی نے میرے ساتھ بہت سہولت کا برتاؤ کیا کہ میری مرضی اور خواہش کے خلاف جہاں وہ میرے لے جانے کے لئے

ماسوا تجھے جلا نہیں لے گئے تھے۔ بلکہ میری مرضی کے مطابق مجھے میرے جسم کے
ارد گرد رہنے دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے جسم مردہ کا جنازہ پڑھا گیا۔ اس وقت
مجھے تعجب اور کچھ ہنسی بھی آتی تھی از آنکہ ان کے ان افعال سے مجھے کچھ فائدہ نہ
تھا۔ حتیٰ کہ میں گوجرانوالہ نعش کے ہمراہ گیا۔ لاہور اور گوجرانوالہ کے خویش و اقارب
خصوصاً والدین کے جزع فزع کا تماشہ دیکھا۔ میں اس وقت کہتا تھا کہ کاش
یہ سب اور خصوصاً والدین میری موجودہ حالت کامیابی کو دیکھتے تو بجائے جزع
کے خوشی کرتے۔ مگر نابینا یاں کیا دیکھ سکتے تھے۔ حتیٰ کہ میں دفن کیا گیا اور اپنے
ہمراہان کی راہنمائی میں یہاں پہنچا۔ اُس وقت سے اب تک مجھے کوئی سوزش
تو ہرگز نہیں ہے اور صداع بھی نابود نظر آتے ہیں۔ مگر اصل خوشی سے تا ہنوز محروم
ہوں۔ اس پر آپ کے نیاز مند نے روحانی سبق عرض کیا اور عزیز نے اُسے ازبر
کر لیا۔ میں وہاں بیٹھا گیا اور عزیز اپنے کام میں معروف ہو گیا۔ اس پر ایک گھنٹہ
گذرا ہو گا کہ جدید کارکنان تشریف لے آئے اور مجھ سے بیان کیا کہ اس شخص
کو مقام بالا میں لے جانے کے لئے ہم آئے ہیں اور مجھ سے اجازت طلب کی۔
میں نے کہا بسم اللہ۔ چلو ہمراہ چلوں گا۔ انھوں نے کہا بہتر ہے چلو از آنکہ
ہمارے حکم میں درج ہے کہ آپ ہمراہ آنا چاہیں تو آجاویں۔ چنانچہ اُن کی استدعا
پر عزیز کو حالت مذکورہ سے فارغ کیا اور ہم سب مل کر اُس مقام پہنچے جو
اعلیٰ او بہشت بریں کے نام سے موسوم ہے۔

المختصر عزیز کو وہاں مقیم کیا اور عزیز وہاں کے آرام و عیش کو دیکھ کر مبہوت ہو گیا۔ اور نہایت خوش ہوا۔ اس کے بعد میں نے رخصت طلب کی تو عزیز فرطِ محبت سے بہت رو دیا۔ اس پر میں نے اس کی طرح طرح سے تسکین کی اور اس سے اپنے روز نا نہ ملنے کا وعدہ کیا۔ اور عزیز کو نہایت خوشی اور نہایت تسکین کی حالت میں وداع کیا اور واپس آیا۔ امید ہے آج رات بلکہ ہر طرح رات عزیز سے ملا کروں گا۔ حتیٰ کہ وہ پورے عیش میں نہ آجاوے۔

میری یہ سرگذشت ہے جو آپ کے حکم کی تعمیل میں مشب کی گئی ہے۔ نیز عزیز نے مجھے تاکید کی ہے کہ آپ میرے والدین سے یہ تاکید فرما دیں۔ کہ وہ میرے لئے فزع مزید ہرگز نہ کیا کریں۔ کیونکہ میں تو ایسے عیش خانہ میں آگیا ہوں جس کا نظیر دنیا پر ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ کیا آپ ناراض ہیں کہ مجھے ایسے عیش پیارے چوہدری صاحب کی طفیل کیوں حاصل ہوئے۔ باقی رہا یہ امر کہ میں آپ سے جدا ہوں یہ جدائی سب کو ملنے والی ہے۔ میں نہ آپ کو چھوڑتا تو کبھی آپ مجھے چھوڑ جاتے۔ یہ ہر دو باتیں ایک ہی بات ہے اور سلام کہتا تھا۔

قصہ مذکور تو ختم ہوا۔ اب عرض ہے کہ میرے دو نیاز نامے کل آپ کو ضرور پہنچے۔ امید ہے آپ تعمل فرما دینگے! افسوس ہے کہ میراں نے آپ کے کتبہ مکان میں بنا کی تاریخ کی رباعی کندہ سے غلطی نکالی! اور اس پر مضحکہ کرتے ہیں۔ کہ "تسلیم ایں گفت اب العشق داکر" کے سنہ مندرجہ کتبہ ہرگز نہیں

نکلتا۔ اس کا مجھے بھی افسوس ہے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۲۰-۹-۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد میں مکرر بخار اور تنفس سے بیمار ہو گیا جن سے مجھے معتدبہ تکلیف ہوئی۔ عوارضات سے تو اب اللہ نے آرام فرما دیا ہے۔ لیکن تاہنوز کمزوری زور ول پر ہے۔ امید ہے خداوند کریم اس سے بھی آرام عطا فرماویںنگے۔ میں کیا عرض کروں اب تو زندگی بہت دشوار گذار ہو گئی ہے۔ اگر ایک بار وز آرام سے گذرتا ہے تو ہفتہ عشرہ علالت کی زد میں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر راتوں کے مناظر اور سیر و سفر او ہنشینیاں کی ملاقاتیں میری علالتوں کے زخموں کا اندمال نہ کریں تو بس یہ زندگی فوراً ختم ہو جاوے رات عجیب رات تھی! اور اس کے مناظر سخت دلکش اور دل رُبا تھے از آنکہ جملہ حضرت المالعزم اور عليل القدر آپ کے دوست کی ملاقات کا ارادہ ظاہر

فرماتے ہوئے تشریف لائے۔ اُس وقت اور اس سماں کی کیفیت اور حالات کیا عرض کروں۔ اُن کے بیان کی قلم کو طاقت ہے کہ تحریر کر سکے اور نہ زبان ہی سکت ہے کہ عرض کر سکے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ گو وہ سین رات رات ختم ہو چکا مگر میں تا ہنوز اپنے آپ کو اُسی مجمع مقدسہ میں دیکھ رہا ہوں اور ابھی تک وہی سماں اپنی چشم دل کے پیش نظر ہے۔

رات جو جو کچھ ہوا اگر میں اس کے تحریر کرنے کی جرأت کروں تو اُس کے لئے ایک کتاب ضخیم کفایت کرتی نظر نہیں آتی۔ لہٰذا میں اُس کی تحریر کیفیت و سرگزشت سے دستکش ہوتا ہوں البتہ اس قدر عرض کرتا ہوں کہ مجمع مقدسہ موصوف میں نہ صرف اولیائے کرام اور قطب غوث ہی شامل تھے۔ بلکہ ان میں کئی حضرات انبیاء علیہم السلام شامل تھے۔ اُن کے ہمراہ بہت سی سیر ہوئی اور بہت سے مقامات اعلےٰ و تفرجگاہ روحانی دیکھنے میں آئے اور اثنا سفر میں پرواز جاتے۔ روحانی کیفیت سے مقابلے بھی ہوئے۔ مگر میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اوّل تو آنست حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خصوصیت سے غلامان حضرت غوث پاک قدس اللہ سرہ العزیز کا سب سے نمبر اوّل رہا۔ واللہ حضرت غوث پاک اُس وقت فرط خوشی اور محبت سے اپنے غلامان پر قربان ہوئے جاتے تھے اور اکثر آپ کی زبان مبارک پر مرحبا اور تحسین و آفرین کے لحاظ جاری تھے۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ حضرت معشوق قدس اللہ سرہ العزیز کے ایسے محبت اور قدر دانی پر غلامان حضرت کے قربان ہو گئے اور سچ تو یہ ہے کہ غلامان

نے اپنی عمر بھر کی جانفشانیوں اور جانگدازیوں کا اجر عظیم اُس وقت حاصل کرلیا۔
آپ کا نیاز مند خصوصاً اس وجہ سے کہ وہ تا ہنوز قید حیات میں ہے اور
باایں ہمہ پرواز میں تیز اور قطع منازل میں پیش رو تھا حضرت کی خاص توجہ اور
خاص الطاف کا مورد قرار دیا گیا۔ بلکہ آخیر خاتمہ پر حضرت قدس اللہ سرہ العزیز
نے تمام مجمع موصوف میں نیاز مند کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنے
اس بچہ پر خصوصیت سے فخر کرتے ہیں کہ باوجود قید حیات میں ہونے کے وہ
سب پر سبقت لے گیا۔ ہم اس کی مزید در مزید پرورش کرنے والے ہیں اُس کے
بعد آپ دیکھیں گے کہ یہ کیا کچھ ہے۔ اب ہم نے ارادہ پختہ کرلیا ہے کہ اس کو
اب اپنی صحبت سے ہرگز کبھی علیحدہ نہ کیا کریں۔ وغیرہ وغیرہ فرمایا جس کے بیان و
تحریر سے مجھے سخت شرم آتی ہے از آنکہ کہاں وہ ذات منزہ۔ مقدس اور پاک
اور کہاں آپ کا نیاز مند ناکارہ و ناپاک اور سیاہ کار۔ واللہ اس وقت
میں نیاز نامہ تحریر کر رہا ہوں۔ مگر اپنی سیاہ کاری اور حضور کے الطاف پر
غور کرتے ہوئے مارے شرم کے غرق در غرق ہوں۔ اور رو رہا ہوں۔ یہ خیال
کرکے کہ

شعر

گرچہ خردیم نسبتے است بزرگ
ذرۂ آفتاب تابانیم

تسکین ہوتی ہے۔ مذکورہ مشاہدات وحکایات مقابلہ کو ختم کرتا ہوں۔

آپ خود قیاس فرما سکتے ہیں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے
والسلام۔ گھر میں اور عزیز نصراللہ صاحب و دیگر عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۰/۳۱ ۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز کل شام وقت شرف صدور لایا جس میں
سے آپ کی شکایت کمزوری اعصاب اور اضطراب و قلق جسمانی مطالعہ کرکے
مجھے نہ صرف حیرانی پیدا ہوئی بلکہ میں دریائے تفکرات میں غرق ہو گیا۔ اور
اب تک اسی حالت میں ہوں۔ افسوس ہے کہ میں آپ سے دور بیٹھا ہوں۔
ورنہ بہت کچھ مداوا کرتا۔ پہلے آپ بواپسی ڈاک اس سے مطلع فرماویں کہ
آیا یہ فکر! وہ حالت صرف آپ کی ہی ہے یا اس میں عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ
بھی شامل ہیں۔ جو بات کچھ بھی ہو آپ اس کا ہرگز فکر نہ فرماویں انشاءاللہ تعالیٰ
آرام ہو جاویگا۔ میرے خیال میں بالفعل آپ یہ شغل کم بلکہ اس میں کامل ناغہ فرماویں
اور جب تک آپ یہاں تشریف نہیں لاتے یہ ناغہ جاری رکھیں پھر یہاں آپ
کے تشریف لانے پر جیسا مناسب ہوگا علاج کیا جاوے گا۔ مگر اس اثناء میں

آپ ظاہری معالجہ خورد و نوش سے ضرور کرتے رہیں۔ اس سے بھی معتد بہ فائدہ ہونے کی امید ہے اور نیز اس عرصہ میں نیازمند بھی آپ کی جانب متوجہ اور کوشاں رہے گا۔ آپ اس کا فکر ہرگز نہ کریں۔ البتہ آپ مداوا اُسے مذکور کریں۔ اور طبیعت کو قدرے آرام دیویں انشاء اللہ تعالےٰ آرام ہو جاوے گا۔ ایسے مراحل اس راستہ میں اکثر آیا کرتے ہیں۔ اور گذر جایا کرتے ہیں۔ لیکن اندریں حالات شیخ کی صحبت ضروری اور لابد علاج ہے جو امید ہے چند روز تک آپ کے تشریف لانے پر ہو جاوے گا۔ آپ ماہ حال کے آخیر یا ماہ آئندہ کے آغاز میں تشریف لانے کا ارادہ فرماویں۔ یہ بھی خیال رکھیں کہ وہ ایام کسی تعطیل کے ایام نہ ہوں۔ از آنکہ تعطیل میں کسی اور دوست کے آنے کا احتمال ہوتا ہے اور چونکہ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ بھی تشریف لاوینگی لہٰذا عیٰحدگی آمد سے صحبت بے لطف ہوگی۔

میں نے آپ کے فرمانے پر جالندھر سے دریافت کیا کہ ریلوے کا ڈبہ سواری معلومہ دوپہر کو بھوگپور کی جانب چلتا ہے یا نہیں اور اگر چلتا ہے تو کتنے بجے۔ اور کس وقت۔ وہاں سے جواب آنے پر میں دوسرے نیاز نامہ میں اس کی نسبت گذارش کروں گا۔ آپ نے عزیز نصراللہ صاحب کا شکریہ تو تحریر فرمایا۔ لیکن عزیز حالت تحریر نہ فرمائی امید ہے آپ عزیز کی موجودہ حالت مفصل تحریر فرما دیجئے۔

نیز عرض ہے کہ آپ آتے ہوئے میرے لئے دو بکس ہیڈک کیور لاہور سے

لیتے آویں مشکور ہونگا۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں بخیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور نیز جملہ عزیزاں کو دعا و سلام اور جملہ شاعر صاحبان کی خدمت میں
بصد شوق السلام وعلیکم

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱/۱۴ ۱۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آلعزیزہ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ سابقہ والا نامہ میں جو امر مجھ سے آپ نے دریافت فرمایا تھا اور مشورہ طلب کیا تھا۔ لہذا عرض ہے کہ اگر وہ اور آپ عزیزہ کا ہمراہ آنا پسند فرماتے ہیں تو بسم اللہ اپنی بہن کے ہمراہ وہ بھی ضرور تشریف لے آویں۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ اُن کے ہمراہ آنے کی صورت میں آپ مجھے اُن کے ہمراہ آنے سے مطلع فرمادیں تا کہ میں ڈولی کی بجائے بیل گاڑی بھوگ پور اسٹیشن پر ارسال کرنے کا انتظام کروں تا کہ ہر دو عزیزان اُس میں بیٹھ کر یہاں آرام سے انشاء اللہ تعالےٰ پہنچ جاویں گے مگر آپ تاریخ اور بھوگ پور پہنچنے کے وقت سے مطلع فرمادیں۔ تاکید ہے۔
میری طبیعت بہت دنوں سے دربہ صحت تھی۔ لیکن کل تمام دن صبح سے شام

کے بعد تک بلکہ تمام رات ترشح ہوتا رہا۔ اور آندھی سرد ہو کے چلتی رہی جس
سے رات کے آخری حصہ میں بگاڑ پیدا ہوا۔ مگر شکر ہے کہ صبح تک اس کا
ازالہ ہو گیا۔ اس وقت آرام سے ہوں۔ آپ کا مشاعرہ گو گذر گیا۔ اور ان آنکھوں
نے نہیں دیکھا لیکن واللہ اُس کے لطفوں سے ہرگز بے بہرہ نہیں رہا ہوں اپنے
تخیل نے اُس کا بہت کچھ لطف حاصل کیا جس کا سرور ابھی تک دل پر حاوی
ہے۔ اللہ آپ کو اور آپ کے مشاعرہ اور حضرات شعرا کو ہمیشہ خوش و خرم
اور دائم قائم رکھے آمین۔ آمین ثم آمین۔ واقعی ایک عاشق ربانی کے لئے
یہ عجیب و غریب نعمتِ عظمیٰ ہے۔ جس سے میں محروم ہوں۔ اس سے زخم
ہوتے ہیں تازہ چھِل چھِل کر۔ اور واقعی احسان صاحب کا شعر ؎

جو تمنا بر نہ آئے عمر بھر　　عمر بھر اس کی تمنا کیجئے

بڑے پایہ کا شعر ہے اور کسی عاشق اہلِ حال کے تمام سوانح عمریاں
اس میں شاعر صاحب نے درج فرما دی ہیں واقعی یہ لوگ تلامیذ الرحمٰن
ہوتے ہیں۔ ان کے منہ سے فیضانِ غیبی کے فیض سے وہ بات بے ساختہ نکل
جاتی ہے جس سے اُن کے دل ہرگز اس کی ماہیت و کیفیت سے آگاہ نہیں
ہوتے۔ سبحان اللہ۔ عجیب راز الٰہی ہے۔ جو لوگ اپنے بے نشان ہوتے ہیں
کامیاب ہوتے۔ وہ واصل ہوتے اور جو بے نشان نہ ہو سکے وہ اصل دولتِ
سرمد سے محروم رہے۔ مولوی صاحب! اصل اسلام بے نشان ہونا ہے اور

بس جو بے نشان نہ ہو سکے وہ مسلم اہل حال کی نظر اور مذہب میں کافر ہیں از آنکہ حجاب رؤیت معشوق سے دور نہ ہو سکا جس کا حجاب باقی ہو۔ اہل معنی میں وہ کافر ہے۔ ہزیر من اعشاق ہمیشہ ہجر و جدائی کی شکایت بہ رطب اللسان چلے آرہے ہیں۔ لیکن واللہ اس میں ایک خاص لطف اور عجیب مزہ ہے جو دل من داند و من دانم و داند دل من۔ مگر جب آگے گئے اور معشوق سے بغل گیر ہوگئے تو مزہ اور لطف سابقہ کی یاد میں تاسف سے پکار اٹھے کہ پیا پیا کرتے ہمیں پیا ہو گئے اب پیا کس کو کہئے۔ ہجر و وصل اب دونوں چھوٹے اب کس کے ہو رہیئے۔ لیکن جب وہاں قطرہ نے سمندر میں محو ہو کر دیکھا تو گو پہلے سے معدوم تھے مگر اپنے میں ہر لحظہ اور ہر آن میں عجیب و غریب شان دیکھی۔ دل نے چاہا تو سمندر میں چلے گئے اور پھر دل نے چاہا تو خشکی پر چھا گئے۔ پھر کبھی آفتاب کی سیر کی اور بعد ازاں مہتاب کو آ پامال کیا۔ غرض کہ اپنی سیر سے کوئی جرم اور ذرہ باقی نہ رہا۔ اور جب سیاحی و سیاحی کے بعد غور کیا اور غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہم نے اپنی سیر کی ہے۔ اور یہ سب کچھ میں ہی ہوں اور میرے سوا کوئی چیز موجود ہی نہیں ہے تو ہم نے اب بعض اوقات اپنے گذشتہ پر مزہ شکایت کو بہ تکلف یاد کیا تو اپنی موجودہ شان اور سیرانی ذات سے اُن کو بہت ہیچ پایا جب کُن کی اُمنگ پیدا ہوئی تو فیکون فی القدر جلوہ افروز ہوا جب غور سے نظام کائنات کو دیکھا تو ہر آن اور ہر وقت کن فیکون جلوہ افروز دیکھا یہ سلسلہ لاانتہا ہی پایا

اور اسی میں اپنے آپ کو مدغم دیکھا جس کی دھوم مدت سے سننے میں آتی تھی۔
اور جس نے کبھی ہم کو رولا پٹا کر ایک طویل مدت سے مار رکھا تھا۔ اس کو بھی اسی
پیبیٹ میں غلطاں پیچاں پایا۔ آخر عقل دوربین کو سرطاق رکھ کر خود بھی اس
کی خودی میں شامل ہوئے۔ اور اپنی خودی کو ایسی آگ میں جلا کر راکھ کر دیا۔
اور لیل و نہار کے مصائب سے نجات حاصل کی۔ اب اس قطرہ کو جس کا سمندر میں
کچھ پتہ نہیں ملتا بحر زخار کہو تو بجا ہے اور اب جو کچھ دیکھو اسی کا پرتو ہے اور
بس والسلام۔

بگر میں اور عزیزوں وحضرات شعرا کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۱/۱۱/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں آپ
کی اس تگ و دو کے لئے جو آپ دوائی کے لئے فرما رہے ہیں مشکور ہوں۔
مگر یہ دیکھ کر کہ دوائی سیال حالت میں ہوگی اس سے ناامید ہو گیا ہوں کیونکہ
آپ جانتے ہیں کہ ؎

گرچہ صندل کا لگانا دردِ سر کا ہے علاج
تو بھی گھسنا اور لگانا دردِ سر یہ بھی تو ہے

ایسی صورت میں ایک تو سیال دوائی دوسرے تیسرے روز بنوانی پڑا کرے گی جو یہاں کے حالات سے محال ہے۔ دوسرا اُس کے پلینے کا بکھیڑا دیگر۔ لہٰذا عرض ہے کہ اندریں حالات آپ تجویز اور تیاری دوائی کی تکلیف نہ فرماویں میری حالت سراسر شکایت سے ہرگز خالی نہیں ہے مگر شکر ہے کہ ایام گذر رہے ہیں۔

گھر میں سب لڑکیوں سے عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کا سلام و پیام کہہ دیا گیا ہے۔ جس کے جواب میں وہ عزیزہ سے پرتپاک و محبت کا سلام عرض کرتی ہے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۲/۳/۴۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامجات آلعزیز شرف صدور لائے۔ قدرے علیل

ہونے کی وجہ سے میں قبل ازیں جواب عرض نہیں کر سکا معاف فرماویں آپ کی ترسیل دوائی کا بہت بہت شکریہ ہے۔ مگر میں نے اس کو محض ڈر کی وجہ سے ابھی تک استعمال نہیں کیا کہ مبادا اس کے کھانے سے اپنی کیا حالت پیدا ہو کیونکہ قبل ازیں ایک دو دفعہ انگریزی دوائی کے استعمال سے میں سخت بدحال ہو چکا ہوں اور نیز قریب المرگ شاید آپ کی تشریف آوری اور مزید یقین دلانے سے میں اس کو استعمال کر سکوں۔

شکر ایزد متعال ہے کہ بجز شغل معلومہ کے آپ کی روحانی حالت رو بہ ترقی ہے۔ اللہ ہمیشہ آپ کو درجات روحانیت میں ترقی پر ترقی نصیب کرے۔

آپ نے دسمبر یعنی ماہ حال کے ایام تعطیلات میں اپنے ہمراہ عزیزی نصراللہ صاحب کو لانے کی اجازت طلب کی ہے بسم اللہ آپ ان کو ضرور ہمراہ لے آویں۔ میں ان کے دیدار سے مستفید ہوں گا اور ان کی صحبت سے راحت حاصل کروں گا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ آپ آتے وقت لاہور سے دو بکس ہیڈ کی کبوتر اور سیر بختہ چائے معلومہ میرے واسطے لیتے آویں مشکور ہونگا۔ میری حالت مرض کے لحاظ سے اچھی نہیں ہے۔ سرما زوروں پر آ رہا ہے اس وجہ سے روز افزوں تکلیف ہو رہی ہے۔

میرا مشمول نیاز نامہ عزیزہ زہرہ بیگم کے حوالہ فرما دیویں۔ جملہ عزیزان و جملہ شعراء صاحبان کی خدمت میں دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۲۱ ۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ یہاں اجتماع احباب سے خواہ مخواہ میری مفروضہ تکلیف کا خیال فرماتے ہیں۔ واللہ مجھے تو جس وقت مجمع احباب یہاں تشریف آور ہو اُسی قدر خوشی اور راحت حاصل ہوتی ہے بسم اللہ آپ تشریف لے آویں اور آ کر دیکھ لیں کہ ہم لوگوں کو کسی تکلیف کا کبھی کچھ احساس معلوم ہوتا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں ہو گا۔

میں اپنی صحت کی بات کیا عرض کروں۔ سرما زور یہ آ گیا ہے۔ اور طبیعت اُسی قدر گری جاتی ہے تاہم قدرے آرام ہے۔ لیکن جس وقت بارش شروع ہو کر ہوا مرطوب ہوئی تو اس کے زیادہ تر خراب ہونے کا پورا تجربہ اور اعتقاد ہے۔ خصوصاً موسم بہار میں اچھا ہر چہ آید بر سر فرزند آدم بگذرد۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔

میں نے اخبار میں آزاد کے ترجمان القرآن یعنی ان کی تفسیر القرآن کا اشتہار بارہا پڑھا ہے اور میری توجہ محض اس کی جانب اس وجہ سے ہوئی کہ اشتہار میں درج ہے کہ باقی تفاسیر اپنے اپنے وقت پولیٹیکل رنگ میں تحریر شدہ ہیں۔ اور یہ تفسیر قرآن کے اصل رنگ میں تحریر ہوئی ہے۔ آزاد کے کیریکٹر کو خیال کرتے ہوئے

یہ اُن کا دعوٰے بعید از قیاس ہے تاہم لاہور میں آتے ہوئے مبارک علی صاحب
کی دوکان میں اُس پر نظر مارتے آویں والسلام

بیگم پور جنڈیالہ ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۸ $\frac{1}{32}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراحمکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے ۔ آج کل
میری صحت نہایت متزلزل ہے اور اکثر رانوں کو تکلیف رونما ہو جاتی ہے
مگر جیسی زندگی بسر ہو رہی ہے اُس پر شکر الٰہی ہے۔ اب کی مرتبہ آپ اور
شعرا اور دیگر احباب کی تشریف آوری سے مجھے عجیب لطف حاصل ہوا۔ یہ سب
آپ کی سعی کا نتیجہ تھا اللہ آپ کو معہ عیال و اطفال دارین میں خوش و خرم رکھے آمین!
اُمید ہے آپ اور گھر میں اپنے کام میں مشغول ہونگے اور تحفہ ناچیز نیاز مند
کو محبت سے قبول فرماتے ہونگے۔
اپنے گھر میں بخار کی تکلیف تحریر فرمائی ہے جس سے فکر پیدا ہوا۔ مگر
اُمید ہے کہ اللہ کریم و رحیم نے صورت آرام پیدا کر دی ہو گی۔ تاہم آپ بواپسی
ڈاک اُن کے حالات مزاج اقدس سے مفصل مطلع فرما دیں۔ نیز میری جانب سے

اُن کی مزاج پُرسی فرما دیں تاکید ہے۔ شرقی صاحب کے گھر کے حالات سے مطلع فرماویں۔ اُمید ہے عزیز نصر اللہ صاحب اپنے کام میں مصروف ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزوں اور جملہ شعراصاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴ ۶/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مزاجکم

سلام مسنون! والا نامہ العزیز معہ پارسل ہیڈک کیور شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ واللہ مجھے رہ رہ کر بار بار یہ خیال آتا ہے۔ کہ آپ کی ان عنایات کا کس طرح اور کس نہج سے میں عہدہ برآ ہو سکوں گا۔ آپ اس قدر عنایات مجھ نیاز مند پر مبذول فرما رہے ہیں کہ میں تو ان کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔ بجز اس کے اور کیا کر سکتا ہوں کہ آپ کو دعائیں دیتا رہوں کہ خداوند کریم آپ کو دنیا و عاقبت میں فائز المرام فرماوے آمین۔ آمین ثم آمین۔ تاہنوز میں نے آپ کی فرستادہ ہیڈک کیور استعمال نہیں کی ہیں مگر اُمید ہے کہ امروز و فردا ضرور استعمال کروں گا اور پھر نتیجہ عرض کروں گا۔

آپ لاہور تشریف فرما ہوئے تو آپ نے نسخہ حاصل کر کے ہیڈک کیور تیار

کرواکر ارسال فرمائی۔ مگر میری دوسری عرض کی نسبت جو میں نے تفسیر ترجمان القرآن کے لئے عرض کیا تھا کہ ملاحظہ فرماکر اُس کی بابت تحریر فرمادیں کہ کیسی ہے آپ نے کچھ تحریر نہ فرمایا۔ غالباً آپ لاہور میں اُس کا ملاحظہ فرمانا بھول گئے ہونگے ورنہ آپ اُس کی نسبت ضرور تحریر فرماتے۔ اگر ہو سکے تو اُس کو ملاحظہ فرماکر اپنی رائے تحریر فرمادیں۔ مشکور ہونگا۔

آپ نے عزیزہ زہرہ بیگم کی علالت بخار کی نسبت تحریر فرمایا۔ اِس سے نیازمند اب تک متفکر ہے۔ اُمید ہے عزیزہ کو اللہ نے آرام دے دیا ہوگا۔ آپ میری طرف سے اُن کی عیادت فرمادیں اور نیز اُن کے حالات مزاج سے بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں

آج کل اپنی صحت کی وہی حالت ہے جو ہمیشہ رہا کرتی ہے۔ شکر ہے اُفتاں خیزاں وقت گذر رہا ہے مگر دقت سے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیز نصراللہ صاحب و دیگر جملہ عزیزان کو دعا و سلام

جملہ شعرا صاحبان کی خدمت میں دُعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲/۲۲ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامجات العزیز شرف صدور لائے۔ شکریہ ہے۔

میں قبل ازیں جواب اس وجہ سے عرض نہیں کرسکا کہ میں بارش اور ژالہ باری کی غیر معمولی سردی سے برض نزلہ وغیرہ بیمار ہوگیا۔ یہ بارش یکم و دوم ماہ حال کے مابین شب کو ہوئی تھی۔ ابھی تک کلی آرام نہیں ہے۔ البتہ پہلے سے قدرے افاقہ ہے۔ یہاں بارش بہت اور خوب ہوئی ہے۔ آپ کے فرستادہ ہیڈک کیور میں سے میں نے تاہنوز صرف وہ ہیڈک کیور استعمال کی ہیں جو آپ کی ساختہ ہیں۔ میں نے اُن کی دوائی اور اثر میں تو کوئی نقص نہیں پایا ہے۔ البتہ اس کے یہ نقص ہے جو تکلیف دہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ ٹکیہ کا حجم یعنی قد بہت بڑا ہے۔ جس سے دیر تک بھگونے اور نگلنے میں تکلیف ہے اگر دوائی چھوٹے خولوں میں ڈالی جائے تو نقص مذکور رفع ہو سکتا ہے۔ امید ہے بشرط امکان آپ نقص مذکور رفع فرمانے میں سعی فرماویں گے۔

گو میں علالت کی وجہ سے نیاز نامہ ارسال خدمت شریف نہیں کرسکا لیکن آپ کے والا نامہ کے اس مضمون سے کہ والدہ صاحبہ عزیزہ نصر اللہ کو بخار اور کھانسی کی دیر سے شکایت ہے اور صورت افاقہ پیدا نہیں ہوئی۔

نہایت اور مزید در مزید افکار پیدا ہوتے اور تاہنوز اپنے دل پر مسلط ہیں۔
میں بہت حیران ہوں کہ آپ نے اب تک مرض کی تشخیص اور علاج میں
اس قدر کیوں غفلت اختیار فرمائی۔ جس سے مرض طول پکڑ گئی۔ کیا ایسی
غفلتوں کے مشاہدات اور ان کے نتائج آپ کی پیش نظر نہیں ہیں کہ کیا
سے کیا ہوتا جا رہا ہے۔ للہٰذا آپ ایسی غفلت کو بالکل چھوڑ دیں اور تشخیص اور
علاج کی جانب مکمل توجہ فرما دیں اللہ فضل فرما دیویں گے۔ واللہ ایسا سعید
فطرت کا رفیق و شفیق انسان دنیا بھر میں تلاش کرنے سے ملنا مشکل ہے مگر
چونکہ آپ کو یہ نعمت بلا محنت دستیاب ہوئی لہٰذا آپ کے دل میں اُس کی
چنداں قدر و نعمت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے معاملہ مذکور میں غفلت ہے۔
میں امید کرتا ہوں کہ آپ علاج و تشخیص کی نوعیت اور طبیعت مرقبہ کے
حالات سے مجھے جلد مطلع فرما دیں گے۔ اس پر میں بہت مشکور رہوں گا۔
ترجمان القرآن کی نسبت عرض ہے کہ آپ نے اس کے ملاحظہ سے جو رائے
قائم فرمائی ہے میں اُس سے اتفاق کرتا ہوں اور اس کی خریداری کے
ارادہ کو ترک کرتا ہوں بہت اچھا ہوا کہ وعظ لیے عملاں واجب امت
نشنیدن۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
مشمولہ نیاز نامہ آپ براہ مہربانی عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کو عطا فرما دیں
جملہ عزیزان اور جملہ عزیزان شعرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲/۳۲ ۱۴ ۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت سے میرا دل تاہنوز مطمئن نہیں ہوا از آنکہ نہ آپ نے کسی ڈاکٹر یا حکیم سے تشخیص تاہنوز حاصل کی ہے۔ اور نہ کسی علاج کا آپ نے اقدام کیا ہے۔ اگر میں اس پر اپنا تعجب و حیرت اور افسوس ظاہر کروں تو حق بجانب ہوں گا۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ بخار سے دو تین روز سے اب آرام ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو یہ آپ کی دوائی اور علاج کا ہر نتیجہ نہیں ہے۔ اس کا کوئی اور موجب ہو گا جس سے آپ ناواقف نہیں ہیں۔ البتہ آپ تشخیص اور علاج فرما کر مجھے نتیجہ سے بہت جلد مطلع فرماویں۔ مشکور ہوں گا۔ نیز ایک والانامہ نیاز نامہ ہذا کے پہنچنے پر مجھے ضرور ارسال فرماویں جس میں عزیزہ کے موجودہ حالات طبیعت درج ہوں تاکید ہے۔
اللہ نے المضاعف فضل فرمایا۔ کہ شرقی صاحب کو ایک بچے کی امید کرتے کرتے دو بچے عطا فرمائے اللہ ان بچوں اور ان کے والدین کی عمر دراز کرے آمین۔ آپ میری طرف سے شرقی صاحب کو بڑی پُرتپاک اور پُرزور مبارکباد عرض کر دیویں۔ اس میں شبہ نہیں جیسا آپ نے تحریر فرمایا ہے شرقی صاحب

سے ضیافت یعنی ضروری ہے۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ دو نو وارد بچوں کی ایک ضیافت کیسے اور کس حساب سے ہو سکتی ہے ہر ایک امر میں ضرورتِ حساب ہے اور یہاں بھی حساب کے مطابق ضیافت کی تعداد ہونی ضروری ہے آگے آپ دانا ہیں۔ شکر ہے کہ اللہ نے احسان صاحب کے گھر میں بھی بچہ عطا فرمایا ہے۔ اگر وہ آپ سے ملیں تو آپ ضروری اُن کو میری طرف سے مبارک باد فرماویں یہاں یکم ماہ حال کو بہت ژالہ باری و بارش ہوئی تھی جس سے چند روز گذشتہ میں سردی کا خوب زور ہو گیا تھا۔ مگر اب دو تین روز سے سردی کم تھی لیکن کل سے پھر ابر ہوا اور ہر وقت کی ترشح کا زور ہے جس سے سردی پھر زور پر آگئی ہے۔ میری طبیعت تاہم اچھی ہے قدرے شکایت سے خالی نہیں ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرائے صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۰ ۲/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا مشکور ہوں۔ الحمد للہ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت کی جانب سے میری طبیعت کچھ تو ہلکی ہوئی۔

ورنہ واللہ بعض حالات وکیفیات معلوم ہونے سے میرے تو حواس اڑ گئے تھے۔ اور اسی وجہ سے میں نے اپنے افکار کی پراگندگی میں آپ کو تشخیص و علاج کے لئے تاکیدات تحریر کی تھیں۔ جو کچھ مجھ ناچیز سے ہو سکا عزیزہ کے لئے کیا مگر آپ کی تشخیص و علاج اللہ نے کارگر کی اور عزیزہ کو صورت آرام پیدا ہوئی۔ یہ حملہ مرض سالہا سال کی نسبت شدید تر نظر آتا تھا۔ مگر شکر ہے کہ اللہ نے کچھ سعی کرنے پر فضا میں معتدبہ تبدیلی فرما دی ورنہ کسی مولوی کا نقشہ بندھ گیا تھا۔ آئندہ آپ ہر دو صاحبان امراض کی جانب سے ایسی غفلت اور سہل انگاری ہرگز نہ فرمایا کریں۔ تاکید ہے۔

آپ یہاں تشریف آوری کا ارادہ فرماتے ہیں بسم اللہ آپ ضرور تشریف لاویں۔ مگر تعین تاریخ تشریف آوری سے مطلع فرماویں میں اس روز چشم براہ ہوں گا۔

آپ نے ہیڈک کبوتر کی تعداد کی نسبت مطلع فرمایا ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ دو ڈبے کی تعداد سے ہرگز کم نہیں ہونی چاہیے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ خول چھوٹے اور پتلے ہونے چاہئیں۔ سابقہ کے بھگوتے اور نگلنے میں کافی دقت واقعہ ہوتی ہے۔ میرے خیال میں لاہور کی دوکان سے ضرور پتہ لیویں۔ اگر ہیڈک کبوتر کے ڈبے سستی قیمت پر ملتے ہوں۔ تو وہ بہر حال اچھے ہیں۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔

میں کیا عرض کروں۔ اب وہاں کئی آسامیاں ایسی پیدا ہو گئی ہیں جن کے

ذمہ جدید مطالبات ضیافتوں کے پیدا ہو گئے ہیں۔ مثلاً احسان صاحب لاہور
والے۔ بگہ میں آپ کا نام اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کا نام بھی فہرست مطالبہ میں
تحریر شدہ پاتا ہوں۔ آپ کی نسبت دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ مطالبہ
دیگر مطالبات سے مزید ضروری ہے اور محنت طلب بھی کیونکہ مرض کا معاملہ بہت
خراب سے خراب تر ہو گیا تھا۔ اور معالج کو ہر طرح سے زیادہ زور لگانا پڑا ہے۔ لہذا
اس کی اہمیت سب سے بالاتر ہے۔ اللہ ان آسامیاں کو اگر سمجھ عطا فرماوے تو یہ
نقدی کی شکل میں یہاں ارسال فرمادیویں جس سے جانبین تردد اور تکلیف سے
محفوظ رہیں۔ کیا آسامیاں تجویز مذکور کی معقولیت پر صاد کرینگے۔ اُمید تو بہت
ہے آئندہ جو اللہ کو منظور۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے
ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزاں و دیگر حضرات شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵ ۳/۳۲

عزیز القدر جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ اللہ کا
ہزار ہزار شکر ہے کہ اللہ نے عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کو بخار اور کھانسی سے آرام

اور کچھ شفا عطا فرمادی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ زیادہ مجھے خوشی اس وجہ سے بھی ہے کہ ایک آسامی ضیافت دہندہ نمودار ہوگئی ہے۔ ضیافت کھائیں گے اور مزے اڑائیں گے۔

میں اچھا ہوں اور کسی قدر مزید تکلیف کو جو موسم بہار۔ موسم سرما پر اضافہ پیدا کیا کرتی ہے برداشت کر رہا ہوں۔ چند روز ہوئے تو موسم کسی قدر گرم ہو گیا تھا مگر اب چار پانچ روز سے ترشح باراں اور ژالہ باری سے دفعتاً پھر سرد موسم عود کر آیا جس سے مجھے زیادہ تکلیف ہوئی۔ مگر شکر ہے کہ رات سے مجھے آرام ہے۔ یہی وجہ توقف تحریر نیاز نامہ کے لئے ہوئی معاف فرماویں۔ عزیز نصر اللہ صاحب کی علالت کا فکر ہے اللہ عزیز کو آرام عطا فرماوے آمین۔ میرے خیال میں یہ تکلیف موسمِ بہار کی وجہ سے ہے اور امید ہے کہ اختتام موسم پر صورت آرام پیدا ہو جاوے گی۔ آپ کی تشویش و اضطراب کی نسبت میں کیا عرض کروں۔ اِس راستہ میں ہم ہر قسم تکالیف سے واسطہ رہتا ہے۔ آپ جس (یعنی نیازمند) سے یہ تکالیف بیان فرماتے ہیں۔ وہ اللہ آپ سے کہیں زیادہ اِن مصائبِ عشق میں مدت سے گرفتار ہے۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ بخدا بعض اوقات تو ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ زندگی دنیاوی سے تنگ آکر روح پرواز کرنے پر تل جاتی ہے۔ اس پر دفعتہً دیگر حالت آوارد ہوتی ہے کہ جس سے جملہ کائنات کو اپنے زیرنگیں دیکھتا ہوں۔ اِسی طرح سے

اپنے ایام گذر رہے ہیں تفصیل سے ان کی سرگذشت بیان کرنے کے قابل نہیں ہے ورنہ عرض کرتا

شعر — پرسید یکے کہ عاشقی چیست
گفتا کہ چو من شوی بدانی

گھر میں اور عزیزی نصراللہ صاحب و دیگر عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ $\frac{۲}{۴۴}$ ۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا مشکور رہوں۔ میں کیا عرض کروں اب کے تو یہی بات ہوئی کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ از آنکہ قبل ازیں سردار کیسر سنگھ صاحب نے تشریف لا کر مجھ سے بہ اصرار فرمایا کہ مشینوں کے نصب کرنے کے لئے مکان زیر تعمیر ہے اور امید ہے یکم بیساکھ تک مکمل ہو جاوے گا۔ اور یکم کو اُس میں مشین رکھی جاوے گی۔ لہٰذا تم بھی اِس موقعہ پر وہاں ضرور چلو۔ جس پر میں نے امر مذکور تسلیم کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں سفر مذکور کا ارادہ

عرض کر دیا۔ لیکن اب سردار صاحب پرسوں تشریف لائے تو فرمایا کہ عمارت مذکورہ ۲۰ اپریل سے پہلے ختم ہونے کی امید نہیں ہے۔ لہٰذا تم کو وہاں ۲۰ سے پہلے نہیں جانا پڑے گا۔ امرتسر وغیرہ کا سفر تو اس کا الحاق تھا لہٰذا اس کے ساتھ وہ بھی ملتوی ہو گیا۔ افسوس ہے کہ آپ کی ان دنوں کی تشریف آوری میری تحریر مذکور سے ملتوی ہو گئی۔ اگر ہو سکے تو آپ تشریف لے آویں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اب کٹائی فصل ربیع عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ اور جملہ زمینداران معہ متعلقین اس کام میں درو فصل تک مصروف رہیں گے بلکہ اب ضمناً کام درو فصل کا شروع ہو گیا ہے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ والسلام

گھر میں اور عزیزاں اور جملہ شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۰ ۴/۴۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آج کل سردار صاحب کے مزید اصرار پر مجھے ۲۲ ۴/۴۲ کو جالندھر جانا پڑا۔ لہٰذا میں اس

روز اس وقت جبکہ مشین بلڈنگ میں رکھی جاوے گی اُن کے شامل ہونگا اُس
روز میں مولوی صاحب کے ہاں جالندھر قیام کروں گا۔ اس کے بعد کے پروگرام
سے میں آپ کو مطلع کرنا تو نہیں چاہتا تھا کہ آپ مجھے گوجرانوالہ جانے
کی تکلیف نہ دیویں۔ اس میں شبہ نہیں کہ میں عزیزہ زہرہ بیگم کی تعلیم کی خاطر
گوجرانوالہ جانا اپنا فرض سمجھتا رہا ہوں اور اسی سبب سے میں یہ تکلیف گوارا
کرتا رہا ہوں۔ مگر میں اب دیکھتا ہوں کہ اللہ نے میری رفع تکلیف کی خاطر
عزیزہ کو یہاں آنے کی ہمت عطا فرمادی ہے تو اب میرا وہاں جانا فضول
معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا میں اب گوجرانوالہ جانا فضول سمجھتا ہوں۔ شاید آپ
حیران ہونگے کہ میں لاہور کیوں جا رہا ہوں۔ وہ بات یہ ہے کہ عزیزہ غلام فاطمہ
صاحبہ اپنے بھائی حقیقی خوشی محمد خاں صاحب پارسل کلرک ریلوے سٹیشن لاہور کے
پاس چھ ماہ سے مقیم بہ لاہور ہے۔ کچھ بیمار بھی رہتی ہے وہ اور اُس کا بھائی موسم
سرما کے شروع سے مجھے وہاں جانے کے لئے اصرار کر رہے ہیں۔ پہلے تو سرما کا
بہانہ تھا اب وہ بھی ختم ہوا۔ لہٰذا جانا پڑا۔ میرا ارادہ وہاں ایک روز ٹھہرنے
کا ہے۔ آئندہ دیکھا جاوے گا۔ پروگرام یہ ہے کہ ۱۲/۲۲ ۲۳ کو میں امرت سر
جج صاحب کے ہاں پہنچوں کیونکہ ان کا اصرار سرما سے بھی پہلے کا ہے اور
کچھ ضرورت بھی ہے ۲۴ وہاں ٹھہروں اور ۱۲/۲۲ ۲[illegible] کو بروز سوموار میں لاہور
چلا جاؤں۔ ایک آدھ روز وہاں رہ کر واپس گھر کو چلا آؤں۔ خوشی محمد خاں

مذکور سٹیشن کے قریب آسٹریلیا بلڈنگ کے مکان نمبر ۱۰ میں رہتا ہے۔ میں وہاں اُس کے گھر ٹھیروں گا باقی اور خیریت ہے اور میں بھی اچھا ہوں۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزاں اور جملہ شعراء صاحبان کی خدمت میں دعا و سلام۔

بیگم پور خنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۸ ۵/۴۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ شرفِ صدور لایا شکریہ ہے۔ آپ نے ۵ ۶/۴۲ کے روز اپنی تشریف آوری کا وعدہ تحریر فرمایا ہے۔ بسم اللہ آپ ضرور تشریف لاویں۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ اُس روز چشم براہ ہونگا۔ قریب بارہ بجے دن اُس روز کہاران معہ ڈولی سٹیشن بھوگپور پر آپ کے انتظار میں موجود ہونگے۔ آپ میرے لئے ہیڈک کیور کثیر تعداد میں جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ ضرور لیتے آویں۔ از آنکہ اب میرے ہاں بھی سٹاک قریب الاختتام ہے۔

افسوس ہے کہ اُس روز باوجود تلاش کے صاحب مجھ سے مفقود رہے واللہ وہ وقت عجیب اور خاص تھا۔ تاہم اب آپ کے اور اُن کے ارشاد

کی تعمیل میں عرض ہے کہ بالفعل صاحب استغفار روزانہ پانچ سو مرتبہ اوّل و آخر درود شریف پڑھا کریں اور اس میں ناغہ ہرگز نہ کریں اور انشاءاللہ تعالےٰ نیاز مند بھی اپنے اوقات میں اُن کا ضرور خیال رکھے گا اور وہ اپنے حالات سے وقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہیں۔ تاکید ہے۔ باقی بوقتِ ملاقات۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزاں و حضرات شرکا صاحبان کو دعا و سلام

بنگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۵ $\frac{6}{42}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آلعزیز شرف صدور لایا مشکور ہوں۔ آپ نے اپنی کیفیاتِ قلبی و روحانی اُس میں جو تحریر فرمائی ہیں میں ان کو پڑھ کر نہایت خوش اور مطمئن ہوا اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللّٰھم زد فزد۔ انشاءاللہ تعالےٰ امید کامل ہے کہ آپ اب منزل پر جلد پہنچ جانے والے ہیں۔ میں حالات موجودہ کی نسبت ابھی مزید تکلیف آپ کو نہیں دیتا۔ لیکن اِس قدر عرض کرنے سے باز بھی نہیں رہتا۔ کہ آپ حالت اور سبق حاضرہ میں محویت حاصل ضرور کریں۔ اب

وہ جادو جو ہر ایک چیز پر جادوگر اعظم نے کیا ہوا ہے جس سے ہر ایک شے کی اصلیت آپ سے پنہاں تھی رفع ہو کر اُس کی اصلیت آپ کو نظر آنے والی ہے اور آپ کو اُس میں انہماک کامل حاصل ہونے والا ہے مگر شرط یہ ہے کہ آپ عوام کے روبرو یہ راز ہرگز فاش نہ کریں اور اس پر ضبط سے کام لیویں۔ کیونکہ ماہرین حضرات اسی مقام کے حصول پر نصیحت فرماتے ہیں۔ کہ اگر حفظ مراتب نکنی زندیقی کیا آپ نے حافظ علیہ الرحمۃ کا یہ شعر پڑھا نہیں اور اُس کے معنی پر غور نہیں کیا وہ شعر آپ کی حالت کا مرقع ہے اور اُس کے معنی آپ کی حالت ہے

شعر ؎

اے دل طریق رندی از محتسب بیاموز
مست است و در حق او کس ایں گمان ندارد

عزیز من! اب جو لباس ذات الٰہی آپ کو پہنا رہی ہے اُس کو عوام کے کانوں تک ہرگز نہ پہنچاؤ۔ مگر اس میں ایسی محویت حاصل کرو کہ کسی وقت بھی آپ کو بارگاہ معلےٰ سے علیحدگی نہ ہو۔ ہاتھ کام نہیں کرتا۔ ورنہ نیاز مند بہت کچھ عرض کرتا۔ آپ نے اپنی حالت سے مجھے کسی قدر آگاہ فرمایا مگر عزیزہ زہرہ بیگم کی نسبت کچھ تحریر نہیں فرمایا۔ جس سے میں متردد ہوں۔ اب آپ عزیزہ کی حالت ہرگز تحریر نہ فرماویں۔ البتہ میری طرف سے عزیزہ کو تاکید کر دیویں۔ کہ وہ اپنے قلم سے اپنے حالات حاضرہ مفصل مجھے تحریر کریں۔ تاکید ہے۔

میں تو روزانہ آپ ہر دو کی خدمت کرنے سے ہرگز دریغ نہیں کرتا۔ مگر

آپ تحریر فرماویں۔ کہ آپ اِس کو کس قدر محسوس کرتے اور اِس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ مولوی صاحب! کیا آپ دیکھتے ہیں کہ وجود واحد کے بجز اور کچھ نہیں ہے اور یہ دیکھتے ہیں کہ تمام خورد و بزرگ اور عالم و فاضل کیسے اور کس قدر مسحور ہیں اصل بینائی سے وہ قطعاً محروم ہیں۔

امید کرتا ہوں کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ افسوس ہے کہ آپ کی بھینس انتقال کر گئی۔ دیکھو اللہ صاحب کوئی اور سامان کر دیوینگے۔

میں اچھا ہوں۔ مگر موسم بہت گرم ہو گیا ہے کہ الامان۔ معلوم ہوا ہے آپ نے رانا سے جالندھر سٹیشن پر ضیافت لے لی۔ اِس تنہا خوری سے ہم لوگوں کا نقصان اور آپ کا فائدہ ہوا۔ یہ بھی دنیا داروں کا ایک کرتب ہوا ہے السلام گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۷/۶/۳۱

عزیز القدر جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامجات آنعزیز شرف صدور لائے۔ شدت گرما سے ایام گذشتہ میں جرأت نہیں پڑی کہ میں جواب میں نیاز نامہ عرض کر دوں۔

امید ہے آپ میرے ضعف اور موسم کی شدت کو خیال مبارک میں لاکر یہ توقف معاف فرما دینگے۔ الحمد للہ کہ عزیزہ نصر اللہ کو اللہ نے کامیابی عطا فرمائی مدت پہلے سے وعدہ اور امید بھی تھی۔ آپ کے تحریر فرمانے پر آسامی ہذا کی نیت کے خلوص پر مجھے یقین آگیا ہے ورنہ زمانہ بڑا بے وفا ہے۔ اچھا اگر اللہ کو منظور ہوا تو آسامی مذکور سے قرض ضیافت وہیں موقعہ پر وصول کیا جاویگا از آنکہ آب چاہ بو سرچاہ کا قانون درست ہے۔ میں کامیابی مذکور کی عزیزہ اور آپ اور والدہ ماجدہ عزیزہ کو مبارک باد عرض کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم عزیزہ کو اُس کے تمام مقاصد دینی اور دنیوی میں کامیاب فرمادے آمین ثم آمین۔

آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم کے حالات روحانی میں نے آپ کے اور اُن کے والا نامجات سے پڑھے گو آغاز حالت ہے مگر انشاء اللہ تعالےٰ اچھی ابتدا ہے اس سے قیاس ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ بہتر انجام ہو کر رہے گا۔ دعا ہے کہ اللّٰھم زد فزد۔

آپ کے یہاں سے تشریف لے جانے کے بعد جس زور وشور سے گرمی نے زور مارا اور جس قدر لو چلتی رہی۔ توبا یا الامان۔ حالانکہ اس اثنا میں چار پانچ سے زیادہ بارشیں یہاں ہو چکی ہیں مگر گرما اپنے زوروں پر ہے۔ کل یہاں بارش ہوئی ہے۔ رات اور اس وقت دن کو بھی خنکی ہے مگر تمازت آفتاب پھر شروع ہوگئی ہے امید ہے پھر وہی گرما اور حبس عود کرنے والے ہیں۔ چار روز سے کوٹھی

کے فرنٹ کا فرش اکھاڑ کر جدید لگ رہا ہے۔

آپ ضرور بالضرور عزیزہ نصر اللہ کو کہیں ملازم کرا دیویں۔ اب اس کا گھر میں بیٹھنا بالکل فضول اور بے فائدہ ہے۔ اس کے لیئے میں سخت تاکید عرض کرتا ہوں۔ اگر آپ نے اس کو ملازم نہ کرایا یا کہ عزیزہ نے پہلو تہی کیا تو سمجھا جاویگا۔ کہ آپ لوگ کفران نعمت الٰہی کے مرتکب ہیں۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزاں اور حضرات شعرا صاحبان کو دُعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۶ ۷/۴۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: دو گرامی نامجات آں عزیز شرف صدور لائے جن کا شکریہ ہے۔ لیکن میں بوجہ علالت نزلہ۔ بخار و درد سر کے جواب میں نیاز نامہ جلد ارسال نہیں کر سکا معاف فرمادیں۔ مجھے ماہ حال کے آغاز سے چند روز پیشتر عوارضات مذکورہ شامل حال ہو گئے تھے جن کی وجہ سے مجھے عشرہ سے زائد وقت تکلیف رہی۔ شکر ہے کہ بعدش تمام عوارضات سے آرام ہو گیا اور اب لفضلہ تعالےٰ

آرام اور صحت سے ہوں۔ آرام ہوتے ہی مجھے خرابی عینک کی سوجھی جو بہت ناکارہ اور خراب ہو چکی تھی۔ چنانچہ میں ۱۱ ہش کو بہ سواری موٹر ہمراہ سردار شوراج سنگھ صاحب پسر سردار کبیر سنگھ صاحب علی الصباح گھر سے روانہ ہو کر اور امرت سر میں چار پہیئے کی وجہ سے ایک گھنٹہ صرف کر کے دس بجے دن سے پہلے لاہور دکان عینک فروش پر پہنچ گیا اور نظر کا معائنہ کرانے کے بعد دوکاندار نے کہا کہ اگر آپ چار پانچ گھنٹہ یہاں لاہور میں ٹھہر جاویں تو میں چار بجے بعد دوپہر عینکیں تیار کر کے دے دونگا چنانچہ ہم وہاں ٹھہر گئے اور چار بجے عینکیں لے کر واپس امرت سر آگئے ہیں۔ وہاں سے میں ۱۳ ہش کی شام کو جالندھر پہنچا اور دوسرے روز صبح گھر آگیا میں نے آپ کو اپنے سفر مذکور سے بدیں وجہ اطلاع نہ دی کہ آپ کو یہ خبر تکلیف کا موجب ہوگی اور خود ارادہ گوجرانوالہ حاضر ہونے کا اس وجہ سے نہ کیا کہ میں بیماری کی وجہ سے کمزور تھا۔

میں کیا عرض کروں سال گذشتہ کی گرمی میں جب کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ بیمار ہو گیا تھا اور اب بھی اُسی مرض سے انہیں ایام میں بیمار ہوا ہوں میں نے غور سے معلوم کیا ہے کہ اس کا اصل سبب کثرت ہیڈک کیور ہے۔ لہٰذا میں نے اب دل میں تہیہ کر لیا ہے کہ جس طرح سے ہو سکے اس کو ترک کر دوں۔ چنانچہ میں نے دس بارہ روز تو یہ بالکل نہ کھائی۔ بعدش اب دوسرے تیسرے روز بعد کبھی کبھی ایک کھاتا ہوں تاکہ اس کے دفعتہً ترک کرنے سے کوئی جدید

عارضہ نہ پیدا ہو لہذا آپ ابھی اور ہیڈ ک کیو ز تیار کروانے کا ارادہ نہ فرماویں پھر دیکھا جاوے گا۔

یہاں مدت سے بارش ہو رہی ہے اور دوسرے تیسرے روز ہو جاتی ہے اب موسم اور ہوا کی شدت گرما مفقود ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے میں بھی اب اللہ کے فضل سے اچھا ہوں۔

عزیز نصراللہ کی نسبت جہاں اور جیسا آپ پسند فرماتے ہیں عمل فرماویں مگر بیکار نہ چھوڑیں۔ بیکاری مضر ثابت ہوگی۔

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔ جملہ صاحبان شعرا کو سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۳۱ ۷/ ۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام مسنون! خدا کرے کہ آپ بخیریت تمام آج اپنے دولت خانہ پر تشریف فرما ہو گئے ہوں۔ اپنی خیریت اور سفر کے حالات سے مطلع فرماویں۔ جیسا کہ میں نے آپ سے مکانات مشترکہ کی نسبت گذارش کیا تھا۔ اس کی نسبت مجھے فکر پیدا ہو گیا ہے۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۹/۲ ۳۲

عزیزالقدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز مشرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ گو جالندھر سے واپس آنے پر مجھے بخار شدید سے سابقہ پڑا۔ مگر شکر ہے کہ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے اس سے جلد نجات فرما دی۔ اور اب میں بالکل آرام سے ہوں۔ لیکن افسوس ہے کہ ملیریا بخار کا بہت زور ہے۔ اور یہاں کوئی گھر نہیں جس پر ہسپتال کا شبہ نہ پڑتا ہو۔ اسی ضمن میں ہمارا گھر بھی ملیریا سے اسپتال ہے۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ تاہنوز سب کی حالت گو کمزور ہے مگر سب کے سب روبہ صحت ہیں۔ اپنی اپنی باری پر فراش ہوتے رہے ہیں مگر اللہ آرام دے رہا ہے اور صحت پا رہے ہیں۔ ہرگز مقام فکر نہیں ہے۔ تاہم کاروبار خانہ داری اور خصوصاً تیاری کھانے میں سخت ابتری رہتی ہے۔ لیکن شکر ہے کہ وقت اچھا گذر رہا ہے۔ اسی ضمن میں عرض ہے کہ بحالاتِ مذکورہ بالا آپ بالفعل شعرا صاحبان کو ستمبر میں ہمراہ نہ لاویں۔ پھر آئندہ موسم پر اس کو ملتوی رکھیں۔ مگر خود بدولت ستمبر میں ضرور تشریف لاویں۔ اس میں ہرگز ہرگز التوا نہ فرماویں۔ معاملہ مکانات کی نسبت زبانی عرض کروں گا۔ بالفعل اس کا کوئی اقدام نہیں کیا گیا اور نہ ارادہ ہے۔ موجبات زبانی عرض ہونگے۔

واللہ میری طبیعت بہت اداس رہتی ہے اور اس جملہ عالم اور اس کے اہالیان اور اسباب کو دیکھ کر سخت بے مزہ ہوتی ہے اور اس کی کسی چیز سے نہ لطف آتا ہے اور نہ مزہ حاصل ہوتا ہے۔ واللہ اب تو یہاں کا قیام اوپرا اور بیگانہ اور اجنبی معلوم ہوتا رہتا ہے۔ نہیں معلوم کہ یہ سفر کب ختم ہو اور مجھے اپنے وطن اور گھر میں پہنچنا کب نصیب ہو۔ اس میں شبہ نہیں کہ باوجود شدت سفر کے میں کم سے کم تہائی وقت تو اپنے وطن اور گھر میں روزانہ صرف کرتا ہوں لیکن باقی وقت سفر کی شدائد میں ضرور صرف ہوتا ہے اور اپنے آپ کو سخت ناگوار اور بے لطف معلوم ہوتا ہے التجا اور دریافت کرنے پر ارشاد ہوتا ہے کہ اب چنداں مزید مفارقت نہیں۔ تاہم اپنی بے کلی اور اشتیاق یار کے لئے تسکین مذکور کافی نہیں ہے لیکن کیا کیا جاوے۔ دست بدست دگرے پائے بدست دگرے۔ تاہم اس میں شبہ نہیں کہ یہ دنیا اور اس کی جملہ فضا اپنی طبیعت روحانی کو سخت ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ زیادہ تکلیف یہ ہے کہ یہاں کوئی ایسا محرم راز نہیں جس سے حال دل بیان کر کے طبیعت کو ہلکا کر لیا کروں۔ ایسا راز داں یار گوجرانوالہ سے ورے ملنا محال ہے۔ مگر اپنی پیرانہ سالی اور اس کے عوارضات سے گوجرانوالہ امریکہ سے قریب دکھائی نہیں دیتا۔ اندریں حالات میں کیا کروں بس وہی بات ہے اکہ قہر درویش برجان درویش۔ میں زیادہ اس پر کیا عرض کروں۔ دل من داند و من دانم و داند دل من اور حالات کیا عرض کروں۔ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ زیادہ تحریر۔

کرنا مگر ہاتھ لکھنے والا کہاں سے لاؤں۔ لہٰذا سلام
گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈ بالیہ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱۰ $\frac{۹}{۳۲}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں آج کل آرام سے ہوں اور آپ کی خیریت مطلوب۔ میں آپ سے ایک امر میں مشورہ طلب کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی التجا ہے کہ اگر آپ اس کو مناسب سفر فرماویں تو تحریر فرماویں کہ کیا آپ ہم سفر ہو سکتے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ چند سال سے ایک شخص مسمی احمد حسن قوم ارائیں ساکن شہر دہلی حضرت مولانا صاحب مرحوم کا معتقد ہے اور چند مرتبہ یہاں معہ اہلیہ خود آیا بھی ہے مگر روز اول سے اُس کا تقاضہ میرے دہلی لے جانے کا رہا۔ اور میں بھی اُس کے مزید در مزید تقاضا سے وہاں جانے کا وعدہ ضرور کرتا رہا ہوں محض محبت کی وجہ سے وہ ہر ایک سال میں کسی نہ کسی تمر کا پارسل بذریعہ ریلوے مجھے ارسال کرتا رہا ہے۔ جس کے آنے پر میں بہت شرمندہ ہوتا رہا ہوں اور اُسے تاکید سے ایسے

پارسل کے نہ ارسال کرنے کی تاکید تحریر کرتا رہا ہوں۔ مگر اُس نے یہ بات کبھی نہ مانی۔
اور ترسیل پارسل مذکور ہمیشہ کرتا رہا۔ سال گذشتہ کے مزید در مزید اُس کے تقاضا پر
میں نے اُس سے ستمبر حال کے آنے کا وعدہ کیا تھا۔ خیال تھا کہ یہ وقت فراموشی
سے گذر جائے گا۔ لیکن کل اُس کا طول طویل خط معہ پارسل فروٹ مجھے پہنچا۔ پارسل
تو ابھی ریلوے والوں کے پاس ہوگا۔ لیکن اُن کے خط مذکور کی تاکیدات اور میرے
وعدوں کو یاد دلانے نے مجھے پانی پانی کر دیا۔ اِس سے اپنے دل میں تہیہ کر رہا
ہوں۔ کہ اگر ہو سکے تو میں وعدہ مذکور ضرور ایفا کروں اور انہی ایام ستمبر میں دہلی سے
ہو آؤں۔ اس پر اب یہ فکر پیدا ہوا کہ یہ سفر مجھے تنہائی میں تکلیف دہ ہوگا فلاور ز
کا ہونا ضروری ہے اور یہ بھی یاد آیا کہ آپ یہاں تشریف لانے والے ہیں اور یہی دن
آپ کے تشریف لانے کے ہیں۔ پس مناسب معلوم ہوا کہ آپ سے اوّل یہ مشورہ طلب
کروں کہ دہلی جانے کا عزم کروں یا نہ کروں اور عزم کی حالت میں ہمراہ کس کو لوں۔
میں یہاں سے مسمی مہندیا اور کسی کو ہمراہ لے سکتا ہوں۔ مگر تجربہ ہے کہ یہ لوگ
امور سفر سے ناواقف ہونے کی وجہ سے مجھے ہرگز مفید اور آرام دہ نہیں ہو سکتے
اندریں حالات میں نے مناسب خیال کیا کہ آپ سے دریافت کروں۔ کہ آپ یہاں
کب تشریف لانے والے ہیں۔ اور نیز یہ بھی آپ سے دریافت کروں کہ کیا آپ کے
دل میں دہلی دیکھنے کی اُمنگ ہے۔ اگر ایسا ہو تو میں سب سے بہتر آپ کی ہمراہی
پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو اگر ایسا نہ

ہو سکے تو میں کسی اور کو ہمراہ لے جاؤں گا۔ یہ ہرگز ہرگز خیال نہ فرماویں۔ کہ میں آپ کو دہلی جانے کے لئے مجبور کرتا ہوں۔ اگر آپ خوشی سے پسند فرماویں تو آپ دہلی جانے کا ارادہ فرماویں۔ ورنہ ہرگز ہرگز عزم نہ فرماویں۔ تاکید ہے اگر آپ جلد یہاں تشریف نہ لائے جیسا کہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ تو میں شاید دہلی چلا جاؤں اور آپ بے نیل و مرام یہاں سے واپس ہوں۔

براہِ مہربانی آپ اپنے ارادہ سے بہت جلد بلکہ بواپسی ڈاک مجھے مطلع فرماویں۔ واللہ میں دہلی کے سفر سے ہرگز خوش نہیں ہوں۔ مگر مجھے احمد حسن کے حسن سلوک نے مجبور کر دیا ہے کہ جس طرح سے بھی ہو سکے میں ایک مرتبہ دہلی ضرور جاؤں گا امید ہے آپ بواپسی ڈاک اپنے جملہ عزائم سے مطلع فرماویں گے۔

میرے دل میں آپ سے عرض کرنے کے لئے باتیں تو بہت ہیں۔ لیکن ہاتھ کی کمزوری اور نیز آپ کی تشریف آوری کی امید سے میں تا ہنوز وہ عرض نہیں کرتا۔ اگر خدا کو منظور ہوا تو بالمشافہ عرض ہوں گے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دُعا و سلام

بیگم پور چیند بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۹/۳۲ ۱۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! کل شام وقت والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں آپکے ارادہ عزم سفر دہلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ از آنکہ اس سے مجھے انشاء اللہ تعالےٰ سفر میں آرام کافی رہے گا۔ آگے جو اللہ کو منظور۔ لہٰذا ضروری اور بہت ضروری ہے کہ آپ بدیدن نیاز نامہ ہذا یہاں تشریف لے آئیں آپ کی تشریف آوری پر جیسا مناسب ہوگا کیا جاوے گا۔ مگر آپ کا جلد تشریف لے آنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اندریں حالات میں آپ کا انتظار پرسوں بتاریخ ۹/۳۲ ۱۵ کو کروں گا اور اس روز شام تک میں آپ کے دیدار فیض آثار سے مسرت و فرحت حاصل کروں گا۔

آپ کے تحریر فرمانے سے مجھے عزیزہ نسیم کی حالت بخار و علالت سے بہت فکر پیدا ہوا۔ مگر دیکھا گیا تو انشاء اللہ تعالےٰ ہرگز مقام فکر نہیں ہے اور امید ہے عزیزہ کو صورت آرام ہویدا ہو گئی ہو گی۔ تاہم جب تک آپ مطلع نہ فرمادیں میں عزیزہ کے فکر سے خالی نہیں ہوں۔ اللہ کرے عزیزہ کو آرام ہو گیا ہو۔ اور آپ بے فکری سے اپنا سفر طے فرمادیں۔

معروضات تو بہت ہیں جو قابل عرض ہیں چونکہ آپ تشریف لانے والے

ہیں۔ وہ وقتاً فوقتاً عرض ہوتے رہینگے۔ میں نے کل کے نیاز نامہ میں آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ لاہور سے میرے لئے چاء خرید فرما کر لیتے آویں۔ چونکہ آپ جلد تشریف لانے والے ہیں۔ اور نیز ابھی کچھ ذخیرہ چاء میرے پاس موجود ہے لہٰذا آپ چاء کی خرید کسی دوسری تشریف آوری کے وقت پر چھوڑ دیں۔ اور اب آپ جلد تشریف لے آویں۔

آپ عزیزہ نسیم کو میری طرف سے پیار اور سلام دیویں اور میری طرف سے عزیزہ کو فرما دیویں۔ کہ انشاء اللہ تعالے آپ تو بالکل اچھی اور شفایاب ہیں ہرگز مقام فکر نہیں ہے۔ اُمید ہے عزیزہ کو معتدبہ آرام حاصل ہو گیا ہو گا۔ میں عزیزہ زہرہ بیگم کے فکر صحت سے اکثر اوقات متفکر ہو جاتا ہوں۔ از آنکہ ابھی منزل غفران کو طے فرمائی ہے۔ اور اُس میں صحت کی بے حد ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اللہ کے فضل و رحم سے اُن کو کافی شفا حاصل ہو جاوے۔ آمین۔ امید ہے آپ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ $\frac{10}{32}$ ۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں کل آپ سے رخصت ہو کر بخیریت تمام بارہ بجے سے پہلے

گھر پہنچ گیا۔ اُن عنایات کا جو آپ نے مجھ پر مبذول فرمائیں میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں بخصوصاً عزیزہ کستور کا جو دو وقت روزانہ میری خاطر جدوجہد عظیم میں مبتلا رہیں۔ میری طرف سے آپ اُس کو پیار اور دعا دیویں۔

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۲ ۱/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آنعزیز کے والا نامے شرف صدور لائے۔ شکریہ ہے آج کل میری صحت اچھی نہیں ہے۔ نزلہ اور زکام قبل از وقت مجھے ستا رہا ہے گو اِن عوارضاتِ بدنی نے مجھے تنگ کر رکھا ہے۔ مگر میری طبیعت چونکہ دیر سے ان کے برداشت کی عادی ہے۔ وقت گو تکلیف سے مگر معمولی طرز پر صرف کر رہی ہے۔ مگر ان سے ناقابلِ برداشت جو بات اِس وقت مجھے ستا رہی ہے وہ میری طبیعت کی اداسی ہے۔ دنیا و مافیہا میں اب کوئی چیز ایسی نظر نہیں آتی۔ جس میں کوئی دل لگی پیدا ہو اور میری طبیعت کو بہلائے البتہ عالم ثانی کی دلربائی اور دلفریبی ہر وقت پیشِ نظر رہتی اور دلکش معلوم

ہوتی ہے۔ جتنا وقت وہاں صرف ہوتا ہے بس اسی وقت کو میں وقت سمجھتا ہوں
مگر یہاں کے اوقات ہر وقت بے مزگی اور بے ہودگی سے لبریز پاتا ہوں
یہاں اپنی طبیعت اس قدر اُچاٹ اور بے لطف رہتی ہے کہ ان کا بیان
میری قلم اور میری زبان کے بیان سے باہر ہے اندریں حالات میں بار ہا
سوال کرتا ہوں کہ جب دنیا اور مافیہا مجھ پر بے لطف کر دی گئی ہے تو اب
میرے یہاں رکھنے اور بقید حیات محبوس رکھنے کا کیا فائدہ ہے۔ اس پر حکم
ہوتا ہے کہ گھبراؤ نہیں وہ وقت قریب تر ہے جب تم کو اس حبس سے رہا
کر دیا جاوے گا۔ ابھی تمہارا وہاں رہنا کسی مصلحت کی وجہ سے اور کسی مقدر
کی وجہ سے ہے ورنہ تم کبھی کے یہاں ہوتے لیکن اب بھی تم اس کا خاتمہ سمجھو"۔
اس پر میں دم بخود ہو کر خاموش ہو جاتا ہوں۔ لیکن اپنی اُداسی میں سرِ مُو فرق
نہیں آتا۔ اُداس ہوں اور سخت اُداس۔ یہ کمبخت رات جس کو دنیا والے حیات
کہتے ہیں ختم ہونے میں نہیں آتی۔ خدا جانے وہ کون مصلحت ہے جس سے ایام
محبوسی اس قدر طویل ہو رہے ہیں۔ بخدا میں تو اس طوالت سے بجان تنگ
آگیا ہوں۔

واللہ ایک آپ کی محبت اور صحبت ہے جو جس وقت یاد آجاتی ہے۔
تو ایک لہر خورمی دل پر حاوی ہو جاتی ہے ورنہ خیر۔ پھر وہی اداسی اور وہی
آہ و نالہ قلبی ہے جس سے واپسی کے وقت میں فرصت نہیں ہے۔ یہ حالات

ہیں جو مدت سے مجھ پر مسلط ہیں۔ اور ابھی ان سے نجات نظر نہیں آتی۔

باقی رہا یہ امر کہ میں کیا ہوں اور کون ہوں۔ یہ امورات معطی کو بہتر معلوم ہیں اپنی زبان اس میں لال اور گونگی ہے۔ البتہ اس قدر عرض کرنے سے باز نہیں رہتا کہ ہر روز یہ حالت ہے کہ خدا خود میر مجلس بود شب جائیکہ من بودم۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ گھر میں اور جملہ عزیزاں و شغرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۹ ۱/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامۂ آلعزیز بشرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپکے والانامہ سے میں نے اِن اثرات کو جو کبھی میری مفارقت جسمانی سے آپ پر عاید ہونے والے ہیں پڑھتے۔ بلاشبہ یہ مفارقت بھی ایک بلائے عظیم ہوتی ہے گو نعرا کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ میری اُداسی سے آپ میری قربِ موت کے معنی سمجھتے ہیں۔

عزیز من! اگر قربِ موت جسمانی مجھے معلوم ہوجاتا تو یہ اُداسی مجھ پر کیوں

مسلط ہوتی۔ واللہ اس وقت تک مفارقت جسمانی بذریعہ موت ابھی مجھے دُور نظر آتی ہے اور اسی وجہ سے میں اندرونی اور بیرونی حالتوں میں واویلا کرتا ہوں۔ کہ یہ رنج مفارقت جلد ختم ہو۔ میں نے اپنی حالت کے زار ہونے سے آج رات بھی استصواب کیا تھا۔ لیکن جواب وہی عرصہ طولانی کا تھا جو پہلے ملتا رہا ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ آپ ابھی زیادہ قلق کو اپنی خاطر عاطر میں جگہ نہ دیویں۔ اِس میں شبہ نہیں کہ میں اُس حالت وصل و فرحت کا دل سے متمنی ضرور ہوں۔ کیونکہ عملاً یہ عالم مصائب و مفارقت کا ہے اور سخت جدوجہد پر بھی مفارقت سے مصیبت سے ہرگز خالی نہیں ہے۔ اندریں حالات عرصہ جہان فانی اپنے پر مدت سے تنگ ہو رہا ہے اور اب اس کی تنگی اپنے پر زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ مگر تا ہم کہ آخر وہ دن ضرور آنے والا ہے جب میں نے معشوق کو اپنی آغوشِ عشق و محبت میں لے کر ایوان نیستی میں چھلانگ مارنی ہے۔ خواہ اس میں کچھ عرصہ ہی کیوں نہ ہو مگر تاہم یہ وقت قریب تر نظر آتا ہے۔ آپ بھی متفکر نہ ہوں آخر آپ صاحبان نے بھی تو وہیں جانا اور قیام دائمی کرنا ہے! ورقانون المرء من احب معہ کے زیر آپ اور میں انشاء اللہ تعالےٰ یکجا اور ایک مقام پر رہنے والے ہیں۔ پھر فکر اور اندیشہ مفارقت کیسا۔ اگر کچھ درمیانی مفارقت عارضی طور پر ہو تو کیا آپ اب گوجرانوالہ قیام پذیر نہیں اور میں بیگم پور جنڈیالہ۔ بس بموجب قسم وہ درمیانی مفارقت قیاس فرمالیویں۔ آپ اپنے اور میرے میں اب

مفارقت کے خیال اور اندیشہ کو دل سے باہر نکال دیویں واللہ وہ تو مدت سے معدوم ہو چکا ہے۔ جن میں اتنا انصال دائمی قرار پا گیا ہو اُن کو مفارقت کا اندیشہ دل میں لانا کیا حرام نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ پیارے مولوی صاحب! آؤ یہ فانی خرقہ اپنے اوپر سے جلد اتار پھینکیں اور سرمدی خرقہ پہن کر یار کو آغوش میں لئے ہوئے اپنا آپ نابود و معدوم کر کے یار کے بغل میں گھس کر یار ہی بن جاویں واللہ یار نے مجھے تو وعدہ مذکور کے ایفا کا ہزاروں بلکہ لاکھوں مرتبہ قول و اقرار دیا ہوا ہے۔ اور نیز آپ کی نسبت بھی قول صادق دیا ہے کہ آپ اور میں یکجا بلکہ یک تن ہوں گے۔ پھر اندریں حالات فکر کیسا اور اندیشہ کیا۔ آپ میری اداسی ملاحظہ فرماتے ہیں۔ بھلا یہ کس لئے ہے صرف اس وجہ سے کہ جب مفارقت بدنی پر یار نے بطرز مذکور ملنے اور جام وصال پلانے کا وعدہ فرمایا ہے تو اس ظلمت کدہ مفارقت میں کیسے قیام کر سکوں۔ سقاھم ربھم شرابا طھورا اس کے معنی میں ہے۔ آپ جانتے ہیں شراب طہور کس کو کہتے ہیں۔ بس اسی حالت کو جس کو میں نے اوپر عرض کیا ہے جب قطرہ بحر ناپید کنار میں مل گیا اور اپنی کاذب ہستی نابود ہو گئی اور بحر کی ہستی میں اپنے آپ کو پایا اور زندہ پایا تو شراب طہور کی حالت نشہ طہور اُس پر وارد ہو گئی اور درد دُکھ اور غم و الم خرقہ فانی کے ساتھ جاتے رہے اور یہ سونا کندن اپنی اصل کان کے مرکز میں مقیم ہو گیا اسی کو فقد فاز فوزاً عظیماً کہا گیا ہے۔ میں اس سے آگے آپ سے کیا عرض کروں۔ زبان

لال ہے اور قلم جگر شگافتہ اور شکستہ۔ اس سے اگر کوئی مزید دریافت کرنا چاہیے
تو شعر ہذا کے مفہوم پر کاربند ہو جاوے۔ پھر پورا پتہ حاصل ہو جاوے گا۔

شعر
پرسید یکے کہ عاشقی چیست
گفتار کہ چو من شوی بدانی

آج کل میں خیریت سے ہوں اور طبیعت اچھی ہے۔

آپ جب یہاں تشریف لاویں تو لاہور سے میرے لئے ایک سیر خجستہ چاء
اور خورشید عالم جنتری اور نیز اپنی ساختہ ہیڈ ٹک کیور ضرور لیتے آدیں مشکور ہونگا۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔

نیز عرض ہے کہ پرسوں مجھے دہلی سے نواب احمد حسن صاحب کا خط آیا ہے
جس میں وہ بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی وساطت سے
میں مولوی محمد حسین صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انہوں نے مجھ سے
عمر بھر پیار کرنے کا وعدہ فرمایا ہے لہٰذا ان کا شکریہ عرض ہے۔ نیز وہ آپ کو
مکرر دہلی تشریف لے جانے کے لئے متکلف ہیں۔ آج کل سردی روز افزوں
ترقی کر رہی ہے۔ اور میں بھی کیل کانٹے سے تیاری کر رہا ہوں۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۲/۳۲ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ اُمید ہے آپ اپنی کیفیت تو میں ضرور سرشار ہونگے۔ اور عزیز زہرہ بیگم صاحبہ کو اُس سے محروم نہیں رکھا ہوگا۔

میں کیا عرض کروں کہ یہ ایام تو میرے فکر میں گذرے ہیں۔ کیونکہ پہلے عزیز طفیل محمد مرض نمونیہ اور بخار سے بیمار ہوگیا۔ جب اُس کو کئی روز کے بعد اللہ نے آرام دیا تو پھر عزیز صاحب بخار اور درد شکم سے سخت بیمار ہوگیا۔ مگر شکر ہے۔ کہ اللہ نے اُس کو بھی صحت و آرام عطا فرما دیا ہے۔ میں انہی افکار و ترددات سے آپ کو نیاز نامہ تحریر نہیں کر سکا۔ معاف فرما دیں۔

میں آپ سے خفیہ طور پر ایک نیا گزشتہ ماجرا بیان کرتا ہوں۔ وہ مولوی صاحب جالندھری کا معاملہ ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ عمر بھر میں اُس کے دنیاوی معاملات کے اجراء و کامیابی کا آلہ بنا رہا اور کون ہفتہ اور دن ایسا گذرا ہے جس میں اُس نے مجھے آلہ کار نہ بنایا۔ جو کچھ آپ اُس کے پاس پا اس میں آپ۔ دیکھتے ہیں سب کچھ بھی کی توجہ کے نتائج ہیں اور بس۔ مگر بہ تقاضائے فطرت بد۔ جو عوام اور خصوصاً بنی اسرائیل کا حصہ ہے زید کاتب وحی رسول اللہ صلعم کی مانند

نام بردہ کو یہ سوجھ گئی۔ کہ یہ تفضلات میری اپنی لیاقت کا نتیجہ ہیں اور اسی وجہ
اُس کے خیالات کسی قدر گستاخانہ مدت سے میرے ساتھ چلے آتے تھے۔ مگر واللہ
سالہا سال اس کو گذر گئے۔ مگر میں نے اُس کے کاموں کو اُسی طرح سے کیا جیسا کہ
پہلے کرتا تھا اور ارادہ تھا کہ اسی طرح سے میں اپنی مدت العمر بسر کر دونگا۔ مگر
اس میں ایک اور راز بھی اب تک اس کے لئے سربستہ رہا ہے کہ میں نے
روز اوّل سے اس کو یقین دلا دیا کہ یہ سب کچھ حضرت مولوی محمد معظم صاحب قدس
اللہ سرہ العزیز سے ہے۔ میں ان کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں اور وہ مہربانی
فرما کر وہ کام کر دیتے ہیں۔ یہ راز اس وجہ سے اختیار کیا گیا کہ میری حالت سے یہ لوگ
واقف نہ ہو سکیں اور میری رفتار طے منازل فقر میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔
چنانچہ اس پر اُس کو ایسا لگایا گیا کہ وہ ابھی تک اسی پر جما بیٹھا ہے اور مجھکو
محض پیغامبر اور چھٹی رساں سے زیادہ وقعت نہیں دیتا۔ اس اثناء میں اُس نے
مجھ سے ہزاروں نہیں لاکھوں گستاخیاں کیں مگر میں ان کو اپنے راز کی پوشیدگی
کے لحاظ سے خوشی سے ہمیشہ برداشت کرتا رہا۔ حتیٰ کہ اب یہ پیمانہ لبریز ہونے پر
آگیا۔ وہ اس طرح پر کہ اُس کی خباثت نفس اور اس کی بعض اوقات کی
گستاخیاں مجھے اب میری طبیعت کو ناقابل برداشت معلوم لگیں اور فی الواقعہ
چونکہ میرے منازل جلد طے ہو چکے لہذا مجھے اپنے اخفاء راز کی چنداں ضرورت
ہی نہ رہی۔ مگر اس حالت میں بھی وہ اپنی اُسی صراط مستقیم تھا اور ہے۔ ان

حالات میں میری دلی توجہ اُس کی جانب سے مکدر ہو گئی اور میں اس نئے کام اور
اُس کی دنیاوی حالت با وضع قائم رکھنے سے پہلوتہی کرنے لگ گیا۔ جس سے وہ
بیچارہ تو اکڑا مدت تک رہا مگر ہر ایک چیز اپنی قعر ذلت میں جاتے دیکھ کر
سب چیخ اٹھا۔ اور ان دنوں ایک طویل وطویل خط اس نے مجھے ڈاک سے
ارسال کیا کہ ان دنوں مدت سے میں قعر ذلت میں ہر طرح سے گرا جاتا ہوں آپ
حضرت مولانا قدس اللہ سرہ کو میری طرف توجہ نہیں دلاتے یہ آپ کا شیوہ کیسا
بُرا اور ظالمانہ ہے۔ اس خط میں اُنھوں نے بے حد الزامات و گستاخیوں کا مجھے
مورد بنایا۔ جس پر واللہ مجھے ضرور غصہ آیا مگر میں اُس کو دبا گیا۔ اس میں اس نے
مجھے ظلمانی یعنی تاریک سیاہ دل کا بھی خطاب دیا ہے جس کو میں اپنے حق میں
تمام دشنام سے بدتر دشنام خیال کرتا ہوں۔ خیر اس کے جواب میں میں نے
کل حضرت کی جانب سے ایک تہدیدی خط تحریر کر کے ارسال کیا ہے۔ اُس پر
احسانات جواب تک مدت العمر میں ہو چکے ان کی تعداد تو واللہ لاکھوں سے
متجاوز ہے۔ مگر تاہم ان میں سے چند ایک گنا کر اُس کو بتایا گیا ہے۔ کہ ہم نے
تمہاری اس قدر خدمات کیں اور مدت العمر میں صرف ایک فرمائش تعمیر مسجد
اور دیوار روضہ کی کی تھی۔ اور تم نے جیسی مسجد کی تعمیر کی اور اس میں اپنے معمار
کو اختصار کام مسجد کی جیسی جیسی سرگوشی سے آپ تاکید کرتے رہے اور وہ اُس
پر عمل پیرا ہوا ہم اُسی وقت سے ان جملہ باتوں سے واقف ہیں اور ہمارے روضہ

کو سرگوشی سے قطعاً چھوڑ دیا گیا۔ بتلاؤ تمہارا کون سا حق ہمارے ذمہ ہے کہ آئے دن زین تو ہم پر کستے ہو۔ ہم تمہارے باپ کے نوکر نہیں ہیں اور تم اپنے میں کسی خوبی کو دیکھو اگر کوئی ہے تاکہ اُس کے بوتے پر ہم پر تمہارا کوئی حق خدمت ثابت ہو سکے۔ غرضیکہ بڑی ڈانٹ کا خط کل روانہ کر دیا ہے۔ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ اور وہ کیا کرتا ہے۔ سچ یہ ہے کہ اگر وہ خاموش ہو جاوے۔ تو میں اُس کی روزانہ فرمائشوں سے بچ جاؤں۔

آپ اپنی حالت سے مفصّل مطلع فرماویں کہ اب کیسی ہے کہیں بخار نے پھر عود تو نہیں کیا اور عزیزہ زہرہ بیگم کو کتنا حصہ ملا۔ امید ہے آپ تفصیل سے تحریر فرماوینگے والسلام۔ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کو بعد سلام واضح ہو کہ آپ کا خط مجھے پہنچا جس کا شکریہ ہے۔ آپ اپنے قلم سے تحریر کریں کہ سبق نو کا آپ کو کیا حصہ دیا گیا ہے اور اُس نے آپ کی حالت پر کیا اثر کیا ہے اور اب کیا حالت و کیفیت ہے مفصل تحریر فرماویں۔ اور خیریت ہے والسلام

جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈ یالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۸ 12/32

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون؛ والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ لیکن میں اپنی بعض مشروفیت اور پریشانیوں سے آپ کی خدمت میں جلد جواب عرض نہیں کر سکا۔ مصروفیت تو یہ تھی کہ علاوہ اور مہمانوں کے ۵ ہرکو بابو عبد اللہ مع اپنے برادر خورد اور بابو عبد الغنی صاحب کے تشریف لے آئے اور کل بعد دوپہر واپس ہوئے ہیں۔ تاہنوز اور بعض لوگ یہاں موجود ہیں اور بعض آ رہے ہیں اور بعض جا رہے ہیں۔ لیکن واللہ اپنی پریشانیوں سے ان محافل سے کچھ مزہ نہ آیا اور نہ آنے کی کوئی امید ہے اپنی پریشانیاں اس وجہ سے ہیں کہ ۲۳، ۲۴ دسمبر کی درمیانی رات کو شام سے صبح تک خوب بارش ہوئی جو زمینداروں اغراض کے لئے کافی سمجھی گئی ہے۔ اور اس میں ژالہ باری بھی خوب ہوئی جس سے ہوا میں سردی اور رطوبت بے شمار پیدا ہو گئی۔ جو میرے مرض تنفس کے اضافہ کے لئے کافی تھی۔ چنانچہ اس سے مرض کے متواتر حملے ہوتے ہیں اور فرو ہو جاتے ہیں مگر میں تکلیف میں ہوں اور یہاں سردی کا بہت زور ہے دوسری پریشانی جس نے میری حالت سخت تباہ کر رکھی ہے وہ عزیز صاحب کی علالت ہے کئی ڈاکٹروں کو عزیز دکھایا گیا ہے۔ انہوں نے معائنہ کے بعد بیک زبان یہ بتلایا ہے۔ کہ عزیز کا جگر قدرے بڑھا ہوا ہے مگر ہرگز خوفناک نہیں ہے لیکن بہت

کمزور ہے اور ہوتا جا رہا ہے اور رنگ زرد ہے۔ اور کمزوری بڑھ رہی ہے اور بھوک کم ہے اور بعض وقت اُس کو درد شکم بھی ہو جاتی ہے۔ اِس سے اپنے فکر کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔ بعض ڈاکٹر نے شبہ کیا ہے کہ عزیز کے پیٹ یعنی معدہ میں کرم ہک ورم ہیں۔ اور یہ جملہ عوارضات اُس کی وجہ سے ہیں۔ چنانچہ عزیز کا قدرے پاخانہ کرم مذکور معلوم کرنے کے لئے کل لاہور کیمیکل ایگزامنر کے ملاحظہ کے لئے بہ پیبل ڈاک ارسال کیا گیا ہے تاکہ بعد ملاحظہ وہ نتیجہ سے مطلع کریں۔ دیکھئے اِس سے کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ اللہ اپنا فضل فرماویں اور نتیجہ اور علاج میں آسانی پیدا فرماویں۔ بات یہ ہے کہ میں اپنی علالت سے تو ہرگز چنداں پریشان نہیں ہوں جتنا کہ مجھ کو عزیز مذکور کی علالت نے پریشان کر رکھا ہے۔ آپؑ اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ عزیز کی صحت کے لئے ضرور بالضرور اپنے اوقاتِ خاص میں دعا فرماویں مشکور ہونگا۔

میں نے اپنی پریشانیوں کے موجبات متذکرہ بالا تو عرض کئے ہیں واللہ آپ کی علالت سے بھی میں معتد بہ پریشان رہتا ہوں۔ گو اپنی چشمِ بصیرت آپ کی صحت کی تسکین دیتی ہے مگر جب تک آپ اپنے قلم سے اِس کی تصدیق نہ فرماویں۔ تسکین مکمل حاصل نہیں ہو سکتی لہٰذا براہِ مہربانی آپ اپنی اور گھر کی خیریت سے بواپسی ڈاک مطلع فرماویں تاکہ میرے قلبِ حزیں کو کچھ تسکین حاصل ہو سکے۔

عزیز نصر اللہ صاحب گیا واپس تشریف لے آئے ہیں۔ میں زیادہ کیا عرض کروں۔ آپ دعا فرماویں والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان و شعراء صاحبان کو دعا سلام

میں آپ کے جواب کا سخت منتظر ہوں۔ جلد ارسال فرماویں۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱/۳۳ ۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں ان دنوں میں جلد جواب اس وجہ سے عرض نہیں کر سکا۔ کہ مہمانانِ کے ورود اور میری ناسازی طبع بوجہ کثرت سردی اور نیز عزیز صاحب کی طبیعت کے بگاڑ کے تفکرات بے شمار رہے اور تاہنوز ہیں۔ اُمید ہے آپ توقف ناگزیر معاف فرماوینگے۔

اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اللہ نے آنعزیز کو مکمل شفا عطا فرمائی۔ کمزوری کا کوئی فکر نہیں انشاء اللہ تعالےٰ رفتہ رفتہ رفع ہو جاوے گی تاہم آپ پرہیز اور معمولی علاج سے ہرگز غافل نہ ہوں۔ موسم کی شدت اور خرابی سے ضرور ڈرنا چاہیے اور تدارک سے غفلت نہیں کرنی چاہیے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم و رحیم آپ ہر دو عزیزان کو ہر طرح کے چشم زخم زمانہ سے مصؤن اور محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

واللہ میں سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ کا ایام تعطیلات ہذا

میں تشریف نہ لانا میرے سخت صدمہ قلبی کا باعث ہوا ہے۔ میں نے مصلحتاً آپ سے اپنی اُس محبت کا جو آپ ہر دو سے مجھ کو ہے کبھی اظہار نہیں کیا، مگر میرے سلوک اور اُس کے نتائج سے آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اور لوگوں کا یہاں آنا اور آپ کا اُن میں موجود نہ ہونا میرے لئے صدمۂ عظیم کا باعث ہوا ہے۔ بہت سے مہمان آئے اور پیر انوار الحق صاحب بھی آئے۔ میں اُن لوگوں سے پرسوں فارغ ہوا ہوں۔

اب میں عزیزہ صاحب کی نسبت عرض کرتا ہوں۔ عزیزہ مذکور بادی النظر میں زرد رنگ اور کمزور ہے ضعفِ جگر اُس پر نمایاں ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے خورد بین سے اُس کا پاخانہ دیکھا تو بتلایا کہ اِس کے معدہ میں ایک ورم ہیں اور زردی رنگ اور کمزوری اور جملہ عوارضات کا یہی واحد موجب ہے۔ اِن کیڑوں کا عزیزہ کے معدہ سے خارج ہونا بجز مسہل وغیرہ کے ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا عجیب مصیبت میں ہم گرفتار ہیں جو میری تحریر سے کہیں افزوں ہے۔ از آنکہ عزیزہ بچہ ہے دوائی سے بد دلی کرتا ہے اوّل تو کھاتا نہیں اگر کھالے تو قے کر دیتا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کریں تو کیا کریں۔ علاوہ بر آں آج کل سردی اِس قدر زور پکڑ گئی ہے کہ خدا یا الامان۔ لہٰذا ارادہ ہے کہ سردی رفع ہونے پر علاج مذکور کے لئے سعی کی جاوے گی۔ آگے جو اللہ کو منظور۔ بات یہ ہے کہ عزیزہ کی علالت نے مجھے پیر سے پیر فرتوت بنا دیا ہے۔ اللہ رحم فرماوے۔ میری حالت یہ ہے کہ سخت حملہ تنفس تو مجھ پر ابھی تک نہیں ہوا

لیکن اس کی شکایت سے میں کسی روز اور کسی وقت فارغ نہیں ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ مرض کے اور تفکرات کے لحاظ سے تلخ زندگی بسر کر رہا ہوں۔ مگر چار باید ساختن ناچار باید ساختن۔ زندگی کا یہ دشوار مرحلہ جیسا ہے گذر رہا ہے۔

امید ہے خدا کرے آپ اب توانا ہو گئے ہونگے اور کمزوری معتدبہ رفع ہو گئی ہو گی خدا کرے کہ بقایا کمزوری بھی جلد رفع ہو جاوے آمین! مگر آپ بواپسی ڈاک اپنے اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے حالات طبیعت سے مفصل مطلع فرماویں بہت مشکور ہونگا۔

گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱ ۲/۳۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد گو میری طبیعت کئی مرتبہ بگڑی مگر الحمد للہ صورت آرام جلد پیدا ہوتی رہی اور اب بھی گو نہ آرام ہے تاہم کچھ نہ کچھ شکایت پیدا ہو جاتی ہے مگر آرام ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے گذر رہی ہے۔ شکر ہے۔

عزیزہ ریاض ابھی تک جالندھر ہے اور زیر علاج ڈاکٹری ہے۔ خبر آتی ہے کہ حالات علاج تسلی بخش ہیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ شفا کامل عزیزہ مذکورا تواد آئندہ تک آجاوے۔

عزیز صاحب کی نسبت عرض ہے کہ اِس کی سابقہ دوائی ہومیو پیتھک ختم ہوئے پر اِن کے ڈاکٹر نے اور دوائی تبدیل کر دی ہے اور وہ کل سے شروع ہے۔ علاج دوائی مذکور سے عزیز کے رنگ وغیرہ میں نمایاں فرق معلوم ہوتا ہے اور اِس کی طبیعت صحت کی طرف مائل معلوم ہوتی ہے آگے جو اللہ کو منظور۔ ڈاکٹر کہلا کر ارسال کرتا ہے کہ ایک ماہ کے علاج سے انشاء اللہ تعالےٰ عزیز کو کلی آرام ہو جاوے گا۔

امید ہے آپ سفر شمالی سے واپس تشریف لے آئے ہونگے اور انشاءاللہ تعالےٰ سفر کامیابی سے ختم ہوا ہو گا۔ تاہم حالات و کیفیت سفر سے ضرور مطلع فرماویں۔

امسال سردی نے جو گت بنائی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے مگر شکر ہے کہ پرسوں سے سردی کمی پر معلوم ہوتی ہے۔ ایں ہم غنیمت است۔

امید ہے آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ اپنے اپنے اشتغال اور سیر و سیاحت میں خوب مشغول ہونگے۔ میں تو ہمیشہ آپ ہر دو کے لئے یہی دعا کرتا ہوں کہ اللھم زد و فزد۔ امید ہے کہ یہ مقرون بہ اجابت ہو رہی ہے۔

اس قدر میں تحریر کر چکا تو واللہ اپنے میں ایک جوش محبت جو مجھے آپ سے ہے عجیب انداز اور جوش سے موجزن ہوا۔ اُمنگ پیدا ہوئی کہ آپ سے کچھ رموز عشق و محبت الہٰی عرض کروں۔ تحریراً عرض کرنے کو تھا کہ واللہ اپنے ہاتھ کی کمزوری نے واویلا مچا دیا کہ مجھ میں مزید تحریر کی طاقت نہیں ہے اور کہا کہ ایسی باتیں اب زبانی بیان کرنے کا وقت ہے اب ان کے تحریر کا وقت نہیں ہے لہٰذا چار باید ساختن ناچار باید ساختن میں نے ارادہ تحریر ترک کر کے نیاز نامہ ختم کرنے کا تہیہ کیا۔

امید ہے اور خدا کرے کہ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں۔ آمین والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزاں و مائی صاحبہ و شعرا صاحبان و طالب صاحب کو دعا سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۶ ۲/۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: والا نامہ العزیز کل شام وقت شرف صدور لایا۔ اس میں سے عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے حالات حلالت پڑھ کر اس قدر فکر دل محزون میں پیدا ہوا جو تحریر سے افزوں تر ہے۔ افسوس ہے کہ آپ نے قبل ازیں اپنے کسی والا نامہ

میں اِس کا ذکر تک تحریر نہیں فرمایا۔ آپ کا یہ خیال فرمانا کہ اِس کے ذکر سے مجھے رنج ہوگا بجا اور درست ہے لیکن جو شخص محض رنج و غم کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہو اس کے لئے ایسی نگہداشت فضول ہے۔ اگر ہجوم غموم و افکار سے حالت نجات کبھی نمودار ہو جاتی ہے تو غم عشق جس نے ہر وقت دوزخ دل میں پیدا کر رکھا ہے میرے جلانے کے لئے کافی ہے۔ واللہ میں مدت سے اِس دوزخ کا خوگر ہوں اور اسی کا ایندھن ہوں عزیزہ موصوف کا آپ زیادہ فکر نہ فرماویں اللہ آرام دینے والے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ظاہری علاج میں سعی بلیغ فرمائیں تاکید ہے۔ اور اُن سے فرماویں۔ کہ درود شریف کثرت سے پڑھیں۔ پھر انشاء اللہ آرام ہی آرام ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ مجھے جلد جلد حالات عزیزہ سے مطلع فرماتے رہیں اور میری طرف سے بعد سلام اُن کی ضرور عیادت فرماویں۔ اور عرض از جانب نیاز مند کریں کہ مقام فکر نہیں ہے انشاء اللہ تعالےٰ آرام ہونے والا ہے۔ عزیز ریاض جالندھر سے شفا پا کر واپس گھر آ گیا ہے۔ اور آنکھ کی حالت اچھی ہے لیکن عزیز صاحب گو اچھا اور چلتا پھرتا ہے۔ مگر زرد اور کمزور ضرور ہے۔ ٹک ورم کا علاج ڈاکٹری ابھی نہیں کیا گیا۔ مجھے اُس کے علاج مذکور سے ڈر لگتا ہے کیونکہ شاید وہ ہمروزہ مکرر نشتر دوائی کی تکلیف برداشت کرسے یا نہ۔ اِس کی فکر اور سخت فکر میں ہوں کیا عرض کروں برسات سے اب تک انہی افکار کا شکار ہوں۔ ابھی نجات ملتی نظر نہیں آتی۔ اللہ رحم فرمانے والے ہیں۔

گو سردی معتد بہ کم ہو گئی ہے مگر میری حالت ابھی ویسی ہی ہے جیسی سرما کی شدت میں تھی۔ سرما میں بھی شکایت مرض معمولی رہی ہے شدت سے نہیں ہوئی۔ میں نے دو سال کے تجربہ سے دیکھا ہے کہ اس مکان بیرونی میں مجھے سرما کو اتنی شکایت نہیں ہوتی جتنی موسم برسات کو ہوتی ہے لہٰذا میں ارادہ کرتا ہوں کہ اگر زندگی نے وفا کی تو میں برسات آئندہ میں ماہ ڈیڑھ ماہ کے لئے ایسے علاقہ میں جاؤں۔ جہاں بارش کم ہوتی ہو اب سوال یہ ہے کہ ایسا علاقہ کونسا ہے۔ میرے خیال میں ریاست بہاول پور ہے نیز فاضلکا یا بیکانیر وقت آنے پر دیکھا جاوے گا۔ کہ کہاں آب و دانہ ہے۔

جواب سے جلد مطلع فرما دیں مشکور ہونگا۔ والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزاں و شعر اصاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۱ $\frac{۳}{۴۴}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آلعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ اتوار گذشتہ یعنی پرسوں ڈاکٹر بدر الدین صاحب نے جالندھر سے آکر عزیز صاحب کا علاج بک ورم کیا اور مسہل وغیرہ دیا گیا۔ یہ دوائی کا پہلا کورس تھا۔ کہتے ہیں کہ ایسے کورس ایک ایک یاد و اور بفتہ ہفتہ کے وقفہ سے دینے پڑینگے۔ پھر انشاءاللہ تعالیٰ شفا کامل

کی امید ہے۔ یہ جملہ امور اللہ کے ید قدرت میں ہیں اور اُسی کی ذات پاک پر
بھروسہ ہے۔ گو کمزوری ہے تاہم عزیزہ کی حالت اچھی ہے۔

پرسوں اور اس سے پہلے روز یہاں خوب بارش ہوئی ہے اور حالت فصل
بہ سے بہتر ہو گئی ہے۔ تاہنوز ابر محیط ہے دیکھئے اور کیا پردہ غیب سے برآمد ہوتا ہے۔
میں آپ کے تشریف لے جانے کے بعد زکام و نزلہ سے بہت بیمار ہو گیا اور
اس کے ہمراہ خفیف بخار بھی رہا۔ گو اب اس کی شدت نہیں ہے مگر تاہنوز اس
کی تکالیف و اثرات سے طبیعت صاف نہیں ہوئی۔ امید ہے رفتہ رفتہ
صحت کلی حاصل ہو گی۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں بخیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان و شعراصاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹-۴-۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ عزیزہ صاحب
کو ذوالتوار گذشتہ تک ورم زائل کرنے والی دوائی ڈاکٹر صاحب نے جالندھر
سے آکر اپنے مواجہ میں دی اور اسہال وغیرہ اچھے ہو گئے ہیں۔ پہلے اتوار دوائی
دینے کے تین یوم بعد عزیزہ کے پاخانہ کا ڈاکٹر صاحب نے معائنہ از خوردبین کیا تو
معلوم ہوا کہ کیڑوں میں معتدبہ کمی ہو گئی ہے مگر تاہنوز اُن کا بقایا عزیزہ کے معدہ

میں موجود ہے۔ اب دوبارہ دوائی دینے پر وہ امید کرتے ہیں کہ غالباً بقایا نہ رہا ہو۔ لیکن بقایا موجود ہونے کی صورت میں پھر ایک مرتبہ وہی دوائی کھلانے کا ارادہ کرتے ہیں۔ لہٰذا آدمی معہ پاخانہ عزیز آج جالندھر ڈاکٹر صاحب کے پاس روانہ کیا ہے اور وہ معائنہ کے بعد اپنی رائے ظاہر کرینگے۔ کہ کیڑے ختم ہوئے یا ابھی بقایا موجود ہے۔

میں اپنی حالت کیا عرض کروں۔ اس سے پہلے نیاز نامہ میں میں اپنی حالت گذارش کر چکا ہوں۔ کہ نزلہ اور بخار سے بیمار ہوں۔ گو ان ہر دو عوارض سے معتدبہ آرام ہو چکا ہے مگر بقایا نزلہ خفیف باقی ہے مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ جسم میں کمزوری بے شمار ہے یہ بھی ہے کہ بھوک بہت کم ہو گئی ہے اور کچھ کھایا بھی نہیں جاتا۔ لیکن سب سے زیادہ مصیبت یہ ہوئی کہ چار روز ہوئے صبح مسواک کرتے وقت وہ ڈاڑھ یعنی چبانے والا دانت جس سے چند سال سے کھانے کا کام چلتا تھا۔ اُکھڑ کر نکل کر گر پڑا۔ اب کھانے کا کام تقریباً بند ہے۔ علاوہ کمی اشتہا کے نہ کھا سکنے کا یہ بھی موجب عظیم ہے۔ جسم اور دانتوں کی خرابی مدت سے اپنی لاحق حال بھی بہت سے احباب نے دانت مصنوعی لگوانے کے لئے مجھے مشورہ دیا۔ مگر واللہ ہمیشہ یہ خیال پیش نظر ہونے سے کہ اب بوسیدہ زندگی کی زیادہ فکر کرنے کی چنداں کیا ضرورت ہے اور نیز اپنی موت کی ہر وقت شدید انتظار رہتی ہے۔ میں ہمیشہ مشورہ مذکور پر کاربند ہونے سے گریز کرتا رہا ہوں۔ لیکن اب موجبات مذکورہ سے کام صحت جسمانی تقریباً بالکل خراب ہو گیا تو ایسے میں نشست و برخاست کی قوت بھی معدوم کے قریب قریب نظر آتی ہے۔ کیسا اچھا ہوتا اگر ان تکالیف سے پہلے

زندگی مستعار کا کام تمام ہو جاتا۔ اندریں حالات میں آپ سے مشورہ طلب کرتا ہوں کہ کیا کروں تکلیف بہت ہے لیکن ایک بات فرحت اور اُمید افزا ہے۔ کہ جس روز سے یہ حالت پیدا ہوئی ہے اُس روز سے بیداری اور مراقبہ اور خواب یکساں ہو گئے۔ اب دیدار اور وصل یاد میں بیداری جو کبھی حقیقت مزاحمت پیدا کرتی تھی۔ بالکل مراقبہ کے ہم پلہ اور ہم آہنگ ہو گئی ہے۔ میں زیادہ کیا عرض کروں۔ آپ دانا ہیں۔ اس پر جیسا آپ مناسب خیال فرما دیں اپنا مشورہ دیں آپ دانا ہیں۔ اب ہاتھ تھک گیا اور تحریر مزید دشوار تر ہے۔ لہٰذا اسلام گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲۴/۲/۴۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ عزیز صاحب کی نسبت عرض ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے عزیز کو تین ہفتہ سے دوائی کا کورس برائے تلف کرنے ہک ورم ڈے رکھا ہے۔ دوسرے کورس کے بعد بھی عزیز کے پاخانہ سے جرم پایا گیا لہٰذا کل تیسرا کورس بھی ڈاکٹر صاحب نے جالندھر سے آ کر بروقت دیا۔ اور مسہل وغیرہ اچھا ہو گیا جس سے اُمید ہے کہ اب جرم مذکور کا وجود عزیز کے معدہ میں نہیں رہا ہو گا۔ تاہم ڈاکٹر کے ارشاد کے موجب کل کو پھر پاخانہ برائے معائنہ جالندھر

ارسال کیا جاوے گا۔ مگر ڈاکٹر کی رائے ہے کہ اب عزیز کو دوائی خون پیدا کرنے والی ضرور شروع کر دینی چاہئے۔ چنانچہ وہ کل کو جالندھر سے ارسال کریں گے۔ تو کھلانی شروع کر دی جاوے گی سب امور اللہ کے ہاتھ میں ہیں مگر امید بہتری اور شفاء عزیزہ کی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ڈاکٹر کے آنے میں تمام جد وجہد جناب سردار صاحب کی ہے۔ میں اُن کا نہایت مشکور ہوں۔ وہ ہر ایک امر میں مجھ پر بڑی مہربانی فرماتے ہیں۔ اللہ ان کو جزائے خیر دیوے۔ آمین۔

اب میں اپنی حالت عرض کرتا ہوں۔ کہ بہت دنوں سے مجھے نزلہ نے دق کر رکھا ہے اور طرفہ یہ کہ نزلہ پر نزلہ ہوتا رہا۔ اور اس دوران میں خفیف بخار بھی اکثر رہا جس سے بہت کمزوری ہو گئی جو اب تک شامل حال ہے۔ آخر گذشتہ جمعہ کے روز میں نے مسہل کیا جو اچھا ہو گیا۔ اور اب طبیعت رو بہ صحت ہوتی جاتی ہے۔ اس دوران علالت میں میری آواز ایسی بیٹھ گئی کہ ایک دو روز اشارہ سے بات کرنی پڑی اب اُس کو بھی آرام ہو رہا ہے اور طبیعت صحت کی طرف مائل ہے امید ہے انشاء اللہ اس عارضہ سے آرام ہو جاوے گا۔ لیکن جو بڑی علت میں ابھی علالت اور کمزوری محسوس کرتا ہوں وہ غذا کو چبانے والے دانتوں کا مفقود ہونا ہے۔ واللہ اب کھانا ایک شدید مصیبت ہو رہی ہے نہ غذا چبائی جاتی ہے اور نہ کھائی جاتی ہے جس سے کمزوری دن بدن زیادہ رونما ہو رہی ہے جیسا کہ آپ تجویز فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ضرور دانت لگوا لینے چاہئے میں بھی بہ ضرورت خیال کرتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ جلد لگوا لوں تاکہ صحت میں زیادہ خرابی پیدا

نہ ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ دانت کس جگہ اور کس دندان ساز سے لگوائے جائیں ویسے تو اب یہ حالت ہے کہ دندان ساز لوگ اب تقریباً ہر جگہ ملتے ہیں ایک کوئی شہر اِن سے خالی نہیں ہے لیکن قابل آدمی ایسے کم ہیں جس کے لگائے ہوئے موزوں اور کار آمد اور دیر پا ہو سکیں۔ آنعزیز کو غالباً اِس کا چنداں تجربہ نہیں لیکن نیاز مند کو اِس کا تجربہ کامل ہے جہاں تک مجھے معلوم اور تجربہ ہے اس وقت پنجاب میں صرف ایک شخص دندان ساز بنام جلال الدین لاہور میں ہے۔ جو ہفتہ میں دو دن امرتسر میں کام مذکور کرتا ہے اور باقی دن لاہور میں۔ سنا ہے کہ یہ فی دانت تین روپیہ لیتا ہے اور عمدہ اور کار آمد و دیرپا دانت لگا دیتا ہے۔
میری رائے میں اگر دانت لگوائے جائیں تو اِسی شخص سے لگوائے جائیں اب آپ تحریر فرما دیں کہ اِس کام کے لئے ہمیں لاہور کچھ ٹھیرنا پڑا تو کہاں ٹھیرینگے۔ میں سردار احمد صاحب کے ہاں قیام کرنا ہرگز پسند نہیں کرتا اور نہ وہاں قیام کروں گا۔ کیونکہ طرزِ اخلاق سے میری طبیعت بہت متنفر ہے لاہور میں ٹھیرنے کا شبہ مجھے اِس وجہ سے ہے کہ میرے شکستہ دانت جو بالکل بیکار ہیں وہ موتہہ میں موجود ہیں۔ دانت لگوانے سے پہلے جن کا اخراج ضروری ہے یان کے اخراج اور جدید کے لگوانے میں غالباً کچھ وقت ضرور حائل ہو گا۔ لہٰذا میں اُس وقت کے گذارنے کی فکر میں ہوں کہ کہاں صرف کیا جاوے۔ میں تو اور سب جگہ سے کسی آرام دِہ سرائے کو پسند کرتا ہوں ورنہ اگر زیادہ وقفہ حائل ہؤا تو گوجرانوالہ موزوں ہو گا۔ تاہم آپ اس پر غور فرما کر اپنی رائے سے مشکور فرما دیں۔
عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت نزلہ کا مجھے بہت فکر ہے اللہ اُن کو شفا

اور آرام جلد عطا فرما دے۔ آمین۔ آپ اُن سے میرا اسلام فرما دیں۔ اور
میری طرف سے اُن کی عیادت فرما دیں والسلام
جملہ عزیزان و شعرا صاحبان و نواب کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ $\frac{۲}{۲۲}$ ۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام مسنون! والانامجات آلعزیز شرف صدور لائے شکریہ ہے
میں سب سے پہلے آپ کی اُس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ علاوہ
دیگر ہمدردیوں کے میرے دانت لگوانے کی ہمدردی فرماتے ہیں۔ اب میں
عزیز صاحب کے حالات عرض کرتا ہوں کہ عزیز کے معدہ کے ہک ورم
زائل کرنے کا تیسرا کورس پچھلے سے پچھلے اتوار کو ختم ہو گیا اس سے تیسرے روز
معائنہ کرنے سے ڈاکٹر نے نتیجہ دیا کہ اب ہک ورم کلیتاً زائل ہو چکے ہیں اس
پر ڈاکٹر نے ایک پیٹینٹ دوائی عزیز کو دو دفعہ کھانے کے واسطے دی جس میں
فولاد تھا۔ ابھی اُس کی دو خوراک کھائی تھی کہ عزیز کو سخت قبض ہو کر درد شکم
اور بخار ہو گیا۔ اُس اثنا میں دو مسہل دے گئی اور چار روز بعد ان عوارضات
سے آرام ہوا۔ اس پر ڈاکٹر نے دوائی تبدیل کر دی اور موجودہ دوائی میں
معدہ کی تقویت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ یہ دوائی چار روز سے استعمال

ہو رہی ہے اور مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس سے بھوک اچھی لگتی ہے اور ہاضمہ
اچھا ہے۔ اب انشاء اللہ تعالےٰ حالت امید افزا معلوم ہوتی ہے لیکن ابھی
عزیزہ بہت کمزور ہے اور رنگ زرد ہے۔ جملہ امور اللہ کے ید قدرت میں
ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ امید کامل ہے کہ عزیزہ کو اللہ صاحب شفا کامل عطا
فرما دیویں گے۔ میں کیا عرض کروں میں نے دانستہ معروضات مذکور میں آپ
کی ہمدردی کی نوعیت اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کا ہمارے ہمراہ محض میری
خدمت کے لئے لاہور تشریف لے جانا اپنے اور عزیزہ نے تجویز فرما کر تحریر
فرمایا ہے۔ واللہ میں اس سے علاوہ خوش ہونے کے حیران رہ گیا ہوں کہ اللہ
تیری شان دنیا میں مجھ ناتواں اور کہنہ وفرسودہ اور نکمے شخص کے لئے بھی
قابل اور ہمدرد انسان تو نے پیدا فرما چھوڑے ہیں۔ کیونکہ واللہ باللہ میں
اپنے میں کوئی قابلیت اور اصلاح نہیں دیکھتا۔ اور بد سے بدترین اپنے آپ
کو ہمیشہ دیکھتا ہوں۔ میں عزیزہ کے ہمراہ لے جانے کی تجویز کا شکریہ ادا کرتا
ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں۔ کہ اُن کو اس کام کے لئے ہمراہ لے جانا میں ہرگز
پسند نہیں کرتا ہوں۔ البتہ آپ کا میرے ہمراہ ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے۔
اور ہم کھانے کا سامان کسی دکان وغیرہ میں اچھی طرح سے کر سکتے ہیں۔ اس سے
کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ میں کیا عرض کروں میرے آنے
میں ابھی توقف بہت معلوم ہوتا ہے۔ جس کی وجوہات یہ ہیں کہ حکیم صاحب
گو مدت سے بیمار ہیں مگر امراض سے اس وقت اُن کی حالت نازک اور
خوفناک ہو رہی ہے۔ اس وجہ سے اِن دنوں میں یہاں سے بغیر حاضر ہونا نامناسب

معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا فصل ربیع کی کٹائی اِن دنوں میں شروع ہونے والی ہے۔ اِس کے لئے بھی اپنی موجودگی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ البتہ اِن سے فراغت پر انشاء اللہ تعالےٰ اپنے حاضر ہونے کا ارادہ ضرور کروں گا۔

تعمیر مکانات شروع ہے اور زور سے کام ہو رہا ہے جس سے اینٹ کا کام تقریباً خاتمہ پہ ہے البتہ لپائی سب کی سب باقی ہے جو بعد درو فصل کرانے کا ارادہ ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔ میری حالت آج کل اچھی ہے مگر کمزوری بہت محسوس ہوتی ہے۔ امید ہے کہ یہ بھی دانت لگنے پر رفع ہو گی۔

آپ کو تشریف فرما ہوئے اب دیر ہو گئی ہے کیا آپ ارادہ نہیں فرماتے کہ اب بھی دیدار فرحت آثار سے مجھے مستفید فرماویں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان و شعراحباجان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵ ۲/۴۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامجات آنعزیز شرف صدور لائے لیکن یہاں بعض

مصروفیتوں کی وجہ سے تحریر نیاز نامہ سے قاصر رہا۔ اِس کی وجہ زیادہ تر مہمانوں کی آمد تھی۔ انہی دنوں میں حکیم صاحب مرحوم کا چہلم تھا۔ امید ہے آپ توقف ناگزیر مذکور معاف فرما دینگے۔ الحمد للہ میری طبیعت آج کل اچھی ہے۔ مگر موسم اندازہ سے زیادہ گرم ہو رہا ہے تاہم شکر ہے کہ سرما میں مرض کی شدت کی نسبت آرام سے ایام گذر رہے ہیں۔

آپ مجھے وہاں حاضر ہونے کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔ لیکن تا ہنوز کئی ایک مانعات سدراہ ہو رہے ہیں۔ ایک تو بقایا تعمیر مکان جو زور وشور سے ہو رہا ہے۔ اور ہر وقت روپیہ کی داد و ستد جاری رہتی ہے۔ دوسرا فراہمی چکوترا اور راد اُسکی معاملہ سرکاری۔ تیسرا اپنی طبیعت کی نئے ڈھب ربودگی جس سے ان دنوں میں سرو پا گم ہوں۔ انشاء اللہ تعالٰے ان سے فراغت پر میں حاضر ہونے کا مصمم ارادہ کرونگا

میرا ذخیرہ ہیڈ ک کیورخانہ پر ہے اگر جلد ارسال فرما دیں تو بعید از عنایت قدیمانہ نہیں ہوگا۔ گو مجھے مصروفیت کیسی اور کتنی ہو واللہ آپ ہر وقت میری چشم دِل کے پیشِ نظر رہتے ہیں۔ آپ کو یہ امر اپنی حالت سے ہرگز پوشیدہ نہیں ہے امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔

عزیزہ کشور سے فرما دیویں کہ آپ کی پُرلذت ضیافتوں کے لئے میری طبیعت ہر وقت لپکتی رہتی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالٰے کچھ وقت کے بعد بہت جلد حاضر ہونے والا ہوں۔ اتنی کثرت سے آپ کی ضیافتیں کھاؤں گا کہ آپ انہیں پکاتے پکاتے

تھک جاؤنگی۔ والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان اور مائی صاحبہ کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۰ ۶/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز معہ پارسل حملو ہیڈک کیور شرف صدور لایا۔ بہت بہت شکریہ ہے۔ افسوس ہے کہ ڈبہ پارسل مذکور میں خلو ہونے کی وجہ سے تین درجن ہیڈک کیور ضائع ہو گئیں۔ مگر کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ میں یہ ہرگز عرض نہ کرتا صرف اس غرض سے عرض کیا گیا ہے کہ آئندہ احتیاط رہے۔

میں کیا عرض کروں اور ہیچمدان عرض سے میں ہمیشہ آپ سے اپنا حال عرض کرنے سے سخت پرہیز کرتا رہا ہوں اور اس وقت بھی پرہیز ہے مگر آپکے والا نامہ کے شعر ہذا نے کہ

تیری تلاش میں میرا وجود ہی نہ رہا
مٹا گئی میری ہستی کو جستجو تیری

واللہ اس نے میرے بحر عدم کے غوطے دراز کرکے مجھے معدومیت کے قریب قریب کر دیا ہے طبیعت اور حالت کو واپس کرتا ہوں لیکن وہ واپسی کا نام

تک نہیں تیتی۔ اندریں حالت میں آپ سے کیا عرض کروں کہ بجز ایک
اور صرف ایک کے اور کچھ نہ سوجھتا ہے۔ اور نہ کچھ نظر آتا ہے میری
اسی حالت میں کل میرے پاس حضرت غوثِ پاک تشریف فرما ہوئے اور میری
حالت پر نظر ترحم و الطاف فرما کر ارشاد فرمایا کہ اِنَّ اللہ لطیف فسماہ
الہاً و کثیف فسماہ خلقاً۔ یعنی اللہ نے لطافت کی جانب توجہ فرمائی تو اللہ بن
بیٹھا اور کثافت کی جانب خیال کیا تو خلق بن گیا۔ یہ سب کچھ وجودِ واحد کے پہلو ہیں
اور بس۔ مجھے سخت حیرت در حیرت پیدا ہوتی ہے کہ امانت تو مدت سے مر چکا
ہے۔ اس کو اس نام سے اب کیوں پکارا جاتا ہے۔ یہ لکھ رہا تھا کہ عرشِ بریں سے
بزور ندا آئی کہ یہ نام بھی اسی واحد معشوق کا ہے فرمائیے میں اب آپ کو کیا تحریر کروں
میرے عزیز! میں کیا عرض کروں نادِ سا اور بے حال فقرائے فنا اور بقا پر
بہت سی دماغ پزی کی ہے۔ میں نے یہ تحقیق دیکھ لیا ہے کہ وجودِ واحد کی سب
حالتیں ہیں جن کو غیر محقق اور کوتاہ نظر لوگ تفرقہ سے دیکھتے ہیں۔ واللہ ذات واحد
ہر رنگ کے مزے لے رہی ہے اور یہ اس کی صفاتِ ذات کا تقاضا ہے۔ اِس قدر
تحریر کیا تھا کہ آندھی اور تاریک آندھی آئی اور اس نے تحریر کی طاقت مجھ سے
نکال کر سمندر میں ڈال دی اب وہ سمندر میں طیران پڑی دُور سے نظر آتی ہے۔ مگر
میں شل ہو گیا ہوں۔ طرفہ یہ کہ بڑے زور سے سمندر مجھے پکار رہا ہے کہ تم اپنے فناہ
ہونے والے دوست کو قال سے کیوں پکارتے ہو اس کو حال خود بتلا دے گا۔ میں
خاموش اور تحریر سے توبہ کُن ہوں والسلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۷ ۶/ ۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ مجھ سے دریافت فرماتے ہیں کہ میں گوجرانوالہ میں آپ کا شرفِ نیاز کب حاصل کر سکوں گا۔ لہٰذا عرض ہے کہ چونکہ تعمیر کا کام قریب الاختتام ہے جس کی اُمید دو ہفتہ تک کی جاتی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اِس کے بعد حاضر ہونے کا عزم کروں گا۔ اِس وقت میرا حاضر ہونا اِس وجہ سے دشوار ہے کہ معماران اور مزدوران کو اُن کا حساب مزدوری بیباق کرنا ضروری ہے۔ قریب وقت آنے پر میں اپنی حاضری کی تاریخ عرض کروں گا۔ میں کیا عرض کروں۔ اپنی کمزوری جسم سے ڈر لگتا ہے۔ کہ کہیں شدّتِ گرما اِس پہ وہاں زیادہ اثر بد نہ کر دے۔ کیونکہ ہوا اور فضا میں دن بھر کمرہ میں باوجود پانی کے چھڑکاؤ اور پنکھا جنبانی کے تڑپ کر وقت گذارتا ہوں۔ اور بے شمار پانی پیتا رہتا ہوں۔ تاہم میرے حاضر ہونے میں انشاء اللہ تعالےٰ شبہ نہیں ہے۔

عزیزہ کشور کی ضیافتوں کی تیاریاں تو مجھے یہاں سے نظر آرہی ہیں اور اُن کی لذّت سے بھی بہ لحاظ روحانیت بہرہ ور ہوں لیکن یہ تنہا نوری ہے۔ مگر اصلی لذّت تو تب حاصل ہوگی جب عزیزہ اپنے خاص برتنوں میں میرے

سامنے لاوے گی۔ آپ عزیزہ کو بعد پیار میری طرف سے تاکید فرمادیویں کہ میری ضیافتیں بے شمار ہوں گی بڑے اندازہ پر تیاری کرے۔ میں کیا عرض کروں ایک طرف سے تو موسم کی لو جھلس رہی ہے اور دوسری طرف آتش عشق جلا رہی ہے۔ اوروں کو تو دوزخ بعد الموت ملے گا۔ مگر یار نے ہمیں تو یہیں نصیب کر رکھا ہے۔ الحمد للہ علےٰ ذٰلک۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ $\frac{6}{32}$ ۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آلعزیز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ الحمد للہ کہ میں اور عزیز صاحب خیریت سے ہیں۔ اب تو عزیز صاحب خود بخود ڈپرسول سے سکول میں داخل ہوگیا ہے۔ اللہ اُس کو کامیاب کرے۔ آمین۔ ثم آمین۔ آپ مجھے حاضر ہونے کے لئے تاکید تحریر فرماتے ہیں۔ واللہ باللہ میں نہایت سعی سے حاضر ہونے کو تیار ہوں لیکن کیا عرض کروں مثل مشہور ہے۔ کہ

جن اور معمار اگر کہیں داخل ہو جاتے ہیں تو وہاں سے نکلنے کا نام نہیں لیا کرتے
بس وہی حال ہمارے معماروں کا ہے۔ وہ تاہنوز نکلنے کا نام نہیں لیتے۔ یہی
وجہ ہے جس سے میں اب تک آپ کی خدمت والا میں حاضر نہیں ہو سکا امید
ہے کہ انشاءاللہ تعالےٰ دو ہفتہ تک کام تعمیر ختم ہو جاوے گا اور پھر حاضری
کا عزم کروں گا۔ واللہ باللہ میری طبیعت میں آپ کے حصولِ نیاز کا عجیب
اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ لیکن موجب مذکور تاہنوز مانع ہے امید ہے کہ
اب انشاءاللہ عنقریب نجات قریب ہے اور پھر بہت جلد حاضر ہونے والا
ہوں۔ بلکہ ارادہ مصمم ہے نجات مذکور حاصل ہونے پر پہلا کام آپ کی خدمت
میں حاضر ہونا ہے۔

یہ مجھے پہلے سے امید واثق تھی کہ عزیزہ کشور نے میری ضیافتوں کے
لئے بہت سی تیاری کی ہوئی ہے اب آپ کے تحریر فرمانے سے ان کا مزید
وثوق پیدا ہوتا جاتا ہے۔ دیکھو میں انشاءاللہ تعالےٰ عنقریب حاضر ہو کر
ہر ایک ضیافت سے بہرہ ور ہونگا اور اتنا کھاؤں گا۔ کہ عزیزہ پکاتے پکاتے
تھک جاوے گی۔ اور کہے گی کہ یہ پیٹو مہمان اب یہاں سے چلا جائے۔ تو
اچھا ہے۔ اِس نے تو سب کچھ کھا لیا پر سیر ہونے میں نہیں آتا۔

اب یہاں تو بارشیں بہت دنوں سے شروع ہیں۔ اور موسم خوشگوار
ہے۔ لیکن اِس سے پہلے دنوں میں تو چند دن گرمی نے ہر ایک متنفس کا کچھ مر

نکال دیا ہے مجھے عزیزہ نصراللہ اور طالب صاحب کی ناکامی کا بہت افسوس ہے۔ چلو پھر سے اللہ کامیاب فرما دیوینگے۔

دل میں باتیں تو بہت ہیں جو تحریر کے قابل ہیں۔ مگر میں اُن کو حصولِ ملاقات کے وقت پر چھوڑتا ہوں۔ تاکہ زیادہ لطف حاصل کروں۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزاں و شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور۔

مورخہ ۱۸ $\frac{۵}{۳۴}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز نے شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ واللہ آپ کے والا نامہ موصوف نے مجھے بے وطب تڑپایا۔ مگر میں اپنی شدت مرض سے جلد جواب عرض نہیں کر سکا۔ اُمید ہے آپ معاف فرماوینگے میں اور میرے قلم اُن عنایات اور تواضعات کی تحریر سے جو نہ صرف آپنے اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ نے مجھ پر مبذول فرمائیں بلکہ آپ کے بچوں اور عزیزوں اور احباب کی تواضع اور مدارات۔ نے میرا ایسا سر خم کیا ہے کہ واللہ قیامت

تک یہ اٹھنے کے ہرگز قابل نہیں رہا ہے۔ میں ہرگز مبالغہ سے نہیں بلکہ مبالغہ سے میں توبہ کرتا ہوں۔ میری آپ سے اور عزیزہ موصوف سے یہ حالت پیدا ہو گئی ہے کہ فی الواقعہ آپ صاحبان سے نہ دل جدا ہو۔ نہ کو چاہتا ہے اور نہ آپ کی فرط محبت سے کسی وقت دل اور دماغ فارغ اور خالی ہوتا ہے۔ اگر آپ مجھ میں فنا ہیں تو واللہ میں اپنے آپ کو آپ میں ادغام اور معدوم پاتا ہوں۔ میں حیران در حیران کہ آپ مجھ سے کسی فروگذاشت کی جو شاید آپ کی طبیعت کے کسی شبہ سے پیدا ہوئی ہو گی معافی مانگتے ہیں جس سے میں اس قدر نادم ہوا ہوں۔ کہ قلم اٹھاتے وقت عرق انفعال سے تر بتر ہو رہا ہوں۔

عزیز من! وہ تواضع اور مدارات کا کونسا پہلو تھا جس کی آپ نے فروگذاشت کی ہو۔ واللہ میں تو اپنے حوصلے سے آپ کی عنایات جو مجھ پر مبذول ہوئی ہیں۔ زیادہ پاتا ہوں اور آپ ان کی کمی کی معافی مانگتے ہیں۔ میں آپ سے ان تکالیف کی معافی مانگتا ہوں جو میں نے اپنے قیام گوجرانوالہ میں آنعزیز کو دیں اور دینی پسند کریں امید ہے آپ اپنی دریا دلی سے مجھے معافی مذکور تحریر فرما کر مشکور فرما دینگے۔ اب میں شمہ از ان تکالیف کی عرض کرتا ہوں جو آپ سے رخصت ہو کر مجھے یہاں برداشت کرنی پڑیں۔ اور جن کی وجہ سے میں آپ کو اب تک نیاز نامہ عرض نہیں کر سکا۔ میں اس روز آپ سے رخصت ہو کر دس بجے دن کے جالندھر اور وہاں سے چھ بجے شام کے گھر پہنچا۔ طبیعت اچھی تھی اور صحت کی حالت میں

رات کو کھانا کھا کر سویا۔ مگر اللہ کی شان نصف رات سے موسلا دھار بارش شروع ہوئی جو لگاتار اڑتالیس گھنٹہ پڑتی رہی۔ آپ قیاس فرما سکتے ہیں کہ ایسی حالت میں میری صحت کا کیا حشر ہوا ہوگا۔ دمہ کا ایسا شدید دورہ شروع ہوا کہ ہر ایک دم دم واپسیں تھا۔ اسی حالت میں کئی روز گذرے۔ ادویہ استعمال کیں مسہل کیا مگر رطوبت ہوا سب پر غالب رہی آخر بارش بند ہوئی اور کچھ دھوپ لگی تب کچھ افاقہ ہوا۔ کل رات شدید ترین رات تھی۔ صبح اسسٹنٹ سرجن آئے اور ادویہ دیں۔ جو زیر استعمال ہیں۔ اور اس وقت مرض سے قدرے افاقہ ہے اور طبیعت روبہ صحت ہے۔ گو پرسوں سے مزید بارش نہیں ہوئی مگر آسمان پر بادل محیط ہے اور گھٹائیں سیاہ وردی پہنے ہم مریضوں کی جانوں پر آفت برپا کر رہی ہیں۔

اللہ کے فضل سے اب پرسوں سے ماہ بھادوں شروع ہو گیا ہے جس سے امید ہے کہ چند روز تک بارش کی کمی ہو جاوے گی۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔ جو شدید حملہ کہ یہاں مرض نے مجھ پر کیا ہے اس سے مجھے کمزوری بے شمار ہو گئی ہے۔ مگر امید ہے صحت ہوتے پر رفتہ رفتہ اس سے آرام ہو جاوے گا۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔

آپ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ سے بعد سلام میری طرف سے یہ عرض کر دیویں کہ آپ کی مہربانیاں اور آپ کی خدمات یاد کر کے میرے آنسو بے تحاشا رواں ہو جاتے ہیں۔ واللہ آپ بھی عجیب لوگ ہیں کہ اپنے جادو سے جادوگروں کو از سرتاپا مؤثر فرما دیتے ہیں! اللہ آپ کو خوش رکھے۔ والسلام۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں

خیریت سے ہونگے۔ گھر میں اور جملہ عزیزان و دیگر احباب نواب کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۲ ۸/۳۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرامکم

سلام مسنون! والانامجات آنعزیز مشرف صدور لائے شکریہ ہے آپ ہمیشہ اپنا قلق و اضطراب بہ تفصیل تحریر فرماتے ہیں۔ میں ان حالات سے بخوبی واقف ہوں اور با تجربہ ہوں۔ واللہ اس میں مجھے آپ سے ایسی ہمدردی ہرگز نہیں ہے۔ کہ آپ کی آتش عشق کم یا فرو کرنے کی کبھی سعی کروں۔ از آنکہ جو حضرات اس آتش میں جل کر اخگر ہوئے ہیں۔ اُن پر آتش دوزخ اللہ نے حرام فرما دی ہے۔ بلکہ دوزخ ہمیشہ سے اللہ سے پناہ مانگ رہا ہے اور دعا مانگتا ہے۔ کہ یا اللہ ان لوگوں کو مجھ سے دُور رکھیو کیونکہ ان کا میرے قریب آنا بھی مجھے سرد اور فناہ کر دے گا۔ واللہ آتش عشق کے بجز نہ کبھی یہ آگ سرد ہوئی ہے اور نہ ہو گی میں تو آپ ہر دو عزیزاں کے لئے ہمیشہ یہی التجا کیا کرتا ہوں اور کرتا رہونگا کہ الٰہی ان ہر دو عزیزان کی آتش عشق ایسی شعلہ زن فرما کہ ان کا وجود محض آتش ہی آتش ہو جاوے اور یہ آتش عشق کے شعلہ کی لپیٹ میں مرکز عشق میں جا کر جو ذات الٰہی

سے ادغام اور فناہ ہو جاویں۔ ادریس۔ میرے عزیزان! واللہ میرے پاس اس آتش کے بجز اور کیا چیز رکھی ہے میں خود آتش میں سوختہ ہوں اور انشاء اللہ تعالےٰ آپ ہر دو کو جلا کر اور راکھ کر چھوڑوں گا۔ یاد رہے کہ یہ آگ اور یہ سوز اور یہ قلق و اضطراب ہم لوگ ان کو دیا کرتے ہیں جن کو ہم اپنی جان سے پیارا جانتے ہیں۔ اور غیروں کو ہم آرام دیا کرتے ہیں۔ مگر پیاروں کو از سرتا پا اخگر بنایا کرتے ہیں۔ اور اُن کی راکھ بھی نسیم الٰہی کے حوالہ کر دیا کرتے ہیں اور اُن کو معدوم کر دیا کرتے ہیں۔

میرے عزیزان! میرے دل کی محبت جو آپ سے ہے آپ اس سے اندازہ فرما سکتے ہیں کہ وہ کس قدر ہے کہ آپ کو کس قدر سوزش و اضطراب عشق سے واسطہ آپڑا ہے۔ بس یہی ہماری محبت ہے اور یہی ہمارا سرمایہ ہے اور بس۔

میں نہ کہتا تھا کہ منہ سے نہ لگا ساغرِ عشق

مٹے اندوہ سے اب ہم ہوئے سرشار کہ تو

اس پر زیادہ کیا عرض کروں یہ قصہ نا تمام ہے نہ کبھی ختم ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اب میں فضول اور ناکارہ بات عرض کرتا ہوں۔ کہ مالٹے کے پانچ بوٹوں کی مجھے ضرورت ہے جس کے لئے آپ انتظام فرما دیں۔ اس کے علاوہ عرض ہے کہ سردار کیسر سنگھ صاحب پرسوں یہاں تشریف لائے اور مجھ سے تاکید کرتے تھے کہ میں آپ کو تاکید سے عرض کروں کہ اُن کو بیکانیر کی اپنی اراضی میں تقریباً دو ہزار بوٹا مالٹے کا لگانا ہے جو عمدہ اور معمر ہوں کیا آپ اُن کے لئے اِن کا بندوبست

فرما کر کہ یہ دستیاب ہو جاویں مشکور فرما سکتے ہیں۔ ان کے دیگر امور کی نسبت
آپ اُن سے خط و کتابت فرما سکتے ہیں۔ میری صحت بفضلِ الٰہی اب کسی قدر اچھی
ہے۔ گو بارشیں اب گو نہ کم معلوم ہوتی ہیں۔ مگر تاہنوز ان کا بقایا موجود ہے اور
آج صبح بھی معمولی سی بارش ہو چکی ہے۔ اب وہاں بارشوں کا کیا حال ہے اندرونی
مکان کی فروخت اور بیرونی مکان کی تعمیر میں آپ اپنا سود و زیاں اور آرام و
تکلیف کا اچھی طرح سے اندازہ فرما لیویں۔ اور میرے وہاں آنے کو ہرگز خیال
میں نہ لاویں کیونکہ میں تو آفتاب لب بام ہوں اور مکان کا معاملہ ہمیشہ کے لئے
آپ کے اور پسماندگان کے لئے ہے تاکید ہے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۲ ۹/۴۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز مشرفِ صدور لایا شکریہ ہے۔ میں جب سے
آپ کی خدمت سے واپس آیا ہوں بارشوں کا زور یہاں اس قدر ہے کہ خدا یا!

الامان۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس روز موسلا دھار بارش نہ ہوتی ہو۔ فصلیں تقریباً تباہ ہوگئی ہیں اور زمین کے رقبہ جات خراب ہوگئے ہیں۔

اپنی حالت یہ ہے کہ بادہا مرض نے حملہ شدید کیا اور اللہ صاحب آرام عطا فرماتے رہے۔ ابھی تک بارشوں کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ روزانہ زور و شور کی بارش ہو جاتی ہے۔ ۲۹ ۸/۴۲ کو آٹھ گھنٹے بارش ہوتی رہی جو نو انچ پیمانہ میں تھی۔ گذشتہ بہت سالوں میں ایسی بارشیں برسات میں نہیں ہوئی تھیں۔ آپ ان بارشوں سے میرے مرض کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔ البتہ جالندھر کے ڈاکٹر نے مجھے ایسی پڑیاں دی تھیں جن سے دورہ کی روک ہو سکتی ہے میں نے انہیں آزمایا ہے واقعی ان سے دورہ رک جاتا ہے۔ ایں ہم غنیمت است مگر یہاں ہوا ایسی نمناک ہے کہ الٰہی توبہ۔ اچھا اگر زندگی باقی ہے تو یہ وقت جوں توں کرکے کٹ جائے گا۔ کمزوری اس وقت زیادہ ہوگئی ہے امید ہے بارش کھلنے پر اس سے بھی آرام ہو جائے گا۔ آپ تحریر فرما دیں کہ وہاں بارشوں کا کیا حال رہا ہے۔

اپنے ارادہ تشریف آوری نصف ماہ حال کا کیا ہوا ہے آپ ضرور تشریف لے آویں لیکن عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کو اس دفعہ ہرگز اپنے ہمراہ نہ لاویں کیونکہ راستہ بھوگ پور سے آگے ایسا خراب ہے کہ ڈولے وغیرہ کی گذر دشوار تر ہے پیدل آدمی بھی تکلیف سے گذر سکتا ہے سیالٹے کے پودوں کی نسبت عرض ہے کہ اگر آسانی سے

دستیاب نہیں اور نیز لاتے میں آسانی اور آرام ہو تو ان کو لانے کا ارادہ فرماویں ورنہ میرے دل میں اُن کے لگانے کی چنداں اہمیت ہرگز نہیں ہے۔ اگر ہوئے تو کیا اور نہ ہوئے تو کیا واللہ آپ ہرگز تکلیف نہ فرماویں۔

فرمائیے اور کیا حال ہیں۔ مرزا صاحب کا رنگ قائم ہے یا کھو بیٹھے آپ ٹھیک تاریخ سے مطلع فرماویں کہ کس روز آپ تشریف فرما ہوں گے تا کہ کوئی آدمی کھیس اور دریوں کے اٹھانے کے لئے آپ کی خدمت میں گھوگیور پہنچ جاوے۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ $\frac{9}{32}$/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ آنعزیز نے $\frac{9}{32}$/۱۷ کو یہاں تشریف لانے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے بسم اللہ آپ تشریف لاویں میں ابھی تک یہ امر تحریر نہیں کر سکتا کہ اُس روز آپ کے جالندھر تشریف لانے پر سردار صاحب کی موٹر بوٹوں کے لانے کے لئے موجود ہو گی کیونکہ آپکے والا نامہ آنے کے بعد سردار صاحب مجھے ملے نہیں ہیں البتہ اُن سے اتوار آئندہ تک ملنے

پر میں بات چیت کر کے آپ کی خدمت میں ضرور جیسا مقرر پایا وے گا عرض کرونگا۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ چونکہ بھوگپور سے آگے راستہ کثرت کیچڑ سے موٹر کے لئے دشوار گذار ہے لہٰذا اگر موٹر لیوٹے لے کر جالندھر سے آوے تو بھوگپور تک آوے۔ اور بھوگپور رہائے آدمی ٹوکرے لے کر موجود ہونگے اور وہ لوٹوں کو ٹوکروں میں رکھ کر وہاں سے بہ آسانی لے آوینگے۔ یہ تجویز سردار صاحب سے مشورہ کرنے پر موقوف ہے جو بعد مشورہ میں آپ سے عرض کروں گا۔ نیز عرض ہے کہ الحمد للہ برسوں سے مجھے بخار سے اللہ نے آرام عطا فرما دیا ہے اور اب ہر طرح سے طبیعت صاف ہے لیکن متواتر بیمار رہنے سے کمزوری بے شمار ہے انشاء اللہ بصورتِ تندرستی اس سے بھی آرام ہو جاوے گا۔

میں آپ سے ایک ضروری عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنے حکیم صاحب مرحوم کے بعد میں نے ان کے صاحبزادہ عبدالعزیز خاں سے شغل طبابت شروع کر دیا اور وہ اس پر عمل پیرا ہے اور بیمار لوگ جوق در جوق اُس کے پاس آتے ہیں اور اکثر شفا پاتے ہیں۔ یہ کچھ تو ہو لیا مگر اس کے پاس کتب طبابت کا ذخیرہ کم از ضرورت ہے۔ لہٰذا ارادہ ہے کہ اس کو کتاب طبابت اکبر اعظم فارسی معہ قرابا دین اعظم مکمل فارسی خرید دی جاوے تا کہ وہ بوجہ احسن خدمتِ خلق اللہ سرانجام دے سکے۔ اگر ہو سکے تو آپ آنے سے پہلے

ورنہ بعد لاہور کے کسی کتب فروش کے ذخیرہ سے دریافت فرماویں کہ آیا کتب مذکور جو عمدہ چھپائی اور عمدہ اور پائیدار کاغذ پر ہو دستیاب ہو سکتی ہے۔ اور کس قیمت پر۔ ان کا ہر ایک پہلو غور سے ملاحظہ فرماویں۔ آپ کے مطلع فرمانے پر قیمت ارسال ہو گی۔ پھر آپ خرید کر اور ان کی عمدہ جلدیں بندھوا کر ارسال فرماویں۔ یہ امر باعثِ شکوری ہو گا۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خیڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۹/۳/۴۳ ۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ ہم آتیکم

سلام مسنون! پرسوں سردار صاحب جالندھر سے معہ جرمن صاحب و میم جرمن صاحب و شوراج سنگھ یہاں آئے۔ چونکہ جرمن صاحب مذکور کا اکلوتا بیٹا بیمار ہو کر دس روز قبل فوت ہو گیا تھا جس سے متوفی کے والدین بہت اداس ہو کر واپس اپنے ملک اور وطن کو جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ اس لئے گذشتہ منگل کو شوراج سنگھ اُن کو یہاں اپنے ہمراہ لایا اور یہاں کی توجہ کرنے سے اُن کے دلوں میں کچھ استقامت پیدا ہو گئی تھی۔ اور مکدّر

اُن کے ہمراہ سردار صاحب بھی یروز ابتھا لائے اور ہیچ قسم معاملات پیش نظر تھے اِس لئے آپ کی تشریف آوری اور بوٹوں کے لانے کا معاملہ مجھے ذکر کرنا بھول گیا جس کی وجہ سے میں نے کل سردار صاحب کو بذریعہ ڈاک خط کیا تھا جس میں میں نے تحریر کیا تھا کہ مولوی صاحب معہ بوٹوں کے ۷/۹/۴۴ کو دس بجے دن کے گاڑی سے جالندھر اسٹیشن پر آوینگے کیا آپ اپنی موٹر کار عطا فرماوینگے کہ وہ اس پر بوٹے لاد کر بھوگپور تک لے آویں اور بھوگپور سے آگے ہمارے آدمی اٹھا لاوینگے۔ میں نے ان کو یہ بھی تحریر کیا ہے کہ آپ کو موٹر عطا کرنی منظور رہا تو آپ مولوی صاحب کو گوجرانوالہ میں مطلع کر دیویں۔ اُمید ہے کہ وہ آپ کو ضرور تحریر کرینگے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو بھوگپور جانے کا انتظام ریل سے فرما لیویں۔

نیز عرض ہے کہ صاحب اور اس کی میم جو صدمہ سیر سے بہت بیکل تھے وہ گونہ تسکین میں آگئے معلوم ہوتے تھے۔ اور اُمید ہے کہ اب غالباً فیکٹری چھوڑ کر وطن کو نہ جاویں۔

میں اب اچھا ہوں۔ اور سب خیریت ہے۔ امید ہے معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶ ۱۰/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ مجھے کل آپ کا خط پہنچا تھا۔ میرے خیال میں آپ ان دنوں میں ارادہ تشریف آوری نہ فرماویں۔ اس کے علاوہ ایک اور بات ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ بارشیں اسوج تک پڑتی رہیں زمیندار لوگ کاشت ربیعہ کے لئے قلبہ رانی کافی نہیں کر سکے۔ جس کی تلافی اب کر رہے ہیں اور دیر تک کرینگے۔ لہذا بھوگپور سے یہاں تک آنے کے لئے یہاں سے بیل گاڑی کا مہیا ہونا اخیر کاتک یعنی دو عشرہ نومبر تک نہایت دشوار ہے۔ پس بیل گاڑی پر اگر آپ بھوگپور سے آگے تشریف آوری کا ارادہ فرماویں۔ تو ضروری ہے کہ نومبر کے عشرے آخری کے آخیر تک کا انتظار فرماویں۔ یہاں ان دنوں میں بیل گاڑی کا دستیاب ہونا دشوار تر ہے۔ اب آپ جب تجویز فرماویں اُس سے مطلع فرماویں۔ اب میں اپنے ہیڈک کیورخوری کی داستان عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ دو ماہ گذرتے ہیں جب میں اپنے دورے مذکور کی تکلیفات میں مبتلا ایک روز دن بھر سخت افکار و اضطراب میں گرفتار تھا اور خیال کرتا تھا کہ اس سے یا اس کے بدل سے اگر کوئی ہو سکے مجھے نجات حاصل ہونے محال ہے۔ اس بکی

میں نے تہیہ کر لیا کہ اس سے نجات حاصل کرنے سے اور کوئی طریق اس سے
احسن نہیں کہ بارگاہِ معلّٰی سے اِس کے ترک کی منظوری حاصل کروں۔ چنانچہ
شب آئندہ کو اِس کے لئے کوشش کی گئی۔ معاً منظوری نازل ہونے پر حکم صادر
ہُوا کہ درخواست منظور ہے مگر اس سے نفرت پیدا ہونے کے لئے آپ کو
تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ اس کو منظور کرو تو احکام جاری ہوں۔ میں نے چار و
ناچار اُسے منظور کر لیا۔ چنانچہ اس پر مجھے بخار اور دیگر تکالیفِ شدید میں مبتلا
کیا گیا۔ مگر اس اثنا میں مجھ میں ہیڈک کیور سے ایسی نفرت پیدا ہوئی کہ الحمدللہ
اب میں اس کے خیال اور یاد سے سخت بیزار ہوں۔ ڈیڑھ ماہ سے میں نے
اُس کی شکل تک نہیں دیکھی اور نہ کبھی دیکھنے کا انشاء اللہ ارادہ ہے۔ البتہ دردِ سر
کی میں نے اِس کے کھانے کی اجازت لے لی ہے۔ ہیڈک کیور کا قصّہ تو
اس طرح تمام ہُوا مگر علاج بہت تکلیف دِہ تھا۔ خدایا الاماں! ابھی تک اُس
کے عوارضات سے نجات نہیں ملی! ورنہ خیر میرے کانوں کی شنوائی میں بہت
نقص واقعہ ہو گیا ہے۔ ایک کان میں زیادہ نقص اور دوسرے میں ابھی
کم ہے۔ علاج کرتا ہوں مگر آرام نہیں حیران ہوں کہ کیا کروں کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔

اپنے اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی تشریف آوری پر عزیزہ نسیم کو
ضرور ہمراہ لیتے آویں۔

واللہ مجھے سخت افسوس پیدا ہُوا کہ تقاضائے عمر و صحت کے سبب آپ

دودھ سے دست بردار ہو رہے ہیں قانونِ فطرت سب پر اپنی شدید حکمرانی کر رہا ہے! ورنہ اس سے کبھی کوئی بچا ہے اور نہ بچے گا۔ سچ ہے حکم الٰہی سے بچنے کی کس میں تواں ہے۔

گو میرے جسم میں روز آنہ تواں پیدا ہو رہے ہیں مگر کانوں کے عارضہ نے مجھے سخت بے مزہ کر رکھا ہے۔ فرمائیے: فروخت مکان کا اب ارادہ تو نہیں ہے۔ اگر میرے ہی آنے کے لئے اس کی فروخت ہے تو آپ ہرگز فروخت نہ فرمادیں۔ کیونکہ میں وہاں ہمیشہ آنے والا نہیں ہوں آگے آپ دانا اور مالک ہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں! اب ہاتھ میں زیادہ تحریر کرنے کی ہمت نہیں ہے

والسلام گھر میں اور جملہ عزیزان اور شعراء صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳۴/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آنعزیز نے مجھ سے ہیڈک کیور منوا کر لانے کی نسبت دریافت فرمایا ہے سو عرض ہے کہ آپ ہرگز ہیڈک کیور نہ بنوائیں اور نہ لائیں! از آنکہ میں نے اسے بالکل ترک

کر دیا ہے۔ اب اللہ اب مجھے اُس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ واقعی وہ بہت بڑی چیز ہے! اور وہاں اور یہاں میرے امراض کا موجب اصل میں بھی زہر تھی۔ وقنا ربنا عذاب النار۔

میں ہمیشہ آپ کو تکلیف دینے کا عادی ہو گیا ہوں اور آپ برداشت کرنے کے لئے متکلف ہوں کہ آپ لاہور سے مفصلہ ذیل کتب اور نیز ایک سیر بچینہ تجا چینی جیسے کہ آپ ہمیشہ لایا کرتے ہیں خرید کر اور لا کر مشکور فرماویں کتب یہ ہیں۔ اخبار الاخبار فارسی۔ فی اسرار الابرار و دیوان شمس تبریز ہر دو ایک جلد میں۔ خوانِ نعمت مصنفہ انیس اختر صاحبہ۔ ایک جلد میں جلد بندھوادیں۔ خوانِ نعمت مذکور آپ کو سنٹرل بک ڈپو چمبرلین روڈ لاہور سے دستیاب ہو گی۔ اس کے سوائے اگر کوئی اور کھانا سکھانے والی کتاب وہاں سے مل سکے تو اُن کی خرید فرمانے اور جلدیں بندھوانے کی بھی ضرور تکلیف فرماویں لیکن یہ بھی ضروری عرض ہے کہ کھانا پکانے والی کتابیں اس طرح پر خرید فرماویں کہ ہر ایک کتاب کے آپ دو دو نسخے خرید فرماویں اور اگر ممکن ہو تو ایک جلد میں دو مختلف کتابوں کی جلد بندھوادیں مثلاً خوان نعمت کے ساتھ اسی مضمون کی اور کتاب۔ ایک کتاب کے دو نسخے ایک جلد میں ہرگز نہ جمع کئے جاویں اگر گنجائش نہ ہو تو ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ جلد بندھوا لیویں۔ مگر یہ ضرور ہے کہ اخبار الاخبار فی اسرار الابرار اور دیوان شمس تبریز ضرور ایک جلد میں ہوں۔

طبیعت تو آرام اور صحت سے تھی لیکن کل سے مجھے شدید زکام نے پکڑا ہوا ہے اور موجب تکلیف بن رہا ہے۔ امید ہے اللہ اس سے آرام دیویں گے
عزیز طفیل محمد خاں کی بیوی اپنے میکے میں دو ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ بہت کمزوری ہو گئی ہے اور حالت نازک ہے اللہ اپنا فضل کرے مگر فکر بہت ہے۔
امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چنڈیالہ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۱۴ ۱۱/۴۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے مطلع ہمارت ہے اور تخم ریزی ربیعہ بھی قریب الاختتام ہے لہٰذا عرض ہے کہ اب ۲۰ ۱۱/۴۴ کے بعد اگر عزیزم تشریف آوری فرماویں تو بعید از عنایت نہیں ہوگا لیکن عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے ہمراہ عزیزہ نسیم ضرور ہمراہ ہو۔ عزیزہ کا مجھ سے اور برا عزیزہ سے وعدہ ہے۔ اُمید ہے آپ عزیزہ موصوفہ کو ضرور ہمراہ لاویں گے۔ اب آپ تاریخ تشریف اور نیز اس وقت سے جس وقت آپ بھوگپور تشریف لانے والے ہوں۔

مطلع فرمادیں تاکہ بیل گاڑی آپ کے آنے سے پہلے بھوگپور موجود ہو۔ آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ ایک روز پہلے رات کو لاہور آکر قیام کرنے سے گوجرانوالہ سے بے وقت کی روانگی کے ہم محفوظ رہ سکتے ہیں۔ میرا بھی اس سے اتفاق ہے آپ ضرور لاہور رات کو قیام فرماکر صبح اس طرف نہضت فرمادیں۔ اس سے آپ آرام سے رہیں گے۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔

اُمید ہے آپ نے لاہور تشریف لاکر کتب اور چائے خرید فرمالی ہوگی۔ اور کتب کی جلد بندی بھی کرالی ہوگی۔ عزیز طفیل محمد کی بیوی تاحال بیمار ہے۔ اور علاج ہورہا ہے۔ شفا اللہ کے یدِ قدرت میں ہے۔

باتیں تو بہت سی ہیں جو قابلِ تحریر ہیں لیکن طاقت تحریر کہاں سے لاؤں نہ مجھ میں تواں ہیں اور نہ میرے ہاتھ میں اُمید ہے آپ کی تشریف آوری پر وہ عرض ہونگی۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں آپ خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزاں وشعرا صاحبان دعا وسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۴/۱۲/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! کل تین بجے بعد دوپہر عزیز آپ کا ہمشیرہ زادہ اور چار بجے والا نامہ آنجناب یہاں پہنچے۔ عزیز کی زبانی اور نیز آپ کے والا نامہ سے آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کے انتقال کی خبر جانکاہ معلوم ہونے پر دل حزیں کو ایک صدمہ عظیم حاصل ہوا۔ لیکن تقدیر الٰہی کے آگے کیا پیش جا سکتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہر ایک متنفس کو جام موت پینا ضروری اور لابد ہے۔ میں تو اکثر خیال کیا کرتا ہوں کہ مبارک ہیں وہ لوگ جو زندگی مستعار کی منزل آخری یعنی نزع سے آگے نکل گئے۔ یہ منزل جملہ زندگی کے مراحل سے شدید اور واقعی دشوار گذار ہے۔ اللہ اپنا رحم و فضل فرمائے۔ کیونکہ تلخ موت سے زیادہ دنیا میں اور کوئی چیز تلخ تر نہیں ہے۔ میں دست بدعا ہوں کہ اللہ کریم و رحیم مرحومہ کو جنت اور اپنا قرب حاصل اور نصیب فرما دے اور پسماندگان کو صبر جمیل۔

اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

میرے عزیز! موت گو بادی النظر میں تلخ تر چیز نظر آتی ہے مگر فی الواقعہ رجعت اور عروج ہے جو لوگ بہ تائید ایزدی جد و جہد سے یار و معشوق حقیقی سے بوجہ اپنی ناقابلیت فطرتی کے نہیں مل سکے تو اللہ اُن کے لئے یہ موت عجیب

نعمت موصول الی اللہ ہونے کے لئے ہے۔ گو فقرا لوگ جسم عنصری سے نکلتے ہی
یار سے ہم آغوش ہو جاتے ہیں مگر یہ دوسرے محروم از فقرا اور نا قابل الفطرت
موت سے عروج کرتے ہوئے اور درد و الم سہتے ہوئے کبھی نہ کبھی ضرور معشوق حقیقی
سے ہم آغوش ہو جاتے ہیں۔ از آنکہ کل شیئ یرجع الیٰ اصلہ۔ اگر حقیقت میں دیکھا
جاوے تو موت ہی ایک زینہ ہے جس سے معشوق اور وصل معشوق حاصل ہو سکتا
ہے۔ عوام اور محروم لوگ اگر اس سے عروج کر سکتے ہیں تو فقرا لوگ بھی اسی زینہ سے
مکمل طور پر بار میں اوغام ہوتے ہیں۔ گویا ہر ایک کے لئے یہ رحمت الٰہی کا دروازہ
ہے جس کا وا ہونا ہر ایک کی خوش نصیبی ہے از آنکہ مخبر صادق صلعم نے سب کو
اس کی خوشخبری فرمادی ہے کہ الموت جسرًا یوصل الحبیب الی الحبیب
اندریں حالات موت پر جزع و فزع نہایت نازیبا اور بیہودہ ہے۔ امید ہے
آنعزیزاں رموز اور مراحل سے ہرگز ناواقف نہیں ہیں۔ میں نے محض یاد دہانی
کے طور پر یہ عرض گذارش کی ہے ورنہ اس کے تحریر کی ضرورت نہیں ہے۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پورہ خیڈیالہ ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۲/۱۲/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آلعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ سب سے زیادہ فکر مجھے عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت کا ہے۔ خدا کرے کہ صورت آرام پیدا ہو گئی ہو۔ رواج قوم اور ملک بھی ایک بلا ہے جس سے اہلِ دُنیا ہر گز محفوظ نہیں رہ سکتے۔ یہ افعال اور اس کے اقدام بجز ظاہری تصنع کے اور کچھ فائدہ بخش نہیں ہیں جب کوئی شخص اس کا اہل بننا چاہے تو اُس پر ہزار آفت کا حملہ ہوتا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس سے اجتناب کرتے ہوئے غم یار میں اپنے اوقات بسر کر کے آخر ہم آغوشِ یار جا ہوئے۔ انہوں نے دنیا کا سہرا ترک کر کے باچشم گریاں یار کی بغل میں جا مقام کیا۔ اصل میں دنیا قطعی بے وفا ہے۔ اور یار وفادار عظیم ہے۔ خیر آپ براہ مہربانی عزیزہ کے مفصل حالات سے بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں سخت مشکور ہوں گا۔

آپ کے والانامہ سے آپ کو خرچ کی تنگی معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ اگر آپ تحریر فرما دیں تو میں یک صد روپیہ بذریعہ ڈاک ابلاغ خدمت شریف کر دوں۔ میرے پاس آجکل زیادہ روپیہ کی گنجائش نہیں ہے۔ ورنہ زیادہ پیش کرنے کا ارادہ کرتا۔

آپ نے خرید تمباکو کی نسبت تحریر فرمایا ہے لہٰذا عرض ہے۔ کہ جب آپ پسند فرماویں خرید لیویں لیکن میری رائے میں اس کی خرید کا ارادہ نہ فرماویں از آنکہ ایام تنگدستی میں ہچو قسم اقدام ہمیشہ تکلیف سے خالی نہیں ہوا کرتے ہیں۔ اپنا وقت ادھر ادھر سے تمباکو لے کر گذار لوں گا۔

گو اب سردی زور پر آرہی ہے اور اکثر ابر رہتا ہے گو تا ہنوز بارش نہیں ہوئی۔ مگر میری صحت اچھی ہے۔ اور خیریت ہے اور اللہ کے فضل سے عزیز طفیل کی بیوی بالکل شفایاب۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے و السلام گھر میں اور جملہ عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور۔ خنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲/۱۲/۴۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں اپنی حالت صحت کیا گذارش کروں۔ جب سے میں بخار معلومہ سے شفایاب ہوا ہوں مجھ پر مرض دمہ نے حملہ نہیں کیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ۷ ماہ حال کی رات سے حملہ مرض مذکور مجھ پر شروع ہو گیا۔ دن کو کسی قدر آرام اور رات کو جان آتش در کا

اب اسی طرح سے وقت گذر رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ موسم کی سردی نے معدہ سرد کر دیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ مرض مذکور میری کیسی گت بناتے اور کیسا حال بد کرتی ہے۔ ضرورت بیان نہیں ہے۔ ابھی سردی روز افزوں ہے اور اس کے علاوہ ابھی بارش ہونے والی ہے۔ خدا جانے اس وقت کیا ہوگا۔ اچھا جو اللہ کو منظور اور میں راضی برضا ہوں۔

میں نے گو احباب کو آنے سے منع کر دیا تھا۔ کہ ان تعطیلات دسمبر میں تشریف نہ لاویں پر کچھ کچھ آ ہی گئے۔ اس کے بعد کئی اور اشخاص آئے۔ جن سے آپ واقف نہیں ہیں اور وہ دور کے دیہات کے ہیں۔ غرض یہ کہ ان دنوں میں تنہائی نصیب نہ ہوئی۔ ان کے علاوہ سردار صاحب اور اُن کا کنبہ مرد و زن آتے رہے اور مصروفیت کافی رہی۔ اب تعطیلات خاتمہ پر ہیں اُمید ہے آمد مہماناں بھی خاتمہ پر ہو گی۔ شکر ہے کہ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ بخیریت ہیں واللہ مجھ کو اُن کا بہت فکر تھا۔

میں اور افکار کا حال کیا عرض کروں کہ ۱۰ ماہ حال کے قریب عزیزہ صاحب بخار اور نزلہ سے بیمار ہو گیا۔ جس کو ہفتہ کے بعد اللہ نے آرام دے دیا۔ مگر میری لڑکی جو حکیم صاحب کی طرف ہے اور نیز عزیزہ صاحب کی والدہ نزلہ اور بخار سے بہت بیمار ہو گئیں۔ جن کو اللہ نے کل سے آرام عطا فرمایا ہے اسکے علاوہ تمام گاؤں بلکہ دیہات نواح میں عوام لوگ اسی مرض سے بہت بیمار ہیں،

مگر شکر ہے کہ تا ہنوز مہلک ثابت نہیں ہوئے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔ جب کبھی آپ تشریف لاویں براہِ مہربانی ایک جلد قرآن شریف جو اچھے موٹے خط اور موٹے کاغذ کا ہو لاہور سے لیتے آویں کیونکہ طفیل محمد کی ہمشیرہ کے لیے بغرض روزانہ تلاوت ضروری ہے۔ میں نواب کی حالت قلبی پڑھ کر خوش ہوا ہوں آپ اُس کو میری طرف سے مبارکباد دیویں اور تاکید کر دیویں کہ وہ اس کو ازبر یاد کرے۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور خیڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۴/۱/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! بہت دن گذرے ہیں کہ والا نامہ آنعزیز شرف صدور
لایا تھا۔ مگر میں اُس کے تحریر جواب سے بوجہ گرفتاری اپنی بیماریوں کے تا ہنوز
قاصر رہا۔ امید ہے آپ معاف فرماویں گے۔

میں اوّل نہایت اختصار سے اپنی حالت عرض کرتا ہوں اسکے
حالات یہ ہیں کہ دس بارہ روز ہوئے کہ معمولی دمہ کے حملوں کے علاوہ
مرض مذکور نے مجھ پر شدید حملہ کیا۔ اور اُس کی طوالت حملہ تقریباً ایک
ہفتہ رہی جس پر مسہل کیا گیا۔ اور یہ دن نہایت سرد اور باد و باراں کا تھا
مگر مرتا کیا نہ کرتا۔ تاہم مسہل لے لیا گیا اور انگیٹھی ہر وقت سینکنے سے کام تھا۔
شکر ہے کہ اجابتیں خاطر خواہ ہوگئیں۔ اور شدتِ تنفس میں افاقہ ہوا۔
لیکن اس کے دوسرے روز بخار ہوگیا۔ جو چار روز مسلسل رہا اور اب پرسوں
سے بخار اور تنفس ہر دو سے آرام ہے لیکن کمزوری اس قدر ہے کہ میرے لیے
آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی ایک امر محال ہے۔ اُمید ہے چند روز تک اللہ صاحب
اس سے بھی آرام عطا فرمادیویں گے۔ یہ جملہ آفات شدت سردی کے
نتائج ہیں کیونکہ ان ایام جنوری میں یہاں وہ سردی پڑی اور بڑھ رہی ہے

کہ خداوندا الامان۔ مدت سے ہر روز کورہ پڑ رہا ہے اور ابھی اس کا خاتمہ دور نظر آتا ہے۔ ہفتہ عشرہ سے زائد وقت ہوا ہے کہ یہاں دور دور تک بارش کافی اور ژالہ باری بہت ہوئی ہے

عزیز مولوی صاحب۔ اب یہ زندگی مستعار ایک آفت جان ہو رہی ہے اور ہر ایک لمحہ زندگی جسمانی تکلیف کا ایک پہاڑ گراں میرے لئے پیدا کر رہا ہے۔ مگر کوئی چارہ نہیں اور میں راضی برضا ہوں اور یار کے تحائف مذکور پر ہمیشہ شکر گویاں و فرحاں و خندہ ہوں مگر یہ ضرور ہے کہ اب زندگی سے نفرت زندگی ہذا پیدا ہو رہی ہے روز بروز مزید در مزید پیدا ہو رہی ہے۔ اور مرغ روح قفس تن پر خار سے پرواز کرنے کا متمنی نظر آتا ہے اور اب اسی میں اپنی بہتری خیال کرتا ہے اس بارہ میں متمنی نظر آتا ہے اور اب اسی میں اپنی بہتری خیال کرتا ہے اس بارہ میں یار سے دریافت کرتا ہوں تو تاہنوز بجز جواب خاموشی کے اور کچھ نہیں ملتا۔ میں یار کی طرز ادا اور طریق معشوقانہ سے خوب واقف ہوں اسکی خاموشی ہزار ادا معشوقانہ اپنے میں مستقر رکھتی ہے اور اسی سے عشاق جان سے فدا ہیں۔ واللہ اس قدر میں نیاز نامہ ہذا تحریر کر چکا تھا۔ کہ ندا آمد کہ جب ہم تمہارے میں ہیں اور تم ہمارے میں تو جواب کونسا اور کس کو دے۔ ہر چہ جوئے از خود جو و ہر چہ خواہی از خود طلب۔ واللہ اس پر خوش اور ہزار گونہ خوش ہوں اور اس ضمن کو ختم کر کے اور عرض پرداز ہوں۔

کل سردار صاحب تشریف لائے اور خیریت سے تھے مگر اب ضروری کام فرما گئے ہیں کہ میں آپ سے عرض کروں اور وہ یہ ہے کہ انکا ارادہ اپنی اراضی بیکانیر

میں مالٹا اور سنگترہ کے باغ لگانے کا مصمم اور پختہ ہے اور بیس مربع میں باغ لگانے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں سنگترہ کے پودے تو ضلع ہوشیارپور سے لینے کا ارادہ کرتے ہیں۔ مگر مالٹا کے پودے آپ کی معرفت گوجرانوالہ سے۔ لہذا انہوں نے کل سخت تاکید مجھے کی ہے۔ کہ میں آپ کو تاکیداً عرض کروں کہ آپ گوجرانوالہ کے ذخیروں میں جس قدر مالٹا میسر ہو سکتے ہیں اُن کا فوراً جائزہ فرمائیں اور ان کی انتہائی قیمت طے فرما کر ہر ایک امر متعلقہ طے فرماویں اور یہ بات بھی طے فرمالیویں۔ کہ مالٹا مذکور بعد فروری لے لیئے جاویں گے۔ غرضیکہ خرید مذکور کی نسبت ہر ایک امر طے فرما کر فوراً سردار صاحب کو ہر ایک امر یعنی تعداد مالٹا قابل الحصول اور اُن کی قیمت سے مطلع فرماویں اور بعدش یہاں تشریف لانے کا ارادہ فرماویں۔ آپ نے جیسا کہ قبل ازیں تحریر فرمایا تھا۔ کہ ماہ حال کے آخیر عشرہ میں ہم یہاں تشریف لانے کا ارادہ کرتے ہیں لہذا عرض ہے کہ بسم اللہ آپ ضرور ہی تشریف لاویں۔ لیکن تاریخ اور وقت تشریف آوری سے ضرور مطلع فرماویں مشکور ہوں گا۔

سردار صاحب تو یہ کہتے تھے کہ اگر مولوی صاحب کسی اتوار ماہ حال میں یہاں تشریف رکھتے ہوں۔ تو ہم معاملہ مذکور کی نسبت اُن سے زبانی گفتگو ضرور کریں گے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہو تو آپ اُن کو اپنی تشریف آوری کے کسی اتوار سے مطلع فرما سکتے ہیں تاکہ وہ اتوار کو اپنے یہاں مل سکیں۔ زیادہ

اس بارہ میں کیا عرض کروں آپ دانا ہیں اور میرا ہاتھ اب تحریر سے تھک گیا ہے لہٰذا نیاز نامہ ختم کرتا ہوں۔ اُمید ہے آپ لاہور تشریف لے گئے ہوں گے اور عزیز کے مجوزہ نسبت کے حالات سے کماحقہٗ واقفیت حاصل فرمائی ہو گی جن کو میں دلچسپی سے سننا چاہتا ہوں امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام گھر میں اور جملہ عزیزان اور نواب کو دُعا و سلام۔

بیگم پورہ جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۲/۳ ۱۰

عزیزالقدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے مولوی صاحب! ہم لوگ تو اپنی موت مدت پہلے دیکھ چکے ہیں۔ واللہ اب ہمیں موت کہاں ہے اب تو ینقلبون من الدار الی الدار کا معاملہ ہے اور بس۔ اگر یہ لوگ مجھے پہچان لیتے تو ایسا ہرگز نہ کرتے۔ مگر فقیر کی پہچان اور عقیدت اللہ کی عنایت کے بجز ہرگز نہیں ہو سکتی۔ آپ خیال فرماویں کہ گھر کے بدعقیدت اور بے ادب لوگ فقر کے سیلاب میں غوطہ خوردہ ہو گئے۔ اور بیرونی عقیدت مند اس سے موتی نکال کر لے گئے۔ ببین تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا۔ مولوی صاحب! یہ حالات میں صرف آپ سے عرض کرتا ہوں ورنہ

اور کسی سے ہرگز نہیں۔ کیونکہ آپکے بجز میں اور کسی کو دلی دوست ہرگز خیال نہیں کرتا۔ میں آپ کی سعی کا مشکور ہوں جو آپ مجھ ناچیز کے لئے فرماتے ہیں۔ مجھے وہ گولیاں سردار صاحب کی پہنچ گئی تھیں۔ اور ضرورت پر کھاتا ہوں۔ الحمدللہ کہ اب مجھے گونہ آرام ہے اور سردیاں بھی معتد بہ کم ہو رہی ہیں۔

آپ جو دوائی حسب مشورہ ڈاکٹر یار محمد خانصاحب لاہور سے میرے لئے لائے ہیں اور اُس کی آزمائش کر رہے ہیں۔ اُس کا نام تک آپنے مجھے تحریر نہیں فرمایا امید ہے۔ اُس کی آزمودہ کیفیت سے مجھے آپ جلد مطلع فرمادیں گے والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ $\frac{2}{24}$ ۱۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! اوّل والا نامہ اور بعدش پارسل یونیل دوائی فرستادہ آنعزیز شرف صدور لائے جن کا شکریہ ہے۔ ابھی تک میں نے دوائی شروع نہیں کی کیونکہ بادل اور تعاطر ہے۔ مطلع صاف ہونے پر اسے شروع کرونگا۔ اور بعد کے حالات عرض کروں گا۔ انگریزی دوائی سے مجھے دہشت لگتا ہے۔ اب میری طبیعت کسی قدر رو بہ صحت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ سردی میں اب معتد بہ کمی ہو گئی ہے۔ مگر

آج سردی بوجہ بادل اور ترشح کے زیادہ ہوگئی ہے جس سے اپنی نحیف طبیعت کو ہروقت فکر مرض دامنگیر رہتا ہے ابھی تک بارش نہ دار د محض ترشح ہے۔

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۳/۲۴ ۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون۔ مدت سے والا نامہ آنعزیز شرف صدور نہیں لایا جس سے خاطر حزیں مشوش ہے۔ یاد فرما کر مطمئن فرماویں مشکور رہوں گا۔ چار روز ہوئے ہیں تو میں نے آپ کی فرستادہ دوائی دوپہر اور شام کے کھانے کے ہمراہ پی تھی یعنی کھانے سے نصف گھنٹہ قبل لیکن رات کو اس سے نفخ ہوگیا اور رات بے آرامی سے صرف کی۔ صبح کو نفخ سے تو آرام تھا مگر قبض ہوگئی جس سے آج آرام ہوتا ہے۔ میں نے تکلیف سے ڈرتے ہوئے دوائی اسی روز ترک کر دی تھی۔ لہٰذا چونکہ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کو یہ موافق ہے پس اُن کے لئے میں نے محفوظ کر لی ہے۔ آپ تشریف لانے پر ضرور واپسی پر لے جاویں۔

یہاں بارش کے نہ ہونے سے فصلیں خراب تر ہیں۔ اور زمینداروں کی حالت قریب نزع کے ہے۔ علاوہ بریں: ہمارے نواح میں جو میل میل کے فاصلہ پر واقعہ

ہیں مرض پلیگ زور وشور سے تباہ کاریاں کر رہی ہے تاہنوز اپنے گاؤں میں خیریت ہے۔ شکر ہے کہ شرقی صاحب کے گھر اللہ نے لڑکی عطا فرما دی ہے لازم ہے کہ مکرر یافت پسر کے لئے سعی بلیغ فرماویں اللہ اپنے فضل سے وہ بھی عطا فرماویں گے۔ اب شبہات قرار حمل تو اُن کے اللہ نے رفع فرما دئے ہیں۔ میری طرف سے مبارکباد کہہ دیویں۔

عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے حالات قلبی و رُوحانی سے مطلع فرماویں۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳ ۳/۳۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ اُس وقت جبکہ میں آپ کے انتظار میں کسی قدر وقت تشریف آوری میں توقف ہونے سے سرشار تھا۔ والا نامہ آنعزیز پڑھا اور آنعزیز کی علالت سے نیازمند کے دل پر سخت پریشانی طاری ہوئی دعا ہے کہ اللہ شافی مطلق جلد از جلد آنعزیز کو کامل آرام اور شفا عطا فرما دے۔ آمین! انشاءاللہ تعالیٰ امید واثق ہے کہ اللہ صاحب رحیم و کریم آپ کو جلد آرام عطا فرماوینگے۔ مگر آپ ضرور بواپسی ڈاک حالات سے مفصل مطلع فرماویں مشکور ہونگا۔

آپ ایسٹر میں تشریف لانے کا ارادہ فرماتے ہیں لہٰذا عرض ہے کہ آپ اِن ایام میں ضرور تشریف لاویں۔ اگر ان ایام میں کسی نے آنے کے لئے مجھے تحریر کیا تو میں اُسے ٹال دُونگا۔ لیکن اگر کوئی بلا اطلاع آجاوے تو مجھے معاف فرماویں یہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔ مگر اس سے کیا ہے خواہ کوئی آوے یا نہ آوے آپ ان دنوں میں ضرور تشریف لے آویں مضایقہ ندارد۔ از آنکہ آپ آپ ہیں اور وہ وہ ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ آپ بواپسی ڈاک اپنی خیریت مزاج اور تشریف آوری کے روز سے ضرور مطلع فرماویں امید ہے جملہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ میری طبیعت گو قدرے آرام سے ہے۔ مگر مکمل درست نہیں ہے کمزوری بہت ہے اور جسم میں ہرگز توان نہیں ہیں۔ طرفہ یہ کہ نہ بھوک لگتی ہے اور نہ کھایا جاتا ہے۔ اب میں اپنے میں ہرگز ہمت سفر نہیں پاتا۔ اِن علامات سے عیاں ہے کہ اب وقتِ سفر قریب تر ہے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۳۴/۵/۴

پیارے بیٹا مولوی محمد حسین صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامجات شرف صدور لاتے۔ شکریہ ہے۔ آپ مجھ سے

دریافت فرماتے ہیں کہ آیا میں گوجرانوالہ حاضر ہونے کا ارادہ رکھتا ہوں یا نہیں۔ عزیزمن!
اب میرا ارادہ کیا ارادہ ہے جبکہ جسم میں تواں نہیں۔ کیونکہ اب میں اپنے جسمانی حالات
روز مرّہ دیکھتا ہوں کہ تنزل پذیر ہو رہے ہیں۔ اور اس سے طاقت جسمانی اور عزم معدوم
ہو رہے ہیں۔ یہ حالات اس وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں کہ ذاتِ الٰہی میری زندگی
نابکار اور ستنار کا جامہ مجھ پر سے کچھ دیر تک اتار کر مجھے اپنی دولت وصل سے مالامال
فرمانے والے ہیں۔

عزیزمن! میری یہ مدت العمر کی آرزو ہے جس کے لئے تمام عمر بہت سے مصائب
اور شدید تکالیف نہایت خوشی سے برداشت کیں اور اکثر اوقات زندگی سے
بیزاری ظاہر کی تو اللہ کا شکر ہے کہ اب آواز خواہش وصل پر لبیک بزور آتی
شروع ہوئی ہے۔ نہ صرف لبیک بلکہ مقامات اور آثار قرب سے اب روزانہ ہی
نہیں بلکہ اکثر اوقات مالامال کر دیا جاتا ہوں اور لبیک کے اکثر الفاظ یہ ہوتے ہیں
کہ انا انت وانت منی۔ اس کے سوائے اور بے شمار پیغامات ہیں جن میں
امانت معدوم اور اثبات محبوب ہوتا ہے۔ آپ سمجھ لیویں کہ جب ذات محبوب
میں فناہ شدہ فقرا کا وقت وصال قریب آیا کرتا ہے تو ہمیشہ ہر قسم پیغامات تواتر
اور ایسی خوش الحانی سے فقیر کو آیا کرتے ہیں کہ وہ اپنے قفس عنصری کو توڑنے اور
برباد کرنے پر مستعد ہو جایا کرتا ہے اور یہ وقت ایک عجیب اور پرلطف کشمکش کا
وقت ہوتا ہے کہ ظاہرا عاشق و معشوق میں بہ لحاظ کشمکش مذکور ایک اختلاف

اور جنگ معلوم ہوا کرتی ہے مگر باطن میں یار کی کارسازی ہوتی ہے۔ بس اس کا انجام یہ ہوا کرتا ہے کہ دریا میں قطرہ ایسا سما جاتا ہے کہ اس کا ایدالا باد تک تلاش کرنے سے بھی پتہ نہیں ملا کرتا۔ ادھر میں کیا تحریر کرنے لگا تھا اور فرط اور غلبہ حال سے کیا تحریر کر گیا معاف فرما دیں۔

بات یہ ہے کہ اب اپنی کمزوری جسمانی اجازت نہیں دیتی کہ میں گوجرانوالہ کا عزم کر سکوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ جب چاہیں آپ تشریف لے آویں۔ اب میں عزیز نصراللہ کی نسبت عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب والا نامہ آنعزیز خبر مشاہد عزیز نصراللہ کے کہ مجھے پہنچا تو تو مجھے بلاشبہ فکر بے شمار پیدا ہوا۔ اس امر کی نسبت کہ میں عزیز مذکور کے مشاہدہ کی صداقت یا غیر صداقت پر بحث کروں۔ میں نتیجہ آخری عرض کر دوں جو پیدا ہوا اور جو مستقل اور مستقیم ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ آپ اور عزیز یقین فرما لیویں کہ اوّل تو وہ مشاہدہ فی الوجود تھا ہی کیا البتہ اگر اس کو کچھ قائم کیا جاوے تو کسی فقیر کی محبت آمیز جد وجہد پر اُس کو کلیتاً نابود اور ملیامیٹ فرما دیا گیا۔ جس کا بہت دنوں سے نام ونشان باقی نہیں ہے۔ واللہ اب اُس سے بالکل مطلع صاف اور شفاف ہے۔ ہرگز کوئی شائبہ شبہ باقی نہیں ہے۔
عزیز مطمئن اور کافی مطمئن رہے۔ لیکن یہ ضروری اور نہایت ضروری ہے کہ فقیر مذکور کو عزیز مذکور اور اس کے ہوا خواہاں ایک پُرتکلف ضیافت دیویں۔ کیونکہ فقیر کی محنت بہت ہے اور قابلِ اجر ضرور ہے۔ اپنے اپنے نابینایان کی بحث

بے معنی کا ذکر اپنے والا نامہ میں تحریر فرمایا ہے۔ واللہ میرے دل میں بھی امنگ پیدا ہوئی کہ اگر میں موجود ہوتا تو ضرور اس کو سنتا اور ان کے اندھا پن پر کئی قہقہے لگاتا اور خوش ہوتا۔ اب آپ کی تشریف آوری پر آپ سے اُس کے مفصل حالات سننے کا مشتاق ہوں لہٰذا آپ بحث کے جملہ مراحل اپنے حافظہ میں دوہرالیویں۔ تاکہ آپ وقت پر مفصل بیان فرماسکیں میں وہ ضرور سنونگا۔

امید ہے آپ جلد تشریف لانے کا ارادہ فرماوینگے اور تاریخ آمد سے مطلع فرماوینگے۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۵/۹/۴۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں کیا عرض کروں اپنی ناتوانی اور کمزوری جسمانی سے ارادہ سفر گوجرانوالہ کی ہمت و جراُت کی نسبت دریافت کرتا ہوں تو واللہ صاف انکار و جواب پاتا ہوں۔ لیکن جب آپ عزیزان کی تاکیدات کو والا نامہ سے مطالع کرتا ہوں تو مردہ اور افسردہ جسم کو ابھارتا اور آمادہ بسفر کرنے پر تل جاتا ہوں۔ پرسوں آپ کے والا نامہ آنے کے

وقت سے میں یہ حیال اپنے میں بوجہ اتم محسوس کرتا ہوں۔ گویا یہ جنگ رُوحانیت اور جسمانیت کے مابین ہے۔ آخر روحانیت غالب آئی اور سفر گوجرانوالہ کا ریزولیوشن منظور ہو گیا۔ لہٰذا ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالےٰ میں بروز سوموار آئندہ صبح کے فرنٹیئر میل پر سوار ہو کر دس بجے دن کے گوجرانوالہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤنگا۔

لیکن عرض ہے کہ واللہ یہ سفر فی الواقعہ میرے لئے نہایت تکلیف دہ چیز ہے کیونکہ اب جسم ہرگز اس قابل نہیں رہا ہے کہ سفر کی صعوبات برداشت کرے۔ مگر اس وقت میرا پختہ ارادہ ہے کہ سفر مذکور اختیار کروں۔ لیکن اپنے جسمانی امراض سے ڈر پیدا ہوتا ہے کہ کہیں وقت پر مانع نہ ہو لہٰذا آپ دو تین اور روز تک میرے نیاز نامہ ثانی کا انتظار فرماویں اگر جسم میں برداشت تکلیف سفر کی ہمت ہوئی تو حاضر ہونگا ورنہ امید ہے آپ معاف فرماوینگے۔ واللہ سفر میں جسم از اول تا آخر صعوبت ہی صعوبت محسوس کرتا ہے اور اسی وجہ سے اِس کے اقدام سے انکار کرتا ہے۔ امید ہے۔ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دُعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵/۲۴ ۴۲ ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آلعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں اُس روز آپ سے رخصت ہو کر بخیریت تمام پانچ بجے شام گھر پہنچ گیا تھا اور خیریت سے ہوں۔ کتاب ابن خلدون کی قیمت بہت گراں ہے آپ میرے لئے ہرگز خرید نہ فرماویں۔ نیز عرض ہے کہ چونکہ ہیڈک کیور یہاں ختم ہو چکی ہے۔ میں تو کبھی کبھی لیکن عزیز عطا محمد خاں اکثر اسے کھاتا ہے لہٰذا تکلیف سے ایام گذرتے ہیں۔ اگر جلد تشریف لے آویں تو دوائی مذکور بھی ہمیں مل جاوے لیکن اگر تشریف آوری میں توقف ہو تو دو، تین درجن بذریعہ ڈاک ارسال فرما دیویں اور باقی ہمراہ لے آویں۔

اُمید ہے آپ ہر دو عزیزان میرے عرض کردہ سبق پر سعی سے کاربند ہونگے اور یقین ہے کہ اب نئی دنیا نظر آنے لگ گئی ہو گی تاہم آپ اپنی کچھ حالت توجہ پیدا ہوئی ہو تحریر فرماویں۔

عزیز من! بحالت مذکور میں جا کر مجھے تو یہ یقین ہو چکا ہے کہ ذات واحد کے بجز اور کچھ بھی نہیں ہے اور جو کچھ نظر آتا یا سوچتا ہے وہ صرف اُسی ذات واحد کے بطون میں اُس کے ارادہ اور تخیل کے بہ لحاظ اسماء صفات طلاطم برپا ہو رہے ہیں یہ تلاطم اسی سمندر میں سے برپا ہوتے ہیں اور اپنا مجوزہ کام سرانجام دے کر اُسی

ہیں غائب ہو جاتے ہیں۔ اور راستہ کے مقامات وایسی جن کو بہشت دوزخ سے
موسوم کرتے ہیں اُسی ذات کے تشعیدات ہیں جن میں بجز فقرا ہر ایک کو اپنے تقاضائے
اندرونی کے لحاظ سے عبور کرنا ہے اُسی ذات نے فی الواقع یہ لذات و عذاب
چکھنے ہیں۔ یہ سب ہی لذتیں ہی لذتیں ہیں کیونکہ عذاب عذب میں سے ہے۔ جو
لذت کی ایک حالت ہے۔ عزیزانِ من میں کیا تحریر کروں میں ان جملہ اشیاء و
حالات کے مزے لیتا ہوں مگر اُن کے بیان اور تحریر کے لئے نہ زبان ہے اور نہ
الفاظ اور نہ قلم۔ یہ حالت جس پر وارد ہو گی۔ وہ خود سمجھے گا اِس کے بغیر اس کا
علم معدوم ہے۔ اُمید ہے آپ خیریت سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام
شیخ نذیر احمد صاحب کو سلام اور اُن کے ڈرائیور کو مبارک باد دیویں۔
ایں یادگاراں بود داشند چہ بجا شد۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۵/۴/۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: والانامہ معہ پارسل بیمہ شدہ فرستادہ آنعزیز بحالت صحیح و

سلامت تشریف صدور لائے۔ وصول کئے۔ شکریہ اور دعا ہے

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

عزیزانِ من: میں آپ کے والا نامہ سے آپ ہر دو عزیزان کا مقابلہ محمودہ پڑھ کر از بس خوش ہوا ہوں۔ اس میں شبہ نہیں کہ آپ کے مدِ مقابل با فراغت اور فارغ البال ہیں اس وجہ سے وہ آپ سے زیادہ ساعی اور پیش قدم ہیں۔ باقی رہا ان کا اپنے جہد کو صیغۂ راز میں رکھنا۔ یہ فنونِ مقابلہ کا ایک داؤ ہے جو قابلِ معافی ہوا کرتا ہے آپ بھی سعی فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کامیاب ہو جاویں گے۔

عزیزانِ من: آپ اس کے لئے سعی کامل فرماویں کیونکہ فقر کی یہ منزل آخری منزل ہے اور اس کے لئے جملہ فقرا نے ہمیشہ جان توڑ کوششیں کی ہیں۔ اس کے حصول پر فقیر کی کوشش ختم ہو جاتی ہے اور فقیر موتو قبل ان تموتو کی حالت میں داخل ہو جاتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ جب اللہ اپنی خاص رحمت اس دوران میں نازل فرمایا کرتے ہیں۔ تو اس حالت میں حالت جذبہ عطا فرمایا کرتے ہیں لیکن دیر کے بعد تکمیل فقر اس جذبہ کی آمد پر ہوا کرتی ہے! اور یہ جذبہ محض عنایت اور عطیہ ایزدی ہوا کرتا ہے۔ اس کے بغیر فقر ادھورا رہا کرتا ہے۔ آپ اس جذبہ کی آمد یا حصول کو ہرگز خیال میں نہ لاویں۔ بلکہ اپنی سعی میں جدوجہد فرماویں۔ بزرگ اسی ضمن میں فرما گئے ہیں۔

تو بیندگی چو گدایاں بشرط مزد مکن

کہ خواجہ خود روشِ بندہ پروری داند

میں آپ عزیزان کی توجہ اسی حالت کی اہمیت اور حصول کی نسبت مثنوی حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی جلد چہارم صفحہ ۲۰۴ کی جانب دلاتا ہوں آپ اس حکایت کو اول سے آخر تک پڑھیں اور اس میں جو لفظ نیستی آتا ہے یہ اسی حالت کو تعبیر کرتا ہے جو آپ کے سبق سے آپ کو حاصل ہونے والی ہے۔ اس کو آپ غور سے پڑھیں اور اپنے ہمراہی کو اس سے مکمل مطلع فرماویں۔ تاکید ہے۔ اس کی نسبت کیفیات تو بے حد و حصر ہیں۔ جن سے آپ کے نیازمند کا خزانہ دل معمور رہا ہے میرے ہاتھ میں طاقت کہاں کہ اس پر کافی معروضات عرض کر سکوں البتہ کبھی بالمشافہ عرض کروں گا۔ البتہ اس قدر عرض کرنا ضروری ہے کہ یہ منزل کٹھن ہے لہٰذا اس کے لئے کٹھن محنت اور جد و جہد کی ضرورت ہے۔ بات نتیجہ کی یہ ہے کہ آپ عوام کے نزدیک زندہ ہوں مگر فی الواقعہ مردہ اور ذاتِ الٰہی سے زندہ ہوں یعنی آپ نہ ہوں البتہ آپ کی موت اختیاری مذکور یہ ذاتِ الٰہی بہ نفسِ نفیس ہوں اور بس۔ زیادہ کیا تحریر کروں تحریر کی طاقت نہیں ورنہ بہت کچھ عرض کرتا دعا ہے کہ اللہ آپ کو انکم ٹیکس کے خرخشہ سے نجات عطا فرما دیوے آمین ثم آمین تاکہ آپ نہ دل سے کام کریں اور کہیں حریف بازی نہ لے جاوے۔

میرے ہر سہ جدید شاگردان کے مفصل حالات سے آپ نے مجھے مطلع نہ فرمایا۔ امید ہے آپ مطلع فرما کر مشکور فرماوینگے۔

آپ تحریر فرماویں کہ کس تاریخ کو آپ تشریف لاوینگے۔ امید ہے آپ

معہ عزیزان بخیریت سے ہونگے والسّلام

گھر میں اور جملہ عزیزان وطالب ونواب وشرقی کو دعا وسلام

نیز عرض ہے کہ آپ نے کسی کے ہمراہ آنے کی مجھ سے اجازت طلب فرمائی ہے بسم اللہ آپ ہمراہ لا سکتے ہیں مگر یاد رہے کہ آپ اپنے سبق کی اہمیت اور نزاکت پر کچھ غور فرما لیویں۔

بیگم پور خنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ $\frac{6}{24}$ ۱۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ عزیز نصراللہ کی ناکامی امتحان سے جو اضطراب آپ صاحبان کو پیدا ہوا میں اس کی شرکت سے ہرگز علیحدہ اور خالی نہیں ہوں۔ مگر جس نہج سے آپنے اس کو اپنے دل میں پیدا کیا ہے اس پر مجھے ضرور اعتراض ہے۔ آپ کے دل میں مقام ذات الٰہی ہے پھر آپ اس میں ہیچو قسم گاؤ وخر کو کیوں بے انداز داخل کرتے ہیں۔

عزیز من میں سچ عرض کرتا ہوں کہ جب سے آپ راستہ سلوک الٰہی پر گامزن ہوئے ہیں کسی کی جدوجہد سے کہیں بد دل ہو کر اس سے گریز نہ کر جاویں آپ کو اللہ

کسی صدمہ دنیاوی سے نہیں آزمایا ورنہ اللہ کی قسم کوئی فقیر ایسا نہیں گزرا جس کی آزمائش نہ ہوئی ہو اوروں کو تو آپ چھوڑو میرے حال پر ایک لمحہ غور فرماویں کہ مجھ سے کیا کیا سلوک آزمائش نہ ہوئے! اور ہو رہے ہیں۔ جب میں اس راستہ پر گامزن ہوا اور اچھی طرح سے چل نکلا تو رفتہ رفتہ میری بیویاں اور میرے تین بچے مختلف اوقات میں مجھ سے علیحدہ کئے گئے۔ میرے والدین مجھ سے پہلے ہی علیحدہ کر لئے گئے تھے میں ان جملہ باتوں سے آگاہ تھا کیونکہ میرے عشق الٰہی نے مجھے ان فانی چیزوں کی اصل ماہیت سے پہلے خوب باخبر کر دیا ہوا تھا۔ مجھے ان میں سے ہر ایک کی جدائی پر قلق تو ضرور ہوا مگر عشق الٰہی نے اپنے جذبات اور اپنی کیفیات ایسی دکھائی کہ میں ان کی جدائی گویا بالکل فراموش کر گیا۔ اس سے میرے درجات روحانی اس قدر ترقی پذیر ہوئے کہ میرے غلام وزراہ میری حالت کو دیکھ کر حیران تھے۔

اس کے بعد واللہ مجھے بہت سے ابتلاء اور شدائد سے آزمایا گیا لیکن اللہ کا شکر ہے اپنا پاؤں جائے صداقت سے کبھی نہ پھسلا۔ یہ بھی اللہ کریم کی محض عنایت تھی ورنہ میں تو سخت ناکارہ تھا۔ مگر اللہ کی ذات پاک نے اپنی آزمائش کی مختلف آگ میں رکھ کر مجھے پختہ اور اپنی بارگاہ کے قابل بنا دیا ورنہ اللہ میں ہرگز اس لائق نہ تھا۔ جیسا کہ آپ مجھے دیکھتے ہیں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر میں اپنے مصائب آپ سے بیان کروں جو اس راستہ چلنے پر مجھ پر نازل ہوئے تو مجھے شبہ ہے کہ آپ کہیں یہ خیال کرتے ہوئے کہ خدانخواستہ کہیں میری یہ حالت نہ ہو جاوے آئندہ یہ

راستہ چھوڑنے پر آمادہ ہو جاویں۔

عزیزِ من! یہ عزیز نصر اللہ کی معمولی سی ناکامی ہے جس کی تلافی اکثر ہو سکتی ہے تو آپ ایسے سٹپٹائے کیوں ہیں اور دنیا اور اس کی مافیہا کو آپ نے کیا سمجھ رکھا ہے کیا یہ تماشا ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اور جس کے افکار سے آپ سرنگوں ہو رہے ہیں کیا یہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اگر مجھ سے آپ اس کی کیفیت دریافت فرماویں تو اپنی چشم بینا سے ضرور یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ آپ جملہ خاندان کی آزمائش ہے۔ کیونکہ اس موقعہ پر کسی کو آپ کے اِس معاملہ کی مدد سے روکنے کے اور کچھ معنی نہیں ہو سکتے۔ اندریں حالات آپ اپنے ہوش سنبھالیں کہ آپ ایک معمولی سی ناکامی پر جامہ سے باہر کیوں ہو رہے ہیں۔

براہِ مہربانی آپ ہوش کریں کہ یہ اضطراب قضا الٰہی کے مخالفت میں قیام کرنا ہے جو فقرا کی موت سے تعبیر ہوا کرتا ہے۔ میں آپ کے اضطراب سے سمجھتا ہوں کہ خدانخواستہ اگر آپ کو زمانہ گذشتہ میں کوئی دنیاوی صدمہ پہنچتا تو ضرور تھا کہ آپ منزلِ فقر سے گریز کر جاتے۔ مولوی صاحب! فقرا پر تو صدمات عظیم آیا کرتے ہیں۔ مگر ان کا وقار کوہ ہمالیہ سے زیادہ گراں ہوا کرتا ہے لہٰذا ان میں کبھی جنبش پیدا نہیں ہوا کرتی۔ پس آپ ہوش سے کام لیں اور اپنی حالت میں استقامت پیدا فرماویں۔ میں زیادہ کیا گذارش کروں ہاتھ کمزور ہے۔ زیادہ کام تحریر نہیں کر سکتا ورنہ میں مزید معروضات گذارش کرتا۔ السلام۔ گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۶ ۶/۴۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! چند روز ہوئے والاجات آنعزیز و عزیز نصر اللہ صاحب شرف صدور لائے تشکر یہ ہے۔ اُن میں جو کچھ آپ نے اور عزیز موصوف نے تحریر فرمایا ہے بجا اور درست ہے۔

عزیزان من! میں کیا عرض کروں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ ہر ایک چیز نمودار ہوتی ہے اور پھر غائب ہو جاتی ہے۔ ظاہر بینوں کی چشم سے ہر ایک چیز لباس اصلی یعنی فناہ پہن کر غائب ہوتی چلی جاتی ہے۔ پہلے پہلے مدت ہوئی یہ آمد و رفت حیران کن معلوم ہوتی تھی لیکن جب چشم حقیقت بین وا ہوئی تو یہ امر بدیہی نظر آ گیا کہ کوئی چیز کہیں نہیں جاتی اور نہ کہیں سے آتی ہے یہ سب کی سب الاعیانؑ کما کان ہیں۔ آمد و رفت اور نموداری و گم شدگی محض اپنی آنکھ کا قصور ہے اور بس۔ کوئی چیز جو بیگانی نظر آتی تھی۔ وہ سب اپنی ثابت ہوئی مگر یہ پردہ کب اُٹھتا ہے تب اٹھتا ہے جب دیکھنے والا اپنے آپ کو بارگاہ لم یزل میں داخل کر دے۔ گو قبل ازیں بھی حضرات سے یہ طریق معلوم تھا مگر رات حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے۔ اور بہت سی گفتگو کے دوران میں اس کا بھی ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنی حیات فانی کے مراقبہ میں ایک مرتبہ

ذاتِ الٰہی کو دیکھا اور اُن سے میں نے دریافت کیا کہ آپ کے پاس آنے کا کونسا طریقہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ دع نفسك فتعال یعنی نفس کو چھوڑ دو پھر ہمارے پاس آجاؤ۔ یعنی تا وقتیکہ نفس ہمراہ ہے۔ ہمارے پاس تمہارا آنا ناممکن اور محال ہے۔ آپ نے جو کچھ فرمایا درست اور عین درست ہے۔ لیکن میں نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ اوّل تو نفس کی کلی ہلاکت ناممکن اور محال ہے۔ البتہ اگر اس کو مجاہدہ سے نیم مردہ کر دیا جاوے تاہم یہ آفت کبھی نہ کبھی ضرور اپنے آپ کو ظہور میں لا کر رہے گی۔ بلا شبہ یہ آفت یعنی نفس ایک عجیب اور نادر و مفید تر پیدا فرما کر اللہ نے اپنے راستہ چلنے والے پر اپنا احسان فرمایا ہے۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر انسان میں نفس نہ ہوتا تو انسان کو ملائکہ پر ہرگز فوق حاصل نہ ہوتا۔ کیونکہ حضرت عشق اسی کی پیداوار ہے جس سے انسان آگے نکل گیا اور فرشتہ پیچھے رہ گیا۔ میرے سے اگر کوئی اس کا ماجرا دریافت کرے تو میں جو کچھ اپنی چشم باطن سے دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ نفس کے وجود نے اللہ کی ہر ایک شان کو ظاہر کر رکھا ہے جب یہ برسرِ کار ہو تو اللہ کے تمام شان ہائے جلالی تکمیل پاتے ہیں جس کے ظہور پر ذاتِ الٰہی خوش اور خواہاں ہے اگر یہ نہ ہو تو یہ شان پردہ کتم میں ضرور رہے گی۔ مگر ذاتِ الٰہی اس کے ظہور کی شائق تھی ہے جیسا کہ آپ بیرونی اور اندرونی تجربات سے اس کا علم حاصل کر سکتے ہیں دوسری شق یہ ہے کہ اس کو پامال کرنے سے دوسرا حقیقی شانِ جمال ہویدا ہوتا ہے جس سے آپ بوجہ احسن واقف ہیں اور میرے بیان کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ واللہ

اب تو مدت سے اپنی نظر میں یہ ہر دو یعنی جمال اور جلال برابر کے آلات اور شانِ الٰہی نظر آتے ہیں۔ ادھوری نظر کے لوگ خواہ جلال اور اُس کے واسطے ابلیس کو اپنی کوتاہ نظر سے بھی بُرا سمجھیں مگر میں تو اس کو بھی بڑے احترام کی نظر سے دیکھتا ہوں۔

ہاتھ تھک گیا ہے لیکن آپ سے معروضات عرض کرنے بے شمار رہ گئے چلو پھر زبانی عرض کروں گا۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹-۶-۴۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرفِ صدور لایا مشکور ہوں۔ آپ نے عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت کا حال تحریر فرمایا ہے جس سے نیاز مند کو بہت فکر پیدا ہوا۔ دعا ہے کہ شافیٔ مطلق عزیزہ کو بہت جلد آرام اور شفا کامل عطا فرما دے۔ آمین۔ آمین ثم آمین۔ آپ میری طرف سے ضرور ان کی عیادت فرما لیں۔

آپ میری نسبت تجویز فرماتے ہیں کہ میں ایام برسات کے کچھ دن آپ کی

خدمت میں گوجرانوالہ گذاروں۔ سال گذشتہ کی تکالیف پر غور کرتے ہوئے میں اِس کے اقدام کی ہرگز جرأت نہیں کر سکتا۔ اُمید ہے آپ اس کے لئے ہرگز آئندہ تحریک نہیں فرماوینگے۔ میں اگر خدا کو منظور رہؤا تو یہ ایام یہیں اپنے گھر پر صرف کروں گا۔ از آنکہ اور جگہ جا کر یہ ایام صرف کرنے ہرگز سود مند ثابت نہیں ہوتے اگر زندگی نے وفا کی تو انشاء اللہ تعالےٰ میں ماہ مئی آئندہ میں گوجرانوالہ حاضر ہونے کا ارادہ کروں گا۔

میں اِس وقت جالندھر جانے کو تیار ہوں کیونکہ سردار صاحب پرسوں مجھے تاکید فرما گئے تھے کہ ۲۹ ماہِ حال کو مشین کلاں جدید سگریٹ بنانے والی فٹ ہو کر کام شروع کرنے والی ہے تمہارا اُس وقت وہاں موجود ہونا ضروری ہے لہٰذا اِس وقت ان کی موٹر کار آنے والی ہے۔ میں اور مہندر ہم کو دونوں کو وہاں جانا ہے۔ اور امید ہے ہم کل یا پرسوں واپس آجاویں گے۔

ابھی تک یہاں کافی بارش نہیں ہوئی۔ جالندھر وغیرہ کافی ہو چکی ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دُعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۸ / ۲۰ / ۴۴

عزیز المقدرمن جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ نامعقول مجمع غفیر کے گھر میں جمع ہونے سے اپنی حالت کی وجہ سے اوقات ضائع ہونے کی شکایت تحریر فرماتے ہیں۔ میں تو مدت سے آپ کے شاہانہ حوصلے سے حیران ہوں کہ علاوہ ان فضول اخراجات کے کس دریا دلی سے اپنے اوقات عزیز تباہ کر رہے ہیں۔ خیر ہم نے مانا کہ یہ آپ کے رشتہ دار ہیں جن کی تواضع ضروری اور لابد ہے۔ مگر اس کے لئے کوئی ایسی حد مقرر ہونی چاہیئے جس سے آپ کی زراعت آخری تباہ ہونے سے محفوظ رہے۔ آخیر یہ آپ کو معلوم ہو جاوے گا کہ ان لوگوں کا وجود آپ کے لئے شیطانی وساوس سے مزید نہیں ہے۔ میں اس پر زیادہ کیا عرض کروں۔ آپ اپنی روزانہ رفتار اور اس کی رکاوٹوں پر غور فرما لیویں۔ میں اپنے میں ایسا حوصلہ ہرگز نہیں پاتا کہ ہیچ قسم دنیاوی تعلق داران میرے اوقات ضائع کریں۔ جب کوئی ایسا شخص میرے پاس آتا ہے تو واللہ میں تو اسے احاطہ کوٹھی سے باہر نکالنے کی بات کرتا ہوں۔ میرے لئے یہ سب غول راہ معلوم ہوتے ہیں اور بس۔ آپ نے مالٹے کے بوٹوں کی تعداد کی نسبت مجھ سے دریافت فرمایا ہے لہٰذا عرض ہے کہ اس وقت بیس بوٹے کی ضرورت ہے۔ اس سے آپ کو ہر طرح کی تکلیف ہے۔

اگر آپ ان کے نہ لانے سے رفع تکلیف فرماویں تو مناسب ہے۔ از آنکہ آپ کو بہ خواہ مخواہ کی تکلیف ہے۔ لیکن اگر آپ نے ضروری ارادہ تکلیف فرمانے کا فرما لیا ہو تو مطلع فرماویں اور کس روز کس گاڑی پر کتنے آدمی نوکر دے کہ بوٹے لانے کے لئے بھوگپور اسٹیشن پر آپ کی خدمت میں روانہ کروں۔ شکر ہے کہ عزیز نصراللہ صاحب کو اللہ نے عوارضات سے محفوظ رکھا ہے! امسال نہ زیادہ بارشیں ہوئیں اور نہ چنداں ہوا مرطوب ہوئی جس سے تنفس میں تاہنوز تکلیف پیدا نہیں ہوئی۔ امید ہے یہ موسم آرام سے نکل جاوے گا۔ لیکن معدہ میں ضرور کچھ خلجان رہتا ہے! انشاء اللہ تعالےٰ ایں ہم خواہد گذشت۔ یہاں فصل کی حالت تاہنوز اچھی ہے مگر بارش بہت کم ہے۔

میرے کان میں نزول میل سے بہت گرانی ہو گئی آج بھی نکلوانے والا ہوں۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام۔

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۸ ۹/۴۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! گو آپ پرسوں تشریف لانے والے ہیں لہٰذا تحریر نیاز نامہ

کی مجھے چنداں ضرورت نہ تھی۔ لیکن ایک ناگہانی اور ضروری معاملہ پیش آنے سے نیاز نامہ ہٰذا کے تحریر کرنے کی ضرورت پیدا ہوئی۔ اور وہ یہ ہے کہ سردار کبیر سنگھ صاحب ایڈووکیٹ جالندھر کا برادرِ خورد مسمی کرتار سنگھ سب انسپکٹر پولیس ضلع حصار میں متعین تھا۔ مرض دنبل کاربنکل سے بیمار ہو کر وہ جالندھر میں آیا اس کا اپریشن ڈاکٹر نے کیا لیکن وہ اِس سے جانبر نہ ہو سکا اور ۲۵ ماہ حال کو وہ انتقال کر گیا۔ میں اُس کے افسوس کے لئے کل جالندھر گیا تھا۔ اور ہم روزہ واپس آ گیا تھا اگر آپ مناسب خیال فرماویں جس کو میں تو مناسب سمجھتا ہوں تو آپ جالندھر تشریف لانے پر گاڑیوں کے درمیانی وقفہ میں سردار صاحب سے افسوس کر آویں۔ کیونکہ سردار صاحب کو اپنے بھائی کی موت ناگہانی سے صدمہ شدید پہنچا ہے۔ آئندہ آپ دانا ہیں۔

اُمید ہے آپ پوٹے عمدہ نسل کے احتیاط سے لاوینگے۔ اُمید ہے۔

آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان و دوستان کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۹/۲۳ ۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں اپنے دنیاوی تفکرات کے حالات آپ کے بجز اور کس سے بیان کروں۔ واللہ باللہ آپ کی ذات کے سوائے نہ کسی سے یہ محبت ہے اور نہ میں کسی کو آپ جیسا اپنا ہوا خواہ اور غمخوار پاتا ہوں۔

افسوس ہے کہ آپ تشریف لائے اور ناخوشگوار فضا کی وجہ سے آپ سے بات تک نہ ہو سکی۔ سب باتیں دل میں ہی رہیں لب تک نہ آسکیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تحریر کرسکوں لیکن ہاتھ کام نہیں کرتا۔ لہٰذا گذارش ہے۔ کہ اگر آپ جلد تشریف لے آوینگے تو تبادلہ خیالات ہو کر شاید مجھے تسکین پیدا ہو اور نیز اس تجویز پر غور ہو کہ ان تفکرات سے مجھے نجات کیسے حاصل ہو سکے گی۔ زیادہ تحریر نہیں کیا جاتا اور نہ مزید عرض کرتا۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰ ۳۲/۱

تنت بہ ناز طبیباں نیاز مند مباد

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامۂ آنعزیز معہ بیمہ ہیڈ ک کیو رشرف صدور لائے۔ شکریہ ہے۔ واللہ آپ کے بخار کی نسبت آپ کے والا نامہ سے پڑھ کر مجھے بے شمار فکر اور تردد پیدا ہوا۔ مگر الحمد للہ کہ ہنوز ملاحظہ والا نامہ ختم نہیں ہوا تھا کہ نزول تسکین دربارہ آرام از بخار نازل ہو گئے جس سے اُمید کامل ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ بصورت آرام جلد پیدا ہو کر رہے گی لیکن براہ مہربانی آپ حالات طبیعت سے بو اپسی ڈاک مطلع فرماویں۔

آپ نے جو آمادگی سفر برہا تحریر فرمائی ہے اس کا بہت بہت شکریہ ہے اور مجھے امید بھی یہی تھی۔

شکر ہے کہ اللہ نے عزیزہ کشور کو بخار سے آرام دے دیا ہے۔ عزیزہ مہندہ اپنے کوٹ کی پیمائش درزی سے دریافت کر کے بتا دے گا والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دُعا و سلام۔

بیگم پور جنڈ بالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴/۱/۴۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میرے افکار کی انتہا نہیں ہے جب سے میں نے والا نامہ مذکورہ سے معلوم کیا ہے کہ ابھی تک آپ کا بخار نے پیچھا نہیں چھوڑا۔ یہ نوبتی بخار ہے جو تیسرے روز ہوا ہوا کرتا ہے اور یہ خالص صفرا کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ یہ مجرب نسخہ بخار مذکور کا ہے کہ آلو بخارا اور املی ہم وزن لے کر کسی کورے برتن مٹی میں بھگو دیئے جاویں اور اُن کے خوب طرح بھیگنے کے بعد ان کا زلال لے کر تین چار مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ اس میں معمولی سی شکر ملا کر روزانہ نوش فرماویں تو انشاء اللہ تعالےٰ صفرا کا زور فرو ہو کر بخار سے کلی آرام ہو جاوے گا۔ بخار مذکور سے بلاشبہ تکلیف ضرور ہے مگر انشاء اللہ انجام بخیر و بصحت ہے مقامِ فکر ہرگز نہیں ہے۔

جب تک آپ کو بخار سے کلی آرام نہیں ہوتا میری طبیعت افکار سے ہر وقت اور ہر لحظہ پژمردہ اور نڈھال ہے۔ خدا کرے کہ جلد آرام ہو جاوے کیا میں یہ انتظار اب نہ کروں کہ آپ کا اب والا نامہ شرف صدور لاوے۔ جس میں یہ تحریر ہو کہ اللہ نے بخار سے اب آرام دے دیا ہے۔ میری نظر تو

مجھے اسی کا نشان بتلاتی ہے۔ آپ براہِ مہربانی بدیدن نیاز نامہ ہذا حالات طبیعت سے بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں۔ مشکور ہونگا۔

دیگر یہاں کے حالات بدستور ہیں۔ والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا وسلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۷ ۱۰/۴۴

عزیز القدر جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ نے بخار سے آنعزیز کو آرام عطا فرمایا۔ دعا ہے، کہ قادر المطلق آنعزیز کو ہمیشہ خوش اور باصحت رکھے۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔

اُمید ہے آپ خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا وسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۲/۴/۴۴ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ کل شام وقت شرت صدور لایا اور اُس میں سے عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے رو بہ صحت ہونے کے حالات پڑھ کر اپنی جان میں جان آئی۔ از آنکہ آپ اِس سے نا بلد بے خبر ہیں کہ مجھ کو آپ ہر دو عزیزاں سے کس قدر محبت بلکہ عشق ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ میں اب تک آپ صرف آپ ہر دو عزیزاں کو اپنی روحانی اولاد بنا سکا ہوں اور آپ قیاس فرما سکتے ہیں۔ کہ جس شخص کا صرف ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہو اور اُس شخص نے ہر دو لختِ جگران کو اپنی جان توڑ کوشش سے پرورش کیا ہو اُن پر اگر کسی صدمہ کا احتمال پیدا ہو تو اس باپ کے جان پر کیا آفت آ بن سکتی ہے! اندریں حالات واللہ عزیزہ کی علالت سے میری جان پر ایک صدمہ عظیم کا احتمال ہونے کو تھا مگر اپنی نظر اور اپنی سعی عین الیقین کا یقین دلا رہے تھے اور نیز دلا رہے ہیں۔ کہ عزیزہ خدا کرے کلی صحت یاب ہو اور علالت کا بادل آیا اور نکل گیا۔ مگر آپ کے والا نامجات میرے یقین مذکور کو اکثر متزلزل کرتے رہے جس سے میرا پختہ ارادہ ہو گیا تھا کہ اہل معاملہ کے خلاف بات ظہور پذیر ہو رہی ہے تو امانت اب لازم ہے کہ جس طرح سے بن پڑے تو خود وہاں جلد پہنچ اور عزیزہ کا خود علاج کر کیونکہ یہاں دور سے تیرا اثر کارگر

ہوتا نظر نہیں آتا۔ اسی ارادہ پر امانت کا بند ہونے کو تھا کہ مجھے تنفس اور نزلہ نے آ دبایا مگر واللہ اس سے امانت نے ہمت نہیں ہاری تھی اور تیار تھا کہ کل والا نامہ تسکین بخش صادر ہو کر تسلی بخش ہؤا اور گو نہ جان میں جان آئی۔ مگر میں سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالےٰ عزیزہ باصحت ہو گی مگر اپنی طبیعت کسی کے تحریر کرنے پر ایک احتمالی صدمہ کا شبہ پیدا کر چکی تھی۔ لہٰذا سخت متمنی ہے کو عزیزان کو بچشم تن دیکھ کر مزید تسکین حاصل کروں۔ واللہ اس وقت جو اپنے دل کی حالت ہے وہ سخت تقاضا کرتی ہے کہ جس طرح سے بھی ہو سکے میں آپ کو دیکھوں اور چشم تن سرد کر کے مطمئن ہو جاؤں لیکن میرا وہاں حاضر ہونا آپ کی بیماری کی حالت میں ہو سکتا ہے جس کی نسبت دل سے دعا ہے کہ اللہ آپ سے بیماری دور رکھے۔ اب دوسری بات یہ ہے کہ آپ یہاں تشریف فرما ہوں۔ اس کے لئے شدت موسم اور نیز رمضان مانع ہیں لہٰذا سمجھ میں نہیں آتا کہ کروں تو کیا کروں البتہ آپ یہ عقدہ حل فرما سکتے ہیں۔

مجھے ابھی نزلہ زور سے ہے اور قدرے تنفس بھی ہمراہ ہے مگر امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل تک آرام ہو جاوے گا۔ مقام فکر نہیں ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں بخیریت سے ہونگے۔

عزیزہ کے حالات مزاج سے بالضرور روزانہ مطلع فرماتے رہیں تاکید ہے

والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۳۴ ۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ الحمدللہ اور اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اللہ نے عزیزہ کو کلی آرام عطا فرمایا۔ واللہ میری جان میں اب جان آئی ہے۔ مجھے عزیزہ کی بیماری سے افکار اور تردد اس وجہ سے مزید در مزید تھے۔ اور باوجود اپنی ناسازی طبع کے بدیں وجہ وہاں افتاں خیزاں آنے کا ارادہ کرتا تھا کہ مریضہ کی حالت خراب تر نظر آتی تھی۔ اوّل تو اپنی نظر یہ یقین دلاتی تھی کہ یہاں سے اللہ اس کو کارگر فرماتے ہوئے شفا عطا فرمادے گا۔ لیکن ایسا نہ ہونے کی صورت میں پختہ ارادہ تھا کہ جس طرح سے بھی ہوسکے وہاں پہنچ کر سعی بلیغ کروں اور پھر کامیابی بلاشبہ تھی۔ مگر شکر ہے اللہ نے اپنے فضل بے پایاں سے آرام عطا فرمادیا۔ اور مجھے سفر بے وقت اور بے زحمت سے نجات عطا فرمائی۔ اب میرا سفر محال ہے کیونکہ اس سے مجھے تکلیف بے حد ہے۔ لہٰذا آپ میرے پر رحم فرماتے ہوئے مجھے معاف فرمادیں۔ مشکور رہوں گا۔

عزیزہ تسنیم کی نسبت فکر ہے۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ اس کو آرام ہونے والا ہے۔ مقام فکر نہیں ہے۔ مگر اطلاع دیتے رہیں۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۴/۳۴ ۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں کیا عرض کروں قبل ازیں عزیزگان زہرہ بیگم اور نسیم کی علالتوں نے تفکرات کا ایک پہاڑ اپنے دل پر معلق کیا ہوا تھا اب اللہ نے بصد جد وجہدان سے کچھ صورت آرام پیدا کی تو ایک ناواجب اور صداقت سے بعید میاں نصر اللہ صاحب اپنے کاذب تفکرات سر پر اٹھائے سامنے آکھڑے ہوئے آپ عزیز کو میری طرف سے بذریعہ پیغام پہنچا دیں۔ کہ وہ للہ اپنے امتحان کی تیاری زور وشور اور کمال جد وجہد سے کریں۔ اللہ کی رحمت کا دروازہ اُس کے لئے بالکل کشادہ ہے۔ واللہ وہ ہرگز بند نہیں ہوا ہے۔ اگر میرا یقین نہ ہو تو عزیز اپنی والدہ سے منت سماجت کرکے مکرر مراقبہ کرا کہ دریافت کرلے کہ کیا اُن کا اب بھی وہی مشاہدہ ہے جس کو وہ پہلے دیکھ چکے ہیں۔ انشاء اللہ اب عزیز کی حسب منشا اور کامیابی کا بر آمد ہوگا۔ اگر وہ مشاہدہ خلاف اُمید تھا تو محض اس وجہ سے ہوگا کہ امتحان کی تیاری جیسی کہ عزیز کو کرنی چاہئے تھی تاہنوز وہ اُس قدر نہیں کرسکا تھا۔ اس سے ضروری تھا کہ مزید در مزید جد وجہد کی جاتی نہ کہ ہاتھ پیر توڑ کر مایوسانہ حالت پیدا کرکے ناامیدی پیدا کرلیتا۔ واللہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ عزیز کو ضروری ہے کہ اب زور وشور سے تیاری کرے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

اللہ فضل کرنے والے ہیں۔ میں سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ بیماری کی حالت ضرور مایوسانہ اور بالکل مایوسانہ ضرور تھی۔ اور سلسلہ حیات اس قدر کمزور ہو گیا تھا۔ کہ تیز آندھی کا محض ایک جھونکا جو اُس وقت چل رہی تھی۔ اِس کی قطع کے لئے کافی تھا۔ اور ایسا ہونے والا تھا اور بالکل ہونے والا تھا جب اللہ نے کسی از خود رفتہ کی التجا پر اتنا بڑا کام اور عظیم امر پورا کر دیا تو کیا آپ کا کام جو اُس سے بدرجہا خورد تر ہے تکمیل نہ کر دے گا۔ نیاز نامہ ہذا کے پہنچنے پر تیاری امتحان بدستور شروع کر دیں اور اللہ پر توکل کریں تاکید اور مزید در مزید تاکید ہے۔

عزیز من! آپ نے یہ دن اور ان کی کیفیت دیکھی جو مجھ پر اور آپ پر آکر باعث بے شمار تکلیفات ہوئی۔ الحمد للہ کہ انجام بخیر رہا۔ میں کیا عرض کروں۔ دل کو تو میں روکتا ہوں کہ افشاء راز الٰہی سے باز رہے لیکن جوش محبت پدرانہ اکثر اوقات جوش میں آجاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ چونکہ زہرہ بیگم صاحبہ نے زندگی کی مایوسانہ حالت عبور کی ہے اور اب وہ پھر از کان دنیا میں نظر آتی ہیں۔ ان کے دیکھنے اور ملنے کو اپنا دل تڑپ رہا ہے۔ مگر یہ کیسے حاصل ہو۔ میں بیماری سے ترساں سفر کے ناقابل اور وہ کمزور تر اور موسم شدت سے سرد۔ لہٰذا ابھی ملاقات کی صورت بعید تر نظر آتی ہے۔ غالباً انشاء اللہ تعالےٰ فروری آئندہ میں یہ پیدا ہوگی البتہ آپ اُن سے میرا شوق اور جوش محبت پدرانہ فرما دیویں۔ نیز فرما دیویں کہ آپ کا حقیقی باپ آپ کی فرقت میں طپاں و سوزاں ہے۔ اُمید ہے عزیزہ تسنیم اب بالکل

خیریت سے ہوگی۔ میرا اُس کو اپنے ہاتھ سے پیار دیویں اور میرا سلام اُس کو فرما دیویں۔ آج رات یہاں خوب بارش ہوئی۔ سابقہ چند روز سے ترشح تھا۔ میری صحت ہنوز اچھی ہے۔ والسلام

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۹ ۱۲/۳۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز معہ منی آرڈر ارسال فرمودہ آنعزیز شرف صدور لائے جن کا بہت بہت شکریہ ہے۔ میں نے منی آرڈر حسب ارشاد آنعزیز نہایت شکریہ کے ساتھ وصول اور قبول کر لیا ہے۔ اور آپ کو دعائیں دیتا ہوں۔ اللہ آپ ہر دو عزیزاں کو مقاصد دینی اور دنیوی پر ہمیشہ فائز المرام فرما دے۔ آمین

عزیز من میں دیکھتا ہوں کہ امسال کساد بازاری وکالت سے جو آمدنی آپ کو ہوتی ہے وہ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے اور اُس پر طرہ بیماراں کے معالجات کے اخراجات۔ افسوس ہے اور میں شرمندہ ہوں کہ میں تنگی آمدنی زمیندارہ کی وجہ سے آپ کی کچھ مدد نہیں کر سکا۔ جو مجھے ضرور کرنی چاہیئے تھی۔ البتہ آپ نے میرے افسوس اور رفع شرمندگی کا سامان مہیا فرما دیا جس کا میں بے شمار شکریہ تہِ دل ادا

جان سے عرض کرتا ہوں۔ لہٰذا میں نے ناچیز رقم کا منی آرڈر ارسال خدمت آنعزیز کر دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس کو وصول اور قبول فرما کر میری دلی راحت کا سامان مہیا فرما دینگے۔ اور کمزور اور بیماری سے ناتواں عزیزگان کے غذا و پوشش کا تہیہ فرما دینگے۔ واللہ میں اس سے بہت مشکور ہونگا۔ اور آپ سب کو دعاؤں سے یاد کرونگا۔ اس میں ہرگز ہرگز شبہ نہیں کہ اگر آپ نے اس کی قبولیت میں ذرہ بھر بھی تامل کیا تو میری ناراضگی اور مایوسی کی کوئی حد اور کوئی شمار نہیں ہوگا۔

عزیز من! آپنے عدم ثروت کی شکایت تحریر فرمائی ہے۔ خدا کے لئے کہیں شکایت مذکور کا ذکر تحریر فرمانا میرے ترسیل رقم کا باعث خیال نہ فرماویں۔ واللہ یہ ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ذکر کرنا ایک اور موجب سے ہے جس کو میں عرض کرنے لگا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں آپ کے لئے بارگاہِ الہٰی میں آپ کے مزید در مزید ثروت و تونگری کی دعا کرتا رہا۔ واللہ میں اس سے ہرگز غافل نہیں رہا اور اپنے اوقات میں اس کے لئے سخت ملتجی ہوا لیکن اوپر سے یہی حکم آتا رہا کہ جس رفتار سے تم اپنے عزیزان کو ہماری طرف چلا رہے ہو ان کی ثروت کی حالت میں اُن کو نہیں چلا سکو گے۔ اور نہ وہ چل سکیں گے۔ ہماری منشا ہے کہ تم ان کو موجودہ حالت میں بالفعل رہنے دو بعد تکمیل دیکھا جاوے گا۔ اور نیز اس کے ساتھ یہ حکم آتا رہا کہ اِس مسلک کو تمہارے ہادی کامل صلے اللہ علیہ وسلم صحیح اور قریں طریق ہونے کی وجہ سے زیادہ پسند فرماتے تھے۔ اور پسند فرماتے ہیں۔ پس ان احکام کے اتباع میں

میں دم بخود ہوتا رہا - اور تاہنوز ہوں - لہٰذا آپ اپنا وقت جیسا کہ بزرگانِ دین صبر و شکر سے گذارتے رہے ہیں گذاریں اور کبھی ثروت کی شکایت دل میں پیدا نہ کریں - اگر اللہ کو کبھی منظور ہوا جیسا کہ حکم مذکور سے گو نہ مستنبط ہوتا ہے، تو آپ کو دنیاوی ثروت بھی مل جاوے گی ورنہ آپ دولت دین پر کفایت کریں کیونکہ میں اور آپ یہاں ہمیشہ رہنے والے نہیں ہیں تو ہم نے ناپائیدار چیز کی اجتماع کو کیا آگ لگانی ہے - البتہ انشاء اللہ تعالےٰ آپ کے لئے شہنشاہی آخرت موجود اور آپ کی سخت منتظر ہے آپ اُس پر کفایت کریں سب بزرگانِ دین نے ایسا ہی کیا ہے آپ بھی اُنہی کے نقش قدم پر راستہ قطع فرماویں بیش زیادہ عرض کروں تو کیا کروں - آپ اِن مراحل سے واقف تر ہیں -

آج کل شدت سرما نہایت عروج پر ہے اور اپنی صحت متزلزل ہے اللہ اپنا فضل رکھے موسم سے طبیعت میں بہت ڈر پیدا ہو رہا ہے - مگر تاہنوز اچھی ہے - امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۵/۱/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: والا نامہ آں عزیز بشرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ واللہ مجھے آپ کے والا نامہ نے کسی قدر حیرت میں ڈال دیا ہے کیونکہ آپ نے میرے جوش محبت اور میری دلسوزی کو میری ناراضگی پر محمول فرمایا ہے۔ پیارے بیٹا! واللہ مجھے آپ سے ہر طرح سے نقد و قماش لینے کا حق حاصل ہے۔ اور جب ضرورت ہو تو بلا دریغ آپ سے ان کی درخواست کرنے میں مجھے ہرگز تامل نہیں ہے۔ اگر زندگی نے مزید وفا کی تو آپ دیکھیں گے کہ میں اپنی کیسی اور کتنی ضرورتیں آپ کے پیش کرتا ہوں غالباً امید ہے آپ میری روزمرہ کی مانگ اور آرزو سے ضرور دق ہو جاویں گے۔ کیونکہ ان کی کثرت آپ کو دم لینے نہیں دے گی۔ از آنکہ دنیا بھر میں میرا نہ کسی پر یہ حق عائد ہے اور نہ میں کسی سے کچھ طلب کر سکتا ہوں۔ اور نہ کوئی کچھ دے سکتا ہے میرا یقین اور ایمان ہے کہ اگر میں آپ ہر دو عزیزان کے بدن سے کپڑے تک اُتار لوں۔ تو آپ اس کو خوشی سے پسند فرما دیں گے! اور اگر شاید کبھی مجھے ضرورت ہوئی۔ تو ایسا کروں بھی۔ لیکن اپنا ضمیر واللہ یہ کہتا ہے۔ کہ جب کسی چیز کی ضرورت یہاں نہ ہو تو آپ سے وہ چیز کیوں لی جاوے۔ کیونکہ آپ کی آمدنی آپ کی کفاف سے ہرگز مزید نہیں ہے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ آپ کے ذمہ بار قرض بھی موجود ہے۔ واللہ

اندریں حالات میرا ضمیر آپ سے ایسی چیز لینے کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ میں سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ بارہا میرے دل میں یہ اُمنگ پیدا ہوئی ہے کہ آپ کا بار قرض آپ کے سر سے اتارنے کی سعی کروں لیکن اپنے موجودہ زمیندارہ میں یہ ہمت نہ پا کر دم بخود ہو تا رہا ہوں۔ جن روحانی بیٹوں کا ساتھ مر کر بھی چھوٹنے والا نہ ہو اُن پر آپ میری اصلی محبت اور دلسوزی کا کیا اندازہ نہیں لگا سکتے کہ کس قدر ہے۔ واللہ میں نے یہ اپنا اصل حال عرض کیا ہے تو آپ قیاس فرماویں کہ میں ایسی روحانی اولاد کو لیے ضرورت کیسے اور کیوں دق کروں جو بعد از مرگ بھی میرے ساتھ پیوند در پیوند رکھتے ہیں۔ میرے پیارو! میری تو مدت العمر کی کمائی ہی آپ ہیں۔ اگر ذاتِ الٰہی مجھ سے سوال فرماوینگے کہ تم نے دنیا میں کیا کمایا۔ تو اپنا ارادہ پختہ ہے کہ میں آپ ہر دو عزیزان کو پیش کر دوں گا۔ اور عرض کرونگا کہ آپ میری کمائی مذکور کی ہر طرح سے پڑتال فرمالیویں کہ یہ کسی طرح سے ناقص اور ناکمل اور قابل ناپذیرائی تو نہیں ہے جس اولاد روحانی کو ایک بے خود فقیر نے اس طرح سے پرورش کیا ہو آپ براہِ مہربانی اندازہ تو لگا دیں کہ اُس کو اولاد مذکور سے کس قدر محبت ہوگی اور وہ اُن کو کیسے خوشحال رکھنا چاہتا ہوگا واللہ بس یہی امر ہے جس کے ذریعہ میں آپ سے جو سلوک کرتا ہوں مجھ سے صادر ہوتا ہے۔

اب آپ اندازہ لگا کر مجھے تحریر فرماویں کہ میرے افعال سے ناراضگی پیدا ہوتی ہے یا شیفتگی و دارفتگی محبت۔

میرے پیارو! یہاں تو آپ کے عشق اور محبت کے سوائے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا تو آپ نفسانی شبہات کیوں خواہ مخواہ پیدا کر کے مجھے بے مزہ کرتے ہیں۔ خدا کے لئے آپ اپنے اپنے مراقبات میں میری ذرا جانچ اور پڑتال کر کے تو دیکھو کہ میرے دل میں آپ کے عشق اور محبت کے سوائے اور کیا ہے۔

واللہ روپیہ کی واپسی کا موجب محض آپ کا عشق اور محبت ہے ورنہ عام اور کاذب محبت کا آدمی ایک رقم کب واپس کر سکتا ہے مناسب ہے کہ آپ اس کو اپنے صرف میں لا کر مجھے دلشاد فرمائیں۔ واللہ اس وقت آپ کے عشق اور محبت کا دریا میرے دل میں امڈا ہوا ہے دل چاہتا ہے کہ اس کو سپرد قلم کر دوں۔ مگر ہاتھ میں تحریر کی طاقت کہاں! اور اس پر طرہ یہ کہ شدتِ سرما سے کل سے تنگی تنفس شامل حال ہے۔ جس قدر معروضات قلم بند ہوئے ہیں وہ بہ ہزار وقت و دشواری تحریر ہوئے ہیں۔ لہٰذا میرے عشق اور محبت کا گواہ آپ عزیزان کا دل ہے آپ اُن سے دریافت فرمالیویں اور دریافت فرمانے پر جو کچھ وہ میری حالت کی ترجمانی کریں آپ مجھے ضرور اُس سے مطلع فرمادیں تاکید ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دُعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰-۷-۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ اللہ کا ہزار شکر ہے کہ شادی کے انتظام کا معاملہ باوجود کثرت بارش کے بخیر و خوبی سرانجام ہوا۔ مبارک باد۔

چونکہ آپ مائی صاحبہ کے فرائض سے اب فراغت پا چکے ہیں لہٰذا اب میں ایک ضروری عرض گذارش کرنے لگا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عزو شرف۔ اور وہ یہ ہے کہ اب آپ مائی صاحبہ سے نہیں البتہ اُن کے بیرونی ذریات یعنی دختران بیرونی سے سابقہ ارتباط بند کر دیویں۔ اور کسی کو ضابطہ سے مزید اپنے گھر میں قیام نہ کرنے دیویں۔ اگر آپ ایسا نہ کرینگے تو آپ کو بجز بدنامی اور بدمزگی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس وقت ان کے دلوں کی کتابیں میرے آگے رکھی ہوئی ہیں اور میں اُن کو اچھی طرح سے پڑھ رہا ہوں۔ اُن میں بجز بیوفائی کے اور کچھ تحریر نہیں ہے۔ آپ جس قدر اُن سے زیادہ ارتباط کرینگے۔ اسی قدر زیادہ بے مزہ ہونگے۔ پہلے کی نسبت اب اُن کے خیالات آپ کی نسبت تبدیل ہو چکے ہیں۔ آئندہ آپ کی مرضی اور آپ دانا ہیں۔ یہاں اب ہیڈک کیوڑ خانہ یہ ہے لہٰذا تین بکس کی تعداد میں اگر تیار کرا کر لیتے آویں۔ تو باعث مشکوری ہوگا۔ میری صحت آج

کل چنداں اچھی نہیں ہے اکثر شکایت رہتی ہے۔ چونکہ آپ تشریف لانے والے ہیں لہٰذا مزید معروضات عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دُعا و سلام۔

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۱۲ $\frac{۳}{۳۵}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز چند روز ہوئے شرف صدور لایا شکریہ ہے عارضہ زحیر کی مجھے شکایت رہی جس سے ابھی تک کلی آرام نہیں ہوا مگر یہ ہرگز ہرگز فکر انہیں ہے امید ہے انشاء اللہ آرام ہو جاوے گا۔ لیکن مجھے عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت کا بہت فکر ہے۔ اللہ ان کو شفا کامل عطا فرماویں آمین ثم آمین۔ براہِ مہربانی آپ اُن کے حالات طبیعت سے بواپسی ڈاک مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔

مثنوی شریف کی جلد ہفتم میں نے آج تک کبھی سُنی بھی نہیں تھی۔ اگر وہ دستیاب ہو گئی ہے تو آپ اُس کو طبع فرمانے کا تہیہ فرمادیں۔ تو آپ کو ثواب بے شمار اور

اور ہم نابود لوگوں کا شکریہ حاصل ہوگا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ خط اور کاغذ اور صفائی بالکل ہماری مثنوی کی ہم پلہ ہو ورنہ چنداں لطف نہیں ہے۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ $\frac{4}{25}$ ۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔

میرے کانوں کی حالت روزانہ خرابی کی جانب ترقی پذیر ہے۔ اب شنوائی بہت کم رہ گئی ہے۔ چونکہ طبیعت اس کی عادی نہیں ہے لہٰذا اس سے ہر وقت اضطراب اپنی طبیعت میں رہتا ہے اور بے مزگی طبع مزید در مزید ہے اس پر طرفہ یہ ہے کہ کوئی علاج نہیں ہے۔ حتیٰ کہ تاہنوز تشخیص بھی تو نہیں ہے۔ کہ مرض کیا ہے۔ حیران ہوں کہ کروں تو کیا کروں۔ مناسب تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی ڈاکٹر ماہر امراض کانوں کو اپنے کانوں کا معائنہ کراؤں۔ اس پر مرض کی تشخیص ہو کر علاج کرایا جاوے تو امید فائدہ ہو سکتی ہے۔ ورنہ حالت روزانہ بد سے بدتر پیدا ہو رہی ہے اور اس سے مجھے بہت گھبرا آتا ہے جس سے طبیعت ہر وقت سخت بدمزہ رہتی ہے۔ کیا آپ کوئی مفید مشورہ فرما سکتے ہیں کہ کیا کروں۔ گو تہ

مجھے اب تنگی معلوم ہوتی ہے۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۵/۴/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ کے تحریر فرمانے کے مطابق عزیزہ نصر اللہ کے پرچہ سوئم کی نسبت نیاز مند کو گونہ فکر پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ فضل کرے۔ بیرونی سعی سے آپ دریغ نہ فرماویں۔ تاکیدہ ہے کارساز ما بفکر کار ماست۔

گو میرے کان تقریباً بند ہو رہے ہیں اور لاہور جا کر کسی ماہر ڈاکٹر کو ان کا دکھانا ضروری ہے تاہم ابھی میرے لاہور جانے میں وقفہ ہے اور نصف مئی کے بعد ارادہ مذکور کرونگا اور آپ اپنا ارادہ تشریف آوری بتاریخ ۲۵/۵ تحریر فرماتے ہیں بسم اللہ آپ تشریف لے آویں میں اُس روز چشم برا[illegible] ہونگا۔ اگر ہو سکے تو آپ قانون فرصنہ جواب پاس ہوا ہے لاہور سے لیتے آویں تو میں مشکور ہونگا۔

آپنے اپنی علالت کی نسبت تحریر فرمایا ہے جس سے مجھے بہت فکر

دامنگیر ہوگیا ہے۔ اللہ آپ کو آرام اور شفا کامل عطا فرمادے خدا کرے کہ
آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۱۸ ۵/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں آپ سے رخصت ہو کر اور دوپہر جالندھر بسر کر کے شام کے وقت ہمر وزہ گھر پہنچ گیا تھا۔ سفر بخیریت تمام بسر ہوا۔ اب بھی خیریت سے ہوں۔

گو میں نے گوجرانوالہ میں آپ سے اپنے تماشائے ٹاکیز دیکھنے کے اثرات اور مشاہدہ فی البطن کسی خاص مصلحت کی وجہ سے عرض نہیں کئے تھے لیکن بعدش وہاں کے قیام اور رستہ کی تنہائی اور یہاں آکر مشاہدات کے اپنی حالت سے تطبیق عجیب ہوش رُبا ثابت ہوئی۔ اصل الاصول یہ ہے کہ جس کو آپ کائنات کہتے ہیں۔ یہ فی الواقعہ محض فی المشاہدہ ہم کو جدا اور علیحدہ جہاں نظر آتا ہے جس سے ذاتِ الٰہی دور تر معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ جملہ کائنات فی البطن ہے نہ

خارج موجود ہے اور نہ یہ خارج ہے تخیل الٰہی کا یہ سارا کارخانہ ہے۔ تخیل میں یہ کائنات ہویدا ہوتی ہے اور کمال اور پُرزور تخیل سے ایک عالم ناپیداکنار خارج میں ہے۔ مگر فی الواقعہ سب بطون میں ہے۔ سینما اور ٹاکیز کی ہیئت مجھے اس سے مشابہ نظر آئی۔ واللہ میں ہزاں بارہا بطن کی تہ میں گیا اور واپس آیا۔ ہم الٰہی سینما کی تصاویر ہیں۔ چونکہ بناوٹی سینما کی تصاویر مصنوع کی صنعت ہے لہٰذا یہ اپنے اصل مرکز میں دخل پانے کی طاقت سے معرا اور بے نصیب ہیں مگر ہم لوگ جو ارادہ اور صنعت الٰہی کے مصنوع ہیں ہم لوگ اپنے ہادی کامل صلعم کی پیروی سے اپنے مرکز میں پہنچنے اور شامل ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ جس سے آپ کا دوست اثنائے تماشہ مذکور میں بارہا اپنے مرکز میں پہنچا اور واپس آیا اور بہت لطف حاصل کیا بلکہ اب تک حاصل کر رہا ہے۔ واللہ میرے لئے تو تماشا مذکور ایک تازیانہ کا کام کر گیا۔ اب اکثر اسی میں انہماک ہے اور بہت لطف ہے جو تحریر سے افزوں تر ہے جب آپ یہ حالت پیدا کرینگے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہم سینما کی تصاویر سے مزید نہیں ہیں اور مرکز میں صناع کی صنعت سے ہم اس کے ارادہ کی طاقت کر کے ایک خارج عالم میں معلوم ہوتے ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ السلام اس صنعت کی اہلیت کو سمجھانے اور تصاویر تخیلیہ کو مرکز میں پہنچانے کی غرض سے صانع نے مبعوث فرمائے۔ جس سے خاص تصاویر اہل ارادہ کی ذات میں جا شامل ہوئیں۔ اور باقی چونکہ خیالی تصاویر

تھیں وہ نابود ہو گئیں۔ یہی جنت ہے اور یہی دوزخ۔ مزید ش ندارد و معدوم۔
واللہ تحریر کرنے میں ہاتھ کام نہیں دیتا۔ ورنہ اس پر میں بہت کچھ
عرض کرتا۔ اپنے دل میں اور نیز حالات میں خزانہ ناپیدا کنار موجود ہے جس
کو نہ زبان بیان کر سکتی ہے اور نہ قلم لہٰذا خاموشی بہتر ہے۔

عزیز نصراللہ سے آپ فرما دیویں کہ وہ روزانہ الحمد شریف معہ بسم اللہ اس
طرح سے پڑھا کرے کہ بسم اللہ کی آخیری میم۔ الحمد کے لام کے ساتھ مل کر مل کا
تلفظ پیدا کرے اور روزانہ یک صد و یک بار پڑھا کرے باوضو۔ اوّل آخر
درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھا کرے۔ اور پڑھتے وقت اپنے مرض کی صحت
کا خیال رکھا کرے اور بس۔

میں آپ کی اُن عنایات کا جو آپ نے میرے سفر اور میرے قیام
گوجرانوالہ میں مجھ پر مبذول فرمائیں بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ واللہ میں
اپنے آپ کو آپ کی اس قدر عنایات کے ہرگز قابل نہیں پاتا۔ یہ آپ کی
بندہ نوازی ہے جو آپ فرماتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ کتابیں اور گرگابی بھی آپ جلد ارسال فرما دینگے۔
امید ہے کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲۳ ۵/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرفِ صدور لایا۔ تشکر بہ ہے۔ گورگابی کے چمڑہ کے لئے زیادہ تردد نہ فرماویں۔ جیسا آسانی سے دستیاب ہوتا ہے اُس سے بنوالیں ہرگز مزید جستجو نہ فرماویں۔ جو چمڑہ آسانی سے ملتا ہے یہ کافی ہے البتہ چمڑہ مضبوط ہو۔

آپکے والا نامہ سے عیاں ہے۔ کہ اب آپ بھی تلاش تنہائی میں منہمک ہیں۔ یہ مرحلہ ضروری اور لابد ہے اور آخیر تک اِس کا لازم رہنا سنت اللہ ہے آپ ملاحظہ فرماتے رہے ہیں کہ میرا ہمیشہ سے یہی رونا چلا آتا ہے اب جو تنہائی مجھے حاصل ہے یہ ہرگز اپنی حالت کو کفایت نہیں کرتی۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ کی اپنی یہ حالت پیدا ہونے سے میرے کہنہ دکھ کا تو آپ کو پتہ لگ گیا ہے میں اس وجہ اپنے حسبِ حال ہونے سے اکثر پڑھا کرتا ہوں کہ

جہانے مختصر خواہم کہ در وے
ہمیں جائے من و جائے تو باشد

میں اس کا علاج آپ سے کیا عرض کروں تاہنوز مجھے تو یہ تنہائی جس کی اپنے دل میں آرزو ہے حاصل نہیں ہوئی اور جو کم و بیش ہے اب

اُمید ہے میرا خاتمہ اسی میں ہوگا۔ تجربہ نے مجھے اب تک یہ سکھایا ہے کہ اگر
جسمانی تنہائی کم حاصل ہو تو روحانی اور تنہائی تخلیت اکثر کفایت کیا کرتی ہے
اس کی تعلیم میں نے ابھی تک آپ سے عرض نہیں کی کیونکہ ابھی قبل از وقت ہے
لیکن اب وہ قریب تر ہے۔ اُس وقت یہ ہوگا کہ جملہ اشکال اور ہیئت کذائی
ٹوٹ جاوینگی اور اصل چیز ذہن اور نظر میں رہ کر تنہائی حاصل ہو جاوے گی۔ مگر
یہ حالت وہ ہوگی کہ یہ حالت آپ کی موجودہ ہستی کو نہیں چھوڑے گی اندرونی
اور بیرونی نظارگیوں کا صرف ایک وجود ہوگا اور ناظر اور منظور کا جھگڑا ختم ہو
جاویگا۔ پھر آپ کو موجودہ تکلیف سے نجات مِل جاوے گی۔ آپ ہرگز نہ گھبرائیں
انشاء اللہ تعالٰے اب یہ وقت قریب ہے۔ کسی کی ایک صرف ایک نظر یہ
تمام بکھیڑا ختم کر دے گی۔ پھر نہ آپ رہیں گے اور نہ یہ مناظر جو تشویش خاطر کا
موجب ہیں۔ انشاء اللہ تعالٰے تمام قصہ ختم ہو جاوے گا۔ جیسا کہ کسی کا ہو
چکا ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے
والسلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۵/۵/۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز معہ پارسل شرف صدور لائے۔ شکریہ ہے اچھا ہوا کہ مہندی گورگابی اُس کے پاؤں کے مطابق نکلی۔ مگر میری ایسی کہ میرا پانوں ہرگز اُس میں نہیں سماتا۔ میرے پاؤں سے ایک اُنگل سے زیادہ کم ہے۔ پہلے تو معاً ارادہ ہوا کہ ڈاک سے اُس کو آپ کی خدمت میں واپس کر دوں۔ مگر پھر یہ خیال کرکے کہ غالباً آپ جلد تشریف لانے والے ہونگے آپ سے دریافت کرنے کے لئے تاہنوز اُس کی ترسیل میں التوا کر دیا کہ جیسا آپ تحریر فرماویں اُس پر عمل کیا جاوے۔ نیز عرض ہے کہ اور گورگابی بنوانے کی زحمت نہ فرماویں۔ کیونکہ یہ بدوضع اور گراں وزن ہونے سے مجھے ہرگز پسند نہیں ہے۔

جناب بے بے صاحبہ کی مزید علالت سے مجھے بہت فکر ہو رہا ہے۔ اللہ ان کو شفا کامل عطا فرماوے آمین! آپ کوشش سے معالجہ فرماویں اور میری طرف سے ضرور عیادت کریں۔ اور حالات سے جلد مطلع فرماویں۔ نیز عرض ہے کہ ذخیرہ ہیڈک کیور قریب الاختتام ہے لہٰذا جب آپ ارادہ تشریف آوری فرماویں۔ تو تین بکس کی مقدار کے ہیڈک کیور بنوا کر ضرور ہمراہ لیتے آویں۔ تاکید ہے۔

آپ اپنی روحانی حالت جب تحریر فرماتے ہیں۔ تو واللہ مجھے عجیب خوشی اور فرحت قلبی رونما ہوتی ہے دعا ہے کہ اللھم زد فزد انشاءاللہ تعالےٰ اب وقت قریب آرہا ہے کہ تمام اشیاء خواہ کیسی ہوں اور تمام خیالات خواہ کیسے شیریں و کڑوے ہوں سب کے سب لذیذ اور شیریں ہو جاویں کیونکہ اب انشاءاللہ محمد حسین نہیں رہے گا بلکہ اس کی بجائے وہ ذات جامع صفات مستقیم ہو گی جو سب صفات اور اشیاء کی ماخذ ہے۔ پھر سب بکھیڑے ختم ہو جاوینگے۔ پہلے گھر سنبھالنے کے لئے نصر اللہ کو تیار فرمالیویں۔ پھر آپ ہر دو کو یہ دولت سرمدی عطا ہو گی۔ یہ طریق احسن ہے ورنہ پھر تکلیف ہے زیادہ آپ دانا ہیں والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۰/۵/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں بہت دنوں سے آپ کے انتظار میں تھا۔ لیکن معلوم ہوا کہ آپ کسی فکر کی وجہ سے تاہنوز تشریف نہیں لاسکے۔ میں بھی فکر مذکور میں آپ کا شریک ہوں۔ اللہ انجام بخیر کرے۔ آمین۔ میرے ہیڈ کیو ر ختم

ہیں اور ان کے بجز گذارہ مشکل ہے۔

آج کل تو اپنی نظر بار بار کوئٹہ کی حالت دیکھ دیکھ کر عجیب حالات حاصل کر رہی ہے۔ ہمیشہ سے دولت وتکبر کے متوالوں اور عیش وعشرت کے دلدادوں کا ہیچو قسم انجام ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ زندوں کے لئے یہ شدید تاکید کا سبق ہے۔ مگر جن کی سمجھ مسخ ہو گئی ہو وہ کب مانتے ہیں۔ پھر از مکافات عمل غافل مشو۔ کا نسخہ ضرور ورد کرنا پڑتا ہے۔ آپ تحریر فرماویں کہ کب تشریف لاوینگے والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۴ ۶/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز جس میں عزیز نصر اللہ صاحب کی کامیابی امتحان کا مژدہ تحریر تھا کل شرف صدور لایا۔ آپ قیاس فرما سکتے ہیں کہ اس سے مجھے کس قدر خوشی اور فرحت حاصل ہوئی ہوگی! الحمد للہ کہ کسی کا عزیز سے گذشتہ سال بوقت تیاری جدید بڑے امتحان جو وعدہ تھا اللہ نے پورا فرما دیا۔ میں عزیز اور آپ سب کو مبارک باد عرض کرتا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ بوقت وعدہ

مذکور جملہ معاملہ بوجہ احسن طے ہو چکا تھا۔ بعدش اُس کی یاد دہانی تھی اور بس۔
اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ عزیزہ کو اللہ نے کامیاب فرما دیا۔

این بار گراں بود اداشد چہ بجا شد

آپ نے اپنی ۱۶ ار کی تشریف آوری سے مطلع فرمایا ہے۔ بسم اللہ آپ
تشریف لے آویں میں اُس روز منتظر رہوں گا۔ ہیڈ کیوڑ ختم ہیں ضرور لیتے
آویں والسلام۔ گھر میں اور عزیزہ ان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۲۵/۷/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم
سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ کے کئی
والا نامہ آتے ہیں لیکن آپ نے اپنی اور عزیزہ کی قلبی کیفیات پر قلم تک نہیں اٹھائی
خدا خیر کرے کہ یہ جمود کیوں واقع ہوا ہے۔ کیا آپ سیر ہو گئے یا منزل مقصود سے
مایوس ہو گئے ہیں۔ مجھے آپ سے ہرگز یہ اُمید نہ تھی جو سرزد ہو رہی ہے۔ یہ وقت
کمال جد و جہد کا ہے آپ اِس کو سرسری خیال فرما بیٹھے ہیں۔ فقرا نے تو ان
مقامات کے لیئے پہاڑوں اور جنگلوں میں پناہ لی ہے اور آپ سہل انگاری سے

کام سے رہے ہیں۔ یہ دنیا اور مافیہا آپ کا ہرگز ساتھ نہیں دیوینگے۔ تو آپ اس پر کیوں اس قدر فدا ہو کر دولت بے پایاں کو ہاتھ سے چھوڑتے ہیں۔ فقرا نے تو اِن مقامات پر اپنی جانیں قربان کر دی ہیں اور آپ قلیل توجہ سے بھی دریغ فرماتے ہیں۔ میں آپکے اِس رویہ سے ہرگز خوش نہیں ہوں۔ کیونکہ میں آپ کو مرکز الٰہی میں دیکھنے کا دل سے متمنی ہوں۔ آپ ۲ ل انگاری نہ کریں ورنہ میں بھی ایسا ہی مجبوراً کرونگا۔

دانت ارسال نہ فرماویں۔ جب آپ تشریف لاویں۔ اس کو بھی ہمراہ لیتے آویں۔ تمباکو کا فکر مزید فرماویں۔ پھر وقت ہاتھ سے نکل جاوے گا۔ تاکید ہے۔ والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۱۲ ستمبر

عزیز القدران من جناب مولوی صاحب و زہرہ بیگم صاحبہ زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامجات آنعزیزان شرف صدور لائے بشکریہ ہے میں نے سابقہ نیاز نامہ میں آپ کی منازل کی عظمت اور اہمیت کو زیر نظر رکھتے ہوئے محض ازراہ محبت جس کا شغف مدت سے میرے دل میں موجزن

ہے۔ آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ منزل و مقام کو جس پہ سے آپ اس وقت عبور
کر رہے ہیں عظیم تر اور شدید تر خیال فرماتے ہوئے اپنے اوقات عزیز کو
تقریباً مکمل اس پر لگا دیں از آنکہ معلوم ہوا تھا کہ توجہ مکمل جتنی کہ اقتضاء حالت
ہے آپ اس پر مبذول نہیں فرماتے۔ ایسی ہدایات کے لئے آپ پر میرے
مکمل حقوق ہیں از آنکہ آپ کی تکمیل مدنظر ہے۔ آپ نے میری محبت آمیز ہدایات
مذکور کو میرے غصہ اور خفگی پر محمول فرمایا جو قطعاً سراسر غلط ہے۔ میری معروضات
مذکور محض اور قطعاً محبت اور عشق کے تقاضا سے تھیں جو مجھ کو آپ سے ہے۔ لہٰذا
التجا سے عرض ہے کہ آئندہ اور اب بھی جب کبھی میرے ہیچ قسم معروضات آپ
کی خدمت میں پہنچیں آپ اُن کو محبت کے تقاضا سے تحریر شدہ تصور فرمایا
کریں اور غصہ پر ہرگز محمول نہ فرمایا کریں۔ دستہ اور آپ کی حالتیں نازک تر
ہیں اس میں لغزش کا اندیشہ ہر وقت دامنگیر ہے۔ آئندہ آپ دانا تر ہیں۔
اس پر زیادہ کیا تحریر کروں آپ واقف تر ہیں۔ جو آرزو آپ مجھ سے مدت
سے کیا کرتے تھے کہ کسی ٹھوکر سے ہم نابود ہو جاویں اب وہ ٹھوکر عنقریب
آپ کو لگنے والی اور آپ کی ہستیاں نابود ہونے والی ہیں۔ اگر ایسا حال
واقعہ ہونے کو نہ ہوتا تو تاہنوز نصر اللہ کی کامیابی امتحان معرض التوا میں تھی۔
آپ کو بہت سے تعلقات سے فارغ کرنے کی غرض سے کامیابی مذکور ظہور
پذیر ہوئی۔ لہٰذا آپ نے اب امید فراغت یافتہ اشخاص کی کی جانے والی ہے

اور آپ کو لازم ہے کہ آپ بہ طیب خاطر اس پر کاربند ہوں۔ کیونکہ ہمیشہ سے اس راستہ کے لوگوں کا یہی طریق چلا آیا ہے۔ یہ لوگ دنیا مافیہا تو کیا اپنی جانیں قربان کرتے چلے آئے ہیں اس سے ان کو تمغہ فقد فاز فوزاً عظیما کا ملتا رہا ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ آپ خود اہمیت مقام پر خیال فرما کر سوچیں کہ مقام کیا ہے اور آپ کی فراغت مقامی اور قلبی کیسی ہے۔

اُمید ہے آپ میرے معروضات سابقہ وحال کو محبت آمیز اور عشق سے لبریز خیال فرماوینگے اور طے منزل کی سعی فرماوینگے۔ یہاں ابھی ترشح ہے کافی بارش نہیں ہوئی۔ حبس زوروں پر ہے۔ جیسے بن پڑتا ہے۔ منازل عمر طے کر رہا ہوں۔

اُمید ہے کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

عزیزوں کو دعا وسلام

بیگم پور خیڑیالہ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۵ ۲۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ عرفانکم

سلام مسنون۔ والانامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ جس میں مژدہ تشریف آوری

آنعزیز درج تھا جس کو پڑھ کر مزید در مزید فرحت سے سابقہ پڑا اور نہایت فرحت سے میں لطف اندوز ہو رہا ہوں بسم اللہ آپ ۲۸ کو ضرور تشریف لائیں میں اُس روز چشم براہ ہوں گا۔

اُمید ہے آپ اور عزیزہ موجود شغل کی اہمیت ملاحظہ فرما کر اُس میں ہمہ تن مصروف ہونگے اور اُس کی کیفیات سے مسرور ہونگے۔ عزیزانِ من! انسان کی آمد یہ دنیا کی علّتِ غائی محض یہی ہے کہ اِس جادہ کو جو اس کی آزمائش کے لئے اس پر پھونکا گیا ہے جس سے یہ اپنی ہستی علیٰحدہ قائم کر بیٹھا ہے اتار پھینکے اور اپنے اصل سے واصل ہو جاوے اگر یہ نہ ہُوا تو خواہ بہشت کا لطف اندوز ہو یا دوزخ کا مقیم وہ دائمی ہجر میں مبتلا رہے گا جو فی الواقعہ جہنم سے بدتر ہے۔ میں نے رفتگان میں سے بے شمار ایسے لوگ دیکھے اور اُن کے حالات معلوم کئے ہیں جو عدم واصل ہونے سے بہشت کو جہنم سے بدتر سمجھے بیٹھے ہیں جلد اور بلا محنت حاصل ہونے سے آپ خواہ اِس کی اہمیت اور عظمت کو چنداں خیال میں نہ لاویں مگر جن لوگوں کا میں نے ذکر کیا ہے وہ باوجود صد سالہ مصائب برداشت کرنے کے مقام اور حالت مذکور کے نزدیک تک نہیں پھٹک سکے اور دست حسرت مل رہے ہیں۔ آپ دنیاوی رنج و راحت اور اِس کے عیش و آرام اور اس کی کامیابی اور ناکامی کو دل سے نکال کر باہر پھینک دیویں۔ یہ سب ہیچ ہیں۔ دنیا کی بڑی بڑی کامیابیاں اور عیش و آرام کرنے والوں کی حالت اُن

کی قبر پر جا کر دیکھیں کہ اب اُن کی کیا گت بن رہی ہے! وراں ان کو اِن عیش و آرام کے کیا کیا خمیازے برداشت کرنے پڑ رہے ہیں! اور اللہ والے لوگ کن کامیابیوں سے ہم آغوش ہیں۔ آپ دنیا پر دل نہ دیویں۔ اِس کا قیام شہاب کا قیام ہے پھر بس۔

میرے پیارے وں بجلد جلد مقامات سے گذر کر یار سے واصل ہو جاؤ۔ ورنہ امانت جسم چھوڑنے کے بعد بڑی ہمت کرنے پر آپ سے ملیگا۔ میں اس پر زیادہ کیا گذارش کروں۔ آپ مجھ سے دانا تر ہیں۔

کئی مرتبہ یہاں بارش ہو چکی ہے۔ حالت فصل عمدہ اور موسم خوشگوار ہے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ $\frac{8}{25}$ ۱۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں تا ہنوز خیریت سے ہوں۔ مگر تاہم ہوا کے مرطوب ہونے سے گو صحت میں تفاوت

نمودار ہو گیا ہے اور بھوک کم ہو گئی ہے۔ ویسے تا ہنوز اچھا ہوں۔

اب میں آپ کی حالت کی نسبت کچھ عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ انہی موجبات سے یہ راستہ فقر دشوار گذار ہے۔ جو آپ کے اس وقت درپیش ہیں۔ آپ نے سالہائے گذشتہ میں میری حالتیں ملاحظہ فرمائی ہونگی اور اکثر اوقات میری ہیچمدان قسم شکایات اور واویلا بھی مجھ سے سرزد ہوتا سنا تھا۔ اور اسی پہ زور درد کے دباؤ سے میں تنہائی کا دل اور جان سے جویا رہا اور اب تک متلاشی ہوں۔ گو وہ مجھے ملی اور امیرانہ آرام عطا ہوئے مگر بہ تقاضائے اور بہ نوعیت حالت میں تا ہنوز مزید اور گہری تنہائی کا متلاشی ہوں۔ واللہ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر میری عمر قابل برداشت مصائب اور صحت اچھی ہوتی تو ضروری اور لابد تھا۔ کہ میں کسی بیابان یا پہاڑ کے غار میں ہوتا اور تعلقات دنیاوی کی پرواہ نہ کرتا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کی عمر بھر تلاش رہی مگر تا ہنوز یہ دولت نصیب نہ ہو سکی۔ اچھا جو مرضی مولا۔ کیا آپ جانتے نہیں کہ عشق میں ہمیشہ مصائب اور درد و الم سے فقرا کا سابقہ رہا ہے اور وہ بلا پروائے عجز ے اس کا شد و مد سے مردانہ وار مقابلہ فرماتے رہے! اور انجام پر کامیاب ہوئے۔ آپ بھی انہی کے نقش قدم پر چل کر مردانہ وار مقابلہ کریں۔ پھر انشاء اللہ تعالےٰ مکمل کامیابی ہے اسی پر بزرگ فرماتے ہیں ؎

بندہا بگسل بیا و مردانہ باش
ہم قلندر مشرب و دیوانہ باش

میرے پیارے! جن لوگوں کی آپ دلجوئی سے آپ اپنے اوقات عزیز اب ضائع فرماتے ہیں۔ واللہ یہ سب غول راہ ہیں۔ آگے چل کر جو وقت قریب ہے ہرگز بعید نہیں دیکھیں گے۔ کہ ان کا نام ونشان آپ کے پاس نہیں ہوگا اور یہ سب آپ کے حافظے سے بھی اتر جاوینگے۔ اور آپ سب کو فراموش فرما دیویں گے۔ کیونکہ وہاں کی صداقت اور دلربائی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ یہ کذب آمیز چیزیں فراموش ہو جاویں اور مقام صادق میں حقیقی چیزیں آپ سے رونما ہوں۔

میرے پیارے! فقر میں یہ منزل جس میں اس وقت آپ گامزن ہیں گو دشوار تر بادی النظر میں دکھائی دیتی ہے لیکن گم شدہ یار سے ہم آغوش کرنیوالی یہی منزل ہے۔ اِن مصائب اور درد والم کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جس سحر سے آپ اپنی جدا ہستی بنائے بیٹھے تھے وہ معدوم ہو کر اِس کی بجائے یار کی ہستی قائم ہو جاویگی۔ اور سحر معدوم و نابود ہو جاوے گا۔ پھر ٹوٹنے قفس عنصری کے مکمل طور پر آپ مرکز الٰہی میں جا داخل ہونگے اور جہنم و فردوس کے جھگڑوں سے جو فی الواقعہ مقامات محروماں ہیں نجات حاصل فرما لینگے۔ مگر آپ مردانہ بنیں اور سختی سے ان کا مقابلہ فرماویں۔ یہ زندگی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک تماشہ سے مزید نہیں ہے آپ اِس کی اہمیت سے دل اٹھا لیویں۔ زندگی کے کاموں پر گرفت فرماویں مگر اس کو غیر خیال فرما کر اور اصل حالت روحانی میں آپ منہمک رہیں پھر انشاء اللہ تعالےٰ کامیابی ضروری اور لابد ہے۔ آپ ہرگز نہ گھبرائیں انشاء اللہ تعالےٰ سب کچھ

ہو کر رہے گا۔ آپ چنداں مضطرب کیوں ہوتے ہیں۔ ابھی تو آپ کا یار چشم عنصری سے نظر آتا اور آپ سے گفتگو عنصری کرتا ہے وہ دن بھی قریب آنے والا ہے جب یہ آپ کی چشم عنصری سے اوجھل ہو جاوے گا۔ اور پھر بجز چشم دل اس کا ملنا محال ہوگا۔ ابھی آپ اپنی طے منزل کا ہرگز فکر نہ فرماویں۔ آپ کا یار آپ کی جملہ اور ہر طرح کی خدمات کرنے کے لئے تیار اور کمربستہ ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ انہی حالات میں جن کی آپ شکایت فرماتے ہیں آپ بعد طے منزل آغوش یار میں ہونگے۔ پھر انشاء اللہ تعالےٰ یار ہی یار ہوگا اور آپ کلی معدوم۔ آپ ہرگز فکر نہ فرماویں۔ البتہ میرے معروضات پر عملی پیرا رہیں پھر انشاء اللہ کامیابی ہے۔ آپ ہرگز نہ گھبرائیں۔ کیونکہ آپ کا یار ہر قسم حالات میں بھی طے کرانے منزل کی کافی اور مکمل اہلیت رکھتا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

زیادہ کیا عرض کروں اب ہاتھ کام نہیں کرتا ورنہ بہت کچھ گذارش کرتا۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ والسلام

عرض مکرر ہے کہ میرے نیاز نامہ ہذا کا روئے سخن آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ یعنی دونوں کی جانب ہے۔ آپ ہر دو مطلع رہیں۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۸/۳۵ ۲۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست

آخر آمد زپس پردہ اسرار بروں

آپکے والانامہ سے وہ امید افزا خبر جس کو پیشتر چند روز سے میں آرزو مشاہدہ اور وہ دیکھ رہا تھا مطالعہ کر کے باعث انبساط و فرحت اپنی خاطر متفکر کے لئے پایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ امید تو کرتے ہیں کہ یہ کاغذات خاتمہ ستمبر سے پہلے نکل کر وہاں محکمہ معلومہ میں پہنچ جاویں۔ لیکن اب اللہ کے مزید اکرام سے اب بر دیر اُن کا پہنچنا ہرگز فکر افزا نہیں رہا۔

اب میری ہیڈک کیور خاتمہ پر ہے اور ہفتہ عشرہ تک بالکل ختم ہے۔ شملہ سے بٹ صاحبان کا خط آیا ہے جس میں وہ ماہ حال کے اخیر حصہ میں اپنے یہاں آنے کا ارادہ تحریر کرتے ہیں۔ کل رات توریاں کھانے سے میرے معدہ میں درد پیدا ہو گئی جس سے رات کے دو بجے مجھے آرام آیا۔ مگر تکلیف بہت ہوئی۔ شکر ہے جلد آرام آگیا اب طبیعت بالکل تندرست ہے۔

اُمید ہے آپ ہر دو صاحبان اپنے کام روحانی میں بہمہ تن مصروف ہونگے

یہ منزل زیادہ توجہ طلب ہے لہذا آپ اس پر مزید توجہ مبذول فرماویں۔ مگر مزاج پر تشویش و اضطراب نہ آنے دیویں انشاء اللہ یہ منزل بوجہ احسن طے ہو گی۔ ہر گز مقام فکر نہیں ہے آپ دیکھتے جاویں کہ یہ کیسی عمدگی اور سہولت سے طے ہوتی ہے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۵ ۸/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں آپ سے کیا عرض کروں اور کیا تحریر کروں۔ چند روز سے اپنی حالت اُداسی سے بدسے بدتر ہو رہی ہے۔ آپ ہرگز یہ خیال نہ فرماویں کہ سکونت کے گھر یا گاؤں سے اُداس ہوں۔ نہیں یہ اُداسی تو قالب عنصری سے ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب اس قفس کو توڑ کر اپنے اصل مرکز میں جانا چاہتا ہوں تو پھر یہ ٹوٹ کر میں آزاد کیوں نہیں ہوتا۔ حالانکہ قفس کے بنانے والا اور اس میں محبوس ہونے والا میں خود ہی تو ہوں اب یہ حالت مدت سے ہے کہ میں قفس میں آنے سے پہلی حالت میں اکثر

مقیم ہوں۔ پھر بار بار مجھے کیوں اس میں متعفن کیا جاتا ہے اور لکد کوب قفس سے پامال کیا جاتا ہے۔ واللہ اپنی حالت مدت سے قفس ہذا میں محبوس رہنے کے ہرگز قابل نہیں ہے۔ اس ناواجب قید سے رہائی پانے کے لئے میں کیا سامان کروں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ انہی وجوہات سے میں سخت اُداس ہوں۔ پہلے تو میں اکثر خیال کیا کرتا تھا کہ تنہا جگہ حاصل ہونے سے صورت آرام پیدا ہو جاوے گی۔ مگر اب اپنی حالت سمجھاتی اور تقاضا کرتی ہے کہ یہ آزادی محض قفس چھوڑنے سے حاصل ہو سکتی ہے ورنہ ہرگز نہیں۔ اب میں جب کبھی قفس کو کسی جتن سے چھوڑتا ہوں تو واللہ میں اپنے آپ کو ایسے مقام پر پاتا ہوں جہاں سے کونین مجھے دورائی کے دانہ سے کمتر نظر آتے ہیں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ سب چھوٹے بڑے رفتگان وہاں سے بے نشان ہیں۔ باندریں حالت اب سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ آپ میرے محرم راز ہیں۔ کیا آپ مجھے کوئی ایسی تدبیر فرما سکتے ہیں کہ جس سے یہ قفس بہ آسانی توڑ سکوں۔ آج رات میں نے زبردست ارادہ کیا ہوا تھا کہ وہاں سے ہرگز واپس نہیں آؤنگا۔ مگر عجیب ہے کہ میں کیسے واپس لایا گیا ہوں۔ مقام مذکور میں گہوارے کی طرح جنبش ہائے بے شمار پیدا ہوئیں اور ہر ایک جنبش ایسی لذیذ اور دلربا اور دلکشا تھی کہ اپنی خواہش تھی کہ یہ ہمیشہ اور مدام رہے۔ آخر پھر ایک ایسی جنبش آئی جس نے پھر مجھے قفس کی قید میں محبوس کر دیا اور گہوارہ الٰہی کا پتہ بھی نہ لگا کہ کہاں گیا اور امانت جو امانت نہ رہا تھا اور یہ کسی اور عظیم اسم سے اطلاق پا رہا اور موسوم ہو رہا تھا پھر امانت

بن گیا۔ واللہ یہ ظلم اور ستم نہیں تو اور کیا ہے! اب امانت ہوں مگر وہ تمام تماشہ
اپنی چشمِ دل کے سامنے ہے۔ اب امانت ہوں جس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔
اور کسی بزرگ کی پنجابی رباعی اپنی اس وقت زبان پر ہے گو یہ میری حالت سے
کہیں نیچے کی بات بتلاتی ہے تاہم اسے پڑھ کر رو رہا ہوں۔

کن فیکوں کہیا جس ویلے اوتھے کیتیاں زوراں وریاں
نور تھیں نور جدا چا کیتو اساں ایہہ بھی پیڑاں جھریاں

اُتھے سی اسیں مالک سب دے اِتھے آن نرکاں تاں بھریاں
ہن بیٹھی ہاں دور امانت نہیں گلاں سناواں کھریاں

اب میں آپ کو مزید تحریر کروں تو کیا کروں جس قفس میں اب مجھے چند گھنٹہ
سے پھر محبوس کر دیا گیا ہے مجھے اِس سے ہرگز کوئی انس نہیں ہے بلکہ اس کو میں اپنا
دشمن خیال کرتا ہوں۔ حالت مذکور جو اپنا اصلی شعار ہے۔ مجھ سے دور نہیں ہو سکتی
نیاز نامہ نیم ہوش میں تحریر ہوا ہے مگر مضامین صحیح اور درست ہیں آپ ان
پر عمل فرماویں۔ میں اُداس اور سخت اُداس ہوں۔ والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶ ۸/۴۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون : میں کل کی ڈاک سے ایک نیاز نامہ آپ کی خدمت میں ارسال کر چکا ہوں جو اُمید ہے کہ آج شرف اندوز خدمت ہوا ہوگا ۔ اندرونی حالت تو اشتیہ مزید مشاہدات سے کل سے بھی بشتیر خراب ہے ۔ واللہ دل چاہتا ہے کہ قفس توڑ کر کہیں جہاں جاتا ہوں فوراً نکل جاؤں ۔ مگر تاہنوز اِس کی منظوری میں التوا ہے مگر میری حالتِ اضطراب کی وجہ سے خراب سے خراب تر ہے دل چاہتا ہے کہ اپنا اضطراب کم کرنے کے لئے میں آپ سے بہت کچھ گذارش کروں مگر ہاتھ کام نہیں کرتا ۔ لہٰذا خاموشی بہتر ہے ۔

گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰ ۸/۴۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون ! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا ۔ شکریہ ہے ۔ گو میں سابقہ

نیاز نامہ میں آپ سے بہ تاکید عرض کر چکا ہوں کہ مالٹا کے پودوں کا لانا آپ بالکل ملتوی فرما دیویں مگر باوجود تاکید کے آپ نے پھر ان کے لانے کے لئے ارادہ تحریر فرمایا ہے جو جو میری طبیعت کے بالکل خلاف ہے۔ لہٰذا گذارش ہے کہ آپ براہ مہربانی پودوں کے لانے کا ارادہ کلی ترک فرما دیویں مشکور ہونگا۔ اس کی وجہ محض میری اُداسی اور دنیا اور مافیہا سے اوچاٹ ہونا ہے اور بس۔

اپنی حالت مذکور آپ سے کیا عرض کروں بد سے بدتر ہے اب تو اس کو قلم بند کرنا بھی مجھے دشوار ہو گیا ہے واللہ میں اس سے سخت تکلیف میں ہوں۔ اُمید ہے آپ خیریت سے ہونگے والسلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دُعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ $\frac{9}{35}$ ۵

من گم شدہ ام مرا مجوئید

با گم شدگان سخن مگوئید

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز مشرف صدور لایا شکریہ ہے۔ والا نامہ مذکور سے آپ کا ارادہ تشریف آوری بتاریخ ۱۲ ماہ حال پڑھ کر مزید در مزید فرحت

حاصل ہوئی۔ بسم اللہ آپ ضرور تشریف لاویں۔ خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔

آپ نے اپنے والا نامہ میں میری عرض عدم بوٹے لانے کو میری مالی حالت کی کمزوری پر استدلال فرمایا ہے۔ جو شاید سچ ہو مگر واللہ بوٹے لانے سے منع کرنے وقت مجھے اپنی کمزوری ذہن میں ہرگز نہیں تھی! اور نہ اس کی یاد تھی۔ بلکہ یہ تو میری اندرونی حالت کا تقاضا تھا اور ہے۔ جس سے جملہ کائنات اپنی چشم دل سے نابود ہو چکی ہے۔ اب نہ گل میں بو رہی ہے اور نہ گلستاں میں دلربائی۔ سچ تو یہ ہے کہ جب میں ہی نہ رہا تو یہ اشیاء کیسے رہ سکتی ہیں۔ واللہ جس دور سے میں آج کل گذر رہا ہوں یہ میری حیات مستعار کا شدید تر اور سخت دشوار گزار مرحلہ ہے۔ اپنے سر اور پاؤں کا کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کہاں ہیں اور رہتے بھی یا نہیں۔ اکثر اوقات سالم وہاں ہوتا ہوں اور دوسری حالت میں جس کو ادھورے لوگوں نے واپسی سے تعبیر کیا ہے اس رنگ اور دولت کو اپنے میں لئے ہوئے ہوتا ہوں اور یہاں اور وہاں کی فضا میں پراں ہوتا ہوں۔ یہ حالت بھی بطون الٰہی کی ہے خارج کی ہرگز نہیں ہے! اور نہ خارج کہیں ہے اور نہ اپنے لئے رہا ہے۔ میرے عزیز! امر اور نہی گناہ اور ثواب میں اب تفرقہ نظر میں نہیں آتا۔ واللہ ہر دو ایک ہیں۔ کیونکہ میں ہر دو کو ایک جسم حقیقی سے برآمد ہوتے دیکھتا ہوں۔ اب کس کو بُرا کہوں اور کس کو بھلا۔ بخدا اب تو اپنی حالت بالکل دگرگوں ہو گئی ہے نہ میں رہا۔ اور نہ خدا بحیثیت خدا رہا جیسا کہ پہلے سمجھ رہا تھا۔ حیران ہوں کہ

اب کس کو معشوق کہوں اور کون عاشق عشق کرے۔ عاشق و معشوق اور عشق و عاشقی سب معدوم ہو کر ایک وجود بن گئے۔ مگر حیرت ہے کہ سوزش عشق تاہنوز باقی ہے۔ حیران ہوں کہ یہ کیوں معدوم نہیں ہوتی درآنحالیکہ عشق و عاشق سب معدوم ہو چکے ہیں میں چاہتا ہوں کہ شمہ از حال خود بیان کروں مگر اس کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ لہٰذا خاموشی بہتر ہے۔ آپ اس کو میری تحریر سے نہیں اپنے حال سے دریافت فرماویں۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ $\frac{9}{25}$ ۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: والا نامہ آنعزیز کل شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ واللہ مجھے آپ کے والا نامہ مذکور نے نہ صرف حیران کیا بلکہ گونہ آپ کی تشویش نے اضطراب میں ڈال دیا۔ بات تو کچھ بھی نہیں تھی۔ مگر آپ نے اس کا تبنگڑ بنا لیا۔ مالی کمزوری میری ہوئی یا آپ کی میری نظر میں وہ ہر دو ایک ہیں۔ از آنکہ میں مدت سے آپ ہر دو عزیزان کو اپنے جسم کا جزو سمجھے ہوئے ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ تاہنوز مفہوم ہذا پر نہیں پہنچے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ آپ پر جو اثر ڈالنا مجھے منظور ہوتا ہے وہ اثر

میں اپنے پر وادر داور ہویدا کرتا ہوں اور وہ معاً آپ پر جا پیدا ہوتا ہے۔ اگر آپ میرے جسم کے جزو بن گئے ہوں تو یہ اثر آپ پر کیسے ہویدا ہو سکتا ہے۔ آپ اس حالت اور رمز کو اچھی طرح سے سمجھنے کی سعی فرماویں۔ اور تفرقہ کو معدوم فرما دیں کیونکہ یہاں تفرقہ حرام ہے اور مانع وصل الٰہی ہے۔

میرے پیارے! اگر مالی کمزوری واقعی گناہ اور عیب ہے جس کو اگر میں نے اپنی طرف منسوب کیا تو بوجہ مفہوم مذکور آپ کی طرف منسوب کیا اور اگر آپ کی جانب منسوب کرتا تو اپنی طرف تھا۔ اس میں فرق کونسا ہے۔ یہ تو جانبین ایک جانب اور طرفین ایک طرف ہیں۔

مذکورہ بالا تو نیاز مند کی اصل حالت ہے جس کو میں نے مدت سے اپنے میں جاگزیں کر رکھا ہے۔ امید ہے کہ اس کو آپ میری لفاظی نہیں بلکہ اپنی حالت پر مؤثر سمجھتے ہونگے۔ اب رہا دنیادارانہ پہلو میں آپ کے سابقہ والا نامہ سے جیسا سمجھا تھا گذارش کر دیا تھا۔ واللہ وہ بات نہایت معمولی تھی۔ جو تحریر کے بعد بوجہ کم از معمولی ہونے کے میرے ذہن سے فراموش ہو گئی۔ آپ ہرگز اُس کا خیال نہ فرماویں اگر بفرضِ محال آپ کی ذہنیت کے مطابق کچھ ہوئی تو سب معاف ہے۔ دل سے معاف ہے۔ جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ اب میں آپ کے انتظار $\frac{9}{35}$ ۱۵ کو کروں گا۔ والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۹/۵/۹۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! گو میں کل کی ڈاک سے نیاز نامہ عرض کرچکا ہوں اور بیرونی حالت کے لحاظ سے مزید تحریر نیاز نامہ کی ضرورت نہ تھی مگر کیا کروں اندرونی مواج اور حالات مجبور کرتے ہیں کہ آپ سے چند کلمات گذارش کرتے سے طبیعت کو ہلکا کر دوں۔ لہٰذا عرض ہے کہ اب عالم بالا کی دلکش فریبیاں مجھے واپسی کی سخت مانع ہو رہی ہیں۔ نہ وہ مجھے واپسی کے لئے چھوڑتی ہیں! اور نہ میں بخوشی خود واپس آتا ہوں۔ یکہ ناگہاں ایک زبردست ہاتھ اپنی مٹھی میں دبا کر واپس چھوڑ جاتا ہے۔ اس پر میری چیخیں نکل جاتی ہیں اور پھر میں زار و قطار روتا ہوں۔ پھر مٹھی والا خود تشریف فرما ہوتا ہے اوّل تو وہ ہمراہ رونے لگ جاتا ہے۔ اور اس سے فارغ ہو کر یہ کہہ کر تسکین دینے لگ جاتا ہے اور وثوق سے کہتا ہے کہ پیارے اب چند روز کا تفرقہ ہے اور یہ عنقریب مٹنے والا ہے تم روتے کیوں ہو اور مجھے رلاتے کیوں ہو۔ اور نیز یقین دلاتا ہے کہ پیارے یہ تیرا رونا میرا رونا اور تیرا اضطراب میرا اضطراب ہے جو عنقریب نابود ہونے کو ہے۔ پھر وہ مجھے اپنے گلے سے لگا لیتا ہے۔ گلے سے لگانا یہ ہے کہ چند منٹ کے لئے ہم ایک ہو جاتے ہیں بہ الفاظ دیگر میں معدوم اور وہ قائم اور

برقرار ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر ایک آندھی آتی ہے اور سابقہ نقشہ آندھی کے گرد و غبار سے آلمودار ہوتا ہے۔ اب یہ حالات شب روز اور صبح و شام ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کے خیال میں میں آرام سے ہوں۔ لیکن میں بد سے بدتر حالت میں ہوں۔ اللہ کسی کافر کو نصیب نہ کرے اب حالت کسی قدر ہلکی معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا ختم کرتا ہوں۔

کل سردار صاحب آئے اور مالٹا کے خشک بوٹہ کو جو صحن بیرونی کے قریب واقع ہے دیکھ کر بہ تاکید فرمایا کہ میں آپ سے عرض کروں کہ آپ آتے وقت ایک مالٹا کا بوٹہ ضرور لیتے آویں۔ تاکہ اس کی جگہ نصب کر دیا جائے۔ لہٰذا عرض ہے کہ اگر سہولت سے ہو سکے تو لیتے آویں۔ ورنہ خیر۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۱ ۹/۵ ۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز شرف صدور لایا جس نے مجھے آپ کی علالت کی خبر سے سخت متفکر اور حیران کر دیا۔ بلاشبہ مرض عرق النساء سے

بوجہ درد شدت سے تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ مگر ہمیشہ مریض اس سے شفایاب ہوئے ہیں۔ چنداں فکر کی بات نہیں ہے۔ انشاءاللہ تعالےٰ آپ بھی شفایاب ہونے والے ہیں۔ لیکن زیادہ فکر آپ کی چند روزہ خانہ نشینی کا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو جلد از جلد شفا اور کلی آرام عطا فرما دے۔ آمین۔ ثم آمین۔

آپ براہِ مہربانی بواپسی ڈاک مطلع فرماویں کہ اب طبیعت کا کیا حال ہے اور ارادہ یہاں کی تشریف آوری کا کیا ہے آپ بروز معینہ تشریف لا سکیں گے یا نہیں۔ تکلیف کی حالت میں ہرگز ارادہ سفر نہ فرماویں اس سے مزید تکلیف ہو گی آرام آنے پر دیکھا جاوے گا۔ یار باقی صحبت باقی۔ لیکن حالات اور ارادہ سے بواپسی ڈاک مطلع فرماویں۔

عزیز من! واللہ اب تو دنیا میرے لئے ہرگز رہنے کے قابل نہیں رہی اب یہاں سے چل دینا ضروری اور آرام دہ ثابت ہو رہا ہے۔ واپسی پر اب کبھی اور کسی وقت آرام نہیں ملتا۔ میں تو اس سے یہی بات سمجھ رہا ہوں، کہ مصلحتاً مجھے یہاں سے اداس اور اُچاٹ کیا جا رہا ہے تاکہ اس کو چھوڑنے میں آسانی ہو اور میرے لئے کوئی دلچسپی یہاں باقی نہ رہے۔ میں روزمرہ مصائب سے یہی امر نمودار پاتا ہوں۔ اور اب حسب مفہوم مذکور میری حالت تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اب تو انتظار وقت ہے کہ کس وقت حکم رحلت صادر ہو۔

واللہ میں کیسا خوش وقت ہوں گا جب یہاں سے پاپٹے کو ہاں چلا جاؤں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲ $\frac{۹}{۳۵}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں نے کل بھی نیاز نامہ بذریعہ ڈاک آپ کی خدمت میں گذارش کیا تھا جو اُمید ہے آج وہ شرف اندوز ملازمت ہوا ہو گا آپ کی طرف سے تو تا ہنوز کوئی خبر خیریت موصول نہیں ہوئی جس سے میرے افکار اُسی نہج سے مجھے سوزاں ہیں جلد مطلع فرماویں۔ آپ کے افکار سے تا ہنوز مجھے نجات نہیں ملی۔ آپ کے والا نامہ کا میں بے صبری سے منتظر ہوں اور دعا ہے کہ خداوند کریم نے آپ کو آرام اور شفا کامل عطا فرما دی ہو۔ آمین۔ ثم آمین۔

اب تو آپ کی تشریف آوری کا دن بھی قریب آ گیا ہے۔ مگر خبر خیریت مزاج مبارک نہ آنے سے گوناگوں افکار اپنے دل پر ہیں والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۲۵/۹/۱۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز نے شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ کے ارادہ کرنے اور بیماری کے سبب نہ تشریف لانے سے جو صدمہ اس وقت میرے دل پر ہے۔ دل من داند و من دانم و داند دل من۔ طرفہ یہ ہے کہ آپ کی بجائے کل سے مولوی امیرالدین خاں صاحب جالندھری فروکش ہیں اور کل صبح واپس جاویں گے۔ سبحان اللہ۔ اللہ کی بے نیازی بھی عجیب ہے۔ میں ارادہ کئے بیٹھا تھا کہ آپ کی تشریف آوری پر دل کے چند پھپھولے پھوڑ کر صورت آرام دل پیدا کروں گا مگر افسوس۔ آں ہم میسر نہ اُفتاد۔ حیف ما ہم حیف می آید بحالِ زارِ من

میں اپنی حالت کیا گذارش کروں۔ ناگفتہ بہ ہے۔ ایسا بیابان نصیب نہیں کہ واپسی کبھی خیال میں بھی نہ آسکے اور ایسا دل نہیں کہ اس مفارقت کو برداشت کر سکے۔ حیران ہوں کہ اندریں حالات کروں تو کیا کروں اور دلِ مضطر کو سمجھالوں تو کیسے سمجھالوں۔ میری تو یہ رائے ہے کہ منادی کرتا پھروں کہ کوئی شخص اس فقیر کا نام کمال تباہ کن کا نہ لیوے۔ اور اس سے کلی اجتناب کرے

اس پر عجیب تر یہ ہے کہ آپ کے عوض میں ملا کون؟

منہ سے کہوں تو وہ ہنسے اور چپکے لاگے گھاؤ ایسی کٹھن پریت کا کس بدھ کروں اپاؤ

رات سے بہ تقاضائے محبت آنعزیز بارہا ارادہ پیدا ہوا کہ اس تکلیف
کی حالت میں آپ کو وہاں جا کر دیکھوں۔ مگر پیر ضعف اور ناتوانی جسم جواب دے
دیتی ہے اور خاموش ہو جاتا ہوں۔ اور بعد ازاں یہ ناتوانی مجھے دعا کی جانب مائل
کرتی ہے کہ نوالتجا بہ بارگاہ الٰہی کرتا کہ اللہ آنعزیز کو پورے شفا عطا فرما دیں۔
اور میں عذاب ناہموار سے شفا حاصل کروں۔ پھر میں اس میں مشغول ہو جاتا ہوں
انشاء اللہ امید شفا کامل تر ہے لہٰذا امید ہے کہ آپ جلد تشریف لا دیں گے
تاہم حالات مزاج مبارک سے جلد جلد مطلع فرما کر مشکور فرماتے رہیں۔
ہیڈک کیوڑکل سے ختم ہے اور اب اس کے لئے اِدھر اُدھر ہاتھ مار رہا
ہوں۔ اگر آپ ان کو جلد ارسال فرما دیں تو بہت مشکوری کا موجب ہوگا۔
اور سب خیریت ہے مگر مدت سے بارش مفقود اور فصلیں تباہ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا وسلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ $\frac{9}{35}$-17

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم
سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ پہلوں
والا نامہ ورود لایا۔ آپ کے کل کے والا نامہ نے مجھے سخت تفکرات کے سمندر

میں ڈال دیا ہے کیونکہ شدت درد سے آپ کی ٹانگ چھوٹی ہوگئی اور بہت دبلی ہوگئی ہے۔ مرض کا مجھے اس قدر فکر نہ تھا جتنا کہ شکایت مذکور سے ہے آپ براہ مہربانی بدیدن نیاز نامہ ہذا شکایت مذکور کی پوری کیفیت اور اس کے علاج اور نتیجہ علاج اور معالج کی رائے کی نسبت مفصل تحریر فرما دیں تاکہ نوعیت حالات کا اچھی طرح سے پتہ لگے واللہ مجھے فکر مذکور سے سخت اضطراب و پریشانی ہے آپ بواپسی ڈاک جملہ حالات مذکور سے مفصل مطلع فرما دیں۔ تاکید ہے۔

گو جو میرے اندرونی حالات ہیں اُن کے عرض کرنے سے اجتناب کرتا ہوں ہر چند ان کو دباتا ہوں مگر دبانے سے دبتے نہیں بلکہ مزید شعلہ زن ہوتے ہیں۔ یہ شعر بالکل اپنے حسب حال اور مطابق ہے۔

اُونچی کہوں تو جگ ہنسے اور چپکے لاگے گھاؤ
ایسی کٹھن برہیت کا کس بدھ کردں اُپاؤ

بلکہ یہ حالت ہے۔

مرا سوزیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

واللہ میں کبھی اِس فضا کو دیکھتا ہوں اور کبھی اُس فضا کو۔ مجھے حق الیقین مدت سے ہو چکا ہے۔ کہ یہ ہر دو فضا میرے بہ الفاظِ دیگر ذاتِ الٰہی کے لابداور ضروری ہیں کیونکہ حسن کا تقاضا ہے کہ جلوہ افروزی ہے مگر جلوہ افروزی بجز فضا ثانی کے

کیسے ہو سکتی ہے۔ لہٰذا حق الیقین ہو چکا ہے کہ ذات ہر دو فضاؤں کے بجز کبھی نہیں تھی اور نہ آئندہ ہو گی۔ میں نے بڑی مشکلات سے فضا ثانی میں فضا اوّل پیدا کی اور اُس کے حصول میں اپنے آپ کو تباہ کر دیا۔ مگر جب نظر مکمل پیدا ہوئی تو ہویدا ہو گیا کہ قدرت نے مکمل قاعدہ رکھا ہوا ہے کہ جب کسی کی یہ فضا ختم ہوتی ہے تو حسب قاعدہ قدرت خود بخود دوسری فضا شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک فضا میں دوسری فضا پیدا کرنے کی طاقت مخصوص ہے اور یہ خاص خاص مقامات میں عطا ہوتی ہے اور دوسرے اِس سے محروم ہیں۔ عوام جو اس فضا سے بے بہرہ اور بے نصیب ہیں اُن کو اس فضا سے دوسری فضا میں منتقل ہونے سے سخت مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہوتا ہے جسکو ظاہر بین لوگ عذاب القبر اور عذاب الحشر سے تعبیر کرتے ہیں اور واقعی یہ دردناک حالت ہے جس سے برداشت کرنے والا تو بجائے خود رہا دیکھنے والے کی بھی جان گداز ہو جاتی ہے۔ میں نے تجربہ سے دیکھا اور مکمل مشاہدہ کیا ہے کہ جن لوگوں میں یہ قابلیت جو فقرا میں ہوتی ہے کہ ایک فضا میں دوسری فضا پیدا کر لیتے ہیں نہیں ہوتی تو اُن کو ایک فضا سے دوسری فضا میں جاتے وقت وہ وہ مصائب پیش آتے ہیں کہ ناگفتہ بہ اور ناقابل برداشت ہیں انہی کو مختلف عذاب سے انسان کامل نے برائے فہم عوام عذابوں سے تعبیر فرمایا ہے۔ ورنہ بات صرف یہ ہے کہ ایک فضا کا مکمل انسان دوسری فضا میں بجز دردناک عذاب والم کے نہیں

جا سکتا۔ از آنکہ ایک فضا کے خواص جو اُس میں مستقیم اور جاگزیں ہیں بہ لحاظ فطرت۔ تبدیل ہیت کرنے تکالیف کا باعث ہے۔ فقرا میں چونکہ ہر دو فضائیں ودیعت ہوتی ہیں اور وہ بہ تقاضائے فطرت ہر دو میں یہاں بیٹھا ہوا تبدیل ہوتا رہتا ہے لہٰذا آخیر پر ایک فضا سے دوسری فضا میں جانے سے اِس کو ہرگز کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ اپنے روزانہ عمل سے اِس کا مانوس ہوتا ہے۔ البتہ عشق و محبت اور سوز و گداز روزانہ سے اس کو لذیذ تکلیف ضرور ہے۔ مگر یہ لذیذ پختہ کریلا سے مشابہ ہوتا ہے اور بس۔

واللہ جب میں عبارت مذکورہ تحریر کر چکا تو اب مجھے ہوش آیا کہ میں کیا تحریر کر رہا ہوں۔ عبارت مذکور کا نہ سر ہے نہ پاؤں۔ البتہ میری اپنی مجنونانہ حالت کی بڑ ہے مگر اس کے لئے پڑھنے والے کے دل سوزاں اور جان سوختہ کی ضرورت ہے۔ ورنہ وہ مجھے کافر کہہ دیگا کیونکہ وہ خود کافر ہے اور نابینا ہے واللہ اب تو یہ ہر دو فضائیں اپنے لئے بازیچہ اور سیرگاہ ہیں کبھی اپنا طائر اُڑ کر ایک میں جا بیٹھتا ہے اور کبھی دوسرے میں۔ طرفہ یہ کہ مکمل مہارت کی وجہ سے اکثر ہر دو میں بہ یک وقت رہنے کا عادی ہو گیا ہے۔ یہ فن اور مہارت اُس نے استادِ ازل سے سیکھی ہے کیونکہ وہ ہی ہمیشہ ہر دو میں رہتا ہے۔ میں کیا عرض کروں۔ کہ کیا اور کون ہوں بتلا دوں کہ میں کون ہوں۔ میں وہ ہوں کہ اگر اُس کا نام لے دوں تو سب مجھے کافر کہیں گے اور اس پر میں آمنّا و صدقنا کہوں گا۔

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اب اور آگے کیا لکھوں نہ تحریر کی طاقت اور نہ اپنے میں ہیں۔ لہٰذا آداب عرض اور سلام۔

یہاں گھر میں لڑکیاں آپ کو اور عزیزہ کو بہت بہت سلام کہتی ہیں اور کمال متفکرانہ حالت میں آپ کی عیادت اور دُعائے شفا کرتے ہیں۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۹/۳۵ ۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز معہ پارسل ہیڈک کیور شرف صدور لایا۔ بہت بہت شکریہ ہے۔ واللہ مجھے آپ کی علالت نے تا ہنوز سخت متفکر رکھا ہے۔ ہمیشہ یہ مرض بہت تکلیف دہ ثابت ہوئی ہے۔ اور میں آپ کی تکلیف میں شریک ہوں۔ اندریں حالت مجھے کیسے چین آسکتا ہے۔ بسم اللہ آپ ضرور تشریف آوری کا اقدام فرماویں۔ لیکن صحت کی حالت میں۔ کیونکہ بقایا مرض کی حالت میں مزید تکلیف کا اندیشہ ہے واللہ مجھ میں گو سفر کی تواں

ہرگز نہیں ہے لیکن اگر آپ بوجہ تکلیف مذکور نہ آسکے تو میں انشاء اللہ تعالیٰ وہاں آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ ضرور کروں گا۔ اب آپ اپنے حالات پر غور فرما کر بواپسی ڈاک مجھے اپنے ارادے سے ضرور مطلع فرما دیں تاکید ہے اور اپنے حالات کیا گذارش کروں نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن سخت تکالیف اندرونی سے آج کل سابقہ پڑا ہوا ہے جس کو میں اگر ہوسکا تو بوقت ملاقات عرض کروں گا۔ مگر یہ حالت نہ تحریر میں آنے کے قابل ہے۔ اور نہ تقریر میں آنے کے۔ جس پر یہ وارد ہیں وہی ان کو سمجھ سکتا ہے دیگر ہرگز نہیں۔ جلد جلد آپ اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہیں والسلام گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور۔ جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۳ $\frac{۹}{۳۵}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ کا علالت اور درد کی حالت میں سفر کرنا ہرگز خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ اور میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ ایسی دردناک حالت میں یہاں تشریف لانے کی

زحمت گوارہ فرماویں۔ لہٰذا میں ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ میں ۲۶ ۹/۳۵ کو بروز
جمعرات آئندہ یہاں سے بارہ بجے دن کے بعد روانہ ہو کر ۲ ۱/۲ بجے والی
گاڑی پر سوار ہو کر جالندھر اسٹیشن پر پہنچ کر بعد چار بجے بمبئی ایکسپریس پر سوار
ہو کر ۹ ۱/۲ بجے رات کے قریب آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ شرف اندوز
ملازمت ہو جاؤں۔ مگر بدیں شرط کہ آپ اُس روز میرے استقبال کے لئے لاہور
تشریف لانے کا ہرگز ارادہ نہ فرماویں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو یہ بات بالکل
یقین کریں کہ میں لاہور اسٹیشن پر آپ کو مل کر بالضرور واپس آ جاؤنگا۔ گوجرانوالہ
ہرگز نہیں جاؤنگا۔ البتہ آپ عزیز نصر اللہ صاحب کو گوجرانوالہ اسٹیشن پر میرے
آنے کی وقت ضرور ارسال فرماویں۔ مگر وہاں بھی خود نہ آویں تاکہ عزیز مجھے
سہولت سے گاڑی سے اتار کر آپ کی خدمت میں گھر لے جاوے۔ اس کی
نسبت تاکید اور مزید تاکید ہے۔

میں کیا گذارش کروں فی الواقعہ ضعف عمر اور کچھ ناسازگی طبیعت مجھ
سے سفر کو دور رکھنے کی سخت درپے ہے اور میرا سفر ہرگز تکلیف سے خالی نہیں
ہے۔ مگر واللہ آنعزیز کی تکلیف مرض کا خیال مجھے ہر وقت ستاتا ہے جس سے
میں سفر کی جرأت کرتا ہوں۔ نیز میرے کان اب تقریباً بالکل بہرے ہو گئے ہیں
طرفہ یہ کہ اُن کو ڈاکٹر سے صاف کرائے ایک ہفتہ ہؤا ہے۔ اب جلد جلد کانوں
میں رطوبت اُترنے لگ گئی ہے اور اب میں بولا ہونے سے بقول ملاں بہشتی

ہوں۔ خدا کرے کہ آپ خیریت سے ہوں۔ باقی بوقت ملاقات۔ والسلام۔
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ $\frac{1}{25}$ ۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں بالکل بصد خرابی و تکالیف چار بجے بعد دوپہر گھر پہنچ گیا۔ کیونکہ اول تو جالندھر اسٹیشن پر سردار صاحب اور اُن کے ذریات میں سے کوئی نہ آیا۔ جوں توں کرکے تکلیف سے گاڑی بدلی اور پھگواڑہ آیا۔ اور آکر اسٹیشن ماسٹر لمبی داڑھی والے سے تانگہ کی نسبت دریافت کیا تو اُس نے جواب دیا کہ مجھے ابھی خط پہنچا ہے جس کی نسبت میرا یقین ہے کہ اُس نے جھوٹ بولا۔ البتہ چھوٹے اسٹیشن ماسٹر ہندو نے میری مدد کی اور تانگہ اڈہ سے منگوا کر دیا۔ مگر افسوس ہے کہ ریت کی وجہ سے چل نہ سکا اور گھوڑے نے چلنے سے جواب دے دیا۔ پھر واپس اسٹیشن میں آیا اور چھوٹے اسٹیشن ماسٹر نے اور تانگہ منگوا کر دیا۔ اِس کے علاوہ میں نے ایک اور مزدور تانگہ دھکیلنے کے لئے ہمراہ لیا، تو بصد خرابی چار بجے کے بعد یہاں پہنچا اور اللہ کا شکر کیا کیونکہ طویل عذاب کا

سلسلہ ختم ہوا۔ الحمدللہ کہ اب آرام سے ہوں۔ بحالات تکالیف مذکور ارادہ پختہ ہے کہ اب میں کبھی ارادہ سفر نہیں کروں گا از آنکہ اب جسم اس قابل ہرگز نہیں رہا کہ کوئی سفر اختیار کیا جاوے آئندہ میں اپنا بہواخواہ اُس کو خیال کرونگا جو مجھے ہیچ قسم تکالیف نہ دے۔

امید ہے انشاءاللہ تعالےٰ میرے نیاز نامہ ہذا کے شرف اندوز ملازمت ہونے کے وقت آپ معہ احباب برادری عزیز نصراللہ صاحب کی رسم سعید نکاح خوانی کے لئے عزیز کی سسرال کے گھر جانے کو تیار ہونگے۔ گو ظاہر بین چشم مجھے اُس وقت آپ کے ہمرکاب دیکھ نہیں سکیگی مگر میں اپنے کہنہ اور فرسودہ جسم کو چھوڑ کر ضرور اس وقت آپ کے ہمراہ ہونگا۔ اور اپنی چشم باطن سے بہ تمام نظارہ مبارک دیکھتا ہونگا اور تکمیل نکاح پر آپ کو کسی اور زبان سے مبارکباد کہتا ہوں گا۔ البتہ نکاح کی مبارک رسم تک آپ کے ضرور ہمراہ ہونگا مگر آپ کے کھانے سے پہلے اور بعد تکمیل مذکور واپس ہونگا۔ جسمانی زبان سے میں بذریعہ نیاز نامہ ہذا مبارک پیش کرتا ہوں۔ مگر دوسری اندرونی زبان سے تکمیل تقریب سعید پر عرض کرونگا۔ یہ بات دیگر ہے کہ آپ اُس وقت کی مصروفیت سے اُس کو سن سکیں یا نہ۔ مگر میں امید کرتا ہوں کہ آپ تکمیل رسم مذکور پر مجھے جملہ حالات سے مطلع فرماوینگے والسلام

گھر میں امداد عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۱۴ ۱/۴۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں اس وقت اچھا ہوں تاہم بقایا نزلہ سے خالی نہیں ہوں۔ اب موسم سرما آگیا ہے اور اسی طرح شکایت نزلہ مجھ پر مبتلا رہے گی۔ چار باید ساختن ناچار باید ساختن۔ مجھے والا نامہ مذکور سے یہ پڑھ کر کہ آپ کو تاہنوز شکایت درد باقی ہے بہت فکر پیدا ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس سے کلی آرام عطا فرما دے آمین۔ ثم آمین۔ بہتر ہو اگر آپ سردار صاحب سے خط و کتابت کرنے کے بعد جالندھر جا کر ماہر جراح سے عرق النسا کا خون نکلوا لیویں کیونکہ وہ اس سے آرام کا ہونا وثوق سے فرماتے تھے۔ بی بی صاحبہ کے نزلہ کا بھی مجھے فکر ہے۔ اللہ ان کو آرام دیوے۔ آپ میری طرف سے عیادت فرماویں۔ اور اُن کے حالات سے مطلع فرماویں۔ مشکور ہونگا۔

امید ہے آپ اپنی سابقہ کمی کو پورا کرنے کی بجہد تمام سعی فرماتے ہونگے تاہم نتیجہ سے مطلع فرماویں۔ میں بھی سعی مذکور سے فارغ نہیں ہوں۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۲ ۱/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! چند روز ہوئے ہیں تو والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا تھا اُس میں سے آپ کے ورد کے بقایا کا حال معلوم ہو کر اب تک افکار مجھے دامن گیر ہیں۔ بواپسی ڈاک حالات سے مطلع فرما دیں۔

امورات مذکور تو مزخرفات زندگی تھے۔ اب آپ اپنی روحانی حالت سے مطلع فرما دیں جو اپنی زندگی کا ماحصل اور نچوڑ ہے۔ واللہ اب تک بہت سے دنیاوی حالتیں آئیں اور گذر گئیں یہ مجھ کر توکل یوماً ہو فی شان سے ہرگز مزید نظر نہیں آئیں۔ جب تک ہم تلوین کو غور سے دیکھتے رہیں گے ان کا عذاب ہم پر نازل ہوتا رہے گا اور یہ تلوین جسم عنصری کے خواص ہیں جو اُن پر زیادہ مؤثر ہیں جو جسم عنصری کے زیادہ گرویدہ اور دلدادہ ہیں۔ مگر جو لوگ اس کو نظر انداز کر کے یار کے ہو گئے تو اُن کو اُن سے چنداں سروکار نہیں ہے۔

اس وقت رات کا ایک بجے کا وقت ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ مجھ سے کیا ہو رہا ہے اور معشوق مجھ سے کیا کیا ناز و انداز کر رہا ہے۔ اول اول تو بہت تجلّیات دکھاتا رہا جو واللہ مجھے لہو اطفال سے مزید معلوم نہ دیتے تھے۔ جب میں اس سے مطمئن نہ ہوا تو ایک ایسا زبردست وار مجھ پر

کیا کہ میں نے چشم غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الواقعہ وہ معشوق میں ہی تو ہوں اور یہ سب تجلیات میری ہی تو ہیں۔ واللہ یہ سب ابتدائی تفرقہ جسم عنصری کے اثرات کا تھا جو اس وقت قطعاً معدوم ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا اب آگے یارائے قلم نہیں کہ کچھ عرض کر سکوں۔ لہٰذا سکوت واجب ہے بس سلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

ہیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۲۷ ۱۰/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپ وسط نومبر سے پہلے تشریف لانے والے ہیں۔ بسم اللہ ضرور تشریف لاویں۔ تاریخ سے مطلع فرماویں۔ ہیڈ لک کیوڑہ گو میرے پاس ایک مہینہ کے لئے کافی ہے مگر بعد ضرورت ہو گی اور آپ پھر جنوری میں تشریف لاوینگے لہٰذا مزید ہو اگر ضرور لیتے آویں۔ اور نیز ڈاکٹر سے کان کی دوائی شیشی میں ضرور لیتے آویں۔ نیز دو جلد قرآن مجید جیسا کہ قبل ازیں عرض کیا ہوا ہے ضرور لیتے آویں۔ نیز جنتری ہائے خورشید عالم دگر وھاری لعل اگر تیار ہوں تو لیتے آویں جو ۱۹۳۶ء کی ہوں۔ والسلام

گھر میں دعزیزان ــــــــ کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱/۵/۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون۔ کل عین جالندھر سے واپسی پہ مجھے والا نامہ آنعزیز پہنچا۔ شکریہ ہے۔ واللہ والا نامہ مذکور کو پڑھ کر میرے اضطراب خاطر اور پریشانی کی حد نہیں رہی۔ از آنکہ آپ ہر دو عزیزان کی صحت خراب اور فکر افزا ہے آپ کی دنیاوی ذمہ داریاں جو تاہنوز ادھوری ہیں مکمل نہیں ہونے پائیں تو میں تکمیل منزل فقر جو اب قریب تر ہے موجودہ حالت میں مکمل ہونا کیسے اُمید کروں جب آپ صحت کھو بیٹھیں گے۔ للّٰہ آپ بازیافت صحت کی نسبت سعی بلیغ فرمادیں اور میرے خیال میں اس کا حاصل ہونا انشاء اللہ تعالےٰ اس وقت چنداں دشوار ہرگز نہیں ہے۔ آپ کسی قابل ڈاکٹر یا حکیم کی طرف رجوع فرمادیں۔ درد موجودہ تو ایسی نہیں ہے کہ اس سے کلی آرام نہ ہو دیگر اور آپ کے شکایت جسمانی کا مجھے علم نہیں ہے اور نہ آپ نے اس کی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ مگر یہ درد ہرگز ایسی نہیں ہے کہ اس سے کلی آرام نہ ہوسکے۔ ہیچ قسم تفکرات

بی بی صاحبہ کی نسبت ہیں! ور انشاءاللہ تعالےٰ علاج سے ان کو بھی اللہ آرام اور شفا عطا فرما دینگے۔ مگر زیادہ فکر یہ ہے کہ آپ بددل اور ہمت میں اس وقت بہت کم معلوم ہوتے ہیں جو علامت بد ہے۔ میں جہاں تک دیکھتا ہوں آپ ایسے کسی مرض میں مبتلا نہیں ہیں جس سے شفا نہ ہو انشاءاللہ آرام کلی ہونے والا ہے۔ لیکن جب آپ ہمت کریں اور تن دہی سے علاج فرماویں میرے معروضات مذکور کی نسبت آپ اپنی رائے اور عزم تحریر فرماویں کہ کیا ہے واللہ آپ کے فکر افزا والا نامہ نے میری کمر توڑ دی ہے۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ اور کوئی شخص اب تک مجھے ایسا دستیاب نہیں ہو سکا اور نہ دستیاب ہونے کی مجھے امید ہے کہ جس کو میں یہ ودیعت الٰہی سپرد کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو سکوں۔ واللہ سخت قحط الرجال ہے۔ آپ کی عدم کامیابی میں میری ناکامی عیاں ہے۔ اس پر آپ میری پریشانی کا اندازہ فرما سکتے ہیں کہ باوجود آپ کی کم فرصتی اور کم محنت کے میں نے یہ ودیعت آپ کے سپرد کرنے میں اب تک کس محنت اور جد وجہد سے کام لیا ورنہ ہمیشہ سے فقرا نے اگر یہ دولت کسی کو دی ہے تو اس کو نیم مردہ جد وجہد سے بنا کر پھر دی ہے اور آپ بلا کسی سعی شاقہ کے گھر بیٹھے حاصل کرتے رہے۔ زیادہ اس پر کیا تحریر کروں آپ غور فرما سکتے ہیں۔ واللہ میں آپ کی نسبت سخت فکر مند ہوں۔ آپ اپنے مزید حالات سے مطلع فرماویں۔

عزیزہ نصر اللہ کے ایک فکر نے مجھے بہت فکر مند کر دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ عزیز کے لئے بلا شبہ ملازمت تو مہیا ہو جاوے گی مگر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ عزیزہ کا ڈاکٹری معائنہ ہو گا۔ تو مجھے فکر ہے کہ عزیزہ کے مرض انتخاب اور ملازمت کے عدا نخواستہ مانع نہ ہو جاوے۔ اس مرحلہ کی نسبت آپنے کیا تدبیر اختیار کی ہے یا کرو گے۔ کمزوری اور درد کی حالت میں خواہ خفیف، ہو آپ کا بھوگپور سے یہاں تک آنا دشوار معلوم ہوتا ہے اور احتمال ازدیاد درد کا ہے جیسا آپ تحریر فرماویں میں انتظام کروں نیز تاریخ اور وقت بھوگپور پہنچنے سے مطلع فرماویں۔ اب ہاتھ تھک گیا لکھا نہیں جاتا۔ لہٰذا سلام گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چندڑیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۵ ۱۱/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے الحمد للہ کہ آپ نے وعدہ تشریف آوری معہ جناب بی بی صاحبہ تاریخ ۱۰ ماہ حال تحریر فرما کر مشکور فرمایا ہے۔ میں پھر تو

خوشا وقتے و خرم روزگارے

کہ یارے برخورد از وصل یارے

کا سماں ضرور بندھ جائے گا۔ بسم اللہ آپ ہر دو عزیز تشریف لاویں اور ضرور لاویں۔ بیاید و اب چند دن مصائبِ زندگی اور فراقِ یار کے باقی رہ گئے ہیں۔ بس پھر تو نہ یار یار رہے گا اور نہ ہم ہم رہیں گے۔ تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔ یہ نعمت تو گو اب بھی بوجہ اتم حاصل ہے۔ لیکن نابینا کو لعنتِ جسم عنصری مغالطہ میں ڈالتی ہے۔ پھر نابینا معدوم اور وصل کی مینا کاریاں معلوم۔ چلو اب اندیشہ کیا اور فکر ہجر کیا۔ واللہ اس کو تو فقیر نے ذبح کر دیا اور معدوم و نابود کر دیا ہوا ہے۔ سبحان اللہ کیا تھے اور کیا بن گئے۔ ہنیں کیا نظر عوام کو دیکھا ہے اور کیا نظر خاص سے دیکھے گئے گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔ واللہ جو حشر کے بعد کا وعدہ تھا وہ اب تمام و کمال یہاں حاصل ہے۔ مولانا کا یہ شعر عین اپنا حال ہے۔

تو قیامت شو قیامت را ببیں

دیدنِ ہر چیز را شرط است ایں

انشاء اللہ تعالےٰ بتاریخ مذکور ۱۲ دن کی گاڑی پر دو کہار معہ ڈولی اور دو آدمی بستا وغیرہ اُٹھانے کے لئے اور ایک اصیل اور غریب مزاج گھوڑی آپ کی سواری کے لئے بھوگیپور اسٹیشن پر آپ کا انتظار کرتے ہوئے موجود

ہونگے۔ آئندہ جو یار کو منظور۔ کان کی دوائی اور نسخہ ضرور لیتے آویں مجھے
اُس سے بہت آرام ہے۔ اُس کو اکثر روزانہ استعمال کرتا ہوں اور تاہنوز
کان میں کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر نے جالندھر کانوں کا معائنہ
کیا اور بتلایا کہ یہ بالکل صاف ہیں اور جو سُرخی ان میں موجود تھی وہ بھی معدوم
ہے۔ آپ ڈاکٹر سے میرا سلام کہہ دیویں۔ اور میرا شکریہ بیان کر دیویں۔
اور دریافت فرماویں کہ دوائی مذکور کب تک استعمال کرتا رہوں۔
امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲۷ ۱۱/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم
سلام مسنون! آنعزیز کے چند محبت نامے موصول ہوئے جن کا شکریہ
ہے۔ مگر میں اپنی علالت کی وجہ سے جواب میں نیاز نامہ گذارش نہیں کر سکا
کیونکہ آپ کے تشریف لے جانے کے چند روز بعد میرے زانوئے راست میں
ورم ہو کر درد شدید پیدا ہو گیا جس سے ٹانگ خم نہیں کھاتی تھی اور بیٹھا نہیں

جاتا تھا۔ لہٰذا تحریر کرنا میری طاقت سے بیرون تھا۔ تاہنوز گو پہلے سے اب آرام ہے مگر بیٹھ کر اب تحریر کرنا ہرگز مصیبت سے خالی نہیں ہے اس وقت بیٹھ کر نیاز نامہ ہذا تحریر کر رہا ہوں۔ مگر شدید تکلیف سے۔ لہٰذا آپ سابقہ توقف جو بوجہ مجبوری سرزد ہوا ہے۔ معاف فرما دینگے۔ اب تو میرا جسم جو وظیفہ پیری وصد عجیب شب و روز رٹ رہا ہے۔ تاہم شکر اور بہت شکر ہے اب میں اختصار سے معروضات گذارش کرتا ہوں۔ آپ ضرور اپنے ارادوں میں ثابت قدم رہیں۔ اب میں بوجہ درد زانو مزید تحریر نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ختم کرتا ہوں البتہ آپ کے اور عزیز کے حالات کی آپ ہر دو کو مبارک باد عرض کرتا ہوں۔ ابھی آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا والسلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱ $\frac{۱۲}{۳۵}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میرا زانو تاہنوز کسی قدر متورم ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالےٰ رفتہ رفتہ آرام ہو جاویگا ——— دو تین روز کے بعد میرا ارادہ مسہل کرنے کا ہے۔ پھر کلی آرام کی

اُمید ہے مگر سچ یہ ہے کہ عمرِ پیری مصائب کا گھر ہے گوناگوں کمزوریوں اور تکالیف کے لشکر ضعیفی میں انسان پر دھاوا بولتے اور پامال کرتے ہیں۔ اچھا شکر ہے مگر طبیعت سخت بے مزہ ہے۔ آپ نے قالین مصلّٰی کے پشاور سے میرے لئے منگوانے کی زحمت گوارہ فرمائی جس کا بہت بہت شکریہ ہے۔ مگر واقعہ میں اس کی ضرورت نہ تھی کیونکہ میں تو ایک زمیندار اور دیہاتی ہوں اور اسی کے حسب میری زندگی ہے مگر آپ مجھے نازک اور زیادہ آرام طلب بنا رہے ہیں۔ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ یہ آپ کی محبت کے کرشمے ہیں جو آپ مجھ ناچیز پر از روئے کرم فرماتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو آپ کے عزائم میں کامیاب فرماوے اور دارین میں خوش رکھے آمین۔ عرض ہے کہ میرے اندر کی چوکی کی پیمائش حسب ذیل ہے۔ طول ۵ فٹ عرض ۳ فٹ اندریں حالت قالین جو آپ عطا فرمانا چاہتے ہیں۔ چوکی کے لئے موزوں تر ہے۔ لہٰذا آپ یہ ہرگز واپس نہ فرماویں۔ اس سے موزوں تر اور نہیں ہو سکتا۔

عزیزانِ من! اب وقت قریب آگیا ہے کہ آپ اپنی منزل مقصود پہ قیام پذیر ہوں یاد رہے کہ یہ مقام جہاں آپ دنیاوی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ واللہ محض خواب ہے اس سے واپسی بیداری ہے جو عوام کو مرنے پر اور فقیر کو مراقبہ پہ مل جایا کرتی ہے اس کو کبھی زبانی وضاحت سے گذارش کرونگا قلم بند کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ مجھ سے مزید تحریر نہیں ہو سکتا۔ سخت

لاچاری ہے ورنہ مزید معروضات گذارش کرتا لہٰذا اسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸ $\frac{12}{35}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں اپنی طبیعت کے حالات آپ سے کیا عرض کروں ناگفتہ بہ ہیں۔ سردی کی شدّت سے درد زانو تو تکلیف دہ تھی ہی۔ اب مزید برآں تنفس شب کے آخیری حصّہ میں شروع ہوگیا ہے جس سے گوناگوں تکالیف ہیں۔ طرفہ یہ ہے کہ نہ کوئی غمخوار ہے اور نہ علاج ہے۔ اس پر میں زیادہ گذارش سوء ادب سمجھ کر خاموشی اختیار کرتا ہوں۔ لیکن آپ براہ مہربانی میری حالتِ مذکورہ کو زیادہ تکلیف دہ خیال نہ فرماویں۔ یہ وہی ہے جو ہمیشہ سرما میں ہوا کرتی ہے۔ البتہ زیادہ شکایت یہ ہے کہ اب میں روز افزوں کمزور ہو رہا ہوں۔ اسی وجہ سے تکلیف روز افزوں ہے۔ اب اکثر دل میں اپنی رحلت کی امنگ پیدا ہوتی رہتی ہے تاکہ ان تکالیف سے نجات حاصل ہوسکے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام۔

بیگم پور جنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۵ ۲۶/۱ ۔ بوقت ۱۰ بجے شب

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آنعزیز کے دو تین والا نامے پہنچے مگر کمزوری اور جسمانی افسردگی نے مجھے تحریر جواب کی جسارت نہ پیدا ہونے دی۔ لیکن اس وقت جو دس بجے کی پرواز کے بعد واپسی ہوئی تو گرمی عشق سے اپنی طاقت بحال پاکر میں تحریر نیاز نامہ ہذا کی جرأت عود شدہ پاکر چند معروضات عرض کرنے لگا ہوں۔ مگر ڈرتا ہوں کہ تاہنوز زنگ عالم بالا اپنے سر پر مسلط ہے۔ میں یہاں کی باتیں کیسے گذارش کر سکوں گا۔ سب سے اول تو میں یہ شکایت عرض کرتا ہوں جس نے مجھ پر سخت اور شدید تسلط کیا ہوا ہے کہ مجھے یہاں کیوں واپس کیا جاتا ہے اور جنت سے بدر کر کے مجھے جہنم میں کیوں ڈالا جاتا ہے اور میری خواب مجھ پر کیوں مسلط کی جاتی ہے۔ اس کا رونا واللہ میرے لئے چھوٹا رونا نہیں ہے بلکہ بے پایاں ہے جس کا تاہنوز انجام نظر نہیں آتا۔ خدا جانے وہ مبارک وقت کون اور کب ہوگا۔ جب واپسی کے جہنم کا طوق اپنے گلے سے اتریگا چند منٹ ہوئے ہیں تو میں شہنشاہ تھا۔ نہیں شہنشاہوں کا فرماں رواں تھا کیوں اب میں منڈاس کے سرزمین پر بیٹھا ہوا ہوں کس کو کوسوں واللہ اپنی حالت شہنشاہی پیدا کرنے والا میں خود ہوں۔ اور واپس ناکارہ بھی میں خود بنتا

ہوں۔ بہر حال یہ میری اپنی پیدا کردہ حالتیں ہیں۔ میں ہر حالت میں اپنے آپ
کو اپنی حالت کا تنومند پاتا ہوں۔ اس پر میں زیادہ کیا گذارش کروں۔ اگر میں
کسی طرز سے حالت مذکور آپ سے عرض کرنے لگوں تو وہ باتیں بے سرو پا
اور بے ربط ہونگی مگر اُن کا انجام نہیں ہے لہٰذا بہ جبر عالم مذکور کے اثرات
اپنے سے اتار کر دیگر معروضات گذارش کرتا ہوں۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۸/۱/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم
سلام مسنون! کل کی ڈاک سے مجھے ڈپٹی کمشنر جالندھر کا دعوت نامہ
پہنچا ہے جس میں وہ مجھے ۱۵ لغایت ۱۷ ماہ حال کے لئے اپنے پسر کی شادی
پر دعوت دیتے ہیں۔ میرا ارادہ پختہ ہے کہ میں ۱۵ کو ۹ بجے کی سہرہ بندی کے
بعد یہاں اپنے گھر واپس آجاؤں۔ گو وہ قبل ازیں مجھے برات کے ہمراہ لائلپور
جانے کے لئے بہت تاکید سے کہتے تھے۔ مگر میں شدت سردی اور اپنی طبیعت
کی خرابی کا عذر کر کے برات کے ہمراہ جانے سے انکار کرتا رہا تھا جس پر وہ

اُس وقت تو مان گئے تھے اور امید ہے اب بھی مان جاویں گے تاہم احتیاطاً عرض ہے کہ اگر آپ ۷ کے بعد یہاں تشریف لانے کا عزم فرماویں تو احسن ہے۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔ جیسا ارشاد ہو میں تعمیل کے لئے تیار ہوں۔

چونکہ آپ تشریف لانے والے ہیں لہٰذا میں مزید معروضات حصولِ نیاز کے وقت پر چھوڑتا ہوں والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دُعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۳۶ ۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں پرسوں جالندھر گیا اور کل رلئے ارجنداس صاحب کے پسر کی شمولیت سہرہ بندی سے فارغ ہو کر گھر واپس آ گیا۔ اب آپ کے انتظار میں ہوں۔ آپ براہِ مہربانی اپنے سابقہ وعدہ پر جو ۲۲ ماہ حال تشریف تشریف آوری کے لئے تحریر فرمایا تھا تشریف لے آویں۔ لیکن بواپسی ڈاک مطلع فرماویں کہ کیا آپ وعدہ مذکورہ پر پابند ہیں یا اس میں کچھ تغیر تبدل فرمانے والے ہیں۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲/۳۶ ۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم ۔

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز نثرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ خان بہادر صاحب آپ کی سعی بلیغہ سے اور نیز آپ جس قدر مجھ پر الطاف واکرام فرماتے ہیں واللہ میں ان کا ہرگز مستحق نہیں ہوں۔ یہ آپ صاحبان کی مہربانیاں نہیں تو اور کیا ہے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم آپ صاحبان کو مزید در مزید جزائے خیر عطا فرمادے۔ آمین۔

عزیز من! واللہ زائد از دو ہفتہ کا عرصہ ہوا ہے کہ میں ہر وقت عجیب حالت میں ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جو حالت صبر اور حالت روحانی اللہ نے نیازمند کو عطا فرمائی۔ اس کا شکریہ تو میں کیا کر سکتا تھا البتہ جیسا مجھ سے ہو سکا۔ اسی طرح پر کیا کہ مقراض لا سے اپنے آپ کو کاٹ کر اور نابود کر کے میں بار میں اوغام اور نابود ہو گیا ہوں۔ واللہ مدت سے میری حالت روز افزوں ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ یہاں خراب آباد دنیا میں رہنے کا خراج پہلے سے زیادہ اب ناہنجار اور بے فائدہ تفکرات سے لیا جاتا ہے یہ کیوں ہے۔ میں تو اس سے یہی خیال کرتا ہوں کہ اس میں یہ راز مستتر ہے کہ بار موت ہلکا ہو جائے۔ جو بالکل ہو رہا ہے کہ ان امورات سے اپنا دل دنیا اور

اس کی محبتوں سے محض قطعی خالی ہو کر اس نہج سے رحلت کروں کہ اس سے گریز کرنا اپنی کمال خوشی کا موجب ہو اور کوئی دنیاوی وابستگی اپنی خوشی مذکورہ کے اوچاٹ کرنے والی نہ پیدا ہو سکے۔ میں سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ میری حالت کے لوگ متعدد گذرے ہیں جن کا شمار انگلیوں پر ہو سکتا ہے۔ مگر وہ اخیر ایام میں فارغ البال گذرے معلوم ہوتے ہیں جب میں اُن کو مل کر مقابلہ حالت کرتا ہوں۔ تو مجھ سے باوجود یہاں سے علیحدگی کے ترجیح یافتہ یا سبقت ربودہ ہرگز نہیں پائے جاتے۔ بلکہ بعض حالات کے لئے سبق آموز نظر آتے ہیں۔ گو یہ الفاظ مختصر بہ حالت عزم اندور تسلی بخش تو ضرور ہے لیکن واللہ میری حالت کے لحاظ سے بہت تکلیف دہ ہے اور اب مجھ میں اس کی برداشت کی تواں نہیں ہی اور سخت ملتجی ہوں کہ اس سے نجات مل جاوے۔ میرا خیال ہے کہ آپ میرے معروضات مذکورہ کو معمولی اور سرسری خیال فرماتے ہوئے ان کی اہمیت اور میری ضرورت نظرانداز فرما دیویں گے۔ اور تدابیر رفع تکلیف پر غور نہ فرماوینگے مگر میں آپ سے بصد آرزو ملتجی ہوں کہ آپ ان پر غور فرما کر میری نجات از دنیا و مافیہا کی راہ نکال کر مجھے مطلع فرما دیں گے۔ واللہ باللہ میں اپنی علو پرواز اور پھر مذلت آمیز افتادگی از تفکرات کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں۔ اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ آپ ذرا غور فرماویں کہ کہاں میں اور کہاں یہ مردود تفکرات۔ یہ تلاطم کیوں ہے۔ محض اس لئے کہ یہاں سے

مکمل ادچاٹ حاصل ہو۔ تاہم میں کوشاں ہوں کہ چونکہ اب دنیا اپنے دل پر
بوجہ اتم سرد محسوس ہو چکی ہے۔ میں بقایا زندگی دنیاوی میں بذریعہ پرواز روحانی
اپنا مستقل مقام ایسی سے اُس جگہ کو بنالوں جہاں مجھے بعد موت قیام دائمی
اور سکونت اختیار کرنی ہے اور میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر ہیچ
قسم تفکرات سے مجھے نجات ہو تو میں ہمیشہ بمقام مذکور قیام پذیر رہوں۔
میں اُس کا تجربہ اور عمل شب و روز بڑے شد و مد سے کر رہا ہوں۔ اور اس میں
بہت کامیاب ہوں۔ حتیٰ کہ اکثر رفتگان کے لئے ایک حیرت انگیز مثال
ہوں۔ القصہ بتقاضائے مذکور میں بہت چاہتا ہوں کہ کلی فراغت حاصل
ہو تاکہ زندگان دنیاوی میں رہ کر مقبجان بارگاہ کا کام کروں۔ اور مجھے وہاں
سے تقاضہ بھی یہی ہو رہا ہے لہٰذا آپ اپنی رائے سے بہت جلد مطلع فرماویں
کہ میں حصول مذکور کے لئے کیا تدبیر اختیار کروں تاکید ہے مجھے چار روز
سے بخار تھا اب آرام ہے۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲/۲۶ ۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ برسبب

اول مجھے آنعزیز کے درد کا فکر ہے۔ جس کی نسبت دعا ہے کہ آنعزیز کو اللہ

جلد شفا اور آرام عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

آپ اس کا مزید فکر نہ فرماویں۔ انشاء اللہ تعالےٰ آرام ہونے والا ہے

دوم عزیز نصراللہ کی علالت نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔ ہم اس سے کیا کیا

توقعات کرتے ہیں۔ اور کیا ظہور پذیر ہوتا ہے۔ واللہ عزیز کے فکر مذکور نے

مجھے عجیب افکار اور اضطراب میں مبتلا کر رکھا ہے اور اس کا مداوا تا ہنوز

نظر نہیں آیا۔ مگر امید ہے کہ اللہ شفا بخشیں گے۔ آمین۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۸ ۲/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامجات آنعزیز شرفِ صدور لاتے رہے۔ جن کا شکریہ ہے۔ لیکن میں بیماری اور کمزوری کے سبب جواب عرض کرنے سے معذور تھا۔ اور تاہنوز آرام کلی نہیں ہے۔ بہت دن ہوئے جب سے میں زکام۔ بخار سے بیمار چلا آتا ہوں۔ اُمید ہے آپ توقف ترسیل نیاز نامہ معاف فرما دینگے۔

آپ کے والا نامجات سے آپ کی تکالیف درد وغیرہ دیکھ کر واللہ دل اور جگر شق ہو رہا ہے۔ مگر میں ناکارہ کیا کرسکتا ہوں۔ بجز اس کے کہ اُن کے افکار کی آگ میں جلوں۔ اِس کے علاوہ عزیز نصر اللہ صاحب کی بیماری اور بیکاری نے مجھ میں حیرت انگیز تلاطم برپا کر رکھا ہے۔ کروں تو کیا کروں۔ اگر کسی معاملہ کو لے کر بیٹھتا ہوں تو حیرت کمزوری نے گرفت آستینم کہ قم۔ چونکہ آپ درد کی وجہ سے تشریف لانے سے معذور ہیں۔ میں نے بارہا ارادہ کیا کہ میں خود خدمت والا میں حاضر ہو جاؤں۔ لیکن علالت اور کمزوری روزمرہ مانع ہے۔ یہاں بارشوں کا سلسلہ تین ہفتوں سے بزور شروع ہے۔ چنانچہ رات بیشمار بارش پڑی اور اب تک ابر محیط اور مزید تقاطر جاری

ہے جس سے میری علالت روز افزوں ہو رہی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالےٰ آرام ہو جائے گا۔ لیکن میرا دل بصد بیتابی عالم ثانی کے لئے لپکتا ہے۔ اور اکثر وہاں رہنے کا عادی ہو گیا ہے! اندریں حالات کیا آپ عزم نہیں فرما سکتے۔ کہ آپ یہاں تشریف لاویں اور چند روز میرے پاس تشریف رکھیں پھر دیکھا جاوے گا کہ درد کی نسبت ذات الٰہی کیا ظہور فرماتے ہیں! ارادہ سے مطلع فرماویں۔ عزیز نصر اللہ کے معاملہ کی نسبت میں تردد اور فکر میں ہوں۔

خدا کرے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں والسلام۔

گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳/۳۶ ھ

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ تشکریہ ہے۔ آپ نے تشریف آوری کا عزم تحریر فرمالیا ہے۔ بسم اللہ تشریف لے آویں۔ سخت منتظر ہوں مگر تاریخ اور وقت سے مطلع فرماویں تاکہ بروقت

آدمی تو بنا کو لانے والے اسٹیشن پر آپ کے انتظار میں موجود ہوں۔ واقعی اب ہیڈ کک کیور خاتمہ پر ہے۔ ضرور بنوا کر لیتے آویں۔ میری جسمانی حالت آج کل عجیب وغریب ہو رہی ہے۔ علاوہ شکایاتِ سابقہ کے اب جدید شکایات مجھے یہ پیدا ہو گئی ہے کہ بعض دن کو کھانا کھانے کے بعد قے ہو کر سب کھانا نکل جاتا ہے۔ سابقہ شکایات بدستور ہیں۔ اب کمزوری روز افزوں ہے۔ یہ مرحلہ بھی عجیب وغریب ہے اللہ کا شکر ہے۔ یہ علامات وصل یار کے قرب کی ہیں۔ واللہ اس حالت وصل کے لئے اب تو چھاتی پر سانپ لوٹ جاتا ہے۔ سخت آرزو سے التجا ہے کہ اللہ وہ وقت جلد تر لا دے۔ آمین ثم آمین

میں آپ کے افکار سے ہرگز فارغ نہیں ہوں۔ چونکہ آپ عنقریب تشریف لانے والے ہیں لہذا اس پر مزید تحریر کی ضرورت نہیں بالمشافہ مفصل مکالمات ہونگے۔

آج عید الضحےٰ ہے۔ بارشیں یہاں خوب ہو چکی ہیں اور مردہ فصل ربیعہ اللہ نے زندہ کر دی۔ زمینداروں کی جان میں اب جان آگئی ہے۔ ورنہ مایوسی کی افسردگی سے قریب المرگ تھے۔

دل میں تو بہت سا مصالح تحریر کے لئے موجود ہے مگر اس کو بالمشافہ عرض کرنے کے لئے تا ہنوز باقی رکھتا ہوں والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳ ۳/۴۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے مفصل حالات سے بواپسی ڈاک مجھے ضرور مطلع فرماویں۔ بہت مشکور ہونگا۔ واللہ مجھے آپ ہر سہ عزیزان کے فکر نے حمیدہ کر رکھا ہے۔ میں اور اپنے حالات آپ سے کیا گذارش کروں واللہ عجیب غریب اور ملاں کے نزدیک خالص کافرانہ ہیں۔ مگر کیا کروں ہرگز بر اپنے اختیار سے نہیں ہیں۔ آنچہ اوستاد ازل گفت بگو میگویم۔ واللہ جیسا ایک زاہد و عابد مصروف بعبادت الٰہی نظر آتا ہے۔ اُسی طرح سے فاسق و فاجر تعمیل حکم الٰہی پر کاربند ہونے سے عبادت کرتا دکھائی دیتا ہے چونکہ ہر وقت اور ہر لحظ ذات الٰہی کے بجز اپنی نظر میں کچھ نظر نہیں آتا۔ لہٰذا میں اپنے زبردست مشاہدہ کے خلاف کیسے کاربند ہو سکوں۔ طرفہ یہ ہے کہ مشاہدہ کے دیکھنے والا بھی وہ خود ہے تو اُس کو غلط کون قرار دے سکے میں گو حیرت میں بعض وقت آجاتا ہوں۔ مگر مدت سے سب حیرت نابود ہو چکی ہے۔ یہ بھی خامی تھی جو دفع ہوگئی۔ اب تو واللہ باللہ صرف وجود واحد کے بجز اور کچھ نہیں سوجھتا اور نظر آتا موت اور حیات ایک ہیں۔ اور یہ میری مرضی کے پہلو ہیں جن کو بدلتا ہوں۔ اول اور آخر ظاہر اور باطن میں ہی تو ہوں۔ میرے سوائے

نہ کوئی تھا اور نہ کوئی آیا۔ اِس سے آگے آپ سے کیا عرض کروں۔ البتہ اپنے
دل کی غلو محبت سے جو آپ ہر دو عزیزان سے ہے بہ بانگِ دہل کہتا ہوں۔
کہ میں خود تو بموت مذکور مر گیا ہوں۔ مگر آپ کو مار کر چھوڑوں گا اور کبھی زندہ
نہیں چھوڑوں گا۔ دیکھو عنقریب کیا ہوتا ہے۔ والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲۹ ۳/۴۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
دیگر حالات کیا عرض کروں۔ واللہ اب تو یہ دنیاوی زندگی سخت ناگوار اور
دشوار گذار معلوم ہوتی ہے۔ اور اب دل اور جان سخت متمنی پاتا ہوں کہ جہاں تک
ہو سکے یہاں سے جلد کوچ کروں اور آئے دن کے مصائب فراق سے نجات
حاصل کروں۔ حالت اور مضمون مذکور سے میرا دل لبریز ہے مگر اس کی تحریر یہ
شکایت سے کیا بنتا ہے۔ تا وقتیکہ گوہر مقصود حاصل نہ ہو۔ آپ اور عزیزہ دل
سے دعا کریں کہ اللہ مجھے اس قفس عنصری سے جلد از جلد نجات دیوے۔ واللہ

میں بہت تنگ ہو رہا ہوں اور ہر وقت کے فراق نے مجھے تباہ کر رکھا ہے
دنیا کی ناگوار اشیاء ہر وقت سد باب ہو رہی ہیں۔ میرا دل تو اُمڈا ہوتا ہے مگر
مصلحتاً خاموشی اختیار کرتا ہوں والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲ ۷/۳۶

پیارے اور بہت پیارے جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ آپ کے
والا نامہ مذکور نے میرا تو دل اور جگر شق کر دیا۔ مگر مطالعہ کے بعد تھوڑی دیر تک
تو اپنی حالت غلامانہ اور خاکسارانہ رہی۔ مگر اس کے بعد آپ کی محبت کے تموج
پر اپنے کسی بحر میں جوش اور سخت تلاطم برپا ہوا جو تا ہنوز شدت سے موجزن
ہے۔ اندریں حالت میں کیا وہ خود اپنے آپ کے رقم طراز ہے کہ آپ اپنی عارضی
تکالیف کی اہمیت اور ان کے افکار کا ذہر یدین نیاز نامہ ہذا دل سے نکال
کر باہر پھینک دیویں۔ انشاء اللہ تعالےٰ جملہ تکالیف رفع ہونے کو ہیں۔ میں
اس پر مزید تفصیل سے عرض کرنا بوجہ شدت تموج مذکور پسند نہیں کرتا اور نہ

تحریر کیا جاتا ہے۔ کون تحریر کرے اور کس کو کرے اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ واحدۃٍ۔ البتہ آپ نیاز نامہ ہذا کے پہنچنے کے بعد کے حالات جملہ احباب کے بہ تفصیل تحریر فرماویں۔ مگر کچھ وقت گذرنے پر۔ زیادہ اس پر عرض کرنا مناسب نہیں ہے۔

اُمید ہے آپ لاہور کے سفر کے مزید حالات سے مطلع فرماویں گے مگر محض لیت ولعل اور گپ شپ سے لبریز ہوں گے۔ اِس وقت تو بڑی بات میرے زیر غور زہرہ بیگم اور نصر اللہ کے حالات ہیں آپ وہ بہ تفصیل تحریر فرماویں لیکن وقت کو مدنظر رکھ کر۔ آپ اپنے آرام مرض کو افاقہ تحریر فرماتے ہیں۔ یقین پیدا کریں کہ یہ مکمل ہے۔ پھر انشاء اللہ یہ مکمل ہے۔ اِس میں انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز تفاوت نہ ہوگی۔ والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا وسلام

بیگم پور چنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۴/۷/۳۶

پیارے مولوی صاحب زاد اللہ مرا نکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ بیں والا نامہ

سے عزیزہ زہرہ بیگم اور عزیزہ نصراللہ کی حالت گو نہ تسلی بخش پڑھ کر خوش ہوا ہوں
آپ نے دیکھا آپ کے یار کا دم۔ دعا اور مشاہدہ کیسا درست ثابت ہوا۔ ابھی
آغاز تھا مزید انجام تشفی بخش ملاحظہ فرماویں اور چند وقت گذرنے پر مزید حالات
تحریر فرما کر مسرور اور مشکور فرماویں تاکید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سب کو آرام رونما
ہونے والے ہیں مگر اشخاص متعلقہ سے آپ میری اور اپنی ضیافت دہنی مقرر کرا
لیویں۔ کیونکہ اہل تجربہ ان لوگوں کو بتلا گئے ہیں کہ مزدور خوش دل کند کار بیش۔
مجھے عزیزان کی حالت سے جلد جلد مطلع فرماتے رہیں۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۴/۱۱/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامجات آنعزیز مشرف صدور لائے۔ شکریہ ہے
میں والانامہ مذکورہ سے یہ پڑھ کر کہ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ اور عزیزہ نصراللہ اب
روبہ صحت ہیں بہت خوش ہوا ہوں اور دعا ہے کہ اللہ رحیم و کریم ہر دو عزیزان

کو صحت اور شفا کامل عطا فرماوے۔ آمین۔ ثم آمین۔ ان کے مزید حالات سے مطلع فرماتے رہیں گے۔ تو میں بہت مشکور رہوں گا۔

پیارے مولوی صاحب! آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا اور مافیہا کیا ہیں۔ خدا کی قسم میں تو ان کو دیکھ دیکھ کر اس قدر بیزار ہو گیا ہوں کہ ایک دم یہاں کا قیام مجھے ہزار سالہ جیل میں رہنا معلوم ہوتا ہے۔ میں کیا عرض کروں۔ اب ہر وقت اور ہر آن طبیعت اس قدر اداس رہتی ہے کہ اس کا بیان میری تحریر اور تقریر سے کہیں افزوں تر ہے۔ اور مشاہدات کیفیات مرکز سے اب یہ خاص حالت پیدا اور مسلط رہتی ہے کہ نیکی تو نیکی ہے مگر لوگ اور ملا جسے گناہ کہتے ہیں وہ بھی نیکی اور عبادت نظر آ رہا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہر نیکی اور بدی کی تاریں مرکز سے نکل کر شہود میں عمل پیرا ہوتی ہیں۔ اور اُن کا درجہ حقیقت یکساں ہے۔ تو میں کس کو اچھا کہوں اور کس کو بُرا کہوں۔ واللہ یہ سب یار کی صفات ہیں۔ میری نظر دوربین کے مشاہدات سے گناہ ثواب نظر آتا ہے اسی پر غالباً اللہ صاحب قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ ان من شئی الا یسبح بحمدہٖ آپ ہی فرمائیں میں اب کس پر کار بند ہوں اور کس سے نفرت کروں۔ اگر میں ایسا ارادہ کروں تو ہرگز نہیں کر سکتا کیونکہ آپ غور کریں کہ جس مقام اور مرکز سے یہ متضاد چیزیں برآمد ہوتی ہیں۔ کیا میں اس سے علیحدہ اور منفرد ہوں واللہ میں تو ایسا ادغام ہوا ہوں کہ ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد کا مفہوم کامل

ہوں۔ اندریں حالات میری مٹی بہت خراب ہو رہی ہے۔ کیونکہ قیدِ عناصر نے مجھے زنجیر بہ پا کر رکھا ہے۔ آپ سچ اور بالکل سچ خیال فرماویں کہ دنیا جہان میں میرے جیسا تکالیف اور دشواریوں میں اس وقت ہرگز کوئی نہیں ہے بخدا اب تو بات کرنی بھی میرے لئے مشکل ترین اور دشوار ترین کام ہے۔ واللہ اب عبادت جس میں تمام عمر تباہ کی ایک فعل عبث ہی نہیں بلکہ گناہ عظیم معلوم ہوتا ہے۔ اب آپ انصاف فرمائیں کہ بحالاتِ مذکورہ مجھے عالم شہود میں رکھنا اور رہنا کیا ظلم عظیم نہیں ہے۔ اندریں حالات اُداس اور سخت اُداس ہوں کیونکہ اپنی جگہ اور ملک اور ہے اور محبوس اور جگہ ہوں۔ جاتا ہوں اور کوئی مجھے کچھ وقت کے بعد پھر واپس کر دیتا ہے۔ بتاؤ میں اب کیا کروں کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کونسی تدبیر اختیار کروں جس سے اِس جہنم سے مجھے نجات ملے۔ کیا آپ کوئی تدبیر فرما سکتے ہیں۔ جو مجھے مفید ہو والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۲ ۴/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں حیران ہوں کہ چند روز ہوئے تو آپ نے اپنے یہاں کی تشریف آوری کا وعدہ تحریر فرماتے ہوئے لکھا تھا کہ ماہ حال کے آخیر حصہ میں ہم آنے والے ہیں۔ اب یہ ماہ قریب اختتام ہے مگر آپ کی طرف سے تشریف آوری کی آواز تک نہیں آتی۔ موجبش بجز خیریت و کثرت مشاغل دیگر مباد تاہم آپ ارادہ مذکور سے مطلع فرمادیں والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۴ ۵/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آلعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔

آپنے اپنی تشریف آوری کی تاریخ کے تعین سے استفسار فرمایا ہے اس کی نسبت عرض ہے کہ میں فارغ اور تیار ہوں جب اور جس وقت آپ ارشاد فرمادیں چلنے کو آمادہ ہوں۔ لیکن آپ کی تشریف آوری کی تعیین تاریخ میں مقرر

کرنا مناسب خیال نہیں کرتا اِس کا آپ تعین فرما کر مطلع فرما دیں اور اس
کے مطابق تشریف لا کر مشکور فرما دیں۔ پھر میں گوجرانوالہ چلنے کو صرف
اس وجہ سے تیار ہوں کہ عزیزہ کے کارِ خیر کی تقریب ہے۔ ورنہ بحالت
دیگر اب جسم اور اس کی صحت مجھے سفر کی اجازت نہیں دیتے کیونکہ اب
اس میں تواں سفر نہیں ہے چھوٹی سی تکلیف اب پہاڑ معلوم ہوتی ہے
اور ہرگز قابلِ برداشت نہیں ہے۔ میں آپ سے ابھی عرض کر دیتا ہوں
کہ تقریب سعید مذکور پر مجھے حاضر ہونے میں ہرگز کوئی عذر نہیں ہے۔ لیکن
بعدش میں دوسرے روز واپس آنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ کیونکہ میری صحت
خراب ہے اور مزید تکلیف مجھ سے اب برداشت نہیں کی جاتی اور جو آرام
مجھے اپنے مکان پر حاصل ہے اس کا کہیں اور جگہ ملنا دشوار ہے۔ لہٰذا
عرض ہے کہ جب اور جس وقت آپ فرماویں گے میں وہاں چلنے کو تیار
ہوں۔ لیکن کارِ خیر سے دُوسرے روز میں ضرور واپس چلا آؤں گا۔ آپ
صاحبان ہرگز مجھے روکنے کا اقدام نہ فرماویں۔ مشکور ہوں گا۔ بسم اللہ آپ
جس روز چاہیں تشریف لے آویں۔ مگر تاریخ آمد سے مطلع ضرور لاویں۔
میں اپنے ذاتی کے ورد کی تشخیص کرانی چاہتا ہوں کیونکہ اس سے تکلیف
میں ہوں۔ باقی بوقتِ ملاقات والسلام۔

بیگم پورہ جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۴ ۶/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز مشرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
میں ۲۹ ۵/۵۶ کی صبح کو جالندھر سے گھر پہنچ گیا تھا۔ اور طبیعت تاہنوز اچھی اور روبہ صحت رہی ہے۔ مگر مرض کی شدت کے اثرات ابھی تک اکثر باقی ہیں۔ گو بھوک لگ جاتی ہے اور کھانا بھی کھا لیتا ہوں مگر معلوم ہوتا ہے کہ معدہ اور امعا ہنوز بیماری کے اثرات سے ماؤف ہیں۔ امید ہے انشاءاللہ تعالٰے اس سے بھی آرام ہو جاوے گا۔ اب دوائی کوئی زیر استعمال نہیں ہے۔ محض شوربا اور چپاتی پر اکتفا ہے شکر ہے کہ آرام ہوا۔

آپ نے جو اضطراب طبع نامردگان کے افعال بد کی نسبت تحریر فرمایا ہے بہتر ہے کہ ان کے افعال اور بدکرداریوں کو دل سے فراموش فرما دیویں۔ اور اپنے کام روحانیت میں مصروف ہوں اللہ کی ذات پاک منتقم ہے۔ وہ اپنے بندگان خاص کا بدلہ ایسے بدکرداروں سے خود لے لیا کرتے ہیں۔ میں کمزوری کی وجہ سے مزید تحریر کرنے سے لاچار ہوں اور لکھا نہیں جاتا لہٰذا اسی قدر تحریر پر اکتفا کرتے ہوئے ختم کرتا ہوں والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۴۶/۲/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ نے مجھ سے عزیز نصر اللہ صاحب کی شادی اور مالی مشکلات کی نسبت دریافت فرمایا ہے۔ مناسب تو یہ تھا کہ عزیز کے ملازم ہونے تک بابو عطا الٰہی صاحب انتظار فرماتے۔ لیکن لڑکی جوان جس کے گھر بیٹھی ہو۔ اُس کو کب آرام آتا ہے لہٰذا وہ لڑکی کو رخصت کرنے میں حق بجانب ہیں۔ اندریں حالات جس قدر وقت مل سکے آپ اُس سے متمتع ہوں پھر دیکھا جاوے گا۔ فی الواقعہ یہ باتیں بالمشافہ تبادلہ خیالات سے طے ہوا کرتے ہیں۔ تحریر سے نہیں۔ پھر میرے جیسے ناکارہ کی تحریر سے۔ جیسا کہ آپ اس روز فرماتے تھے آپ ماہ حال میں تشریف لانے کا ارادہ فرماتے ہیں لہٰذا بالمشافہ اس پر گفتگو ہو گی تو امید ہے کہ اللہ ہماری رہنمائی کرے۔ اور کسی کروٹ اُونٹ بیٹھ جاوے جس کی اللہ سے توقع ہے۔

بیگم پور چنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۵ ۸/ ۳۶ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون۔ عزیز من! اللہ کے کام دیکھو کہ یہ میرا اخیر وقت کیسا گذرنا چاہیئے تھا اور کیسا گذر رہا ہے! اپنا اپنا مقدر جدا النصیب جدا واللہ میں نے بہت غور و فکر کیا ہے کہ کوئی ایسی جگہ مل جاوے جہاں مجھے ان تفکرات اور بکھیڑوں سے کلی نجات اور یہ اخیر اوقات مکمل یکسوئی میں گذریں لیکن کوئی جگہ خیال تک میں نہیں آتی۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ ان افکار نے مجھے سخت مضطرب اور پراگندہ خاطر کر رکھا ہے۔ نہ رات آرام اور نہ دن کو چین ہے حتیٰ کہ کوئی ایسا مونس بھی نہیں ملتا جس کی صحبت میں دل کے اضطراب بیان کر کے کچھ اطمینان حاصل کر سکوں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ میں اپنی موجودہ زندگی ایک پر از مصائب اور ناکام زندگی سمجھتا ہوں اور اسی وجہ سے خاتمہ زندگی کی تمنا دل میں زبردست پہلو اختیار کئے ہوئے ہے۔ مدت سے میری حالت اضطراب ایک ناقابل برداشت امر ہے۔ مگر کوئی تدبیر نہیں سوجھتی۔ کہ اس کا کیا علاج کروں۔ آپ بہت دور تشریف رکھتے ہیں ورنہ آپ سے اپنے دل کا غبار ہلکا کر لیا کروں۔ اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ آپ کی ذات کے بجز اور کوئی شخص ایسا میرا غمخوار اور مونس نہیں ہے جس سے میں اپنا حال دل اظہار کر سکوں

غرض کہ اللہ نے مدت سے مجھے غم و الم کا مخزن بنا رکھا ہے۔ جس کا انجام بجز موت کے اور کچھ نہیں نظر آتا۔ کہاں تک اپنے حالات دل اور اضطراب عرض کر سکوں۔ ہاتھ میں مزید طاقت نہیں ہے ورنہ بہت کچھ گذارش کرتا۔ آپ کے حصول نیاز کو اب میرا دل مضطربانہ چاہتا ہے لہٰذا اگر آپ جلد تشریف لانے کا ارادہ فرماویں تو مشکور ہونگا۔ اب ماہ ستمبر بھی قریب ہے۔ آپ اس میں ضرور جلد تشریف لاویں۔ یہاں پانچ روز برابر خوب متواتر بارش ہوتی رہی اخیر دن اِس کا پرسوں تھا جو برابر ۲۴ گھنٹہ پڑتی رہی۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام۔

بجیم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۱۵ $\frac{9}{36}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکم

سلام مسنون! آپ پرسوں تشریف لے گئے لیکن ضرور ہے کہ آپ کو بہرام کے قریب پہنچ کر بارش کے نزول سے تکلیف ہوئی ہوگی جس کا مجھے فکر بہت رہا۔ مگر بقول ہرچہ آید برسر فرزند آدم بگذرد۔ وقت کا وقت گذر گیا۔ تکلیف برداشت کی اور دولت خانہ میں تشریف فرما ہوئے۔ خدا کرے

آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں۔

میں کیا عرض کروں آپ تشریف لے گئے مگر میری حالت ایک مراقبہ کے مشاہدہ سے سخت جوش میں آگئی۔ مراقبہ کیا تھا ہر دو عالم کا ایک مجموعی مرقع تھا جس میں ازل و ابد اور اول و آخر معہ ما فیہا کے نمایاں اور ہویدا تھا۔ جب زیادہ جد و جہد اور پرواز بے انتہا کی گئی تو معلوم اور ثابت ہوا کہ یہ سب کچھ محض نمائش اور ایک اعتبار سے حالات پیدا ہوئے تھے۔ ورنہ دریائے زخار ساکن اور مکمل سکوت میں ہے۔ اس میں کبھی کوئی حرکت اور جنبش پیدا ہی نہیں ہوئی اور نہ کبھی ہونے کی امید ہے۔ محض ایک خیال تھا جو خود بخود پیدا ہوا اور معدوم اور گم ہو گیا۔ اس مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ ہر دو عالم محض کسی کی جدت طبع کے تخیلات ہیں ورنہ اصل میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت کچھ معلوم ہوا۔ کیونکہ کاتب جو ایک قطرہ سے کم حیثیت رکھتا تھا۔ اپنے ماخذ بحر زخار میں گر کر معدوم ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قطرہ کی حالت میں جو اس کے حالات اور مد و جزر و انقلابات تھے وہ اس کے اپنے تھے نہ کوئی بیرون سے تھے اور نہ بیرون سے آتے تھے صرف ایک طلسم کے اثرات تھے جو کچھ کہ غلطی سے یہ قطرہ سمجھتا تھا اور یہ طلسم کے اثرات تھے۔ جو انقلابات یہ قطرہ اندرونی اور بیرونی خیال کرتا رہا۔ بحر زخار میں شامل ہونے سے یہ طلسم اور اغلاط سب کی سب مفقود اور معدوم

ہوگئے۔ قطرہ۔ بحر زخار میں بے شمار مدت جو ہزاروں بلکہ لاکھوں برسوں سے متجاوز تھے معدوم رہا۔ اور اپنی ہستی معدوم کرکے بحر زخار بن گیا تھا۔ وہ پھر قطرہ کی شکل اختیار کرکے اور اپنے قطرہ کی حالت اپنے میں پیدا کرکے بحر زخار سے اپنے آپ کو وہیں علیحدہ پاکر پھر علیحدہ ہوگیا۔ اور اس حالت میں کچھ وقت گذار کر اب امانت سے موسوم ہوکر ایک اور ہیچ خود قطرہ کو جو مولوی محمد حسین صاحب کے نام موسوم ہے خط تحریر کر رہا ہے۔ مگر اس کو اپنی حالت اپنے بحر زخارگی کی تاہنوز ذرہ ذرہ تک پیش نظر اور یاد ہے۔ بہ لحاظ مذکور وہ یقین واثق اور یقین حق الیقین سے اپنے آپ کو بحر زخار دیکھتا ہے مگر قطرگی کی وجہ سے اب امانت کہلوانے کا بھی ارادہ کرتا ہے۔ میں اپنے سفر ماشیہ کے حالات کس قدر عرض کروں اور کن الفاظ سے ان کی کیفیت گذارش کروں واللہ میری طاقت موجودہ سے کہیں بیرون ہے۔ آپ اپنی حالت سے اِس سفر کی کیفیت کو سمجھ سکتے ہیں ورنہ اور کوئی طریق اِس کی فہمید کا نہیں ہے۔ اور نہ کسی کو ملا ہے۔ اس وقت اپنی حالت مدہوشانہ ہے اور جو کچھ تحریر ہوا ہے یہ آپ کی محبت کے تقاضوں کا نتیجہ ہے ورنہ کون لکھے اور کس کو لکھے۔

والسلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۲۶ ۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! سرداران کی شادی ابھی بے پتہ ہے۔ پرسوں میرے پاس سردار شوراج سنگھ صاحب نے اپنا آدمی دستی خط دے کر ارسال کیا تھا کہ رامندر سنگھ کی سسرال اور نیز رامندر سنگھ چاہتے ہیں کہ بعض موجبات ضروری کی وجہ سے تاریخ شادی اکتوبر کے اخیر ایام کی مقرر کی جاوے۔ لہٰذا مجھ سے دریافت کیا تھا کہ آپ کو یہ ایام کیا منظور ہیں۔ میں نے اُن کی خواہش پر تحریر کر دیا کہ منظور ہیں۔ اب امید ہے کہ شادی مذکور اخیر ایام اکتوبر میں قرار پائے گی۔ اب میں خیال کرتا ہوں کہ میرا گوجرانوالہ میں حاضر ہونا انہی ایام میں ہوگا۔ کیونکہ اوّل تو اب میں بیمار ہوں جس سے سفر محال ہے اور نیز پھر مجھے مکہ رہنا پڑے گا۔ لہٰذا اب میرا گوجرانوالہ میں حاضر ہونا اکتوبر کے اخیر ایام میں ہی ہوگا۔ آئندہ جیسا ارشاد ہو اُس پر عمل کروں۔ اب بیمار بھی ہوں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام۔

بیگم پورچنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱/۱/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز مشرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں اپنے مرض کے حالات کیا عرض کروں۔ واللہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ مسہل اور عرق سے کچھ فائدہ نہ ہوا بلکہ شکایت مرض مزید در مزید ہوتی گئی۔ آخر شنبہ گزشتہ کو سردار صاحب بوقت تیسرے پہر جالندھر سے آگئے جب کہ میں نے کسی یونانی حکیم کی تجویز سے جسم پر علاوہ علاج مذکور دوائی ملی ہوئی تھی۔ اس علاج کے خلاف رائے ظاہر کرتے ہوئے بہ مزید اصرار مجھے اُسی وقت اپنے ہمراہ جالندھر کو لے گئے۔ دوسرے روز صبح ڈاکٹر کو قارورہ دکھایا اور مرض تشخیص کرائی۔ اُس نے قارورہ کا بطریقہ ڈاکٹری امتحان کیا اور تشخیص کی کہ مرض چھپاکی ہے اور کہا کہ ہفتہ سے زائد علاج سے اس کو آرام ہوگا۔ اس پر چند تجربہ کار احباب نے مشورہ دیا کہ اس کا علاج ہومیوپیتھک کا ڈاکٹر جو جالندھر میں ہے بہت اچھا کرتا ہے اُس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس سے دریافت کیا تو اُس نے وثوق سے کہا کہ تین روز کے میرے علاج سے آرام ہونا یقینی ہے چنانچہ اس کی دوائی شروع کی گئی۔ جس کا تیسرا روز پرسوں تھا۔ چنانچہ اس سے کھجلی اور دھپڑ بہت معدوم ہوگئے اور امید صحت ہوگئی۔ بجز ایں اُس کی

تجویز کے مطابق کل ہفتہ مزید کی دوائی لے کر یہاں گھر آگیا ہوں۔ دوائی کھانی تو سہل تر ہے لیکن پرہیز کسی قدر دشوار ہے۔ گوشت۔ لہسن۔ پیاز۔ دال ماش، مسور وغیرہ اور کل خوشبو اور بدبو دار اشیاء دوائی کھانے کے بعد ایک گھنٹہ تک حقہ سے سخت پرہیز ہے۔ تاہم سب کچھ برداشت کر رہا ہوں۔ مگر بہ وقت۔ عموماً سبزی سے روٹی کھاتا ہوں اور آج کل ایک خاص چینی بناتا ہوں۔ شیرینی اور چاء سے بھی پرہیز ہے۔ مگر مرتا کیا نہ کرتا سب کچھ بہ طیب خاطر مرض کی شدت اور تکالیف سے ڈرتا ہوا برداشت کر رہا ہوں لیکن علاج مذکور سے مرض کو آرام بہت ہے اور تقریباً یہ مفقود ہو رہی ہے اور اب خفیف بقایا باقی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ امید ہے کہ اللہ کے فضل سے یہ بھی رفع ہو کر کلی آرام ہو جانے کی اُمید کامل ہے۔

مولوی صاحب! یہ مرض کہنے کو تو معمولی سی چھپاکی سہل تر ہے لیکن واللہ یہ بڑی تکلیف دہ مرض ہے۔ زائد از ماہ سے اس میں مبتلا ہوں۔ اور سخت تکالیف اس سے برداشت کی ہیں۔ مگر الحمد للہ کہ اب اُمید آرام کامل پیدا ہو گئی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ دیہات میں یونانی علاج سے صحت کی امید مفقود ہے۔ مگر شکر ہے کہ اللہ نے صحت کی حالت پیدا کر دی ہے۔ اب آرام ہے۔ مگر تاہنوز دوائی اور پرہیز رواں ہیں۔ عزیز نصر اللہ صاحب کے اچھا ئے خون نے مجھے جدید گراں فکر پیدا کر دیا ہے۔ مگر امید ہے کہ اللہ صاحب آرام

اور شفا عطا فرماویں گے۔ عزیز کی مزید حالت اور نتیجہ امتحان سے مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام

بیگم پور جنڈ بالہ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱/۱۰/۴۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ عزیزہ نصر اللہ صاحب کے اخراج خون کا زیادہ فکر نہ فرمائیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ اخراج خون خاص حکمت الٰہی پر مبنی ہے اگر یہ اخراج نہ کیا جاتا تو احتمال کسی مرض عظیم کا تھا۔ میں تو جواب مذکور سے دم بخود ہو کر سر تسلیم خم کر گیا ہوں۔ آگے واللہ اعلم بالصواب۔

سرداران کی شادی کی تاریخ ۲۴، ۲۵ بدیں طریق قرار پائی ہے کہ ۲۴ اکتوبر کو برات لڑکی والوں کے گھر پہنچے گی اور ۲۵ اکتوبر کو بعد کھانے دوپہر کے واپس روانہ ہوگی۔ یہ امر طے شدہ ہے۔ مگر میں اب بڑے شش و پنج میں ہوں کہ میں کیا طریق اختیار کروں جس سے میں آپ اور شادی والوں سے بوجہ احسن فارغ ہو سکوں۔ اب سردی روزانہ ترقی پر

ہے اور تاریخ شادی تک یہ کہیں مزید ترقی کر جاوے گی تو میرا سفر میں ہونا کہیں میری تکلیف کا باعث نہ ہو۔ خیر خواہ کچھ ہو ایام مذکورہ میں ہمراہ برات ہونا اور گوجرانوالہ میں آپ صاحبان کے نیاز حاصل کرنے ضروری ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ حاصل کروں گا خواہ قلیل وقت کے لئے کیوں نہ ہو۔

اس وقت میرے خیال کے ارادہ میں ہے کہ ۲۴ر اکتوبر کو ہمراہ برات جاؤں اور واپسی پر ایک دو روز کے لئے آپ کے نیاز حاصل کر کے جلد واپس آجاؤں کیونکہ سردی روز افزوں ہوگی آگے جو اللہ کو منظور۔ انشاء اللہ تعالےٰ اسی پر کاربند ہوں گا۔ میری شکایت مرض اب بہت کم ہے انشاء اللہ تعالےٰ امید آرام کامل کی ہے۔ لیکن دوائی کھا رہا ہوں۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ $\frac{1}{۳۶}$ ۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے والانامہ

سے جناب بی بی صاحبہ کی علالت بخار کا حال پڑھ کر عجیب فکر اور پریشانی اپنے پر مسلط ہے۔ دعا بدرگاہ شافی مطلق ہے کہ جناب بی بی صاحبہ کو اللہ اپنے فضل و کرم سے جلد شفا اور آرام عطا فرماوے۔ آمین۔ آمین ثم آمین۔ یہ ضروری عرض ہے کہ آپ بدیدن نیاز نامہ ہذا جناب بی بی صاحبہ کے مفصل حالات سے مطلع فرما کر مشکور فرماویں تاکید ہے۔

میں نے آپ کے والا نامہ کے صدور پر سردار صاحبان سے جو کل سب یہاں آئے ہوئے تھے اپنے آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ حاضر ہوتے اور شمولیت برات کی نسبت دریافت کیا تھا جو بہت بحث اور غور کے بعد قرار پایا کہ میں برات کے ہمراہ امرتسر سے روانہ ہو کر براستہ گوجرانوالہ آپکے ہاں کھانا کھا کر اور کچھ آرام کر کے آپ کو ہمراہ لے کر شامل ہوں۔ یہ پروگرام اس وجہ سے ایسا ہونا قرار پایا ہے کہ اُن کے خیال میں بوقتِ سہرہ بندی امرتسر میں میرا موجود ہونا ضروری ہے اور اس پر اصرار کرتے ہیں۔

میرا پروگرام اس طرح پر ہونا قرار پایا ہے کہ میں یہاں گھر سے $\frac{1}{36}$ ۲۳ کو شام کے وقت روانہ ہو کر جالندھر پہنچوں۔ اور وہاں شب باش ہو کر صبح چھ بجے بہ ہمراہی سردار کیسر سنگھ صاحب جالندھر سے روانہ ہو کر آٹھ بجے کے قریب امرتسر پہنچوں اور رسم سہرہ بندی سے فارغ ہو کر میں اور سردار صاحب اور شاید اور بھی کوئی ہمارے ہمراہ ہوں جن کا اس وقت

مجھے پتہ نہیں ہے نو بجے کے قریب امرتسر سے روانہ ہو کر قبل دوپہر آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ پہنچ کر کھانے اور قدرے آرام کرنے سے فارغ ہو کر آپ کو ہمراہ لے کر سیالکوٹ روانہ ہو جاویں اور وہاں سے دوسرے روز دن کے کھانے سے فارغ ہو کر واپس آجاویں۔ پھر میں آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ ٹھہر جاؤں۔ اور یہ سب لوگ واپس امرتسر اور جالندھر کو چلے آویں۔ اس کے بعد امید ہے آپ مجھے ایک دو روز کے بعد اجازت واپسی عطا فرما دیویں گے۔ کیونکہ موسم زیادہ سرد ہو رہا ہے اور اپنی طبیعت بہت کمزور ہے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵ $\frac{۱۰}{۳۶}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں امید تو کئے بیٹھا تھا کہ والا نامہ مذکور جناب بی بی صاحبہ کی صحت کا مژدہ مردہ دل

کو باعث شگفتگی اور تسکین ہوگا لیکن والا نامہ نے اثر معکوس پیدا کر کے میرے نحیف دل کو مزید صدمہ تفکرات سے پژمردہ و مضطرب کر دیا۔ لیکن امید از درگاہ شافی مطلق ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ ذات الٰہی عزیزہ کو بعد تکلیف شفا کامل عطا فرماویں گے۔ واللہ میرے تفکرات عزیزہ کی نسبت والا نامہ مذکور دیکھنے سے مزید ترقی پذیر ہو گئے ہیں لہٰذا تاکید اکید سے گذارش ہے کہ آپ براہ مہربانی روزانہ کارڈ مشعر حالات مزاج عزیزہ مجھے ارسال فرمانے کی زحمت گوارا فرماویں۔ اس سے میں آپ کا بہت بہت مشکور رہوں گا۔ اس میں ہرگز ہرگز توقف نہ فرماویں۔ زیادہ کیا گذارش کروں۔

آپ اپنے دولت خانہ پر ۲۲؍۳۶ کو سردار صاحب! اور نیاز مند کے انتظار فرمانے کی نسبت تحریر فرماتے ہیں بسم اللہ مبارک ہے واللہ کسی اور جگہ کا خیال میرے دل میں غیروں کی وجہ سے پیدا ہوا تھا ورنہ آپ کا دولت خانہ تو میرے لئے ہرگز فردوس بریں سے کم نہیں۔ اپنا تو مذہب دل یہی ہے کہ

پائے در زنجیر پیش دوستاں
بہ کہ با بیگانگاں در بوستاں

چہ جائیکہ کہ آپ کا دولت خانہ جہاں جملہ نعمات اور آرام بیش از ضرورت

موجود ہیں میرے لئے جنت الماوا سے ہرگز کم نہیں ہے اللہ اس کو نعمات اور فرحت وخوشی سے ہمیشہ اور ہر وقت آباد دائم سے قائم رکھے۔ اور مالکہ دولت خانہ کو صحت اور شفا کامل سے مسرور فرما کر ہم مہمانوں کی میزبانی کے قابل جلد از جلد کرے۔ آمین ثم آمین۔ باقی رہا انتظام کھانا بہ سیالکوٹ جب آپ نے سردار صاحب سے یہ معاملہ طے کر لیا ہے تو مزید احتیاط کی کیا ضرورت ہے لیکن بستر اور لوازمات حقہ اور خدمت گار کی سخت ضرورت ہے جس کی نسبت آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ تیار ہے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا وسلام

بیگم پور جنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱/۳۶ ۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔

الحمد للہ کہ اللہ شافی مطلق نے جناب بی بی صاحبہ کو بخار سے آرام و شفا عطا فرمائی۔ واللہ اب میری جان میں جان آئی ہے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ واللہ جناب بی بی صاحبہ کی علالت کی حالت میں میرا قیام

گوجرانوالہ سخت بے مزہ اور بے لطف تھا۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ میں ابھی سے وہ بے لطفی محسوس کر رہا تھا جو اُن کی بیماری کی حالت میں مجھے گوجرانوالہ جا کر حاصل ہونے کو تھی۔ بحمد اللہ کا شکر ہے کہ کسی کا کسی رات کا جادو کام کر گیا اور بخار اللہ نے رفع دفع فرمایا۔ بریں مژدہ گر جان فشانم رواست

واللہ بی بی صاحبہ میری بیٹی ہیں اور مجھ کو اُن سے خاص پدرانہ محبت ہے ۔اُن کی بیماری کے افکار اور بے لطفی سے اللہ نے مجھے بچا لیا اس پر میں اللہ کی عنایت و اکرام کا جس قدر شکریہ ادا کروں وہ کم ہے۔ آپ اب اُن سے بہ تاکید فرما دیں کہ اکل و شرب میں پرہیز سے کام لیویں۔

اب میں شمہ از حالت خود گذارش کرتا ہوں۔ کہ میری خارش اور تھیڑ بڑے زور پر ہے۔ میں نے پہلے عرق مصفی خون پیا اور بعدش ہومیو پیتھک کا علاج کیا جو اب تک جاری ہے لیکن فائدہ اور آرام مطلق نہیں ہوتا۔ اس سے فکر اور تکلیف میں ہوں۔ میں نے کل ایک یونانی حکیم کو بلا کر اس سے اپنی حالت بیان کی تھی۔ جس پر اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دوائی تیار کر کے پرسوں مجھے دے گا۔ اور ساتھ ہی وثوق سے وعدہ کرتا تھا۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ کلی آرام ہو جاوے گا۔ گو تکلیف میں ہوں مگر شمولیت برات اور آپ کے نیاز حاصل کرنے کا میرا ارادہ پختہ ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور ہے میں دیگر حالات آپ سے کیا گذارش کروں۔ واللہ اب دنیاوی

زندگی بہت شاق گذر رہی ہے۔ البتہ جسم عنصری سے اخراج پر جو وقت گذرتا ہے۔ وہ پُر لطف اور اسی کے سہارے دنیاوی زندگی کا وقت منقضی ہو رہا ہے۔ میرے ساتھ کے لوگ منزل دنیاوی زندگی طے کر کے اپنے مرکز دارالامان میں جا داخل ہوئے۔ مگر ایک میں ہوں کہ وہاں سے پھر لبیک کی صدا دم دم پر مجھے آتی ہے۔ جس پر میں وہاں بھاگا جاتا ہوں اور وہاں کے داخلہ کے بعد واپسی کا گمان بھی معدوم ہو جاتا ہے۔ اور میں اپنے آپ کو وہیں کا ساکن دیکھتا ہوں کہ دفعتاً جرس فریاد میدار دکہ بربندید محملہا یہ مزہ کر دیتی ہے اور اس عزوی بے مزگی کے حجلہ میں بیٹھا کر مجھے واپس کر دیا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ساتھ منادمنادی کرتا آتا ہے کہ یہ گھر تمہاری اصل ملکیت اور تمہاری اصل جائے رہائش ہے اور یہیں تم کو دوام کے لئے رہنا ہے۔ مگر ابھی ہماری صفات کے گلزار منقلب کی سیر باقی ہے۔ اُس کو مکمل کر کے ہمارے ارادہ کی تکمیل کرو۔ پس یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ واپسی ارادہ مذکور کے لحاظ سے ایک فرض ہے۔ جس کو میں ادا کرنے جا رہا ہوں لہٰذا ایک چھلانگ سے لاکھوں کوس کی منازل بے شمار طے کر کے یہاں آجاتا ہوں اور یار کو ہی یہاں آ دیکھتا ہوں مگر ہزاروں بلکہ لاکھوں رولئے یمانی اپنے اوپر دکھائی دیتے ہیں۔ اور اُن پر مفتون ہو ہو کر رہ جاتا ہوں یہ عمل زور میں ہوتا ہے کہ پھر لبیک کی ندا کا گھنٹہ اوپر سے بجتا سنائی دیتا ہے اور یہ سب چھوڑ چھاڑ

کر پھر ایک چھلانگ لگاتا ہوں۔ اور اپنے مرکز میں جا کر مرکز بن جاتا ہوں
واللہ اب شب و روز اور لیل و نہار بلکہ ہر وقت یہی جولانیاں اور یہی جولانگاہ
ہے اور اسی میں وقت گذر رہا ہے۔ پھر میں بعض اوقات ایک لباس جو
اکثر اپنے پر مستقر رہتا ہے۔ جس کی بدولت یہ تماشا نظر آتے ہیں۔ اتار پھینکتا
ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ سب مرکز ہی مرکز ہے صرف لباس مذکور کے خواص
تھے جس سے عروج اور نزول معلوم دیتے تھے۔ ورنہ سب ایک سمندر ہے
جس کی امواج موجزن ہیں اور لباس ناہموار کی وجہ سے تفرقہ معلوم ہوتا
تھا۔ اندریں حالت خیالات جولانی بہ مرکز مفقود ہو جاتے ہیں اور اپنے
میں عین یہ نقشہ نظر آتا ہے۔ اور یہ صحیح ہے۔ آنچہ خود داشت زبیگانہ تمنا میکرد۔
زیادہ کیا عرض کروں۔ کاغذ ختم ہو گیا اور دیوانہ کی بڑ تا ہنوز عرض کرنی بہت
باقی ہے۔ لہٰذا اس کو ناتمام چھوڑ کر عرض ہے کہ ہم ۲ کو آپ ہمارا انتظار
صرف اپنے دولت کدہ پر کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم خود وہاں حاضر ہو
جاویں گے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چنڈ بالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۶/۱۱/۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں کل آپ سے رخصت کیا ہوا۔ افکار و حوادث کا آماجگاہ بن گیا وہ اس طرح پر کہ جب ہماری گاڑی امرتسر اسٹیشن پر پہنچی تو گاڑی کھڑی ہوتے ہی رامندر سنگھ معہ اپنی بیوی نوشادی شدہ اور بی بی پر ماتما اور ان کی والدہ اور دو اور عورتوں کا کہ وہ میرے پاس قریب گاڑی آ کھڑے ہوئے۔ شادی کے بخیریت تمام سرانجام پانے کے حالات خوشی خوشی بیان کرتے رہے۔ پھر انہوں نے سردار کبیر سنگھ صاحب کے صدمہ کا حال بیان کیا کہ جس روز سیالکوٹ سے واپس آ کر میں اور آپ گوجرانوالہ میں اترے اور سردار صاحب جالندھر کو روانہ ہوئے تو ابھی لاہور سے بارہ میل بجانب گوجرانوالہ تھے، کہ یکے سے کار متصادم ہو کر ایک کھڈ یعنی نشیب کی جانب کار نکل گئی اور اس صدمہ سے سردار صاحب جو سوئے ہوئے تھے۔ دفعتاً بیدار ہوئے اور صدمہ اترو ائی سے تاکی کار کی کھل گئی تھی۔ تاکی کے راستہ باہر زمین پر جا پڑے بدن میں معمولی چوٹیں آئیں لیکن سر میں زیادہ چوٹ آئی۔ جس سے وہ چکرا گئے لاہور۔ امرتسر اور جالندھر میں آ کر ڈاکٹروں کو دکھایا گیا تو معلوم ہوا کہ ہڈی کوئی نہیں ٹوٹی۔ البتہ ابھی درد بہت باقی ہے۔ علاج کرتے ہیں

البتہ اپنا کام کرتے ہیں اور بطور سابق چلتے پھرتے ہیں۔ مگر سر کے درد کی شکایت بہت کرتے ہیں مگر علاج کر رہے ہیں۔

میں آپ کے الطاف و مہربانیوں کا جو آپ نے مجھ پر مبذول فرماتے ہوئے عنایات سے کام لیا بہت بہت آپ کا اور جناب بی بی صاحبہ اور عزیز نصراللہ صاحب کا دل اور جان سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور حنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۱۱/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں اب بہ فضل الٰہی بالکل خیریت سے ہوں۔ البتہ کمزوری ابھی تک باقی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ رفتہ رفتہ رفع ہو رہی ہے۔ لیکن میرے مرض معلومہ نے ایک عجیب و غریب الطاف الٰہی کا پہلو مجھے دکھایا اور وہ یہ کہ چار روز ہوئے ہیں۔ تو میں محفل مقدس روحانی میں مدعو تھا جس میں بہت بڑی بڑی

روحانی ہستیاں تشریف فرما تھیں اگر محفل کے کوائف اور حالات آپ سے عرض کروں تو واقعی مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ جیسی ایک اور کتاب مرتب ہو جاوے لہٰذا میں اُس کو چھوڑ کر عرض مطلب گذارش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اثنا کاروائی محفل میں مجھ سے سوال کیا گیا کہ مرض و توع پذیر فرمیہ میں تم نے اس کو ایک مصیبت کیوں خیال کیا حالانکہ ہم نے اس کو برلحاظ علاج چھپا کی بصیغہ رحمت و اکرام ارسال کیا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ لحاظ عبودیت۔ سبحان اللہ یہ جواب عرض ہونے پر اس قدر افضال الٰہی کے بارش ہوئے کہ محفل اور اہالیان محفل بحر زخار افضال الٰہی میں کچھ تیر رہے تھے اور کچھ معدوم تھے یہ کیفیت دیر تک مسلط رہی اور پھر انکشاف ہو کر سب اپنے اپنے فرائض پر جانشین ہوئے۔ اغراض اور کیفیت محفل مقدس موصوف کا حکم اخفار نہایت سختی سے ہمیشہ چلا آتا ہے۔ کیونکہ روحانی قاعدہ ہے۔ کہ جو ان محافل میں شامل ہوتے ہیں ان کی زبان بند کر دی جاتی ہے اور یہی حال آپ کے نیازمند کا ہے البتہ یہ حال بعد مرض پیدا ہوا کہ خارش بدن جو آج کل مجھے بہت دق کر رہی تھی۔ قطعاً بند اور نابود ہو گئے اور اب مجھے اس سے کلی آرام۔ سبحان اللہ میں اس کو خاص فضل الٰہی خیال کرتا ہوں۔ مجھے یہ بھی فرمایا گیا کہ اطبا کے علاج مرض مذکور پر کارگر نہیں ہو سکتے تھے۔ لہٰذا یہ علاج کیا گیا۔ جو کچھ میں نے

گذارش کیا ہے یہ تو معمولی حالات تھے۔ مگر اصل حالات جو اپنے پر
اکثر بلکہ ہر وقت حاوی رہتے ہیں کہ میں پرواز کرتے کرتے اس
آشیانہ میں جا کر پہنچا کرتا ہوں جہاں اپنا طائر روح بشبیہ احدیت
سے جدا ہوا تھا۔ وہاں بیٹھ کر میں ہر ایک شے متنزلہ کو غور سے دیکھتا
ہوں۔ اور دیکھنے کا عادی ہو گیا ہوں۔ اور کمال غور سے ہر ایک رطب و
یابس کو دیکھتا ہوں۔ اور بہ نظر تحقیق یہ پاتا ہوں کہ نہ کسی چیز نے نزول
کیا ہے اور نہ عروج بلکہ ہر ایک شے اپنے اصل مقام پر مقیم اور سخت مقیم
ہے۔ اپنے جوش صفات میں تغیر صفات کرتی ہے اور صفات اس قدر
ہیں کہ لامتناہی۔ ہر وقت جدید جدید صفات خود بخود پیدا ہوتی رہتی
ہیں اور یہ اشیا جو عین ذات اور عین ذات میں ہیں متغیر الحال نظر
آتی ہیں۔ ہرگز غلط ہے۔ کہ ان کو تغیر اور جنبش دینے والا کوئی غیر ہے
یا اور ہے یہ تغیرات اور جنبش ہائے اس کی اپنی ذاتی صفات ہیں جو
ہر وقت تقاضائے ظہور کرتی ہیں اور نزول اور عروج انہی صفات کے
تغیر کا نام ہے ورنہ جو چیز قدیم سے جہاں تھی وہیں مقیم ہے۔ ایک ذرہ کے
برابر کسی شے نے اصل مقام سے جنبش نہیں کی۔ مگر جو جنبش اور تغیر معلوم
ہوتا ہے محض وہ صفات کا ظہور ہے جو اس کی اپنی ذاتی ہیں۔

عزیز من! جو میں نے آپ سے عرض کیا ہے واللہ یہ عین حق اور محض

حق ہے۔ اب آپ غور فرمائیں کہ کہاں اسلام اور کہاں کفر اور کہاں جنت اور کہاں دوزخ۔ گو یہ حق اور عین حق ہیں مگر بیرونی نہیں ہیں۔ یہ سب کی سب ہر ایک کی اندرونی صفات ہیں۔ انہی اندرونی صفات کے جوش اور تقاضا سے اس سے افعال سرزد ہوتے ہیں۔ اور چونکہ متقابلہ صفات کی ہر شے مالک ہے۔ ایک صفت کے ختم ظہور پر جب دوسری متقابلہ صفت ظہور عمل کرتی ہے تو پہلا فعل ناقص اور گناہ معلوم ہوتا ہے۔ اور اسی طرح دوسرا پہلے فعل کو ناقص معلوم کرتا ہے۔ ورنہ ان میں سے نہ کوئی ناقص ہے اور نہ کوئی مکمل اور نہ کوئی ثواب ہے اور نہ کوئی گناہ۔ البتہ صفات متقابلہ کے خواص ہیں۔ کہ بالطبع ضد ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے شاکی ہیں لیکن جو کوئی ماہیت اصلی کا لیل و نہار سیر کرتا اور ان کی اصلیت سے بزور مشاہدہ و محویت واقف تر ہو گیا ہو۔ آپ فرمائیں کہ وہ کون مذہب اختیار کرے اور کس سے پرہیز کرے کوئی بات یا صفات جو کہیں سرزد ہوتی ہے چونکہ اندرونی تقاضا سے ظہور پذیر ہے۔ وہ ناحق اور قابل سرزنش اور اعتراض کیوں سمجھے۔ اگر کسی کو ایسا معلوم ہو تو اپنی قابلیت کا نقص اور نارسیدگی ماہیت کا عیب تا ہنوز باقی ہے

پیارے مولوی صاحب! آپ کے نیازمند دوست کی حالت یہ تھی

ہے جو عرض ہوا ہے۔ مگر اس میں ایک بحر زخار موجزن ہر وقت رہتا ہے جو اُس مجاہدہ اور پرواز کا نتیجہ ہے جس میں عمر کٹی ہے۔ آپ فرمائیں کیسا اسلام قبول کروں۔ کیا کسی مولوی کا سا اسلام اپنے یقین میں لاؤں۔ واللہ وہ تو محض کفر ہے۔ اعوذ باللہ من ہذہ الخزعبلات یا کفر کو اپنا ایمان بناؤں۔ اس پر اپنی فطرت نہیں ہے۔ تو پھر اپنا ایمان اور اسلام سب سے جدا ہے جو دیکھتا ہوں۔ اور جس میں محو ہوں۔ وہی ایمان ہے۔ واللہ میں اب ایک حیثیت میں مرکز میں اپنے آپ کو پاتا ہوں۔ اور دوسری میں بو قلمونی صفات میں میرے لئے پردہ سیرگاہ ہیں۔ اور میرے زیر حکم ہیں۔ واللہ بعض اوقات مجھے اپنے مصائب یاد کر کے رونا آتا ہے کہ اس قدر مصائب کیوں برداشت کیں کیونکہ جہاں پہلے تھا وہ بھی مقام بطون میں تھا۔ اور اب بھی بطون میں۔ البتہ صفات متقابلہ کا تغیر ہوا ہے اور بس۔

میرے عزیز! میں آپ سے کیا عرض کروں میں نے کیا کچھ اپنے میں پایا۔ واللہ سب کچھ پایا اور اپنے میں پایا۔ از آنکہ میں بطون مرکز میں پہلے سے تھا اور اب بھی وہیں ہوں۔ صرف تغیر اتنا ہوا ہے۔ کہ آنکھ پر سے جو حجاب کسی سحر سے آیا ہوا تھا دور اور مکمل رفع ہو گیا ہے اور حضور صلعم کی دعا ہے کہ اللّٰھم ارنا الاشیا کما ھی کا حضور

کی عنایت بے پایاں سے میں بھی مستحق بالذات اور اہل مشاہدہ و محویت ہو گیا ہوں۔ فقد فاز فوزاً عظیما۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ $\frac{11}{36}$ ۶)

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں جلد جواب اس وجہ سے عرض نہیں کر سکا کہ آج پانچواں روز ہے کہ میں شدید نزلہ اور زکام سے بیمار ہو گیا۔ جس کے ہمراہ بخار بھی تھا۔ ان عوارضات سے جسم کا ستیاناس ہو گیا۔ اور سخت کمزور ہو گیا ہوں۔ اس کمزوری میں بہ تکلیف یہ نیاز نامہ گذارش کر رہا ہوں۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۲/۲۹ ۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آلعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔

للہ الحمد ہر آں امر کہ بدٗ وعدہ یار

آخر آمد زپس پردہ اسرار بروں

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ عزیز نصراللہ ملازمت پر سرفراز ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ عزیز کو اس میں ترقی بے پایاں نصیب فرماوے۔ آمین

اوّل اوّل تو عزیز کی ملازمت کا مجھے بھی بہت فکر اور اضطراب تھا مگر چند ماہ ہوئے تو یار نے واثق وعدہ عزیز کی نسبت فرما کر آپ کے نیاز مند کو مطمئن فرما دیا تھا اور میں تب سے مطمئن تھا مگر وقت کے انتظار میں تھا۔ الحمد للہ کہ وہ وقت بھی آ گیا اور عزیز برسرِ کار نظر آیا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں تھے کہ میں قیامِ گوجرانوالہ میں عزیز سے اپنی ضیافتوں کا مطالبہ کرتا تھا۔ اور گوناں گوں ضیافتیں اُس سے اور اُس کی بیوی سے لینے کا تذکرہ کرتا تھا مگر فکر ملازمت کا کبھی ایک لفظ بھی میری زبان پر نہیں آیا تھا۔ کیونکہ یار نے وعدہ زبردست کر رکھا تھا جس سے میں مکمل مطمئن تھا۔ مولوی صاحب اصل بات یہ ہے کہ ہم لوگ شکم پرور واقعہ ہوئے ہیں یہ

سب کچھ جو کچھ کیا گیا۔ اپنی شکم پروری کی غرض سے کیا گیا۔ اللہ کرے اب
عزیز ملازم تو ہو گیا ہے۔ بس اب اس کے ہاں مہمان بن کر جائیں گے اور
پھر لذیذ ضیافتیں کھائیں گے اور میزبانوں کو دعائیں دیں گے۔ دیکھئے
اب ہمارے میزبان ہم سے کتنے عرصہ کے بعد کبیدگی ظاہر کرتے ہیں۔ اچھا
ہوا کہ اب لاہور میں بھی ہمارا مستقل قیام گاہ قائم ہو گیا۔ مجھے ڈر ہے کہیں عزیز
میاں سردار احمد صاحب کے نقش قدم پر نہ چلے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے
کہ گوجرانوالہ سے مریچ مصالحہ تک لا کر روٹی کھا سکیں۔ کیونکہ اب بھی وہی
لاہور اور وہی محکمہ ملازمت ہے۔ اللہ بچائے۔ میں عزیز کی نسبت آپ کی
مبارکباد قبول کرتے ہوئے اپنی طرف سے آپ کو اور بی بی صاحبہ کو
مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ میری صحت اللہ
کے فضل سے اس وقت ہر طرح سے اچھی ہے۔ مگر سردی بے ڈھب ستانے
لگ گئی ہے۔ سردی ترشح اور بادل کی وجہ سے روز بروز زور پکڑتی جاتی
ہے۔

میں اور حالات کیا عرض کروں واللہ اب کچھ نہیں سوجھتا صرف ایک
وجود واحد نظر آتا ہے۔ اور سب کچھ اس میں ادغام۔ واللہ اب نظر میں
نہ کوئی گناہ ہے اور نہ ثواب۔ یہ سب کچھ یار کی تجلیات ہیں۔ کس کو بُرا
کہیں اور کس کو اچھا۔ میری نظر اور ایمان کی رو سے جو کوئی ان میں تفرقہ کرے

وہ محض کافر ہے میں زیادہ اس پر کیا عرض کروں۔ سمندر بے پایاں کو کس طرح قلم بند کر سکوں۔ یہ بات میری طاقت سے بیرون تر ہے اور اس کو قلم بند کرنا میری حالت کے عین متناقض ہے لہٰذا خاموشی پر جو پرلذت ہے کاربند ہو خاموش ہوتا ہوں والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۲ $\frac{۱۲}{۳۶}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ عزیز کو بلاتکلیف ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کا ملنا ہرگز تعجب انگیز نہیں ہے۔ کیونکہ چونکہ بارکا وعدہ مکمل ملازمت کا درج تھا لہٰذا سرٹیفکیٹ بھی اس میں ضمناً درج تھا۔ تاہم اس عنایت کا ہزار در ہزار شکر ہے۔ میں نیاز نامہ ہذا ہرگز آپ سے عرض نہ کرتا اور نا ہنوز اس کی ضرورت بھی نہ تھی۔ لیکن میرا جوش اور میرے سمندر کے طلاطم چند روز سے ایسے موجزن اور پرجوش ہیں کہ ایک لحظہ بھی مجھے آرام نہیں ملتا۔ اور ہر وقت اور ہر آن ماہی بے آب کی طرح سے تڑپ رہا ہوں۔ طرفہ یہ ہے کہ تشبیہ سے میں آپ کی معدومیت بیان کرتا

ہوں حالانکہ پانی اپنے نیچے اور اوپر لاکھوں اور کروڑوں کوسوں تک حاوی ہے۔ آپ نے کبھی یہ بھی اچنبھا دیکھا ہے جو مجھ سے یار برتاؤ کر رہا ہے۔ مدت سے پانی میں ہوں اور شکایت نایافت پانی کی ہے۔ پھر یہ کیا ہے کہ وصل کی حالت میں شکایت ہجراں ہے۔ جب غور سے اور نہایت غور سے دیکھا تو یار کے حقیقی اپنے خواص ہیں۔ جن کے جوش سے اظہار خواص کرتے ہوئے یہ گوناگوں اور بوقلموں بنا کر رکھ دیا۔ اور آگے بھی ہمیشہ کے لئے یہی سلسلہ جاری رہے گا اور لامتناہی ہے۔ البتہ یہ بات عملاً دیکھنے میں آئی ہے۔ کہ جب قطرہ سمندر میں کلی ادغام ہو جاتا ہے تو قطرہ اپنے قطرہ پن کو معدوم کر کے سمندر میں مکمل صفات سمندر کی پیدا کر لیتا ہے۔ اور اس میں خواص سمندر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور یہ اضطراب ظاہر بیں کو معلوم ہوتا ہے۔ وہ سمندر کے خواص کے اثرات ہیں۔ اور سمندر کے خواص بہ اقتضائے اپنے ذاتیات کے جوش کے وہی کچھ کرنے کو ہے جو سمندر کرتا ہے۔ یہ سب کچھ سمندر میں ادغام اور فناہ ہو کر رہے گا ضرور کرے گا۔ آپ کے خواص قطرہ موہوم کے اندر تمام اور جمیع پیدا ہو کر سمندر اس کو بطریق اصلیت اپنے میں ملا چکا ہے۔ مولوی صاحب! آپ اب فرمائیں اب میں آگے آپ سے کیا بات عرض کروں۔ میری یہ حالت اب ہر وقت مجھ پر حاوی ہے۔ اور ایک دم اس سے فراغت نہیں ہے۔ میں یہاں کی رہائش منافقانہ سے سخت تنگ

آگیا ہوں۔ اب تو میرے لئے سفر و حضر اور ہجر و وصال ایک ہیں۔ سر مو تفرقہ نہیں ہے۔ سفر و حضر اور وصال و ہجر خام اور خامیوں کے نشانات ہیں جو مدت ہوئی معدوم ہو کر یکساں اور یک جا ہو چکے ہیں۔ میں اگر شمہ از کیفیات مذکورہ آپ سے بیان کروں تو سب کچھ جل کر میری طرح سے راکھ ہو جاوے۔ اور کسی کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ لہٰذا جناب بہتر ہے۔

مگر آپ ہی غور فرماویں کہ میں اوقاتِ ناموافق کیسے بسر کروں۔ اس پر میں ابھی قلم بند کر رہا تھا کہ شدید حکم پیدا ہوا کہ خاموش اور فرمایا گیا کہ چو من شوی بدانی۔ یہ الفاظ سے سمجھ میں نہیں آیا کرتا بلکہ ہمیشہ حال سے آیا کرتا ہے۔ یار کو منظور ہوا تو آپ بطریق مذکور دیکھ لیویں گے۔ ورنہ محال در محال ہے۔

آپ میرے سوختہ معروضات جناب بی بی صاحبہ کے بھی ذہن نشین کر دیویں۔ اس سے آپ ہر دو کا رنگ ضرور بدلے گا اور نتیجہ ہر دو سے ضرور ضرور مطلع فرماویں۔

ہاں مجھے یاد آگیا کہ اُس روز میری روانگی پر ایک بابو ٹکٹ کلکٹر گوجرانوالہ نے مجھے اپنے مرض کی نسبت کچھ کہا تھا۔ پھر جس نے مجھے خط لکھا مگر میں بہت بیمار تھا اُن کا خط گم ہونے پر میں جواب نہ تحریر کر سکا پھر خط گم ہو گیا ان کا نام یاد نہیں رہا ہے لہٰذا عرض ہے کہ آپ اُن سے فرماویں

کہ اگر اُن کو ضرورت ہو تو مجھے حال اور نام تحریر کریں - اگر میری ضرورت نہ ہو تو بہتر ہے اور کچھ نہ تحریر کریں - والسلام

بیگم پور جنڈیالہ - ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۵ $\frac{۱۲}{۳۶}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون ! مدت سے والا نامہ آنعزیز شرف صدور نہیں لایا لہٰذا متفکر ہوں کہ خدایا موجب تاخیر بجز کثرت مشاغل دیگر مباد - میں نیاز نامہ ہذا آپ کی تشریف آوری کے وقت کے نسبت گذارش کر رہا ہوں اور وہ یہ کہ قبل ازیں آپ دیگر احباب کے یہاں آمد کے سبب بعد تعطیلات دسمبر ارادہ تشریف آوری فرمائے ہوئے ہیں - لیکن یہاں ان ایام میں آمد احباب کی صورت امسال دگرگوں معلوم ہوتی ہے - آپ جانتے ہیں کہ نامبردگان کے سوائے اور کون شخص ہے جو آپ کی تشریف آوری بہ ایام تعطیلات دسمبر میں یہاں آپ کا حارج ہو سکتا ہے - اگر اور کوئی آیا بھی تو ہرگز آپ کا چنداں حارج نہیں ہوگا - میرے خیال میں تو اگر آپ ان تعطیلات دسمبر میں تشریف لے آویں تو مناسب تر ہے - لیکن آپ بواپسی ڈاک مطلع فرماویں

کہ آپ اِن ایام میں ارادہ تشریف آوری فرماوینگے یا ارادہ سابقہ پر کاربند رہیں گے۔ تنہا کو ضرور ہمراہ لیتے آویں کیونکہ یہاں تنہا کو خاتمہ پر ہے۔

اور حالات کیا عرض کروں مقرون بخیریت ہیں۔ البتہ جن حالات کے زیر طلاطم ہوں اُن سے آپ واقف ہیں اور مزید بالمشافہ عرض ہونگے جسمانی حالات یہ ہیں کہ کئی ہفتہ سے ہروقت ابر محیط آسمان رہتا ہے اور کبھی ترشح بھی ہو جاتا ہے جس سے موسم میرے لئے بہت خراب اور سردی سے اس وقت بھی نزلہ سے لاچار ہوں اور زیادہ کیا عرض کروں۔

گھر میں اور حمیلہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۰/۱۲/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز مشرف صدور لایا۔ شکریہ ہے آپ نے اپنی تشریف آوری کا پروگرام حسب ذیل تحریر فرمایا ہے کہ آپ ۲۴ ماہ حال کو شام کو جالندھر تشریف لاویں گے اور دوسرے روز صبح ۱۰½ بجے بھوگپور تشریف فرما ہوں گے۔ بسم اللہ آپ اسی طریق سے تشریف لاویں

احسن ہے۔ میں ۲۵ کو ۱/۲-۱۰ بجے صبح کی گاڑی پر تین آدمی تمیا کو اٹھانے کے لئے انشاء اللہ تعالےٰ ضرور ارسال کر دوں گا اور خود چشم براہ منتظر ہوں گا۔

عزیز نصر اللہ صاحب کی حالت علالت آپنے والا نامہ میں تحریر فرمائی ہے۔ اور اس کے علاوہ عزیز مذکور کا خط مجھے لاہور سے ارسال کردہ آپ کے والا نامہ کے ہمراہ ملا ہے۔ جس میں وہ اپنی علالت اور تکالیف کی بہت شکایت کرتا ہے۔ واللہ میں تو ان تکالیف بے وقت سے حیران۔ دم بخود اور گم و سخت مضطرب ہو گیا ہوں کہ اب کیا کیا جاوے ملازمت نایاب تھی۔ اللہ نے وہ عطا فرمائی تو اب عزیز اس کو برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ اس فکر اور تشویش نے میری کمر خمیدہ کر دی ہے وہ دور دراز کے افکار عزیز کی نسبت اس وقت میرے دل میں پیدا ہو رہے ہیں۔ جن کا علاج تاہنوز سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ میں نہ ڈاکٹر ہوں اور نہ طبیب کہ مرض کی کیفیت سمجھ کر مداوا تجویز کر سکوں۔ ابھی تو عزیز کو کام کا ہی صرف بار ہے مگر جب چند ماہ تک عیال داری کا بوجھ سر پر پڑیگا۔ تو پھر کیا ہو گا۔ اس وقت میری عقل اس کے علاج کی فہمید سے بالکل قاصر ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جاوے۔ اس وقت تو یہی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کسی ڈاکٹر یا طبیب کی جانب مکمل توجہ فرماویں۔ اور جیسے بھی ہو سکے علاج میں ہرگز کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ فرماویں۔ کیونکہ یہ

مرحلہ بڑا نازک نظر آتا ہے اور اس میں میری عقل تاہنوز گم ہے۔ بللہ آپ اس میں سعی بلیغ فرما کر میرے افکار دور فرمانے کی کوشش فرماویں۔ میں تاہنوز کسی اور مدادا سے قاصر ہوں۔ وہ کسی وقت آنے پر دیکھا جاویگا حتی الوسع اس سے ہرگز دریغ نہیں ہوگا۔ مگر تاہنوز کچھ پتہ نہیں ملتا۔ اس پر مزید کیا عرض کروں آپ دانا ہیں۔ لیکن مجھے عزیزہ کا بہت فکر ہے۔ میں نے عزیزہ کو جواب خط تحریر کرنا تاہنوز مناسب خیال نہیں کیا۔ آپ ان کو میری طرف سے تشفی اور تسکین دیویں والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بگیم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانکم

سلام مسنون: آپ سب صاحبان کے والا نامجات شرف صدور لائے لہذا سب کا شکریہ ہے۔ میں جسمانی لحاظ سے اچھی صحت سے ہوں گو مرض کے اثرات سے معمولی شکایات سے خالی نہیں ہوں تاہم شکر ہے۔ مگر جو اُفتاد اور مصیبت کہ آج کل اپنے پر پڑی اور تحریر نیاز نامجات کے مانع رہی اور

ہے وہ اپنی کیفیاتِ اندرونی و روحانی ہیں۔ وہ نہ تحریر میں آسکتی ہیں، اور نہ تقریر میں۔ فی الواقعہ اب تقاضا روحانی بہ ہو رہا ہے کہ قفسِ عنصری کو توڑ کر طائرِ روح اپنے اصل اور قدیمی آشیانہ میں جا قیام کرے مگر حکمت ازلی تاہنوز اس کے مانع ہے۔ بس ان تر ددات نے اندر ہی اندر اپنا سنتیاناس کر رکھا ہے۔ اور ان سے کسی وقت فرصت نہیں ملتی اور میں فارغ نہیں ہوتا ہیں ایک مختصر سی عرض آپ سے کرتا ہوں جو غالباً آپ کے موجودہ حالات کی رہنمائی کرے اور وہ یہ ہے کہ جب فقیر کو دولت تجلیاتِ ربانی اپنے میں گھیر لیں! اور فقیر اُن میں اپنی ہستی گم کر دے تو یہ حالت جبروت ہے۔ اگر اس سے آگے اور مرکز کی جانب نکلنے کی توفیق حاصل ہو تو وہ ہستی ربانی ہستی ہوتی ہے ورنہ اگر سابقہ ہو تو وہی معمولی ملعون ہستی ہوتی ہے جو الست یومکم سے جدا کیا ملعون کی گئی ہے۔

واللہ یہ بات تحریر اور تقریر کے قابل نہیں اگر کوئی فقیر ایسا کرنے کا ارادہ کرے تو عوام جہلا میں کافر ہے۔ اس پر تحریر کو بند کرتا ہوں۔ اور اگر ہو سکا تو زبانی کبھی شمہ سا عرض کر سکوں گا۔ یہ باتیں حال سے سمجھ میں آیا کرتی ہیں۔ قال سے ہرگز نہیں۔ تاہم کبھی قال مشمولہ حال سے عرض کرنے کی سعی کروں گا۔ دل تو رموز تجلیاتِ الٰہی سے لبریز ہے اور چاہتا ہے کہ شمہ از آں آپ سے کچھ گذارش کروں۔ مگر ہاتھ بھی تھک گیا ہے۔ لہٰذا ختم کرتا ہوں۔ مگر عزیز نصر اللہ صاحب

کے حالات سننے اور معلوم کرنے کا مشتاق ہوں۔ میرا عزیز سے سلام کہہ کر اُن کے حالات تحریر فرماویں۔ عزیز کے گھر کی ضیافتوں کو دل للچا رہا ہے۔ دیکھئے کب نصیب ہوتی ہیں۔

میری حالت اب یہ غلبہ کرتی جاتی ہے کہ نہ کبھی دوسری طرف خیال تک کر سکوں، اور نہ کسی سے خط و کتابت۔ واللہ وہی حالت اپنے پر از سر تا پا حاوی ہے۔ کہ شب تاریک، و بیم موج گردابے چنیں حائل

کجا دانند حال ما سبک ساران ساحلہا۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈبالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸ ۱/۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: میرا دل نہ قبل ازیں اور نہ اب چاہتا ہے کہ میں آپ کو بے جا تکلیف دوں تا کہ اتنی دراز تکلیف کے بعد مجھے آرام کی صورت پیدا ہو سکے۔ وہ یہ ہے کہ میرا سابقہ تمبا کو جو ادھر اُدھر سے دستیاب ہوا اور کڑھا تھا۔ ایک ماہ ہوتا ہے کہ ختم ہو گیا تھا۔ اِس پر میں نے آپ کا عطا کردہ

تمباکو پینا شروع کیا۔ لیکن وہ اس قدر پھیکا ہے کہ خدایا توبہ۔ تمباکو ڈالا ہوا اور بلا تمباکو حقہ یکساں ہے۔ میں نے اِس عرصہ میں اِدھر اُدھر سے اور تمباکو لے کر اپنا گذارہ کرنا چاہا مگر اب تک اُن میں سے کوئی مجھے راس نہ آیا۔ آپ جانتے ہیں کہ مجھے حقہ پینے کی عادت زیادہ ہے۔ اُسی قدر میں تمباکو کے نکما ہونے سے سخت تکلیف میں ہوں۔ لاچار اور سخت لاچار ہو کر آنعزیز کو تکلیف دیتا ہوں۔ کہ براہِ مہربانی ایک من پختہ کڑوا تمباکو بہت جلد ارسال فرماویں تو میں آرام اور عیش کا سانس لے سکوں۔ نیز عرض ہے کہ وہ تمباکو اس قدر کڑوا ہو جس کی ملاوٹ سے سابقہ کل آپ کا عطا فرمودہ تمباکو پینے کے قابل کڑوا ہو جاوے۔

چند روز ہوئے ہیں تو مجھے عزیزہ نصر اللہ صاحب نے اپنی تشریف آوری عنقریب سے مطلع کیا تھا۔ اِس سے اُمید پڑتی ہے کہ وہ جلد آنے والے ہونگے لہٰذا اگر عزیزہ مذکور یہ تکلیف برداشت کرنی گوارا کرے تو آپ اُن کے ہمراہ ارسال فرمادیں۔ بہت بہت مشکور ہونگا۔ واللہ ناقابل برداشت تکلیف اچھا اور خوشگوار تمباکو نہ ملنے سے ہو رہی ہے۔ اِس کی رفع کے لئے جس قدر جلدی فرماوینگے۔ میں بہت مشکور ہونگا۔ زیادہ کیا گزارش کروں۔

نیز عرض ہے کہ سرمائی شدت کے سبب تنفس سے بچنے کی خاطر میں زیادہ ہیڈ کا کیور استعمال کرتا رہا ہوں اور کرتا ہوں۔ جس سے سابقہ سٹاک قریب الاختتام

ہے اگر ہو سکے تو چند درجن اس کی بھی عزیز کے ہاتھ ارسال فرما دیں تو میں مشکور ہونگا۔ اس کی قیمت سے بھی مطلع فرما دیں۔ تاکہ عزیز کے ہاتھ آپ کی خدمت میں ارسال کر سکوں۔

واللہ شدت سرما نے میرا ہر طرح سے ستیا ناس کر رکھا ہے آگ تاپ تاپ کر وقت گذار رہا ہوں۔ ویسے اچھا ہوں۔ مگر بصد مشکل وقت کٹتا ہے۔

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

والسلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون ! والانامہ آنعزیز نے شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے ۔

عزیز من ! میرے دل میں آپ کی محبت کے تقاضہ سے شدید امنگ پیدا ہوئی کہ آپ کو کچھ تحریر کروں۔ مگر جب لکھنے بیٹھا تو اب سب کچھ گم ہے۔ جو تہیہ تحریر کرتا تھا۔ وہ میرے ساتھ نابود۔

خبر تحیر عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی

نہ تو میں رہا نہ تو رہا جو رہی سو بے خبری رہی

پیارے مولوی صاحب! اب مدت سے کچھ پتہ نہیں ملتا کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا۔ سچ تو یہ ہے کہ سب کچھ ڈھل کر صرف ایک ہو گیا۔ واللہ صرف وجود واحد ہے اور اُس کی کروڑوں اوصاف۔ کم نظر والے کو ہر ایک صفت علیحدہ علیحدہ جسم معلوم ہوتا ہے کیونکہ ساحر الست بربکم نے ایسا سحر پڑھا ہے کہ عوام کی نظر سے اصل وجود جس کی صفات نظر آ رہی ہیں۔ گم کر دیا ہے اور صفات جن کا مستقل کوئی وجود نہیں ہے۔ وہ ہر لحظہ گم ہیں اور طرفہ یہ کہ دیکھنے والا اور تصدیق والا بھی ساتھ گم ہے۔ میری محقق نظر ہر آن دیکھ رہی اور تصدیق کر رہی ہے کہ ظاہر بین جب کسی صفت کو گم ہوتے دیکھتا ہے تو اُس کے گم ہونے پر وہ خود گم ہوتا ہے۔ اگر خود گم نہ ہو تو وہ صفت ہرگز گم نہیں ہوا کرتی۔ اہل تحقیق سے کبھی کوئی چیز گم نہیں ہوا کرتی۔ البتہ شان یعنی ظاہری لباس بدلتی ہے لیکن محقق خواہ وہ کسی شان اور لباس میں ہو پہچان لیتا ہے اور کبھی غلطی نہیں کھاتا۔ کسی صفت اور شان کا بدلنا اُس کو بدلتا نظر آتا ہے۔ جو خود مرض تبادلہ اور فناہ میں مبتلا ہو۔ لیکن جو خود تبادلہ اور فناہ سے پاک ہو گیا ہو اُس کو تبادلے اور فناہ کبھی نظر نہیں آیا کرتے۔ اور نہ وہ مورد الست بربکم ہیں۔ اس کے مورد وہ لوگ ہوتے ہیں جن پر سحر مذکور کارگر ہوا ہے اور وہ دولت سرمدی سے دور پھینکے گئے ہیں۔ ان لوگوں کو ساحر نے ان کی حالت کے تقاضا کے موجب جنت اور جہنم کے وعدہ اور وعید پہنچائے۔ اور وہ ان میں مبہوت ہو گئے اور انھوں نے

بہت بہت دراز مدتیں اس میں کاٹیں اور نہایت مشکلات سے بعد از
خرابی بسیار سحر زدگی کو اُتار سکے۔

عزیز من! یہ کچھ لیل و نہار ہو رہا ہے اور ایک مبصر محقق بعد اطمینان
دیکھ رہا اور ساحر کے سحر کی تعریف سے رطب اللسان ہونے کو تیار ہوتا ہے۔
کہ ساحر کا جدید حکم آ نازل ہوتا ہے کہ خاموش۔ کچھ بولو گے تو ہم ان مسحور کے
زمرہ میں دھکیل دیں گے۔ ہماری منشا ان کو ایسا رکھنے کی ہے اور ہمارا دل
اُسی طرح سے خوش ہے ورنہ ہمارا پروگرام خراب ہوتا ہے۔ اس پر عرض کی
جاتی ہے کہ ہم کس پروگرام کے ماتحت ہیں۔ اس پر معاً حکم آتا ہے کہ تم تباہ
اور فناہ شدگان کا پروگرام اور ہے اور تم کو جنت و جہنم کی آفات سے ہم
نے محفوظ کر کے اپنے میں سے بولا لیا ہے۔ اس پر پھر بصد خوشی خاموشی طاری
ہو جاتی ہے۔

عزیز من: آپ خیال فرما دیں گے کہ یہ کس کا حال اور کس کی باتیں ہیں۔
جو بڑے ساحر سے کر لیتا ہے اور بیبا کانہ کرتا ہے تو میں آپ کو اشارہ کرونگا
کہ آپ اُسی بھان متی کو دیکھو جس نے روز اوّل کے سبق سے آپ میں اُسی
عظیم ساحر کی طرح سے طوفان برپا کر رکھا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی
انکشاف کروں گا کہ یہ ہر دو بڑے چھوٹے ساحر اصل میں ایک ہیں۔ اور
احول کو دو نظر آتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ چھوٹے ساحر میں بھی بڑا ساحر

ہی کام کر رہا ہے۔ ورنہ بڑے ساحر کے بجز اور ساحر ہی کہاں اور کون ہے۔
جیسا عوام کو سحر عوام سے مغالطہ خوش کن دیا گیا اسی طرح سے خواص کا بھی
مغالطہ خاص سے دل خوش کیا گیا۔

اب میں قدرے اپنے دیگر حالت نزول کرنے کے بعد کی عرض کرتا ہوں
کہ واللہ باللہ اب تو آرام حرام اور عبادت گناہ عظیم ہو رہی ہے۔ اب کیا
کروں اور کس سمت کو جاؤں۔ جو کرتا اور جس سمت کو جاتا ہوں وہ سب کچھ
یار ہے اور اُس کی ذات وصفات کے سوائے معدوم محض نظر آتا ہے۔
معمول کی نماز اور عبادت ادا کرنی محال ہے۔ کیونکہ کوئی فعل اور حرکت
کروں وہ اصل نماز اور عبادت ہے۔ اب میں عوام کی نظر میں کافر مگر عوام
اپنی محقق نظر میں مومن ہیں۔ کیونکہ وہ شہنشاہ کے حکم پر ہر لحظہ کاربند ہیں۔ جو
کچھ وہ بعد میں دیکھتے اور برداشت کرنے والے ہیں۔ عین شہنشاہ کی منشا اور
خوشی کے مطابق۔ اب آپ ہی فرمائیں کہ میں کیا کروں اور کیا کہوں۔

اب ہاتھ تحریر کرتے کرتے بالکل تھک گیا۔ مگر بحر زخار کا ایک قطرہ
بھی بیان نہیں ہو سکا۔ تو جوش عشق کو کیسے فرو کر سکوں۔ اس کے سوائے
اور چارہ نہیں کہ تحریر کو بند کر کے بحر ناپیدا کنار مذکور میں چھلانگ لگا کر
غرق ہو جاتا ہوں۔ پھر بس لو اسلام علیکم۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۳/۲/۴۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے

عزیزہ نصر اللہ صاحب کو اللہ نے دو دن کی رخصت عطا فرما دی تھی اور وہ پرسوں میرے پاس پہنچ گئے تھے اور کل ۲ ½ بجے بعد دوپہر واپس تشریف فرما لاہور ہوئے۔ خدا کرے کہ عزیزہ بخیریت لاہور پہنچے۔ آمین

عزیزہ نے اپنی تنخواہ اولیں کا وہی حشر کیا جو اُس کا ارادہ تھا۔ واللہ میرے لئے یہ ایک جدید بار ہے۔ دیکھئے اس کو اللہ کس احسن صورت میں میرے سر پر سے اُتارے اور اس سے عزیزہ کو مالا مال کرے۔ ہم سب فکر میں ہیں۔ تمباکو کی نسبت گذارش ہے کہ آپ کے ارشاد کے بموجب بوریوں کے تمباکو کو بہت الٹا پلٹا دیا لیکن اُس کا پھیکا پن ہرگز کم نہ ہو سکا۔ البتہ عزیز کے جدید تمبا کو کو نصفا نصف ملانے سے پینے کے قابل ہوا ہے لہٰذا آپ اس کے لئے بندوبست فرما دیں۔ مشکور ہونگا۔ گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور خنڈبالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۱ ۲/۴۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز نے شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ گو میری جسمانی صحت ہرگز بوجہ کہولت عمر اطمینان بخش اور مکمل آرام دہ نہیں ہے۔ بلکہ چنداں قابل شکایت بھی نہیں ہے۔ مگر میں اپنے میں مدت سے ایسا اضطراب پاتا ہوں جس سے نہ تو دن کو دلی چین ہے اور نہ راتوں کو آرام اور نیند ہے۔ بہت راتیں مکمل جاگتے گذر جاتی ہیں مگر یہ جاگنا عام جاگنا نہیں ہے۔ حواس جسمانی بدنی حتیٰ کہ ملکوتی بھی معطل ہو جاتے ہیں مگر میں بیدار رہتا ہوں۔ میں قبل ازیں اپنے بعض نیاز ناموں میں حواس کی مذمت تحریر کرتا رہا ہوں کہ ہر ایک میں دولت سرمدی موجود ہے۔ مگر حواس نے خواہ جسمانی ہوں یا ملکوتی پیدا ہوکر ہر ایک کو مرکز سے دور اور کروڑوں میلوں پر پھینک رکھا ہے۔ تاوقتیکہ یہ گم اور نابود نہ ہوں مرکز اُس کے لئے مفقود اور نابود ہے۔ میرے عزیز! تجربہ اور مشاہدہ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ بہت کم لوگ گذرے ہیں۔ جن کو یہ دولت حیات میں نصیب ہوئی ہو ورنہ اکثر تجلیات اور مقامات کی لپیٹ اور سیر کو مقامات انتہائی خیال کرتے ہوئے یہاں سے کوچ کر گئے۔ اور کوچ کے بعد منزل کے مکمل طے نہ ہونے سے جنت و دوزخ میں قیام کرنا پڑا جو واصلوں کے نزدیک

وہ ہر دو دوزخ سے ہرگز کم نہیں ہیں۔

میرے عزیز! میں نے ناسوتی اور ملکوتی مقامات کی مدت تک سیر کی اور اس کو اپنا قیام گاہ بنائے رکھا۔ مگر ان میں اپنا اصلی اور قدیمی مرکز حاصل نہ ہو سکا۔ بعد ازاں حالت جبروتی سخت جانکاہی اور جانفشانی سے حاصل کی جس میں گو حالات اور کیفیات ناسوتی اور ملکوتی معدوم تھیں مگر مرکز تاہنوز مفقود تھا۔ لہٰذا مجھے اس میں بھی آرام اور حالت اصل جو کبھی اپنے بر قیام مرکز تھی حاصل نہ ہو سکے۔ بلکہ اپنی ہستی موہوم کے ہوش جو ناسوت اور ملکوت میں حاصل تھے۔ مقام جبروت میں وہ بھی زائل ہو گئے اور جدید جو اصلی تھے۔ پیدا نہ ہوسکے۔ اس سے جو مصائب اور کاوشیں میں نے برداشت کیں۔ وہ ہرگز تحریر میں نہیں آسکتیں۔ نیز عرض ہے کہ مقام جبروت محض تاریکی اور نابودگی کا مقام ہے۔ لیکن فی الواقعہ یہی مقام حد فاصل مابین الوہیت اور مخلوقیت کے ہے۔ اگر ناسوت و ملکوت سے کوئی الوہیت کو سفر کرتا ہے۔ تو راستہ میں جبروت کے مقام پر ہستی موہوم کا پیراہن اتار کر ضرور بے خود ہو جاتا ہے۔ اور جب مرکز الوہیت سے ملکوت و ناسوت کی طرف آتا ہے تو بھی اس کو بادی النظر میں الوہیت اور اس کے علوم اور اس کے اختیارات کا جامہ اتارنا پڑتا ہے۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ یہ مقام جبروت بالتحقیق الوہیت اور مخلوقیت میں حد فاصل ہے اور ایسا

مقام ہے کہ اوپر سے آنے والے کو اور نیچے سے اوپر جانے والے کو اپنے پیراہن سابقہ ہستیوں کے اُتارنے پڑتے ہیں۔ پھر جدید میں داخل ہونا پڑتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ مقام جبروت میں مسافروں پر ایسا جبر کیا جاتا ہے کہ سابقہ ہستی کی یاد بھی غصب کر لی جاتی ہے۔ غالباً اس جبر سے اس کا نام جبروت ہے۔

میرے عزیز! اب آپ کی سمجھ میں مقام مذکور کی کیفیت اور حیثیت آگئی ہو گی۔ نہ کوئی بجز طاقتِ الٰہی اس سے نزول کر سکا ہے اور نہ صعود۔ نزول کے وقت تو سرکاری طاقت کام کرتی ہے مگر صعود کے وقت گو اصل سرکاری طاقت ہی بر سر کار ہوتی ہے مگر اُس پر غلاف عبودیت پہنا کر اُس کو سخت کمزور کیا ہوا ہوتا ہے۔ جس سے عشق کی بجلی کی طاقت سے مسافر کو کام لینا پڑتا ہے۔ اور جبروت کو عبور کرتے ہوئے الوہیت میں داخل ہوتا ہے۔ بڑی مشکل سے میں نے اصل کیفیت سفر مذکور کی آپ سے عرض کر دی ہے لیکن عبارت کیفیت کو بیان نہیں کر سکی۔ البتہ یہ مسافر سعید کو سفر طے کرنے سے سمجھ میں آیا کرتی ہے۔ آپ بھی سعی فرماویں گے۔ تو بالعمل سمجھ سکیں گے۔ عزیز من! یہی مقامِ جبروت ہے جس کو نزول پر طے کرتے پر اُنگشت بر قلم کہا گیا۔ جس کے معنی ہیں کہ علیحدگی کی سند اُس کو عطا کی گئی۔

اب میں اس پر مزید عرض کرنا اس وقت مناسب خیال نہیں کرتا لیکن
یہ وہ حالات اور مقامات ہیں جہاں شاذو نادر فقرا پہنچے ہیں اور جو پہنچے
ہیں انہوں نے نہ اس کو بیان کیا اور نہ اس پر کسی نے قلم اٹھائی۔ مگر آپ
کی محبت مجھ سے جبراً یہ قلم بند کروا رہی ہے۔ آپ ان تحریرات کو ضائع
نہ فرماویں۔ یہ نایاب ہیں۔ میرے پیارے! میں بھی یہ کچھ تحریر نہ کرتا۔
مگر آج رات یہ جولانی ہے کہ ہزاروں مرتبہ مقام مذکور سے عروج کیا اور
اسی قدر نزول۔ اب تک تو یہ حال ہے کہ ایک چھلانگ اُدھر ہے اور
دوسری ادھر۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ نہ طولاقی اب باقی ہے اور نہ اس کی
تعجب انگیز وقعت۔ اب مزید اس پر عرض کرنا کسی قدر آپ کی فہمید کو
سنگلاخ میں دوڑانا ہے لہٰذا سکوت بہتر ہے والسلام
گھر میں نیاز نامہ ہذا سمجھا دیویں اور اُن کو اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور خنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۷/۷ ۱۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبہم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ واللہ
آپ کے والا نامہ پڑھنے سے عزیز نصر اللہ کی نسبت تفکرات عجیب طرح

سے مجھ پر مسلط ہوئے ہیں۔ اللہ ان کو بوجہ احسن بجیز و خوبی طے فرما دے۔ آمین ثم آمین۔

آں عزیز کے پشاور تشریف لے جانے پر ضروری ہے کہ سسرال والے اپنی دختر نیک اختر کے ڈولے کی رخصتانہ کے جلد وقوع پذیر ہونے کی تجویز آپ کے پیش کریں گے اس پر غور کرتے ہوئے اگر ہم عزیز کی مصروفیت اور کمزوری دماغ پر نظر غور جماتے ہیں تو دل تقاضا کرتا ہے کہ بابو صاحب سے رخصتانہ ڈولے کے لئے التوا پیش کریں۔ مگر جب بابو صاحب کے تفکرات کو دیکھتے ہیں جو جوان لڑکی کے والدین کو ہوا کرتے ہیں تو طبیعت دم بخود ہو جاتی ہے۔ اندریں حالات آپ بابو صاحب سے عزیز کی مصروفیت وغیرہ مناسب الفاظ میں بیان فرما دیں اگر وہ التوا مان لیں تو بہتر اور فہو المراد ہے ورنہ مجبوری ہے۔ پھر آپ ڈولے کا رخصتانہ منظور فرما لیویں۔ لیکن بات یہ ہے کہ کہیں خدانخواستہ گفتگو میں بدمزگی نہ ہونے پائے یہ سب امور سے مذموم تر ہے۔ بہو کے عزیز کے گھر میں آنے پر پھر دیکھا جائے گا کہ اللہ کو کیا منظور ہے۔ آپ بابو صاحب سے بہ نرمی و مصلحت پیش آویں کیونکہ لڑکی کے والدین حالات زمانہ سے مجبور ہوتے ہیں۔

اب رہا عزیزہ کی نسبت تفکرات۔ واللہ میں ان سے تاحال بہت متفکر ہوں۔ کیونکہ دفتر کا کام، پھر امتحان کی تیاری، اس پر طرفہ یہ ہے۔

لوازمات خانہ داری۔ عزیز کی موجودہ جسمانی حالت ان سب بار کے بہ یک وقت برداشت کرنے کے ہرگز قابل نہیں ہے۔ جب عزیز میرے پاس آیا جس کو چند روز گذرے ہیں تو واللہ میں اُس کے پژمردہ اور لاغر اور بے رونق چہرے کو دیکھ کر دریائے تفکرات میں غرق ہو گیا کیونکہ میں نے اس کو قبل ازیں کبھی ایسا افسردہ نہیں دیکھا تھا۔ عزیز کے ارادہ امتحان جدید کے اصرار پر میں نے مجبوراً ہاں کر دی ورنہ اُس کی افسردگی پر میرا دل ہرگز نہیں چاہتا کہ ہاں کروں اور اجازت دوں۔ عزیز کی یہ حالت۔ جدید حالت ہونے کی سخت متناقض ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جاوے۔ مگر سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور صدائے لاتقنطو کان میں آ رہی ہے۔ مگر چارہ کار تاہنوز نظر سے دور ہے۔ اچھا جو اللہ کو منظور۔ کارساز ما بہ فکر کار ما۔

اُمید ہے آپ بھی ضرور غور فرماتے ہوئے فکر سے خالی نہیں ہوں گے فکر ہے کہ نوجوان بے اعتدال ہوا کرتے ہیں۔ پھر کیا کیا جاوے گا۔ اب میں اپنی حالت کیا عرض کروں۔ یہ عجیب و غریب ہے۔ ازل اور ابد کے عالم میں اکثر مقام ہے۔ تعجب انگیز بات ہے کہ ناسوت و ملکوت میں بھی ازل اور ابد سے ہرگز خالی اور معرا نہیں ہوں۔ بہتر ہے کہ اس پر ارادہ ارقام اس وقت بند کر دوں۔ ورنہ جو طلاطم اپنے میں موجزن ہیں وہ تحریر میں نہیں آسکیں گے! اور طبیعت زیادہ جوش میں آجاوے گی۔ لہٰذا سکوت بہتر

ہے۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بنگیم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲/۳/۴۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! گروالا نامہ آنعزیز بدیں مضمون شرف صدور لایا کہ بخار سے اللہ نے آرام عطا فرما دیا ہے مگر تا ہنوز کھانسی زور پر ہے۔ اِس سے میری مکمل تسکین آپ کی جانب سے نہیں ہوئی۔ اور نیز اس وجہ سے کہ آپ نے بعدش حالات مزاج مبارک سے مجھے مطلع نہیں فرمایا جس سے میرے افکار آپ کی نسبت باقی ہیں۔ براہ مہربانی بدیدن نیاز نامہ ہذا بواپسی ڈاک حالات خیریت مزاج سے مطلع فرماویں۔ مشکور رہوں گا۔

یہاں قبل ازیں اور نیز ان ایام میں بارش کثرت سے ہوئی ہے فصلیں بہت اچھی ہیں مگر سردی بہت بڑھ گئی ہے اور گونہ تکلیف دہ ہے۔ گو اِن دنوں میں میری صحت گونہ اچھی ہے۔ لیکن خدا جانے کیا بات ہے کہ حالات اندرونی اِس قدر پر تلاطم ہیں کہ بعض وقت یقین آجاتا ہے کہ الحمد للہ ساعت سعید خاتمہ سفر کے قریب آ گئی اور یاد سے دائمی ہم کنار ہونے والا ہوں مگر پھر کچھ

رکاوٹ پڑ جاتی ہے۔ اور خاتمہ سفر کا بقا یا نظر آتا ہے۔ اور مایوسانہ بیٹھ جاتا ہوں
عزیز من! اب میں ہر وقت اس قدر اداس رہتا ہوں کہ دل چاہتا ہے کہ اس
قفس عنصری کے کسی نہج سے تیلیاں توڑ کر کہیں پرواز کر جاؤں۔ مگر حکم آتا ہے کہ
یہ قفس ہمارا بنایا ہوا ہے اس کے توڑنے کا حق ہمیں کو حاصل ہے لہٰذا وقت قریب
پر اس کو ہم ہی توڑیں گے۔ اس پر خاموشی سے صبر کرتا ہوں۔ مگر اس میں شبہ نہیں
کہ سخت اداسی اور بدمزگی سے وقت گذار رہا ہوں تخمیناً اسی سال ہوئے
ہیں جب میں نے اہل وطن چھوڑا اور ابتدائی ایام میں تو یار کے منشاء کے
مطابق وطن قطعاً فراموش ہو گیا۔ مگر پھر یار کی محبت آمیز نظروں سے فراموش
شدہ حالت کی یاد اور اس کی گلگشت اپنے نظروں میں پھرنے لگے جس سے
واللہ تن بدن میں آگ لگ گئی۔ پھر یار کی تلاش میں نہ دن سوجھا اور نہ رات
رو کر پیٹ کر اپنی تباہی اور بے آرامی میں ایک مدت عمر کی صرف کی جس
میں یار نے بالمشافہ ملنے سے تو ضرور پرہیز کی۔ مگر اپنے آثار اور تجلیاتِ نزول
فرما کر تسکین دلائی باقی رہی کہ ہم بہت قریب اور عنقریب آنے والے ہیں۔
اس انتظار میں میں نے اپنے آپ کو بارہا فناء کے قریب پہنچایا تو مدت مدیدہ
کے بعد یار کو میری حالتِ زار پر رحم آیا۔ اور اپنی آمد کی مجھ سے ٹھانی تو حکم
ارسال فرمایا۔ کہ ہماری تشریف آوری کے لئے جگہ اور مکان ایسا تیار کرو جو
نہایت صاف و شفاف اور کوڑا کرکٹ سے خالی ہو۔ اور اس میں کسی قسم کا گرد و غبار

نہ ہو۔ اس پہ سمجھ قاصر رہی کہ یہ گرد و غبار اور کوڑا کرکٹ کونسا ہے۔ جس کو صاف کروں۔ دریافت کرنے پر حکم آیا کہ تمہاری ہستی ہی یہ سب کچھ ہمارے نہ آنے کے موجبات ہیں۔ اس کو صاف اور معدوم کرو۔ میں اس پہ حیران رہا کہ اس کوہ ہمالہ کو معدوم کیسے کروں۔ یہ میری طاقت اور سمجھ سے بیرون ہے۔ اس کے لئے میں بارہا بہت تڑپا اور بہت رویا اور بے شمار جزع فزع کی۔ اس پہ آخر یار کو میرے زار پہ رحم آیا اور مجھے طریق مذکور خود اپنے پنہانی مکالمات سے اور چیدا اشاروں سے سکھایا۔ جب میں نے اُن پہ عمل شروع کیا تو ہستی معدوم اور یار ہمکنار پایا۔ عمل مذکور پہ مداومت کرنی یار نے نہایت پیار سے خود سکھائی بس پھر تو یار ہی مستقل مقیم ہو گیا۔ اب وہی ہے جو آپ کو یہ چند سطور تحریر کر رہا ہے۔ آپ شاید حیران ہونگے کہ میں آپ کو اعجاز کے بھیس میں تحریر کر رہا ہوں نہیں ہرگز نہیں یار کو یہ بھیس بھی بدلنا آتا ہے اور اس وقت اس کو بدل کر آپ کو کسی کا ماجرا تحریر کر رہا ہے۔ عجیب کیفیت یار کی ہے۔ دم دم اور قدم قدم پہ کبھی الست بربکم کا تاج سر پہ رکھ کر حکمرانی کرنے لگ جاتا ہے۔ اور دوسرے دم اور قدم پہ تاج سر سے پھینک ہم آغوش ہو جاتا ہے۔ اس سے آگے میں آپ کو کیا تحریر کروں۔ یہ وتیرہ و عمل ہر وقت کا ہے اس سے حالت قالبی میں مضطرب ہوتا ہوں۔ مگر اصل میں یہ اضطراب اور حالت یار کی ہے کیونکہ اُس کے جوش صفات شہنشاہی اُسی ایک حالت میں رہنے کی سخت مانع ہے۔

اِس سے یہ سب شور و غوغا برپا ہیں۔ اب میں مزید کیا عرض کروں۔ نزول
سے عروج کی جانب میلان جوشزن ہو رہا ہے۔ لہٰذا سلام
ہاں یاد آ گیا آپ کب پشاور تشریف لے جاویں گے اور یہاں کا
کب عزم فرماویں گے۔
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۸ $\frac{3}{47}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ قدرہٗ

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز انتظار میں شرف صدور لایا۔ شکریہ
ہے۔ آپ کی کھانسی سے واللہ مجھے بہت فکر اور اضطراب پیدا ہوا۔ یہ
بہت دق کرنے والی مرض ہے۔ اللہ اس سے آپ کو کلی آرام دیوے آمین
آپ تکلیف کی حالت میں جلد تر بہ تکلیف تشریف لانے کا ارادہ
تحریر فرماتے ہیں تاکہ تعطیلات محرم سے پہلے آپ تشریف لا کر واپس
تشریف لے جاویں۔ اس میں بلا شبہ آپ کو ضرور تکلیف ہو گی۔ آپ
ایسا کرنے کا ارادہ ہرگز نہ فرماویں بلکہ آرام سے تعطیلات محرم میں یا اس

سکے بھی بعد تشریف لاویں۔ ابھی مجھے کسی نے ان ایام میں یہاں آنے کے لئے نہیں لکھا اور نہ کسی کے آنے کی امید ہے بٹ صاحبان وغیرہ ابھی یہاں سے گئے ہیں جن کے ابھی آنے کی ہرگز امید نہیں ہے۔ اگر کوئی اور جس کی نسبت تاہنوز معلوم نہیں ہے ایک آدھ دن کے لئے آیا تو کیا ہرج ہے آپ صحت اور خوشی سے بلا تکلف تشریف آوری کا ارادہ فرماویں سخت تاکید ہے۔

میں دو تین یوم سے بعارضہ قبض و تنفس معمولی علیل ہوں تاہم امید آرام ہے۔ شکر ہے کہ عزیز نصر اللہ اپنی آسامی پر مستقل ہو گیا ہے۔ مجھے آپ کا فکر بہت ہے۔ اللہ آپ کو جلد اور کلی شفا اور آرام عطا فرماوے حالات سے جلد جلد مطلع فرماویں۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۳/۲ ۔۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں پرسوں ایک نیاز نامہ آپ کی خدمت میں ارسال

کر چکا ہوں۔ چونکہ کل ایک والا نامہ بابو عطا الٰہی صاحب کی جانب سے
از پشاور مجھے موصول ہوا ہے جس کی نسبت آپ نے بھی اپنے والا نامہ میں
تحریر فرمایا تھا۔ لہٰذا میں کچھ اس کی نسبت گذارش کرتا ہوں کہ آپ کے
اُن تعلقات کو جو مجھ سے آپ کو اور عزیز نصر اللہ صاحب سے ہیں۔ بابو صاحب
نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ بہ تقریب برات عزیز موصوف میں بھی ضرور
آپ کے ہمراہ اُن کے ہاں پشاور پہنچوں اور نیز سکیم جدید ماہ اپریل سے
رائج ہونے سے اپنی مجبوری تحریر فرمائی ہے کہ ہم اس وقت پشاور چھوڑ نہیں
سکتے ہیں۔ کیونکہ احتمال نقصان ہے۔ نیز انہوں نے اپنی توسیع میعاد ملازمت
خود اگست ۳۷ء بھی تحریر فرمائی ہے۔

گو میں ان کو تاہنوز جواب دینے کے اس وقت قابل نہیں سمجھتا، کیونکہ
آپ سے میں نے مشورہ نہیں کیا ہے اور امید ہے کہ آپ سے مشورہ کے بعد
اُن کے اصرار کے بموجب ان کو ضرور جواب ارسال کروں گا۔ مگر میں اس
سے قبل آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ کیا بابو صاحب اس معاملہ کو اگست
آئندہ تک ملتوی نہیں کر سکتے۔ اُس وقت تو بابو صاحب کو گوجرانوالہ تشریف
لانا ہر طرح سے ممکن ہو گا۔ خواہ فراغت سے ورنہ رخصت سے۔ مجھے سب
حالات مفصل معلوم نہیں ہیں۔ ورنہ اپنی رائے ناقص عرض کر سکتا۔
اگر پشاور جانا پڑا تو میں بشرطِ صحت نہایت خوشی اور شوق سے

ہمراہ برات مبارک ہوگا۔ کیونکہ یہ برات اپنے عزیز نصراللہ صاحب کی ہے جس کی شمولیت میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ لیکن یہ خیال کرتے ہوئے کہ برات کے پشاور جانے سے آپ اخراجاتِ کثیر کے متحمل ہونگے میرا دل اس کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ آپ خواہ مخواہ اس قدر اخراجات کے متحمل ہوں۔ اگر جانا پڑا تو اس تقریب سے پشاور بھی دیکھ لیا جاوے گا۔ مگر اخراجات کثیر کے آپ کو زیر بار دیکھ کر دل میں افکار کثیر پیدا ہوتے ہیں جن کا ازالہ محال ہے۔ میں تب زیادہ گذارش کروں اگر آپ سے بالمشافہ گفتگو سے بات طے ہوگی۔ آپ اپنی حالت لکھائیں اور ارادہ تشریف آوری سے مطلع فرماویں کہ کس تاریخ کو ہوگی۔ میں تین چار روز سے قبض اور خفیف تنفس کے عوارض میں مبتلا ہوں۔ جلد آرام کی اُمید ہے والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۴/۷ ۴۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ والا نامہ

سے آپ کی کھانسی کا حال تاہنوز بدستور پڑھ کر بے شمار فکر پیدا ہوا۔ فکر مذکور نے مجھے مجبور کیا کہ میں کسی حکیم حاذق سے اس کے حتمی علاج کا استفسار کروں۔ لہٰذا میں اُن سے ملا اور حالات بیان کرنے پر انہوں نے مجھے مجرب نسخہ بتلایا جو منقولہ ورق پر تحریر ہے۔ آپ اس کو بنوا کر ضرور استعمال فرماویں۔ انشاء اللہ تعالےٰ کلی آرام اور شفا ہونے کی امید کامل ہے۔ اس میں ہرگز تامل نہ فرماویں۔ تاکید ہے فقط والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳/۲۷ ۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ تشکر یہ ہے۔ والا نامہ مذکور سے آنعزیز کی تشریف آوری معہ دیگر عزیزگان کا حال پڑھ کر نہایت خوشی و انبساط رونما ہوئی۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ آپ کی طبع مبارک کھانسی سے اب صحت یاب ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ بسم اللہ آپ تشریف لائیں۔ میں ۲۲ کو بعد دوپہر چشم براہ ہونگا۔ آپ تمیا کو لائیں گے لیکن عزیزگان

کے ہمراہ ہونے سے آپ بر سواری ٹانگہ تشریف فرما ہونگے۔ لہٰذا امید ہے کہ آپ تمیا کو بھی ٹانگہ میں لا دینگے اور معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بدیں وجہ مزدور کی نسبت تحریر نہیں فرمایا کہ یہاں سے ارسال کیا جاوے۔ میں اپنی حالت صحت کیا گذارش کروں۔ فی الواقعہ بیر اچھی نہیں ہے۔ قبض اور تنفس کی خرابی اکثر چند ہفتہ سے ہر وقت رہتی ہے۔ جس سے طبیعت سخت۔ بے مزہ اور تکلیف میں سرشار رہتی ہے اسی وجہ سے میں اسی وقت مسہل کی دوائی کھانے والا ہوں۔ اور اللہ کے فضل سے امید کرتا ہوں۔ کہ آپ کی تشریف آوری تک مجھے ان شکایات سے آرام ہوگا۔

میں کیا گذارش کروں کہ گو ماگذشتہ کے ایام میں جب میں مرض پیچش سے بیمار ہوا تھا۔ تو مجھے شبہ پیدا ہوا تھا کہ یہ مرض مجھے ہیڈک کیور کثرت سے کھانے سے پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو آئندہ نہیں کھاؤں گا۔ مگر تکلیف تنفس بڑی تکلیف ہے۔ لہذا بر بنا تکلیف مذکور رونما ہونے پر پھر مجھے ہیڈک کیور کھانی پڑی اور بہت کھائی نیز کھا رہا ہوں۔ بحالات مندرجہ بالا آپ کے فرستادہ ہیڈک کیور قریب خاتمہ کے تھے لہٰذا براہ مہربانی آپ اور ہیڈک کیور ڈاکٹر سے تیار کرا کر ضرور لیتے آدیں مشکور رہوں گا پہلے اور اب جو لادیں گے۔ ان کی قیمت تشریف آوری پر پیش کی جاوے گی۔

باقی بوقت حصول نیاز معروضات عرض ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا وسلام

بیگم پور چنڈ یالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳/۷ ۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں نے گولیاں مقوی اعصاب معلومہ حسب ارشاد آنعزیز تین روز گذرے ہیں۔ تو اس طرح سے کھانی شروع کیں کہ نصف گولی ہمراہ چاء جس میں زیادہ دودھ تھا بوقت صبح کھانی شروع کی۔ اسی طرح دو دن کھائیں۔ اس سے معدہ اور معاء میں پہلے روز تو کم مگر دوسرے خوب حرارت معلوم ہوئی۔ بلکہ دوسرے روز دو مرتبہ کسی قدر سوزش سے اجابت ہوئی اور جسم میں بھی کچھ غیر معمولی حرارت معلوم اور محسوس ہوتی رہی جس سے میں نے کل اور آج گولی نہیں کھائی۔ نیز عرض ہے کہ اس کے ہمراہ بادام روغن ایک ایک چمچہ پیتا رہا ہوں۔ سوائے حرارت کے اور کوئی فائدہ مجھے معلوم نہیں ہوا۔ ارادہ ہے کہ حرارت سے آرام آنے پر پھر کسی روز استعمال کروں گا۔ تاہنوز اس سے اعصاب کی کمزوری کو آرام نہیں ہوا

آگے جیسا آپ تحریر فرماویں۔ اُس پر عمل کروں اعصاب بہت کمزور ہو۔
گئے ہیں۔ مطلع فرماویں۔

افسوس ہے کہ آپ کے گلے کی شکایت تا ہنوز باقی ہے۔ دعا ہے کہ
اللہ اس سے آپ کو آرام عطا فرماوے۔ آمین۔ ثم آمین
امید ہے آپ مع عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسّلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۴/۲۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں اپنی جسمانی حالت
آپ سے کیا عرض کروں کہ کیسی بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ حالات اپنے یہ ہیں کہ
سابقہ نیاز نامہ میں نے دو دن مقوی اعصاب نصف نصف روزانہ گولی کھانے
کی شکایت آپ سے عرض کی تھی۔ مگر بعدش شکایت مرقومہ سابقہ پر اضافہ یہ
ہوا کہ زبان کے وسط میں بجانب راست دانتوں کے قریب آبلہ نمودار ہو گیا۔
جو ابھی تک شدت سے تکلیف دہ ہے۔ اس کے دوسرے تیسرے روز

علالت مذکورہ کے علاوہ حلق میں ایسی پھنسیاں پیدا ہوئیں۔ کہ لعاب دہن اب بصد مشکل فرو ہوتا ہے۔ اور ان کی درد کان تک دورہ کرتی ہے۔ معمولی یونانی دیہاتی علاج کر رہا ہوں مگر تاہنوز فائدہ مرتب نہیں ہوا۔ مگر اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ آرام کی صورت پیدا ہو جاوے گی۔ لیکن اس وقت اِن عوارضات سے تکلیف معتد بہ ہے۔ آپ ہرگز فکر نہ فرما دیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ آرام ہونے والا ہے۔ گو حالات مذکورہ بوجہ درد مذکور تکلیف دہ ہیں۔ مگر اپنی حالتِ پرواز اور گم شدگی ہرگز کم نہیں ہے بلکہ پہلے سے افزوں تر ہے۔

پیارے مولوی صاحب! آپ نے دیکھا اور آزمایا ہوگا کہ عوام الناس نفس کی شکایات سے لبریز ہیں۔ اور ہمیشہ بزرگ لوگ اِس کی بڑی مذمت کرتے چلے آئے ہیں جو واقعی ایک مبتدی کی تخریب کا ایک حربہ عظیم اور دشمن شدید ہے۔ لیکن آگے چل کر اِس کی ماہیت کو بہ نظرِ غور دیکھا گیا۔ تو یہ حکمت الٰہی کا رُزور اور سخت مفید عطیہ ہے۔ فی الواقعہ نفس وہ نعمت ہے جس کے بجز قیام زندگی محال ہے۔ اِسی کی جانب اللہ صاحب فرقان حمید میں فرماتے ہیں کہ وما خلقت ہذا باطلاً۔ یعنی ہم نے نفس بے سود پیدا نہیں فرمایا میں نے اور پرجا کر اس کی تخمیر اور اس کے اثرات کو بچشم غور دیکھا جہاں جس انداز سے ہر ایک متنفس اور بتخمیر متنفس کو سپرد کیا گیا ہے تو میں اِس کی مصلحتوں اور خوبیوں سے ششدر رہ گیا۔ بجز احسنت کے میری زبان سے اور کچھ نہ نکل سکا۔ کیونکہ نفس فی الواقعہ ہر ایک

جسم کا رب یعنی پرورش کنندہ ہے اور اسی سے ہر ایک جسم کا قیام اور نمو بلکہ ظہور ہے۔ میں نے مشین الٰہی ہذا کی ابتدا دیکھی اور اس میں سامان پرورش کی ساخت دیکھی اور خوب دیکھی واللہ وہ تو خاص منشائے الٰہی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اسی سے ذات پاک کی صفات کا اظہار ہو سکتا ہے اور ہو رہا ہے۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ بعض اجسام میں روحانیت غالب رکھی تھی۔ اور بعض میں جسمانیت۔ لیکن یہ سب ظہور صفات کی مختلف تدابیر ہیں جن پر کسی چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ میں نے یہ دیکھ کر اپنے میں اعتراض مرتسم پایا کہ سب کے سب روحانیت سے لبریز کیوں نہیں کئے جاتے۔ معاً کارکن اعظم کی طرف سے مجھے حکم آیا کہ اپنی چشم بصیرت زیادہ وا کرو کہ روحانیت کے سوائے دوسری ہماری صفات کیوں معطل رہیں۔ یہ پاگل کی بڑ نہیں ہے۔ بلکہ ایک دانا شہباز کا مشاہدہ ہے جو ہرگز غلط نہیں ہے۔ البتہ اس مقام کو کم لوگوں نے دیکھا ہے۔ کیفیات مندرجہ نیاز نامہ پر اعتراض دل میں پیدا نہ کریں۔ کبھی مفصل عرض کرکے اطمینان آنعزیز کر دوں گا۔ اس قدر تحریر کرنے پر درد نے مجھے بہت ستایا لہٰذا اسلام

سب کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱۰/۴/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میری جسمانی شکایت مرض تاحال اسی طرح سے ہے جیسا کہ میں نے سابقہ نیاز نامہ میں آپ سے گذارش کی تھی۔ مگر یہ ضرور ہے کہ پہلے سے قدرے آرام معلوم ہوتا ہے۔ تاہم تکلیف سے خالی نہیں ہوں۔ اُمید واثق ہے کہ اللہ آرام عطا فرما دیویں گے۔ فکر ہرگز نہ فرماویں۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱۱/۴/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! کل شام وقت والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا جس میں آپ نے عزیز کی شادی کے افکار و اضطراب اس قدر تحریر فرماتے ہیں کہ میں اُن کو سکون قلب سے پڑھ نہیں سکا۔ اور آپ کی اضطرابی قلبی نے مجھے بھی سخت مضطرب کر دیا۔

عزیز من! دیکھا یہ شعبدات دنیا ناپاک کے ایسے ہیں کہ باوجود عزیز کی

شادی کی تقریب آنے کے جو نہایت خوشی کا موقعہ ہے ایسا اُس کو دشوار اور غم انگیز بنا دیا ہے کہ الامان۔ اگر کوئی چیز ہم چو قسم دستیاب نہ ہو تو اُس کے نہ ہونے کا غم جان کھاتا ہے مگر جب وہ مہیا ہو جاوے تو اُس کے تہیہ اسباب جان مارتے نظر آتے ہیں۔ اِس سے بعض حضرات دنیا کو طلاق کہہ کر اِس سے الگ ہو گئے اور آرام میں گئے۔ مگر ہمارا نقشہ ہی اور ہے اور اسی وجہ سے شب و روز دنیا کے لکد کوب کی آماجگاہ ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ میری رائے ناقص یہ ہے کہ آپ گھبرائیں ہرگز نہیں اللہ کارساز ہے۔ بالفعل آپ فریق ثانی صاحب کے جواب کا انتظار فرماویں۔ ممکن ہے اُن کی موجودہ رائے اور ارادہ سے ہمارے حسب مطلب بات برآمد ہو جاوے اور اُن کے جواب تک تو آپ سکون سے کام لیویں۔ اگر آپ مناسب خیال فرماویں تو ایک خط بہت جلد شیخ صاحب کو تحریر کر دیویں جس میں عزیز نصر اللہ کے امتحان کی ضرورت اور اہمیت درج ہو اور شادی کی صورت میں احتمال نقصان امتحان درج ہو۔ شیخ صاحب بھی نصر اللہ کے خاص بہتری طلب اور خیر خواہ ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ بالفعل ارادہ شادی کو ملتوی فرما دیویں اگر یہ تجویز کارگر نہ ہو تو پھر آپ پشاور وغیرہ میں جہاں آپ اپنا فائدہ خیال فرماویں مقام شادی پسند فرماویں اور اُس کا سامان اور تہیہ فرماویں۔ لیکن اگر یہ تجویز آپ پسند نہ فرماویں تو جیسا آپ مناسب خیال فرماویں اُس کے سامان اور تیاری کی جد و جہد فرماویں۔

مرض سے مجھے اب معتدبہ آرام ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ لقا یا مرض جلد
رفع ہونے کو ہے۔ والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۱۸ ۴۴/۲

عزیز القدرمن جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ جو تاریخ
شادی مقرر ہوئی ہے۔ اس میں اب گنجائش چون و چرا ہرگز نہیں ہے۔ ازآنکہ
وہ جس طرح پر راضی ہوں ہم کو اُس میں اعتراض ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جوان
لڑکی والدین کے گھر میں والدین کے لئے وبال جان ہوا کرتی ہے۔ لیکن اس سے
میرے دل میں عزیز نصر اللہ کی حالت کی طرف غور سے دیکھنے پر ایک ہراس عظیم
برپا ہوتا ہے۔ کیونکہ عزیز کا دماغ جیسا کہ آپ جانتے ہیں مرض سے کثرت خون
کا اخراج ہو کر کمزور ہو چکا ہے! اور کمزوری مذکور کی حالت میں کام منصبی اور تیاری
امتحان کی محنت کو تو اللہ کے فضل خاص سے عزیز بوجہ احسن نبھائے جاتا ہے مگر
اہلیہ کی خدمات کا جب عزیز پر زور پڑا تو کیا بنے گا۔ واللہ میں اس سے بہت

ایک ہراس عظیم اپنے دل تحیت میں پاتا ہوں۔ مگر کیا کیا جاوے وقت آنے پر دیکھا جاوے گا۔ میں اس قدر تحریر کر چکا تھا کہ عالم بالا سے ایک زبردست تحریک نے نزول فرمایا کہ وقت آنے دو سب امور اور اس کے مداوا ہماری ید قدرت میں ہیں۔ اِس سے گو نہ تسکین پیدا ہوئی۔ لہٰذا میں مضمون مذکور کو ختم کرتا ہوں۔ امر مذکور کو جو میرے دل میں ایک طلاطم افکار پیدا کر دیا تھا۔ ذات الٰہی کے حکم پیغام مذکور کے بھروسہ پر چھوڑتا ہوں۔ وقتِ آنے پہ دیکھا جاوے گا۔

آپ نے اپنے والا نامہ میں ہمارے سب افراد کنبہ کو تقریب سعید شادی پر مدعو فرمایا ہے۔ لیکن گذارش ہے کہ ایسا ہونا مناسب نہیں ہے۔ البتہ بشرط صحت جیسے بھی بن پڑے گا نیاز مند اور عزیز چند ضرور سعادت شمولیت تقریب حاصل کرنے کی سعی بلیغ کرتے ہوئے وقت پر حاضر ہو جاویں گے۔

اِس وقت میری صحت خراب ہے اور خون کی خرابی کی شکایت ہے۔ انگریزی دوائی سارسپریلا پی رہا ہوں۔ دیکھئے نتیجہ کیا برآمد ہو۔ مگر تکلیف میں ضرور ہوں۔ آپ کے فکر علالت نے مجھے علاوہ اِس کے مضمحل کر رکھا ہے۔ حیران ہوں کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔ اللہ کی ذات پاک پر بھروسہ اور توکل ہے اِس لئے چنداں فکر نہیں ہے۔ آپ اپنی حالت سے بواپسی ڈاک مطلع فرماویں کہ اب کیا حال ہے۔ مجھے آپ کا سخت فکر دامن گیر ہے۔

آپ فکر نہ فرماویں وقت پر انشاء اللہ تعالےٰ سب کام سرانجام ہونے والے ہیں ان میں ہرگز التواء نہیں ہوگا۔ اللہ سے یہی امید ہے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈبالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۲/۲/۴۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور شکریہ ہے۔ والا نامہ سے جب میں نے جناب بی بی صاحبہ کی بیماری بواسیر کا حال آپ کے سابقہ والا نامہ سے پڑھا ہے۔ اپنے دل میں بڑا افسوس ایسا فکر پیدا ہوا ہے جو تحریر سے بیرون ہے۔ خدا کرے کہ اس موذی مرض سے جلد آرام ہو۔ آمین۔ میرے خیال میں اگر ابھی اس کا کما حقہٗ علاج کیا جاوے تو انشاء اللہ تعالےٰ کلی آرام کی امید واثق ہے۔ دعا ہے کہ شافی مطلق ان کو جلد آرام اور شفا عطا فرماوے آمین۔

"تاہم آپ میری طرف سے اُن کی عیادت فرماتے ہوئے حالات سے جلد مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔

انشاء اللہ تعالےٰ میں اور محمد علی حاضر ہونگے۔ مگر شادی سے فراغت

پہ میری واپسی بہت جلد ہو گی کیونکہ یہاں ضرورت ہے۔ نیز موسم بہت گرم ہو گا۔ مجھے حیرت ہے کہ باوجود اس قدر مسہل کرانے کے آپ کو غوطہ سے تاہنوز نجات نہیں ملی۔ اطبا اس کی کیا تشخیص کرتے ہیں دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس سے آرام عطا فرمادے۔ آمین۔ میں اپنی حالت آپ سے کیا عرض کروں۔ آپ کی مقوی اعصاب گولی کھانے پر جو تحریک خون پیدا ہوئی۔ اس سے ابھی تک مجھے نجات نہیں ملی۔ میں اس کے علاج کی خاطر انگریزی سارسپریلا پی رہا ہوں۔ اس کو پیتے آج آٹھواں روز ہے۔ قدرے آرام معلوم ہوتا ہے۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہے۔ اُمید بہتری ہے۔

میری عینک بہت کمزور ہو گئی ہے جس سے تکلیف ہے۔ ارادہ کرتا ہوں کہ ماہ حال کے خاتمہ کے قریب لاہور جا کہ امتحان نظر کرا کر عینک خریدوں۔ سردار شوراج سنگھ صاحب میرے ہمراہ ہوں گے۔ اس سے فارغ ہو کر پھر واپسی کا ارادہ ہے۔ آپ عزیزان ناصر اور کستور سے فرما دیں کہ آپ کی کامیابی امتحان پر میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ اگر آپ ضیافت کھلانے کا ارادہ کریںگے تو میں کھانے کے لئے تیار ہوں۔

اُمید ہے اور خدا کرے کہ آپ اور بے بے صاحبہ بخیریت اور بہ صحت ہوں۔ والسلام۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹/۴/۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں جواب والانامہ جلد اس وجہ سے آپ سے عرض نہ کر سکا کہ میں اتوار گذشتہ کو بیمار ہو گیا۔ جس سے اب تک مکمل نجات نہیں ملی۔ مرض یہ ہے کہ بروز مذکور میں درد شکم سے جس سے عمر بھر کبھی سابقہ نہیں پڑا تھا۔ درد کے علاوہ قے بھی ہمراہ تھی۔ چند قے ہو کر یہ تو بند ہو گیئں مگر درد شکم باقی رہی۔ پھر دوائی کھانے سے اسہال ہوتے رہے جن کا بقایا کل بھی موجود تھا۔ شکر ہے اب آرام معلوم ہوتا ہے مگر تاہنوز طبیعت بالکل صاف نہیں ہے۔ کیونکہ قدرے نفخ موجود ہے تاہم اللہ سے امید ہے کہ بتدریج آرام ہو جاوے گا۔ میں کیا عرض کروں اب یہ زندگی تو میرے لئے وبال جان بنی ہوئی ہے۔ کبھی بھی تو وقت آرام سے نہیں گذرتا کبھی کوئی شکایت جسمانی آ دباتی ہے اور کبھی کوئی۔ نہ یہ خواب ختم ہوتے ہیں۔ اور نہ پیسے بند ہونے میں آتے ہیں۔ میں دیر سے گھر میں بند ہوں۔ اور اب بہت وقت پہلے سے اداس ہوں۔ لہٰذا دیر سے ارادہ کئے ہوئے تھا کہ چند روز کے لئے سیالکوٹ، لاہور ہو آؤں۔ تاکہ طبیعت کچھ بہل جاوے۔ مگر اب کمزوری جسم میں اس قدر ہے کہ بفراغت بیٹھنا بھی محال ہو رہا ہے۔ تاہم میرا

ارادہ ہے کہ بصورت کلی آرام ہونے کے جس کی اُمید واثق ہے پرسوں بروز شنبہ بتاریخ یکم ماہ مئی صبح کی گاڑی سے جالندھر چلا جاؤں اور پھر وہاں سے بہمراہی شو راج سنگھ صاحب وغیرہ لاہور پہنچوں۔ اور اگر ہو سکے تو عینک خرید کروں اور پھر واپس آجاؤں۔ ابھی تک میں آپ کے اس ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا کہ کس روز ہم لاہور پہنچیں گے۔ البتہ جالندھر پہنچ کر میں ضرور عرض کرنے کی سعی کرونگا۔ جس کے مطابق آپ لاہور تشریف لا کر مشکور فرمادیں۔ اور بشرط امکان خرید عینک میں آپ امداد فرمادیں۔

مجھے بیبے بیبے صاحبہ کی علالت کا تا ہنوز بہت فکر ہے اللہ اُن کو آرام عطا فرماوے۔ خدا کرے کہ آپ کی غوطہ زنی بند ہو گئی ہو۔ حیران ہوں کہ یہ کیا مرض ہے چونکہ عنقریب ملاقات ہونے والی ہے لہٰذا باقی امور بالمشافہ عرض کئے جاوینگے

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۵/۷/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں سفر معلومہ اور جالندھر سے کل واپس آیا ہوں عینکوں کی نسبت تو یہ سفر سخت ناکام رہا۔ کیونکہ جدید عینکیں سابقہ مستعملہ عینکوں سے

سے بدتر اور خراب تر ہیں۔ ہرگز کام آنے کے قابل نہیں ہیں اور میں نے انہیں پھینک دیا ہے۔ افسوس ہے کہ آپ صاحبان کو میں نے تکالیف دیں مگر بے سود۔

شملہ سے بٹ صاحبان کا خط مجھے کل پہنچا ہے جس میں وہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ ہم ایام تاجپوشی میں یہاں یعنی نیازمند کے پاس آنے والے ہیں۔ میں نے اُن کو تحریر کیا ہے کہ لاہور مولوی صاحب یعنی آلعزیز مجھے ملے تھے اور انہوں نے یعنی آلعزیز نے فرمایا کہ ۲۲ ماہ حال کو عزیز نصراللہ کی شادی مقرر ہو چکی ہے اور میں اپنے احباب کے زمرہ میں شملہ سے بٹ صاحبان یعنی آپ کو تقریب مذکور پر مدعو کرنے والا ہوں۔ لہٰذا میں نے آپ کو تحریر کیا ہے کہ وہ آپ کو ضرور مدعو کرینگے۔ آپ اب غور کر لیویں کہ قریب وقت میں کیا آپ دو مرتبہ رخصت لے سکتے ہیں۔ اگر مل سکے تو بہتر ورنہ آپ تحریر فرما دیں کہ بصورت ایک مرتبہ رخصت ملنے کے آپ یہاں آنا پسند کرینگے یا گوجرانوالہ جانا۔ گوجرانوالہ میں انشاء اللہ تعالےٰ میں بھی موجود ہوں گا۔ میں نے تاکید کی ہے کہ وہ جلد جواب ارسال کریں۔ اندریں حالات آپ اُن کو جلد دعوت کے کارڈ ارسال فرماویں۔ آپ اپنی اور بے بے صاحبہ کی حالت سے مطلع فرما دیں امید ہے بہتر ہو گی۔

والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰ ۵/۴۲ عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون۔ خدا کرے کہ آپ اور بی بی صاحبہ خیریت سے ہوں۔ کل بروز اتوار سردار کبیر سنگھ
معہ اہلیہ و پسرش یہاں تشریف لائے اور آپ کے مدعو فرمانے بشمولیت بہ تقریب سعید
شادی عزیزم نصر اللہ صاحب بہت خوش تھے اور اپنا حتمی ارادہ ظاہر کرتے
تھے کہ ہم سب جن کو مدعو کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۲۲ ماہ حال کو دس بجے
دن کے گوجرانوالہ بالضرور ہو جاویں گے اور دوسرے روز یعنی ۲۳ کو ۲ بجے بعد
دوپہر وہاں سے واپس ہونگے۔ مجھ سے انہوں نے بہ اصرار کہا کہ آپ مولوی صاحب
یعنی آنعزیز کی خدمت میں بہ تاکید بذریعہ نیاز نامہ عرض کروں۔ کہ ان کے فروکش
ہونے کے لئے خاص علیحدہ مکان تجویز فرما دیں جس میں سب افراد بہ آسانی رہ سکیں
اور اس میں کوئی دیگر مہمان نہ ہوں کیونکہ ان کے ہمراہ مستورات ہوں گی۔ وہ
اس بات پر بخوشی اصرار کرتے تھے کہ کیا اچھا ہو اگر مولوی صاحب ان کی دختر
بی بی تاج کور کو جو جھنگ میں اپنے شوہر ڈاکٹر جوتی پرشاد صاحب روشنا ہیلتھ
آفیسر جھنگ کے پاس ہے تقریب مذکور پر مدعو فرماویں۔ لہٰذا مناسب ہے
کہ آپ بدیں نیاز نامہ ہذا ایک والا نامہ ڈاکٹر صاحب کے نام جھنگ
ارسال فرماویں تاکہ وہ بھی تقریب سعید کی شمولیت حاصل کر سکیں۔

میں اور کیا گذارش کروں اپنے افکار آپ ہر دو صاحبان کی صحت کے

متعلق بہت ہیں ۔ نیز آپ کے اخراجات کا بھی بہت فکر ہے لیکن قبل ازیں کسی بارگاہ سے اِس کا اطمینان دلایا جا چکا ہے۔ لہٰذا موجودہ حالت کا چنداں فکر نہیں معلوم ہوتا۔ بعدش دیدہ باشد کہ اللہ صاحب کس نہج سے انتظام فرماتے ہیں ۔

نیز عرض ہے کہ حسب ارشاد آنعزیز میں اور عزیز محمد علی یعنی مہند انشاء اللہ تعالےٰ ۱۲ ماہ حال کو بذریعہ فرنٹیر میل صبح کو جالندھر سے سوار ہو کر دس بجے دن سے پہلے گوجرانوالہ آپ کی خدمت میں پہنچ جاویں گے ۔ اور ہمارے ہمراہ پسر خورد سردار کبیر سنگھ صاحب یعنی شوراج سنگھ معہ اپنے عیال کے ہونگے۔ ہم گوجرانوالہ گاڑی سے اترینگے لیکن وہ سیالکوٹ کو اپنے رشتہ داروں کے ہاں چلے جاویں گے مگر دوسرے روز دس بجے دن کے قریب یہ سب لوگ گوجرانوالہ آپ کے در دولت پر حاضر ہو جاوینگے ۔

آپ براہ مہربانی اِن لوگوں سے علیحدہ مکان میرے لئے تجویز فرماویں میرے لئے کسی اچھے اور پُر تکلف مکان کی ہرگز ضرورت نہیں ہے معمولی جھونپڑی کافی ہو گی لیکن ضروری ہے کہ سب سے علیحدہ اور تنہائی میں ہو۔

اِس وقت بہ تقاضائے اپنی حالت کے دل میں جوش پیدا ہو رہا ہے کہ آپ سے بعض رموز روحانی جو اپنی حالت ہیں اور جن میں مقیم ہوں عرض کروں ۔ لیکن قرب ملاقات کے پیش نظر میں اس کو اس وقت پر چھوڑتا ہوں۔ آپ

بدبدن نیاز نامہ اپنی اور بے بے صاحبہ کی خیریت مزاج سے ضرور بالضرور مطلع فرماویں۔ مشکور ہونگا۔ والسلام

سب بے بے صاحبہ اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ $\frac{۴}{۲۴}$ ۱۶

عزیز القدرمن جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ تشکر یہ ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ حاضر خدمت اقدس ہونے کے لئے تیار ہوں اور ۲۱ر ماہ حال کو فرنٹیر میل سے معہ عزیز محمد علی ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔ شو راج سنگھ جیسا کہ میں نے سابقہ نیاز نامہ میں گذارش کیا تھا اور ہمراہ ہوں گے۔ اندریں حالات آپ کا لاہور اُس روز میری خاطر تشریف لانا محض تکلف ہے۔ درآں حالانکہ آپ کو فرصت بھی نہیں ہے۔ میں اپنی حالت کیا گذارش کروں صحت جسمانی کے لحاظ سے میری حالت ناگفتہ بہ ہے۔ گرمی موسم پیدا ہو کہ پیاس بعد دوپہر زیادہ لگتی ہے اور متواتر پانی پیا جاتا ہے مگر اِس سے نہ بھوک لگتی ہے اور نہ کھایا جاتا ہے اور رات آخری

حصہ کچھ نفخ ہو کر فم معدہ میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ کئی روز سے یہی وطیرہ چلا آتا ہے اور جسمانی کمزوری روز افزوں ہے۔ واللہ اگر آنعزیز کے صاحبزادہ صاحب کی تقریب شادی کی بجائے اور کسی صاحب کے ہاں ایسی تقریب ہوتی اور ہر چند وہ مدعو کرتے میں عیاذاً باللہ کبھی جانے کا ارادہ نہ کرتا کیونکہ بالکل جسم میں ہمت نہیں پاتا ہوں۔ امید ہے کہ کہ بحالات مذکور آپ مجھے بعد فراغت از رسومات شادی جلد واپسی کی اجازت مرحمت فرماویں گے۔ کیونکہ اندیشہ ہے طبیعت زیادہ بیمار نہ ہو جاوے آپ نے جو میری ناکارہ مدد کا والا نامہ میں ذکر تحریر فرمایا ہے۔ مجھے اس سے بدیں وجہ ذکر کرتے ندامت ہوتی ہے کہ جو کچھ میں چاہتا تھا اُس قدر موجودہ کم استطاعت سے آنعزیز کی مدد نہیں کر سکا۔ میں آپ کی اور بے بے صاحبہ کی علالتوں سے سخت مضطرب اور متفکر ہوں۔ اللہ آپ کو آرام عطا فرماوے۔ آمین۔ مجھے بٹ صاحبان کا چند روز ہوئے تو خط آیا تھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ وہ ۱۱ر۱۲ر ماہ حال کو یہاں آنے والے تھے۔ مگر عزیز نصراللہ کی تقریب شادی کی شمولیت کی خاطر نہ آسکے مگر گوجرانوالہ ضرور ہوں گے۔ مجھ سے میری گوجرانوالہ کو روانگی کی تاریخ دریافت کرتے تھے۔ تاکہ ہمراہ چلیں۔ مگر میں نے اس کا مصلحتاً جواب تحریر نہیں کیا تاکہ میں اکیلا ایک روز پہلے جا سکوں۔ خدا کرے آپ خیریت سے

ہوں - والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵ ستم ۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں آپ سے رخصت ہو کر جالندھر سٹیشن پہ پہنچا۔
تو میرے استقبال کے مفصلہ ذیل اشخاص موجود تھے

کل جالندھر سے آتے وقت راستہ میں مجھے درد شکم ہوتی رہی۔
مگر شکر ہے کہ گھر آکر آرام ہو گیا۔ اب اچھا ہوں۔ آپ نے جو عنایات
گوجرانوالہ مجھ پر مبذول فرمائیں۔ اُن کا بہت بہت شکریہ ہے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲ ۶/۴۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز کل شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ واللہ والا نامہ مذکور کے مضامین نے مجھے دریائے افکار میں غرق کر دیا کیونکہ ادائیگی قرض طالب موجودہ حالت میں ایک فکر افزا معاملہ ہے۔ اس کے علاوہ عزیزہ نسیم کی شادی کی تجویز اور بار ہے۔

لہذا گذارش ہے کہ ادائیگی قرض کا معاملہ اہم تر ہے۔ پس میں اس کے لئے عرض کرتا ہوں مگر یاد رہے کہ میری عرض کو ہرگز آپ سرسری خیال نہ فرماویں اور آپ اس پر مدت العمر کاربند رہیں۔ اور حتی الامکان ناغہ سے پرہیز کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس کے اثرات سے جو فضل الٰہی پر مبنی ہیں آپ ہرگز ہرگز انشاء اللہ تعالےٰ مالی حالت میں کبھی کمزور تر رہیں گے۔ ضرور اور لابد ہے کہ ذات الٰہی آپ کو ہمیشہ فراخ دست اور فارغ البال رکھینگے اور جو بار اس وقت ہیں۔ اللہ ان سے بطریق احسن فارغ فرما دیویں گے تاکید اکید ہے۔ وہ وظیفہ مجرب ہے جو کبھی آپ کو مدت ہوئی ایک ضرورت پر بتلایا گیا تھا۔ جس پر آپ کے کاربند ہونے پر اللہ نے فضل فرما دیا تھا۔ آپ روزانہ اس کو بہ تعین وقت جس کو آپ مقرر کریں گے۔

ایک ہزار مرتبہ بہ توجہ کامل پڑھا کریں۔ اگر جناب بیلے بیلے صاحبہ بھی اس کو ویسی شرائط سے پڑھا کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلد موثر ہوگا۔ آپ اس کو آئندہ جمعرات اور جمعہ کے مابین رات سے شروع فرمادیں۔

باقی رہا عزیزہ نسیم کا معاملہ۔ دیکھو اللہ اس کو بھی خوش اسلوبی سے سرانجام فرمادیں گے۔ چنداں مقام فکر نہیں ہے۔

اب مزید تحریر کی ہاتھ میں ہمت نہیں ہے ورنہ دل خزائن الٰہی سے بھرا ہوا ہے۔ دل چاہتا ہے کہ ان کو تحریر کے ذریعہ آپ کے پیش کردوں۔ مگر ہمت نہیں۔ لہٰذا سلام۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۲۶/۴/۱۴، ۲۷/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز کل شرف صدور لایا۔ جس میں مژدہ تشریف آوری بتاریخ ۱۰ ماہ حال بوقت صبح درج تھی۔

خوشا وقتے و خرم روزگاری — کہ یارے برخورد از وصل یارے

میں اُس روز بوقت مذکور آپ کے انتظار میں چشم براہ منتظر ہوں گا۔
ذات الٰہی آپ کو وقت معینہ پر تشریف ارزانی فرمانے کی توفیق اور
استطاعت عطا فرما دے۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔ ہیڈ ک کیو رضرور لیتے
آدیں سابقہ خاتمہ پر ہیں۔ عزیز نصر اللہ صاحب کا والا نامہ چند روز ہوئے
ہیں تو مجھے لاہور سے آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیز نے اپنی اہلیہ
صاحبہ کی طبیعت کا جائزہ لے کر ادائیگی ضیافتوں کے لئے اپنے ارادے
نیک تحریر فرمائے ہیں۔ گو مجھے بہت اطمینان تو گیا ہے مگر تجربات زمانہ
سے پورہ پورہ مطمئن نہیں ہوں۔ کیونکہ دنیا داروں کا وعدہ ایفا سے کسی
قدر بعید ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی وقت کے لحاظ سے عزیز کو خوش کرنے
کے لئے عزیزہ کے رفیق نے ہاں سے ہاں ملا دی ہو۔ اور وقت آنے پر
کفایت شعاری پر نظر ہو۔ اچھا ہو کہ وقت آنے پر آزما لیا جاوے۔
تاکہ شبہات رفع ہوں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ایسا ہی ہو گا۔ والا نامہ سے
میں یہ پڑھ کر کہ آپ کی کمی جو خرافات دنیاوی سے ظہور پذیر ہو گئی تھی۔
اب روبہ کمی ہے اور صورت اصلی بحال ہے۔ میں خوش ہوا ہوں۔ اور
دعا ہے کہ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

میں اپنی حالت کیا گذارش کروں۔ واللہ اندرون اور بیرون صرف
ذات واحد کے بجز اور کچھ نہیں سوجھتا اور نہ نظر آتا ہے۔ میں آپ سے

سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ اب اللہ کا لفظ یا اللہ کا خیال گناہ اور شرک معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب سب کچھ ذاتِ واحد ہے تو اس میں کسی قسم کا تعین کرنا ارتکاب گناہ کبیرہ اور خلاف اصلیت نہیں تو اور کیا ہے۔ کس قدر جرم ہے کہ اصلیت کچھ نظر آتی ہو اور اُس کو کہا کچھ جاوے۔ آپ قیاس فرما سکتے ہیں کہ اب رسمی اور جاہلانہ عبادت مجھ سے سرزد ہونی بہت مشکل ہے۔ توبہ توبہ اب کروں تو کیا کروں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

باتیں تو قابلِ عرض بہت ہیں مگر چونکہ آپ تشریف لا رہے ہیں۔ لہٰذا بالمشافہ عرض کی جاویں گی۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور خنڈبالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۹ ۳/۴/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ جب سے آپ تشریف لے گئے ہیں میں سینہ کے پھوڑے سے تنگ رہا ہوں وہ ابھی تک موجود ہے مگر دو چار روز تک اس کے مندمل ہونے کی اُمید کی جاتی ہے

راضی برضا اور خوش ہوں۔ اس کے علاوہ تنفس کی شکایت بوجہ مرطوب ہونے
ہوا کے چند روز سے نمودار ہے جو واقعی تکلیف دہ ہے۔ مگر میگذرد و خوش
گذرد۔ عزیزہ بے بے صاحبہ کی علالت اور عزیز نصراللہ کی شکایت برآمد خون
سے مجھے بہت فکر پیدا ہوا ہے۔ آپ بے بے صاحبہ کی میری جانب سے عیادت
فرماویں۔ اور حالات سے مفصل مطلع فرماویں۔ عزیز کی برآمدگی خون کچھ کچھ مدت
بعد میرے خیال میں علالت صحت ہے ازآنکہ خراب کا اخراج ضروری ہے۔
عدم اخراج کی صورت میں اور بیماری اور نقص کا احتمال ہے۔ یہ اخراج چنداں
مقامِ فکر نہیں معلوم ہوتا۔

جناب بے بے صاحبہ اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۷/۳/۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں کئی روز سے آنعزیز کو نیاز نامہ ارسال نہیں کر سکا جس
کی وجہ میری غفلت نہیں بلکہ بیماری ہے۔ تنفس سے تو قدرے آرام ہے لیکن سینہ
پر پھنسیوں کی برآمد اور اُن کے زخموں نے مجھے تنگ کر رکھا ہے۔ پہلے مندمل ہو

جلتے ہیں تو دوسرے اور نکل آتے ہیں۔ پہلے تو میں صرف مرہم لگانے پر اکتفا کرتا تھا۔ مگر اب سمجھ میں آیا کہ ان کی برآمدگی سرسری نہیں ہے۔ بلکہ یہ خون کی خرابی سے برآمد ہوتے ہیں۔ لہٰذا میں نے کل سے انگریزی دوائی سارسپریلا پینا شروع کیا ہے۔ زیادہ تکلیف یہ ہے کہ سینہ پر کپڑا نہیں رکھا جاتا۔ اور اگر رکھوں تو باندھا نہیں جاتا۔ واللہ گوناگوں عذاب زندگی ہے۔ عرصہ ایک ماہ سے بعذاب مذکور گرفتار ہوں۔ امید ہے شافی مطلق عنقریب آرام عطا فرماویں گے۔ گو بارشیں خوب ہو رہی ہیں مگر بعض وقت کا حبس ہرگز ایک کافر کی نزع سے کم نہیں ہے۔ انشاء اللہ ایں ہم خواہد گذشت۔ بیماری اور کمزوری کی وجہ سے مجھ پر اس کا خاص اثر ہے اور یہی وجہ میری مزید شکایت کی ہے۔

مجھے کچھ معلوم نہیں کہ آج کل آپ کی اور بیبی صاحبہ کی حالت جسمانی لحاظ سے کیسی ہے۔ اگر براہ مہربانی اس سے مطلع فرماویں۔ تو میری مشکوری کا باعث ہوگا۔

پرسوں مجھے عزیز نصراللہ صاحب کا خط لاہور سے بغرض دریافت میرے حالات کے مجھے پہنچا تھا۔ اور میں بوجہ تکلیف مذکور اُن کو علیحدہ خط نہیں تحریر کر سکا مگر اُمید ہے کہ عزیز کل کو حسب عادت آپ کی خدمت میں ضرور حاضر ہوگا تو آپ میرا سلام اُن کو فرما دیویں! اور نیز حالات سے اُن کو مطلع کر دیویں۔ خدا کرے کہ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں۔ والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۷ ۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ سب سے زیادہ فکر مجھے آپ کے مرض پیچش کا ہے از آنکہ یہ بڑا موذی اور تکلیف رساں مرض ہے۔ خدا کرے کہ آپ کو اس سے آرام ہو گیا ہو۔ براہ مہربانی بدیدن نیاز نامہ ہذا طبیعت کے مفصل حالات سے مطلع فرماویں۔ بہت مشکور ہوں گا۔ میں تاہنوز پھوڑوں کی تکالیف میں مبتلا ہوں از آنکہ بوڑھے کا زخم جلد مندمل نہیں ہوتا اور جو تاہنوز پختہ نہیں ہوتے وہ پختہ نہیں ہوتے۔ سارسپریلا پینے سے گو اور جدید نکلنے تو بند ہو گئے ہیں۔ مگر سابقہ پھوڑوں سے ابھی مکمل آرام نہیں آیا۔ گو رو بہ صحت ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ آرام ہو جاوے گا۔ مگر امید ہے، کافی وقت کے بعد۔ یہ بھی یار کے کرشمات عنایات ہیں۔ کیونکہ زندگی مستعار کے یہ بھیکا کرنے والے اور اس سے سیر کرنے والے ہیں۔ گو یہ حالت پہلے سے مکمل حاصل ہے مگر یار دانا کامل ہے۔ اس نے حالت مذکور کو مستقیم کرنے کے لئے یہ اور ایسی تکالیف کا سلسلہ جاری فرما رکھا ہے اور اسی وجہ سے یہ عنایات پیاری معلوم ہوتی ہیں۔

میں کیا گزارش کروں کہ اب کیا حالات ہیں۔ واللہ حضرت مرتضٰے علیہ السلام

کا فرمودہ کہ لوکشف الغطا ما ازددت یقیناً مدت سے اپنا خفیفی شعار اور لباس ہے۔ میں خواہ کوئی اعلےٰ سے اعلےٰ کتاب کسی صاحب کی پڑھوں وہ میرے علم بیرونی اور اندرونی میں ہرگز اضافہ نہیں کرتی۔ بلکہ پایا جاتا ہے۔ کہ وہ صاحب میرے رسیدہ اور طے شدہ مقامات تک پہنچنے کی سعی کر رہا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ تاہنوز مقامات اخیر سے بے خبر ہے۔ اب جملہ کتب بہ لحاظ مذکور بازیچہ اطفال معلوم ہوتی ہیں! اور اپنی حالت پر استقامت کرتے ہوئے اُن کو دیکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ اب اکثر کتب مذکورہ کی دلچسپی کی بھی فاتحہ خوانی ہو گئی ہے! البتہ اپنی کتاب ایک ایسی ضخیم اور ناپیدا کنار سمندر ہے جس کی تھاہ ملنی سخت دشوار ہے اور اب اسی میں انہماک کامل ہے اور اسی میں لطف اندوزی ہے۔ یہ ایسی دلربا اور پاک حالت ہے کہ تمام خس و خاشاک غیر کو اُڑا کر نابود کر دیتی ہے جس سے راحت مستقیم اور کامل مسلط ہو کر یار در یہ بلکہ یار ہی یار نظر آتا ہے اور زیر و زبر اور بیرون اندرون اس کے بجز اور سب معدوم ہوتا ہے۔ بس اور کیا گذارش کروں۔ واللہ یہ حال ہے جو قال سے بہت بعید تر ہے۔ چوں من شوی بدانی ۔

خدا کرے کہ آپ خیریت سے ہوں اور مجھے افکار سے نجات ملے۔ جلد مطلع فرما کر مشکور فرماویں والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور چبڑیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۱۴ ۸/۷۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرف صدور لایا۔ تشکر یہ ہے۔ الحمد للہ
کہ اللہ نے آپ کو بیماری سے صحت عطا فرمائی۔ ہزاروں ہزار شکر ہے۔ دعا
ہے کہ اللہ آپ کو ہمیشہ ہمیشہ صحت مکمل نصیب فرما دے۔ آمین۔

عزیز نصر اللہ کی نسبت جیسا کہ آپ نے اُس کے حالات تحریر فرمائے
ہیں مجھے بہت فکر پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ اخراج خون بے اندازے قبل ازیں
اُس کا دماغ خالی ہو چکا ہے۔ اب کام کی محنت اور پڑھائی کی دماغ سوزی
اُس پر اور ستم کر رہے ہیں۔ اندریں حالات اگر مناسب وقت پر رخصت لے
لی جائے تو کیا مضائقہ ہے۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ
آپ عزیز کی صحت کی جانب توجہ خاص مبذول رکھیں۔ اب میں اپنی حالت
گذارش کرتا ہوں کہ پھوڑوں سے میں عرصہ ڈیڑھ ماہ سے تنگ رہا ہوں۔
اِس اثنا میں خون کی صفائی کی غرض سے میں نے ایک شیشی سارسپریلا کی پی
جس سے علاوہ تکلیف مذکور مجھے اس قدر یبس پیدا ہوا کہ الامان۔ اب اس
پر بادام روغن بھی بیکار ہے۔ اِس سے گوناگوں تکلیف ہے بھوک اور نیند
بند ہے۔ طرح طرح سے تدابیر دفع میں کر رہا ہوں۔ امید ہے اللہ آرام

عطا فرما دیں گے۔

میں اور بہت کچھ عرض کرتا مگر کمزوری سخت مانع ہے۔

اب اور پھوڑے تو اچھے ہو گئے ہیں۔ مگر ایک باقی اور زیر علاج ہے اور قریب اندمال ہے۔ امید ہے دوسرے تیسرے روز تک آرام آجاوے گا۔ والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۸/۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میرے پھوڑوں کے زخم اندمال پذیر ہو چکے ہیں اور میں نے کل سے ان پہ مرہم لگانی بند کر دی ہے۔ اس پہ اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ لیکن تاہنوز کمزوری اور بھوک کا نہ لگنا اور قبض جو سارسپریلا کے استعمال سے پیدا ہوئے تھے باقی ہیں جن سے تکلیف ہے تاہم امید آرام ہے۔

عزیز نصر اللہ کی صحت اگر خراب ہے تو اُس کو ضرور رخصت دلوا

دیویں اگر عزیز پشاور جانے کا عزم کرے تو مناسب تر ہے اِس سے
ایک تو ساس صاحبہ اور اُس کے وارثان کی دلجوئی اور دوسرے تفریح
اُمید ہے عزیز کے مزاج بحال ہو جاویں گے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۲۳ شہر

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
آپ آغاز ستمبر میں یہاں تشریف آوری کا ارادہ تحریر فرماتے ہیں۔
بسم اللہ آپ ضرور تشریف لاویں۔ چشم براہ منتظر ہوں گا۔ لیکن اِس
قدر عرض کرنا بغرض اطلاع ضروری ہے کہ شملہ سے دوست تحریر فرماتے
ہیں کہ ہم ارادہ کرتے ہیں کہ ۴ ستمبر کو یہاں پہنچیں گے۔ لہٰذا عرض ہے کہ اگر
آپ اُن کی حاضری میں یہاں تشریف لانے کا ارادہ اور پسند فرماویں
تو ایام مذکور میں تشریف لے آویں۔ ورنہ ہفتہ بعد تشریف لے آویں
تو بہتر ہے۔ جیسا آپ پسند فرماویں وہی بہتر ہے۔

عزیزہ نصراللہ صاحب پشاور بیمار پرسی کی غرض سے گئے ہوئے ہیں
اللہ بیمار کو آرام عطا فرما دے اور عزیزہ خیریت سے واپس آوے آمین
میں اپنے حالات آپ سے کیا گذارش کروں۔ ناسازی طبع سے ناگفتہ
بہ ہیں۔ کمزوری میں اور قبض بے حد ہے۔ دال گوشت اور ہم چو قسم اشیاء
مضر ثابت ہو رہی ہیں۔ سبزی ملتی نہیں ہے۔ جس سے ازالہ تکلیف
نہیں ہوتا۔

واللہ اب زندگانی جسمانی نہایت شاق ہے۔ البتہ انہی تکالیف
کی زد سے بچنے کے لئے میں روحانیت اور معدومیت میں اوقات
گذارتا ہوں۔ ان اوقات میں میں نہیں ہوتا اور میں معدوم ہوتی ہے۔
تو اُس سے کیا۔ امید ہے آپ معاملہ ۶ ستمبر کے بعد کی زیر تجویز کو بوجہ احسن
اور خوش اسلوبی سے سرانجام فرما دیں گے۔ اللہ آپ کی مدد فرمائے۔
اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
گھر میں اور عزیزاں کو دُعا و سلام

بیگم پور حنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۶/۸/۴۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانبکم

سلام مسنون! میں نے قبل ازیں نیاز نامہ آنعزیز کی خدمت میں ارسال کیا۔ لیکن آنعزیز کے استفسار ہیڈ کبور کی نسبت عرض کرنا بھول گیا۔ لہٰذا گذارش ہے کہ میرے پاس اب ہیڈک کبور بالکل خاتمہ پر ہیں۔ تشریف لاتے وقت آپ ہیڈک کبور بنوا کر ضرور لیتے آویں۔ تاکید ہے

دیگر حالات جن میں شب و روز بسر ہوتے ہیں کیا عرض کروں۔ واللہ میں عجیب مخلوق ہوں کبھی طلسمات ناسوت اور اُس کے احکام اپنے پر مسلط ہوتے ہیں۔ پھر تھوڑے وقت کے بعد ایک زبردست طوفان ملکوت۔ جبروت اور لاہوت آکر تمام نظام ناسوت کو ملیامیٹ کر کے اپنا تسلط یکے بعد دیگرے جما لیتے ہیں۔ مدت سے شب و روز انہیں مدوجزر سے اکثر اوقات سابقہ ہے۔ کسی جدوجہد کی ضرورت نہیں ہے۔ خود بخود یہ حالات پیدا ہوتے ہیں اور خود بخود گزر جاتے ہیں۔ میں ان کا عجیب و غریب تماشہ دیکھ رہا ہوں۔ اکثر میں دیکھ رہا ہوں کہ ناسوت کو دیگر مراتب اب مدت سے پامال کر رہے ہیں۔ جن سے پتہ مل رہا ہے کہ اب ناسوت کے کلیتاً ترک کرنے کا وقت قریب تر ہے۔ دیگر مشاہدات بھی ایسے ہی

ہیں جن سے اِس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگر آپ سچ پوچھو تو میرا دل بھی ناسوت سے بہت اکتایا ہوا ہے۔ کیونکہ اصل وطن چھوڑے مدت ہوئی۔ جب وہاں مستقل قیام تھا اور جملہ خدشات سے منزہ گذر ہوتی تھی اب حب وطن دی غالب ہوئی اکیپل سون نہ دیندی ہو۔ مدت سے پتہ نہیں رہتا کہ میں یہاں ہوں یا وہاں۔ عجیب حالت ہے اور عجیب وقت گذر رہا ہے۔ کیا تحریر کروں۔ تحریر کرنے والی بات نہیں ہے۔

چوں من شوی بدانی۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۹ $\frac{۸}{۳۷}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپ نے جو تجویز تحریر فرمائی ہے کہ آپ ۱۶ ستمبر کے بعد معاملہ معلومہ طے فرما کر یہاں تشریف آوری کا ارادہ فرماویں بہت مناسب ہے۔ آپ ضرور بعد کرنے طے معاملہ معلومہ کے تشریف لاویں۔ یہ مناسب تر

ہے۔ عزیز نصراللہ صاحب کا محبت نامہ مجھے کل ملا تھا۔ وہ اپنا ارادہ پشاور تشریف
لے جاکر تیاری امتحان کرنے کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔ اللہ اُن کا یہ ارادہ مبارک
کرے۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۹/۴۳/۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون: میں اپنے افکار آپ کے گوش گذار کرکے آپ کو مزید
تفکرات میں مبتلا کرنا تو ہرگز نہیں چاہتا۔ لیکن آپ میرے عزیز مہربان ہیں۔
آپ سے کسی راز یا فکر کا چھپانا بھی حرام سمجھتا ہوں۔ لہٰذا عرض ہے

گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور
مورخہ 9/47/14

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون ! والا نامہ آں عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ عزیزیہ نصر اللہ صاحب کے انتخاب میں نہ آنے سے مجھے سخت قلق ہوا۔ بعدش میرے استفسار پر کہ کیوں انتخاب میں عزیز کو نہ لایا گیا۔ جواب صادر ہوا کہ عزیز کے حق میں مفید یہی تھا ورنہ انتخاب اور بعدش کامیابی کی صورت میں ایک آفت آنے والی تھی جو اٹل تھی اور اگر ہم اُس کا انکشاف اب بھی کر دیویں تو آپ لوگ مارے ڈر کے ایسے دم بخود ہو جاؤ کہ توبہ توبہ اور اضطراب کے الفاظ بھی آپ کی زبان پر آنے کی سکت نہ رہے۔ نیز فرمایا گیا کہ ہمارے رحم اور عاطفت کے بے شمار دروازے ہیں لہٰذا اور دروازہ کھٹکھٹاؤ ہم اُس کو عزیز کے لئے کھول دیں گے یہ پیغام آج رات کا ہے جو عرض کیا گیا ہے آپ اس کو عزیزیہ تک کل ضرور پہنچا دیویں تاکید ہے۔ عزیز سے تاکید کریں کہ فکر نہ کرے دنیا کامیابیوں اور ناکامیابیوں کا بیگ ہے اس میں سے سب کو یہی ملتا رہا ہے اور ملتا رہے گا۔

میں آپ کے والا نامہ کے ارشاد کے مطابق ضروری معلومہ کام سے فراغت کے بعد ۲۱ ر کو بروز اتوار چشم براہ آپ کی تشریف آوری کے انتظار میں ہوں گا۔ بسم اللہ آپ ضرور تشریف لاویں۔ آپ کے دیکھنے کو اب تو دل ترس گیا

ہے۔ پٹ صاحبان آئے تھے اور تین روز رہ کر واپس چلے گئے۔

باتیں تو بہت ہیں جو آپ سے عرض کرنے کو دل چاہتا ہے مگر وقت ملاقات قریب ہے اُس پر چھوڑتا ہوں نیز تحریر کرنی محال ہیں۔

جناب بے بے صاحبہ کے نزلہ سے پھر میرے دل میں افکار پیدا ہو گئے ہیں اللہ اُن کو آرام عطا فرماوے۔ آپ ضرور میری جانب سے اُن کی عیادت فرماویں۔ انشاء اللہ آرام ہو جاوے گا۔

چونکہ وقت ملاقات قریب ہے لہٰذا سب معروضات اُس وقت پر عرض کرنے کا ارادہ کرکے نیاز نامہ ختم کرتا ہوں۔ ایک ہفتہ سے یہاں لگاتار بارشیں ہو رہی ہیں مگر سابقہ طویل امساک بارش سے خریف بارانی تباہ ہو چکی ہے البتہ اب بارش کی وجہ سے کاشت ربیع کی اُمید پیدا ہو گئی ہے۔ والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰ ۹/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں آپکے ارشاد کے مطابق ارادہ کرتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالےٰ ۸۔ اکتوبر کی صبح کی گاڑی سے معہ عزیز محمد حسین خاں جالندھر پہنچ جاویں گے اور دوسرے روز یعنی ۹ ر کو بوقت صبح فرنٹیر میل پر لاہور پہنچ جاویں گے۔ سردار شوراج سنگھ صاحب مجھے خرید عینک جدید از دوکان کرپارام اینڈ سنز کے لئے اصرار کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ بھی ہمراہ ہونگے۔ نیز وہ خوشی سے چاہتے ہیں کہ دوسرے روز وہ عزیزہ کے کار خیر نکاح کی محفل کی شمولیت کریں۔ لہٰذا وہ لاہور سے فارغ ہو کر ہمارے ہمراہ اُسی روز گوجرانوالہ جاویں گے۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ اُس روز لاہور ہرگز تشریف نہ لاویں ہم ضرور اُس روز شام تک آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ پہنچ جاویں گے اگر آپ ضرور لاہور آنا چاہیں تو پھر آپ گوجرانوالہ سے بوقت صبح بمبئی ایکسپریس سے لاہور تشریف لے آویں۔ اور ہم لوگ جالندھر سے بذریعہ سواری فرنٹیر میل لاہور پہنچیں گے۔ ہر دو گاڑی کی رسید یہ لاہور میں چند منٹ کا وقفہ ہے۔ لہٰذا اسٹیشن پہ آپ ہمارا انتظار فرماویں۔ انشاءاللہ سٹیشن پر ہم سب اکھٹے ہو جاویں گے۔ آئندہ جیسا ارشاد ہو تعمیل کی جاوے گی۔

عزیز نصراللہ صاحب کے زکام سے فکر پیدا ہوا۔ لیکن امید ہے انشاءاللہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا۔

جملہ معروضات مذکورہ کے جواب سے مطلع فرما کر مشکور فرما دیں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۱۲ ۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون۔ والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں تعمیل ارشاد آنعزیز کے لئے تیار اور پا برکاب ہوں۔ لیکن زکام سے طبیعت ناساز ہے۔ تاہم جس طرح سے ہو سکے گا انشاءاللہ تعالیٰ حاضر ضرور ہوں گا۔ عوام کا زکام تو محض زکام ہوتا ہے۔ یہاں تنفس کی شکایت بھی ہمراہ ہے۔ آپ کا لاہور میرے لئے تشریف لانا محض تکلف ہے۔ بہتر ہوگا اگر آپ گھر پر تشریف رکھیں میں معہ ہمراہیاں اُس روز کسی وقت در دولت پر حاضر ہو جاؤں گا۔

عزیز من! گو میری یہ حالت مدت سے ہے مگر آج کل بہت زور پہ

ہے کہ جب سوتا یا مراقبہ میں جاتا ہوں تو بے شمار رفتگان پیش معاً آنکھ بند کرنے پر میرے ارد گرد آبیٹھتے اور مجھے مصروف بہ بیان حالات منازل و مقامات سابق کر کے میرا وقت ضائع کرتے ہیں گو میں نے کبھی ان کی چنداں پرواہ نہیں کی اور اپنا راستہ لے کر آگے نکل جاتا ہوں۔ اس پر یہ لوگ میری بے اعتنائی کا بہت واویلا کرتے اور شور مچاتے ہیں۔ میں نے ان سے بارہا دریافت کیا ہے۔ کہ تم لوگ مجھ سے کیا مانگتے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ بس یہی کہ ہمیں اپنے ہمراہ آگے لے چلو۔ ان کے مدت کے اصرار پر میں نے کسی نہج سے ان کو ہمراہ بھی لیا ہے۔ لیکن آگے سے ایسا طوفان جس کو میں آندھی سے تعبیر کروں تو مناسب ہے آتا ہے کہ یہ سب بے بس ہو کر اڑتے ہوئے اپنے مقام اوّل پر آجاتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذاتِ الٰہی کو ہرگز منظور نہیں ہے کہ یہ لوگ بلا استحقاق مقاماتِ بالا پر جاسکیں۔ میں پھر جب واپس اُسی مقام پر آتا ہوں تو اُن کی گریہ وزاری اور شور و شغب اس قدر پاتا ہوں کہ خدایا توبہ ان سے میں سخت تنگ آگیا ہوں۔ کروں تو کیا کروں۔ آج رات چونکہ انہوں نے مجھے بہت تنگ کیا۔ لہٰذا میں نے یہ ماجرا آپ سے عرض کیا ہے۔ نیاز نامہ ہذا تحریر کرتے وقت بھی بعض میرے ارد گرد بیٹھے ہوئے معلوم دیتے ہیں۔ دل میں آتا ہے کہ ان کی شکایت کروں۔ اس پر ان کی سخت سزایاب ہونے کا مجھے ڈر ہے۔ لہٰذا تاہنوز خاموشی ہے۔ واللہ انہوں نے مجھے سخت تنگ کر چھوڑا ہے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۱۵ ۱/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں پرسوں آپ سے رخصت ہو کر امرتسر پہنچا اور وہاں
رات بسر کر کے جالندھر سے بعد دوپہر شام کے قریب جب یہاں گھر پہنچا،
تو اپنے مکان کے قفل کھولنے کے لئے اپنی جیب میں چابیوں کی تلاش
کی تو چابیاں نہ ملیں۔ اس پر فرسودہ حافظہ سے کام لیا گیا تو معلوم ہوتا ہے
کہ چابیاں مذکور میں نے اپنے سرد سلوکہ میں رکھیں تھیں۔ پھر بیگ میں
از زمرہ پارچات مستعملہ ان کی تلاش کی گئی تو کوٹ سلوکہ کے ہمرنگ بیگ
سے مل گیا مگر سلوکہ ندارد۔ آپ قیاس فرما سکتے ہیں کہ اس سے کس قدر
مجھے تشویش اور تکلیف ہوئی اور ہو رہی ہے۔ باہر سے دروازہ مکان تو کسی
اور نہج سے کھلوا لیا گیا۔ لیکن اور قفل اُسی طرح سے بند پڑے ہیں اور اشیائے
ضروری اُن میں مقفل ہیں جس سے مجھے بے شمار تکلیف ہے۔ مجھے یقین پڑتا

ہے کہ آپ کے در دولت میں سے روانہ ہوتے وقت سلوکہ مذکور بیگ میں دکھا نہیں گیا اور وہ میرے آرام کرنے والے کمرہ میں رہ گیا ہے۔ لہٰذا گذارش ہے کہ آپ کمرہ مذکور میں سلوکہ مذکور کی تلاش فرما کر اس میں سے چابیاں مذکور بذریعہ پوسٹ پارسل رجسٹری شدہ بدیدن نیاز نامہ ہذا فوراً اور بہت جلد میرے نام ارسال فرماویں سخت تاکید ہے۔ چابیوں کی عدم موجودگی سے بیشمار تکلیف ہے۔ ترسیل سلوکہ کی اس وقت کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب کبھی آپ یہاں تشریف لاویں گے تو اپنے ہمراہ اسے لا سکتے ہیں۔

میں آپ کی اُن نوازشات کا جو آپ نے وہاں ہم پر مبذول فرمائیں بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہاں سب خیریت ہے اور امید ہے۔ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ $\frac{۱}{۲}$ ۱۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں آپ کا اور عزیزہ نصر اللہ صاحب کا بہت بہت مشکور

ہوں۔ کہ آپ عزیزان نے چابیاں بذریعہ ڈاک مجھے ارسال فرما کر میری
تکالیف کا خاتمہ فرما دیا۔ اثنائے تکلیف مذکور میں مجھے آپ عزیزان کے
اکرام سے یہی امید تھی جیسا کہ ظہور میں آیا۔ میں آپ ہر دو عزیزاں کا
بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو دنیا اور دین میں
سرخرو فرماوے۔ میں اپنی حالت آپ سے کیا عرض کروں۔ کہ ایام سفر میں
سفر کی تکالیف اور صحبت عوام سے جو فقرا کے لیے زہر کا اثر رکھتی ہیں۔
بعد بہ مقام تخت میں حسب ارشاد والا سکونت پذیر تھا اور سخت بے مزہ
تھا۔ مگر الحمد للہ کہ خاتمہ سفر پر ایک ایسا سیلاب الطاف و اکرام الٰہی
نازل ہوا جو امانت کو وہی جانے کہ کہاں بہا لے گیا۔ کل رات سے امانت
کی تلاش وقتاً فوقتاً ہو رہی ہے مگر اُس کا کہیں نشان تک نہیں ملتا۔ اب
آپ کو کون مزید حالات تحریر کرے لہٰذا سلام۔ کبھی پھر دنیاوی زندگی
میں امانت آوے گا تو آپ سے اِدھر اُدھر کے معروضات ضرور گذارش
کرے گا والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۲۴ ؍ ۱ ؍ ۴۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔

میں اپنے حالات کیا گذارش کروں۔ ہر وقت طبیعت سخت اداس ہے اگر آرام اور تسکین ملتی ہے تو حالتِ دوم میں ملتی ہے۔ مگر نہیں معلوم وہ کب حاصل ہوگی۔ ابھی تک تو وعدے ہی وعدے ہیں۔ ایفا کا وقت خدا جانے کون سا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اب مجھے یہاں کیوں رکھ چھوڑا ہے۔ میں نے بار بار دیکھا ہے کہ میرے یہاں آنے کی علتِ غائی مدت سے مکمل ہو چکی ہے اور اب کوئی ترقی باقی نہیں ہے جس کو حاصل کرنے کی جد وجہد کروں۔ پھر مجھے یہاں رکھنے کا کیا فائدہ ہے۔ اس پر میں کبیدہ خاطر ہو کر بارہا بحث کر چکا ہوں لیکن اب تک ٹال مٹول ہی ہوتی رہی ہے جس سے میں تنگ ہو رہا ہوں۔ جو وقت وہاں گذرتا ہے وہی خوش کن اور طرب افزا ہے باقی واپسی پر یہاں جہنم ہے جس میں بسر کرتا ہوں۔ میں کیا لکھوں اور کیا کروں۔ گو اب یار نے میری اداسی اور شکایات کو بنظر رکھتے ہوئے اب۔ بر وتیرہ اختیار فرما رکھا ہے۔ کہ کسی وقت مجھ سے علیحدہ نہیں رہتا مگر پھر

بھی وہ تسکین اور لطف نہیں آتا جو وہاں ہے۔ کیا کروں اُداسی میرا
ستیاناس کر رہی ہے۔ یہاں ۲۶-۲۷ کو قدرے بارش ہونے سے سردی
بڑھ گئی ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲ ۱۱/۴۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
موسم بہت سرد ہو گیا ہے اور اس پر طرفہ یہ ہے کہ مجھے گذشتہ
سرماؤں سے امسال کا سرما زیادہ تکلیف رساں معلوم ہوتا ہے اور
ابھی سے طبیعت میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے جس سے گونہ تکلیف میں ہوں۔
آئندہ خدا جانے کیا ہو۔ کمزوری روز افزوں ہے اور طبیعت گرتی
جاتی ہے۔ یہ تمام حالات مجھے مجبور کرتے ہیں کہ میں گوجرانوالہ جانے کا
نام تک نہ لوں۔ انشاء اللہ تعالےٰ اسی پر ضرور کاربند رہوں گا۔
واللہ باللہ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ اب دنیا کا جہان نہ میرے

رہنے کے قابل ہے اور نہ میں اس میں رہنے کے لائق۔ اس کے چین
اور اس کے حالات اور ہیں اور اپنے مشاہدات اور حالات اور ہیں
یہ سچ ہے کہ شرب الیہود کرتے ہیں نصرانیوں میں ہم واللہ دل پہ ہر
وقت اداسی مسلط ہے کسی مقام دنیاوی اور اس کی کسی چیز سے وابستگی
نہیں رہی اور کسی چیز کو خوشنما نہیں دیکھتا۔ کیونکہ جس چیز کو دیکھتا ہوں
معاً دیکھنے کے ساتھ ہی دوسری نظر چیز کے مرکز پر جا پڑتی ہے۔ اُس کو
قائم اور اُس کو متغیر الحال اور فناہ دیکھتا ہوں۔ اس پر طرہ یہ ہے۔ کہ
قلیل وقت کے بعد مرکز کی شکل کو بھی تغیر اور مدغم بہ اصل بالاتہ دیکھتا
ہوں۔ اب فی الواقعہ عبادت شرک معلوم ہوتی ہے جس سے اس پر
کم کاربند ہوتا ہوں۔ البتہ ان مشاہدات میں ہر وقت اپنے آپ کو
مصروف اور پھر فناہ پاتا ہوں۔ واللہ اب تو یہ زندگی میری عملی نظر
میں بالکل موہوم نظر آتی ہے۔ آپ ہی فرمائیں کہ ان حالات میں
میرے لئے یہاں سے مفارقت ایک کامیابی نہیں ہے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈ یالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۸/۱۱/۴۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
قلیل مقدار میں تمباکو تا ہنوز ذخیرہ میں موجود ہے جس سے امید
ہے۔ کہ ماہ رمضان تک یہ کفایت کرے گا۔ اور بعدش آپ تشریف
لاویں گے۔ تو ہمراہ لیتے آویں۔

میں ارادہ کرتا ہوں کہ کل کو کسی گاڑی پر جالندھر جاؤں دوسرے
یا تیسرے روز واپسی کا ارادہ ہے مگر واپسی حالات پر منحصر ہے۔
میرا کہیں جانے کو دل تو ہرگز نہیں چاہتا مگر مجبوری ہے۔

شیخ نذیر احمد صاحب کی اہلیہ کا بہت فکر ہے اللہ اُن کو آرام اور شفا
عطا فرماوے۔ لیکن آپ نے یہ تحریر نہ فرمایا کہ یہ عارضہ اُن کو رحم کی علت
سے لاحق ہوا ہے یا خاص دماغ سے ہے۔ دریافت فرما کر اگر مطلع فرماویں
تو مناسب تر ہوگا۔ اور شیخ صاحب سے میری ہمدردی کا اظہار فرما
دیویں تو مشکور ہوں گا۔ افسوس ہے کہ مریضہ صاحبہ مجھ سے دور فاصلہ
پر ہیں بحالت قریب مزید کوشش کی جاتی۔ تاہم دعا ہے کہ اللہ مریضہ
کو آرام عطا فرماوے آمین

اپنی حالت اب عجیب در عجیب ہوتی جاتی ہے اور کچھ تھاہ نہیں ملتا کہ بر کس مقام پر بیڑیں گی۔ کیونکہ جس سمندر میں شناوری ہے وہ اس قدر بے پایاں ہے کہ آج تک کسی نبی اور ولی کو اس کی تھاہ نہیں ملی۔ تو مجھ خاکسار کو کیسے مل سکے۔ اس کی میں مزید عرض کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اب ہاتھ میں مزید تو ان تحریر نہیں ہے لہٰذا اسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸ ۱۱/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون!

عزیزہ بے بے صاحبہ کی علالت سے میں بہت متفکر ہوں اللہ اُن کو آرام بخشے۔ آپ اُن کے حالات سے مفصل مطلع فرماویں۔ اُمید ہے آپ کے نزلہ کو بھی اب آرام آگیا ہو گا والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۳۷/۱۱/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراحمکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے آج مجھے خوشی بھی ہے اور اداسی اور مغموم بھی بدرجہ اتم ہوں جناب بے بے صاحبہ کی ناسازئ طبع کا مجھے بہت فکر ہے اصل میں وہ کمزور اس قدر ہو گئے ہیں کہ آئے دن کسی خفیف شکایت جسمانی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مناسب تر ہے کہ آپ اُن کو آرام آنے پر جس کی امید قوی ہے کسی مقوی دوائی کا استعمال کرا دیں تاکہ کمزوری رفع ہو اور امراض کے حملوں سے محفوظ رہ سکیں۔ اس میں آپ تساہل نہ فرما دیں سخت تاکید ہے۔

شکر ہے آپ اب روبہ صحت ہیں۔ اللہ آپ کو باصحت رکھے آمین۔ آپ نے زلزلوں کا ماجرا تو عجیب و غریب۔ تحریر فرمایا کہ وہاں روز آنہ آتے ہیں۔ یہاں بھی ایک دو مرتبہ محسوس ہوئے ہیں مگر وہ کثرت نہیں جو آپ تحریر فرماتے ہیں۔ اصل میں آپ کوہ ہندوکش کے ہم سے زیادہ قریب ہیں جو آج کل منبع زلزلات کا بنا ہوا ہے اللہ محفوظ او رمامون فرما دے آمین۔ ثم آمین۔

آپ کی حالت روحانی رو بہ ترقی ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِد فَزِد
عزیز من! عجیب ماجرا ہے جو تحریر و تقریر کے ہرگز قابل نہیں ہے
میں واللہ چشم بصیرت سے ہر دم دیکھ رہا ہوں۔ کہ یہ تمام عالم فی الواقعہ
کوئی وجود نہیں رکھتا۔ محض ایک سحر کی تاثیر ہے جس سے یہ چوسر بچھا ہوا
اور اُس پر نردیں دوڑ رہی ہیں۔ جس نردپہ سے سحر ختم ہو جاتا ہے۔ وہ
ظاہر میں نابود اور باطن میں وہیں اور اُسی حالت میں چلی جاتی ہے جس
میں پہلے تھی۔ واللہ میری نظر میں سے تو یہ ظہور سحر افزا مدت سے غائب
ہو کر اصل ماہیت اور کیفیت نظر آرہی ہے۔ اور یہ شور و شغب محض عارضی
اور ناپید ہیں۔ کیونکہ اپنی نظر ان کو عبور کر چکی ہے اور اصل ذات کو دیکھ رہی
ہے۔ جس سے یہ ظہورات کسی جوش اندرونی اور تقاضائے صفات سے
برآمد ہو رہے ہیں دیکھ چکا ہوں کہ اصل ذات سے بوجہ کسی تقاضا اندرونی
کے برآمد ہوتی نظر آتی ہیں اور پھر ذات میں جا پنہاں ہوتی ہیں۔ یہ
تقاضا ہی سحر ہے جس سے برآمدگی معلوم ہوتی ہے ورنہ واللہ محض ایک
ذات ہے اور وہ بالکل ساکن۔ عزیز من! میں اس کو کس طرح قلم بند
کرسکوں۔ مجھ میں ہرگز طاقت نہیں ہے! البتہ کہ چو من شوی بدانی
خدا کرے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۳/۴۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں کیا عرض کروں ۲۹ ماہ گذشتہ صبح سات بجے اپنے اوقات سے فارغ ہوا تو آمد موٹر کار سے مطلع ہوا۔ عیسےٰ خان ڈرائیور سردار صاحب آیا اور اُس نے بتلایا کہ ابھی چار بجے صبح سردار کبیر سنگھ صاحب پر فالج گرا اور سخت بے ہوش اور بدحال پڑے ہیں آپ کو بلایا ہے۔ چنانچہ میں جالندھر پہنچا اور سردار صاحب کو بہت بدحال اور قریب المرگ پایا اس پر ہر طرح سے علاج شروع ہوا کرنل چاندیو جالندھر سول سرجن ہے اُس کا علاج کرایا گیا۔ حملہ مرض بہت شدید تھا۔ بارے رفتہ رفتہ طبیعت بحال ہونے لگی اور میں کل اس حالت میں جب سردار نے اپنی زبان سے کہا کہ اب اچھا ہوں رخصت لے کر واپس آیا ہوں۔ لیکن ابھی لقوا یا مرض اور کمزوری بہت تھی اور امید کامل ہے کہ وقت لے کر آرام ہو جاوے گا۔ رفتار صحت تیز تر ہے۔ جو کچھ ہوا کبھی سردار آپ سے ضرور زبانی بیان کرے گا۔

واللہ میں زمانہ کی نیرنگی اور انقلاب سے جدید مثال مذکورہ سے مزید ششدر رہ گیا ہوں۔ سردار ایک روز پہلے بارہ بجے دن کے قریب میرے پاس سے

گیا تھا۔ اور بالکل تندرست تھا۔ ایک دم میں ساحل زندگی کے کنارے جا پہنچا۔ گو اب بہت اچھا ہے مگر ابھی فراش ہے اور کئی روز تک رہے گا۔ ان کا فالج جانب راست پر گرا ہے اور یہ پہلو ابھی ماؤف ہے۔ مگر ترقی صحت جلد رونما ہو رہی ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔

اب رمضان شریف خاتمہ پر ہے غالباً آج کا دن ہی ہو اور کل عید۔ لہٰذا عید مبارک باد۔

خاتمہ رمضان پر آپ ضرور تشریف لاویں۔ میرا دل نخی آپ کی زیارت کے لئے بھی تڑپ رہا ہے۔ مگر آتے ہوئے تمبا کو اور ہیڈک کیور ضرور لیتے آویں۔ اطلاع تاریخ اور وقت دینے پر آدمی جس قدر آپ تحریر فرماوینگے اسٹیشن بھوگپور پر باربرداری کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ موجود ہونگے۔

سردی روز افزوں ہو رہی ہے اور میری صحت بھی متزلزل ہو رہی ہے۔ دیکھئے سرما کیا دکھاتا ہے۔ بہر حال درخت بر لب دریا ہوں اور ہر وقت دریا وحدت میں جہاں ہر روز خوشی سے چھلانگیں مارتا ہوں۔ گر کر معدوم ہونے والا ہوں۔

خدا کرے آپ اور بیبے صاحبہ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں اور زلزلوں سے محفوظ آمین۔ آمین۔ ثم آمین والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پپرہ جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۳۸ ۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ بہت شکریہ ہے انآنکہ آپ ایک نابود اور معدوم کو یاد فرمانے سے دریغ نہیں فرماتے۔

عزیز من! میں اپنی آج کل کی حالت آپ سے کیا گذارش کروں کہ کیا ہے۔ واللہ ناگفتہ بہ ہے۔ میں بالکل نابود اور معدوم ہوں مگر سوزش اور بے قراری ہر وقت اور ہر لحظہ درپئے آزار ہے۔ واللہ سمجھ قاصر ہے کہ یہ سوزش کس کو ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا اور کس کو ہے۔ اس حالت کا غلبہ ۲ ۱/۲ سے ہے اور روز افزوں ہے۔ میں نے بہت کوشش کی ہے کہ کہیں ایسی جگہ چلا جاؤں جہاں اس سوزش کی حالت میں مجھے کوئی رکاوٹ نہ ہو ورنہ ایسا مقام مل جائے جہاں یہ سوزش پیچھا چھوڑ دے۔ مگر اب تک ایسے امر اور مقام کا مجھے پتہ نہیں ملا۔ فرمائیے میں اندریں حالات کیا کروں اور کہاں جاؤں۔ میں نہایت دل سوزی سے یہ اپنا رونا آپ سے رونا ضرور ہوں لیکن اُمید نہیں کہ آپ کسی تجویز مفید سے میری ہمدردی فرماویں۔ یہ کہہ کر آپ خاموش ہو جاویں گے۔ کہ فقرا کے حالات ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ آپ ہی انصاف کریں کہ یہ کوئی ہمدردی ہے۔ ہرگز نہیں۔

البتہ آپ سے نہایت آرزو سے ملتجی کہ آپ دعا کریں کہ میں جلد مر جاؤں۔ اور اس آگ سے جس میں جل رہا ہوں نجات حاصل ہو۔ میں اُن لوگوں کو جن کو اس آگ سے سابقہ نہیں پڑا اپنے سے بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ذاتِ الٰہی نے کسی سے نفاق کا برتاؤ نہیں کیا اور نہ کبھی ایسا کریں گے۔ سب کو اصل مرکز پر پہنچنا ہے اور بلاشبہ سب پہنچیں گے گو یہ بات ہو کہ ایک باخبر منزل طے کرے اور دوسرا بے خبر۔

اس قدر میں نیاز نامہ تحریر کر چکا تھا اور باقی باتیں اسی ضمن میں تحریر کرنے کو تھا کہ ایک برق مجھے اٹھا کر کہیں دور دراز مقام بالا پر لے گئی طرفہ یہ ہے کہ جسم عنصری اور نشست اور قلم کو جنبش نہیں آئی۔ اب میں یہاں پر جو کچھ دیکھتا ہوں۔ رقم طراز ہوں۔ یہ ایک سمندر ناپیدا کنار ہے اور اس میں رطب یابس موجود مگر بے معلوم ہیں۔ جوش عشق سے اس میں تموج ہو رہا ہے اور امواج مذکورۃ سمندر سے کچھ بظاہر علیحدہ دکھائی دیتے ہیں۔ حالانکہ فی الواقعہ فی البطن ہیں۔ یہ ساحر کے سحر کے اثرات ہیں یہ امواج مختلف صورت اور رنگ اختیار کر رہے ہیں۔ دیکھنے والے کو یہ سمجھایا اور ذہن نشین کیا جاتا ہے کہ یہ اختلاف ان کی ذاتی اور اصلی ہیں۔ پھر وہ علیحدہ علیحدہ ہیئت کذائی اختیار کر رہے ہیں اور اپنی قابلیت اندرونی کے مطابق اور عین حسب افعال صادر کر رہے ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ اندرونی قابلیت کے خاتمہ پر وہ اپنا

تمام ایکٹ اور قابلیت ختم کر کے واپس مرکز میں آ رہے ہیں مگر اُن کی بجائے مرکز سے بہ طرز مذکور اور جا رہے ہیں۔ میں غور سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ مسلسل اور لاانتہا ہی ہے نہ کبھی ختم ہونے کو ہے اور نہ ختم ہو گا۔

میں اس قدر تحریر کر چکا تھا کہ حاکم ازل و ابد کا حکم پہنچا کہ اپنے فروتر مقام پر چلو۔ پھر کیا تھا بس حکم کے صدور پر میں اپنے آپ کو مقام اولیں پر جہاں بیٹھ کر نیاز نامہ تحریر کرنا شروع کیا تھا آ گیا ہوں اور اب وہی سابقہ حالات اور تفکرات زنبوروں کی طرح گردوپیش ہیں۔ اب آپ انصاف کریں کہ میرا یہاں واپس آنا اور یہاں مقیم ہونا پسند فرماویں گے۔ اور آپ میرے لئے دل سے دعا نہ فرماویں گے کہ اس ماہی جدا شدہ از سمندر کو اس کے وطن سمندر میں جلد از جلد پہنچا۔ آپ کی دعا مذکور پر میں بالضرور آمین کہوں گا۔ اس پر امید قبولیت ہے للہ آپ یہ دعا ضرور دل سے کریں تا کہ میں اس پر آمین کہوں اور یہ درجہ اجابت حاصل کرے۔

اب میں بہت نیچے اور فروتر مقام پر پہنچا دیا گیا ہوں لہٰذا اب میں آپ کو یہاں کے اپنے تفکرات جن سے میں گریز کرنا چاہتا ہوں مگر یہ وقت آمیز میرے گرد ہو گئے ہیں گوش گذار کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ تین چار یا پانچ ماہ سے عزیز صاحب کے بازو چپ میں ہفتہ دو ہفتہ کے بعد ورم اور درد ہونا شروع ہو گیا۔ معمولی ادویہ لگاتے رہے اور سینک دیتے رہے آرام ہو جاتا رہا۔ دو ہفتہ سے زیادہ

درد اور ورم پیدا ہوا۔ عزیز کو جالندھر ارسال کیا گیا۔ اور ڈاکٹر سے ایکس رے کرایا گیا۔ تشخیص ہوئی کہ عزیز کے بازو کی ہڈی پر ایک مادہ چسپاں ہے۔ اس کا اپریشن ضروری ہے۔ واللہ اس پر میرے تو حواس باختہ ہو گئے اور جان پر ایک آفت مسلط ہو گئی۔ کیونکہ عزیز بہت کمزور تھا اور کلوروفارم برداشت کرنے کے ناقابل تھا۔ پھر عزیز کو ہوشیار پور ایک جراح کے پاس ارسال کیا گیا کہ وہ بلا اپریشن علاج سے مداوا کرے۔ مگر افسوس اس کی بھی وہی تشخیص اور وہی علاج تھا۔ اس پر مزید در مزید افکار سے سابقہ پڑا۔ پھر میں نے عزیز کو لاہور ارسال کرنے کا تہیہ کیا۔ اور ڈاکٹر یار محمد خاں اور محمد یوسف صاحبان کو خط لکھے۔ وہاں پر ایکس رے لیا گیا اور ڈاکٹر ایکسپرٹ کو دکھایا گیا اس نے تشخیص کی کہ مرض تو وہی ہے جو پہلا ڈاکٹر جالندھری بتلاتا ہے مگر علاج کے لئے ابھی اپریشن کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی اس میں پیپ نہیں پڑی۔ پلاسٹر کا علاج کافی ہے اور اس سے ہڈی عرصہ چھ ماہ کے اندر درست ہو جاوے گی۔ چنانچہ وہیں پلاسٹر لگایا گیا۔ اور عزیز ڈاکٹر کی اجازت پر گھر آ گیا۔ لیکن یہاں آکر پلاسٹر کے نیچے بازو پر اب کھجلی ہونی شروع ہو گئی ہے۔ جس سے عزیز کو آج جالندھر ارسال کرنے والا ہوں۔ اگر ہو سکے تو جالندھر کے ڈاکٹر سے درستی کرا دے ورنہ لاہور ارسال کیا جاوے۔ یہ ہیں حالات جس سے تفکرات کی گھٹائیں سر پر منڈلا رہی ہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں اب تو ہاتھ تھک کر تحریر کرنے سے جواب دے رہا ہے لہذا نیاز نامہ ختم کرتا ہوں

یہاں ۱۲ر کو بے شمار بارش ہوئی اور سردی بے انتہا ہے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو بہت بہت دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۲۸/۱/ ۱۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نام جات آنعزیز شرفِ صدور لائے شکریہ ہے میں
کیا عرض کروں تحریر جواب والا نامہ میں کچھ تفکرات عزیز صاحب اور کچھ نزلہ
اور تنفس کی وجہ سے توقف ہو گیا معاف فرما دیں۔

عزیز صاحب کے بازو پر پہلے لاہور میں ۲۴ ر ماہ گذشتہ کو پلاسٹر کیا گیا۔
بعد ازاں گھر آنے پر ایک ہفتہ کے بعد بازو پر پلاسٹر کے نیچے خارش شروع ہو گئی۔
اس کی رفع شکایت کے لئے عزیز جالندھر دو مرتبہ ارسال کیا گیا۔ وہاں سول سرجن
اور اسسٹنٹ سرجن نے دیکھا اور غور کیا کہ خارش معمولی ہے! اور ہوا کرتی ہے۔
مگر پلاسٹر ہرگز نہ کھولنا چاہیئے۔ عزیز واپس از جالندھر آتا رہا۔ مگر اب علاوہ مزید
خارش کے ہاتھ اور کلائی پہ درد اور ورم ہو گیا جس سے نہایت فکر مند ہو کر عزیز کو
پھر لاہور ارسال کیا گیا۔ معالج اوّل لاہور والے کو دکھایا اس نے کہا کہ پلاسٹر

ٹھیک ہے۔ ہاتھ اور بازو کو رات کو سیدھا بوقت خواب دو تکیہ کے سہارے سے رکھو اور ہاتھ پہ معمولی مالش کرو چنانچہ عزیز نصراللہ اور عبدالعزیز خاں کے خط آئے ہیں۔ کہ ایسا کرنے سے ورم اور درد نیز خارش سے آرام ہے مگر معالج نے ایک دو روز مزید وہاں رہنے کے لئے کہا ہے۔ دیکھئے پھر اُن کی رائے کیا ہوتی ہے۔ مگر عبدالعزیز خاں نے تحریر کیا ہے کہ ڈاکٹر کی اجازت سے اگر اسی طرح آرام رہا تو ہم آج یا کل آجاویں گے۔ اب دیکھئے امروز فردا آتے ہیں یا تبدیل بلا سرٹ سے اور دن وہاں رہتے ہیں۔ واللہ میں بوڑھا تو پہلے ہی تھا مگر عزیز کے فکر نے مجھے سخت ناتواں کر دیا ہے۔ آپ بھی دعا کریں کہ اللہ عزیز کو کلی آرام عطا فرمائے۔ آمین!

نزلہ اور تنفس سے اب آرام ہے۔ آپ فکر نہ فرماویں یہ ہمیشہ کا وتیرہ ہے چنداں فکر افزا نہیں ہے۔ یہاں آج کل سردی بہت زوروں پہ ہے از آنکہ یہاں بارشیں بہت اور ہر وقت بادل محیط رہتا ہے اچھا۔ چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند۔ بسم اللہ اگر آپ ارادہ فرماتے ہیں تو ضرور تشریف لے آویں۔ میرا دل بھی آپ کی زیارت کا سخت متمنی ہے۔

باقی حالات کیا عرض کروں۔ یہ دنیا و مافیہا سخت ناگوار اور بے مزہ نظر آتی ہے۔ دنیا اور مافیہا اپنے اصل حالات پر اکثر اوقات سخت حملہ آور رہتی ہے۔ آپ اس سے ناواقف نہیں ہیں۔ زیادہ کیا گذارش کروں اپنی تشریف آوری

پر آپ میرا حال دیکھ لیویں گے۔ وہاں تو کسی کو شہنشاہ سے پکارتے ہیں۔ مگر یہاں کنگال اور ہیچ سے ہیچ۔ واللہ میں اس خوشی سے اپنے میں پھولا نہیں سماتا والسلام۔ گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱/۸/۳۳ ۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! چند روز ہوئے والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا تھا شکریہ ہے۔ میں نے اب تک آنعزیز کو نیاز نامہ اس وجہ سے تحریر نہیں کیا تھا کہ دل کو ہجوم فکر سے فرصت نہ تھی۔ میں ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ اپنے دکھ بھرے حالات آپ سے عرض کر کے آپ کو شریک غم بناؤں کیونکہ میں تو افکار اور غم سے نیم مردہ ہو رہا ہوں۔ آپ کو اس میں شریک کس لئے کروں۔ مگر کیا کروں اس کے بجز چارہ بھی نہیں ہے۔ از آنکہ اللہ نے میری خوشی اور غم آپ کے ساتھ مشترک کر دیا ہے لہٰذا عرض تھی کہ یہ غم اور فکر عزیزہ صاحب کی بیماری کا ہے جس کا مختصر قصہ یوں ہے کہ جالندھر کے سب ڈاکٹروں کی عزیزہ کی نسبت یہ رائے تھی کہ آپریشن کیا جاوے۔ لیکن عزیزہ کی کمزوری اور اس کے درد و تکالیف سے میں اس سے گریز کرتا تھا۔

جس سے میں نے عزیزہ کو لاہور ارسال کیا اور ایکسپرٹ ڈاکٹر نے اس پر پیرس پلاسٹر
کر دیا۔ لیکن یہاں پلاسٹر کے عوارضات کھجلی اور درد شروع ہو گئے جس پر لاہور دو
مرتبہ ارسال کیا گیا جس پر ڈاکٹر نے نہ اُتارنے کا مشورہ دیا۔ اب پانچ چھ روز عزیز
کو لاہور سے واپس آئے ہوئے ہیں لیکن پلاسٹر کے نیچے تمام بازو پر شدت سے
ایسی درد شروع ہوئی جو ہرگز قابل برداشت نہ تھی۔ جس سے کل پلاسٹر اُتار دیا گیا۔
اور دیکھا کہ پلاسٹر کی وجہ سے تمام بازو آبلوں سے پر ہے۔ یہی وجہ درد کی تھی۔ رات
سے ارادہ کر لیا تھا کہ ناچار جالندھر ڈاکٹر سے آپریشن کرا دیا جائے۔ چنانچہ صبح کی
گاڑی سے عزیز عبدالعزیز کو معرفت سردار شوراج سنگھ صاحب ڈاکٹروں سے مشورہ
کرنے کے جالندھر ارسال کر دیا۔ مگر اس کی روانگی کے کچھ دیر بعد ایک شخص جراح
کی نسبت جو مشہور بہ دیہات ہے مجھے یاد آیا اور اُس کو بلا کر عزیز کو دکھایا گیا۔
اُس نے بغیر ہمارے بیان کرنے کے اپنی تشخیص کے ذریعہ وہی مرض بتلایا۔ جو
ڈاکٹروں کے ایکسرے سے تشخیص کردہ ہے۔ اور نیز اُس نے بتلایا کہ میں بے شمار
اشخاص اِس مرض والوں کا علاج کر چکا ہوں اور وہ شفایاب ہیں۔ اِس سے سب
حاضرین نے بزور مشورہ دیا کہ آپ اِس سے ضرور علاج عزیز کا کراویں چنانچہ اُس
نے لیپ اور ٹکور وغیرہ سے کل بعد دوپہر شروع کر دیا۔ لیکن اوّل رات عزیز درد سے
سخت تکلیف میں تھا مگر بعد میں نیند آ گئی تھی۔ ابھی باقی رات کا حال معلوم نہیں
ہوا کہ درد سے کیا حال رہا۔ کیونکہ ابھی بہت صبح ہے۔ عزیز درد سے بہت تنگ حال

اور کمزور ہو گیا ہے۔ چند روز ہم دیکھیں گے کہ علاج مذکور کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ خدا کرے
اس سے عزیزہ کو آرام آجائے تو عزیزہ آپریشن کے مصائب سے نجات حاصل کرے۔
عزیزہ کے فکر اور درد سے مجھ پر بہت ایسے دن گذر رہے ہیں کہ میرا دل نہ کھانے کو
چاہتا ہے اور نہ میں کچھ چاہتا ہوں۔ واللہ ایسی مصیبت عمر بھر قبل ازیں پیش نہیں
آئی۔ میری حالت بد سے بدتر ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں آپ دانا ہیں۔
عزیز لاہور میں عزیزہ نصراللہ صاحب سے ملتا رہا۔ شاید عزیزہ نصراللہ صاحب نے
عزیزہ سے ذکر کر دیا کہ ہمارے گھر میں والد صاحب یعنی آنعزیز کے پاس گراموفون
ہے۔ بیماری کی حالت میں عزیزہ سخت اصرار کر رہا ہے کہ مولوی صاحب یعنی آنعزیز
سے مجھے گراموفون ضرور بالضرور منگوا دو تاکہ میں اس سے درد اور اس کا غم غلط
کر لیا کروں۔ تندرستی میں اگر عزیزہ مجھ سے یہ آرزو کرتا تو میں ہرگز نہ مانتا اب اس
کی نحیف اور پر درد حالت دیکھ کر میں اس سے انکار نہ کر سکا۔ لہذا عرض ہے کہ
اگر آپ تشریف لاتے ہوئے اپنا گراموفون معہ بیتوں کے جو تعداد میں خاصہ
ہوں لے آویں تو میں شکر گذار ہونگا اور عزیزہ کا دل بہل جاوے گا۔ پھر وہ چند روز کے
بعد آنعزیز کو واپس کر دیا جائے گا۔ سوئیاں بھی بہ تعداد کافی ہمراہ لاویں یہ آپ
کو تکلیف ضرور ہے مگر بیمار کی دل جوئی اور دل لگی کی خاطر میں تکلیف دے رہا ہوں۔
آپ تحریر فرما دیں کہ آپ کا تشریف آوری یہاں کا ارادہ کیا ہے۔ امید ہے
آپ ہفتہ عشرہ کے اندر اندر ضرور یہاں تشریف فرما ہونگے۔ تاہم آپ تشریف آوری

کی تاریخ اور وقت سے مطلع فرماویں تاکہ گراموفون لانے کی صورت میں اُس کے اُٹھانے کے لئے بھوگپور سٹیشن پر آدمی ارسال کرسکوں۔

میں اور کیا گذارش کردوں میری طبیعت کی بے مزگی اور مزید افکار مزید تحریر کے سخت مانع ہیں۔ خدا کرے آپ معہ عزیزاں بخیریت سے ہونگے والسلام۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۲۱/۱/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میرے پرسوں کے نیاز نامہ سے عزیزہ صاحب کی تکالیف مرض اور میرے افکار پڑھ کر ضرور آپ کو بہت فکر و اضطراب پیدا ہوا ہوگا۔ اسی وجہ سے میں نیاز نامہ گذارش کر رہا ہوں کہ عزیزہ کے مزید تشفی بخش حالات معلوم ہو کر آپ کو ہمارے تردوات سے تسکین ہو۔

یہ تو میں سابقہ نیاز نامہ میں آپ سے گذارش کر چکا ہوں کہ ایک قریب کے دیسی جراح اور حکیم کا علاج شروع کرایا گیا ہے۔ درد بالکل رفع ہو گیا ہے اور جو تمام بازو پر عزیزہ کے پلاسٹر سے ورم اور آبلہ ہائے بے شمار پڑ گئے تھے وہ تقریباً

سب رفع ہو رہے ہیں اور عزیز اب بالکل آرام سے ہے۔ بازو پر جو اصل مرض کا شدید اور سخت ورم تھا وہ اب بہت نرم اور کم ہو گیا ہے۔ جس سے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ یہ مرض اور اس کے عوارضات سب رفع ہو جائیں گے آگے جو اللہ کو منظور۔

یہ معالج اپنے گاؤں سے میل فاصلہ پر کا رہنے والا اور میرا قدیم سے واقف ہے۔ اس کا اس مرض کے علاج میں ماہر ہونے کا پتہ نہ لگا اور ہم عزیز کو لئے ہوشیارپور۔ جالندھر اور لاہور پھرتے رہے۔ اس میں سخت مصائب اٹھائے اور کثیر اخراجات۔ لیکن فائدہ کی بجائے شدید نقصان اور مصائب برداشت کرنے پڑے۔ جو اس دوران میں عزیز کو ڈاکٹروں کے ہاتھوں اور ان کی تجویز سے تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ وہ میری تحریر سے بیرون اور ان کے تحریر سے میرے دل کو صدمہ عظیم پہنچتا ہے۔ لہٰذا میں اُن کو تحریر کرنے سے پرہیز کرتا ہوں۔ الہٰی توبہ۔ الہٰی توبہ۔

موجودہ معالج مذکور کے جو حالات عوام اور شفایاب لوگوں سے معلوم ہوئے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ وہ اس مرض کے علاج میں ماہر بیان کیا جاتا ہے اور بہت سے لوگ ہمارے نواح کے دیہات میں اُس کے علاج سے شفایاب ہو چکے ہیں اور وہ اب خوب توانا و تندرست ہیں۔ وہ بوٹیوں کے لیپ اور اِن کے بھاپ سے علاج کرتا ہے اور مصفی خون بوٹی کی گولی کھلاتا ہے۔ اِسی سے

سب مریض شفایاب ہوئے ہیں اور اُس کا عزیزیہ پر بھی یہی عمل ہے۔ خدا کرے
امید شفا کامل کی ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔

ہیڈک کیورہ کا ذخیرہ خاتمہ پر ہے۔ مزید مہیا کر لیتے آویں تو مشکور ہونگا
میری طبیعت عزیزہ کی تکالیف سے بہت کمزور ہو گئی ہے اور اب عزیزہ کی
بہتر ہوتی حالت کو دیکھ کر کچھ سنبھلتی معلوم ہوتی ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۲۶/۸/۵۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ والا نامہ
آنعزیز سے عزیز نصر اللہ صاحب کے اجرائے خون کا حال پڑھ کر واللہ ایک
شدید صدمہ میرے دل نحیف پر آیا۔ دیر تک میں نے عزیزیہ کی حالت کو بغور
دیکھا تو بجز اس کے کہ یہ اجرائے خون محض تبدیلی موسم سے ہوا ہے جو چنداں
مضر نہیں ہے اور کچھ نظر نہیں آیا۔ تاہم جائے فکر ہے۔ لہٰذا دعا ہے کہ اللہ

کریم ورحیم عزیزہ کو جلد شفا عطا فرماوے۔ آمین۔

اس وجہ سے مزید فکر افزا ہے کہ آج کل عزیزہ کو سامانِ خانہ داری درپیش ہے۔ اچھا دیکھو اللہ فضل فرما دیوینگے۔ عزیزہ صاحب کی حالت بفضلِ الٰہی بہت درست اور روبہ صحت روز بروز ہو رہی ہے لیکن تاہنوز دوائی بھاپ اور لیپ دو دفعہ لگایا جاتا ہے۔ اصل مرض روزانہ کم ہو رہی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ عشرہ تک مکمل آرام اور صحت کی صورت پیدا ہو جاوے گی۔ اب عزیزہ ہشاش بشاش ہے۔

اب رہا باجہ کا معاملہ۔ فی الواقعہ اس کو وہاں سے یہاں لانا خواہ مخواہ کی تکلیف اور فضول ہے۔ مگر جب کوئی چھوکرا اُس سے یہ کہہ دیتا ہے کہ مولوی صاحب باجہ نہیں لاویں گے تو وہ بے تحاشہ رونے لگ جاتا ہے اور دیر تک گریہ میں رہتا ہے۔ یہ اُس کی کمزوری کا باعث ہے۔ پھر تسکین دینے اور یقین دلانے پر کہ باجہ ضرور آجاوے گا آرام کرتا ہے۔ لہٰذا ضروری اور مناسب ہے کہ باجہ لیتے آویں۔ اُس کی کمزوری اور مرض کے سبب سے اُس کی دلجوئی مقصود ہے ورنہ اِس سے اور کچھ مطلب نہیں۔ مرزا صاحب دہلی سے آگئے ہیں۔ گو ان کا وہاں معالجہ ہوا مگر کمزوری اعصاب سے قوتِ ارادی پیدا نہیں ہوئی اور وہم اُسی طرح سے باقی ہے۔ فی الواقعہ یہ عوارضات امتدادِ وقت سے رفع ہوا کرتے ہیں اور ہو ویں گے۔ لیکن پہلا عزم اور زبردست

روپیہ کی کمائی کے قابل شاید کافی وقت کے بعد ہو جاویں تو ہو جاویں۔ ورنہ مشکل ہے۔ اب اِس حملہ مرض سے تو جان بر ہو گئے ہیں اور خدانخواستہ کبھی دوسرا حملہ زندگی کو درہم برہم کرے تو اور بات ہے مگر اپنے ویسے کام کے کرنے کے قابل ہونا محال نظر آتا ہے۔

میں ضروری عرض کرنا بھول گیا اور وہ یہ ہے کہ جیسا آپ نے عزم فرمایا ہے اور تحریر فرماتے ہیں کہ آپ ۵ فروری کو تشریف لاویں گے لہٰذا آپ ناجد اُسی وقت ہمراہ لاویں اس کو پہلے لانے کا ہرگز ارادہ نہ فرماویں۔ تاکید ہے۔ اُمید ہے آپ کی تشریف آوری تک یہاں انشاءاللہ تعالےٰ میدان صاف ہوگا۔ اِس سے پہلے ضرور مکدر رہے۔ اور باتیں اور بعض امور اپنے دل میں بہت جوش زن ہیں مگر اُن کو ملاقات کے وقت پر چھوڑتا ہوں۔ کل یہاں خوب بارش ہوئی اور سردی شدید ہو گئی ہے تاہنوز ابر محیط ہے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۹۲۸ ۲/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ بسم اللہ آپ تشریف لاویں یہیں انشاء اللہ تعالے ۵ ماہ حال کو بے قراری سے چشم براہ ہونگا۔ وقت سے مطلع فرماویں۔ انشاء اللہ تعالے حسب ارشاد وقت معینہ پر آدمی آنعزیز کے انتظار میں بھوگپور اسٹیشن پر موجود ہو گا۔

مولوی صاحب! میرا دل سوختہ آتش محبت آنعزیز میں تڑپ رہا ہے۔ اور میں یقیناً آنعزیز کی زیارت کو ایک نعمت الٰہی جس کا اور کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا! ورنہ اُس کی مثال تو خیر مثل بھی دنیا جہان میں مجھے نہیں ملتی۔ ایمان اور یقین سے سمجھتا ہوں بسم اللہ آپ تاریخ معینہ پر ضرور تشریف لاکر مشکور و مسرور فرماویں۔ انشاء اللہ تعالے مطلع صاف ہے۔ بسم اللہ پھر تو حضرت کا شعر اپنے حسب حال ہے۔

بے حجابانہ درآ از درِ کاشانۂ ما　　　　کہ کسے نیست بجز درد تو در خانۂ ما

عزیز نصر اللہ صاحب کے مرض کی کیفیت آپ نے وحشت ناک تحریر فرمائی ہے۔ مگر دیکھو سب امور اور مشکلات اللہ کو آسان ہیں۔ آپ آنے کے وقت تک کا عزیز کا کچھ پتہ لیتے آویں کہ اب اُن کا کیا حال ہے مشکور ہونگا۔

یہاں بارشیں بے شمار ہو رہی ہیں اور سردی بہت شدت اختیار کر گئی ہے۔ ہر وقت بادل محیط رہتا ہے۔ اوروں کی صحت تو بالعموم اور میری صحت خصوصیت سے خراب تر ہو گئی ہے اس کی کون کون شکایت گذارش کروں۔ بیریں بے شمار ہیں اور میری تحریر سے افزوں تر۔

عزیز صاحب۔ بہت رو بہ صحت ہے مگر ابھی اُس کے بازو پر بھاپ کی جاتی ہے اور لیپ روزانہ لگائی جاتی ہے۔ انشاء اللہ امید صحت کامل ہے معالج ایسا ہی امید اور یقین دلاتا ہے۔

سردار صاحب کی کمزوری کی وہی حالت ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔ علاج بہت ہوئے مگر رفع کمزوری کے لیئے نا ہنوز کمزور ثابت ہوئے ہیں والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۷ ۲/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام مسنون! اُمید ہے۔ خدا کرے آپ اُس روز بخیریت گھر پہنچ گئے ہوں اور اب معہ عزیزاں بخیریت ہوں۔

عزیز صاحب کی حالت مرض روز افزوں اور ترقی پہ رہی اور تا حال وہی صورت ہے۔ عنایت میراسی جو بادمیں بہ تلاش ایک سید دم سے علاج کرنے والے کے ارسال کیا گیا تھا۔ پرسوں واپس آگیا اور سید سے یہاں آنے کی ساز باز کر آیا۔ اسی اثنا میں ایک اور آدمی واپس آگیا۔ جس کو میں نے ایک گاؤں میں ایک اسی مرض کے بیمار کے صحت یاب ہونے کی خبر پا کر معالج کے پتہ لینے کے لئے ارسال کیا تھا۔ وہ پتہ لایا کہ واقعی ایک شخص کپورتھلہ کے قریب کے ایک گاؤں میں ہے جو مرض معلومہ کے علاج میں کامل مہارت رکھتا ہے اور بہت سے شدید بیمار اُس کے معالجہ سے شفایاب ہو چکے ہیں۔ چنانچہ غور کے بعد سید مذکور پر اس کو ترجیح دی گئی اور اُس کو بلایا گیا اور وہ کل تیسرے پہر کپورتھلہ سے یہاں پہنچ گیا اور ادویات کے بھاپ اور ٹکور سے اُس نے علاج کر دیا ہے اور بڑے وثوق سے شفا کامل کا یقین دلاتا ہے آگے جو اللہ کو منظور۔

لہٰذا اطلاعاً گذارش ہے والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱۰-۸-۳۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامجات آں عزیز صادر ہوتے رہے جن کا شکریہ ہے مگر میں عزیز کی تکالیف کے مشاہدات سے جو مدت میرے روبرو ظہور پذیر ہوتے رہے ایسا مضمحل اور اندوہ ناک ہو گیا ہوں کہ خوشی اور فرحت تو میرے دل سے قطعاً گریز کر گئی ہے۔ کبھی ان کا تخیل بھی دل میں نہیں آتا۔ عزیز کے آپریشن سے صورت تسکیں پیدا ہونی ضرور تھی۔ لیکن غم و اندوہ سے دل ایسا کچلا گیا ہے کہ تسکین خاطر عنقا ہے۔ گو اب بعض اوقات بار اندوہ ہلکا نظر آتا ہے مگر تاہنوز دل پر اس کا دباؤ کافی ہے۔ امید ہے عزیز کے شفایاب ہو کر گھر واپس آنے پر یہ مکمل رفع ہو گا جو خدا کرے جلد ظہور پذیر ہو اور مجھے عذاب الیم سے نجات ملے۔ میں زیادہ کیا گذارش کروں۔ عزیز کی تکالیف کا ذکر بھی مجھے زیادہ تکلیف دہ ہے پرواز میں آرام ہے اور یہاں کی واپسی اور سکون میں حالت اندوہناک سے تکالیف ہیں۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۸/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتکم

سلام مسنون! دو تین دن ہوئے ہیں تو میں ایک نیاز نامہ آپ کی خدمت میں مشعر اپنے اضطراب اور پریشانی کے ارسال کر چکا ہوں مگر الحمد للہ کہ لاہور سے نتیجہ آگیا ہے جو بالکل حسب دلخواہ ہے۔ جس سے ثابت ہو گیا ہے کہ مرض سارکوما تو درکنار مرض ٹیوبرکلوسس کا بھی عزیزہ کی فرستادہ ہڈی میں شائبہ نہیں پایا گیا۔ صرف عزیزہ کو ہڈی کی مرض اور قابل علاج ہے۔

مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ عزیزہ کا بائیں طرف کا زخم جو چھوٹا تھا اندمال پذیر ہو گیا ہے اور بڑا زخم زیر علاج اور اندمال ہو رہا ہے۔ اُمید ہے تین ہفتہ تک یا کم و بیش ایام میں یہ بھی انشاء اللہ مندمل ہو جاوے گا۔ گو عزیزہ کو شفایاب ہو کر گھر آنے میں ابھی تک کافی وقفہ ہے تاہم امید واثق شفایابی کی پیدا ہو گئی ہے اور بیوقوف فاروقی کے شبہات برآمد کردہ رفع ہو گئے ہیں اس پر اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اب میری طبیعت میں سکون پیدا ہو رہا ہے جو امید ہے چند روز میں انشاء اللہ تعالیٰ مکمل ہو جاوے گا۔

مولوی صاحب میں کیا عرض کروں گذشتہ مہینے کس مصیبت میں کٹے واللہ میں نے ایسے دردناک مصائب عمر بھر نہیں دیکھے تھے۔ اب بھی شکر

ہے۔ اگر مرض عزیزہ انجام بخیر ہو جس کی اب امید واثق پیدا ہوگئی ہے۔
سردار صاحب ابھی بمبئی میں ہی سنتے جلتے ہیں ویسے اچھے ہیں۔ مگر
ناہنوز کو افاقہ نہیں ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲۰ $\frac{۳}{۴۸}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے میں اچھا
ہوں لیکن واللہ تا ہنوز حالت عین وہی ہے۔ جیسے ایک بیمار تپ بیماری سے
تو آرام حاصل کر لیا ہو۔ مگر اس کے عوارضات اور کمزوری شفایاب کے شامل
حال ہوں۔ عزیزہ ابھی جالندھر اسپتال میں زیر علاج ہے اور زخم اندمال ہو
رہا ہے انشاء اللہ تعالےٰ امید ہے کہ ایک دو ہفتہ تک بخیریت گھر آجاویگا
عزیز کے تفکرات میں اب اللہ نے کمی پیدا کر دی تو اب بیداری اور
بلا مراقبہ حالت میں بھی وہی بے خودی جو غیبیت کے لوازمات سے ہے۔

اپنے پر مسلط ہو رہی ہے۔ میں کیا عرض کروں کہ میں کون ہوں۔ واللہ عین وہی ہوں جو یہاں آنے سے پہلے تھا۔ نہ صرف میں ہی ایسا ہوں بلکہ سب کچھ مجھے اصلی اور پہلی حالت میں نظر آ رہا ہے اور سوجھتا ہے۔ اس سے مزید کیا عرض کروں۔ امید پڑتی ہے کہ اگر یہی رفتار اپنی حالت کی رہی تو میں سب سے علیحدگی اور تنہائی اختیار کر لوں بلکہ آنکہ یہ حالت اسی امر کا تقاضا کر رہی ہے۔ اب مزید معروضات کو بھی دل نہیں چاہتا کہ عرض کروں۔ لہٰذا نیاز نامہ ختم اور سلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۵/۳/۳۸ -

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز نے شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ عزیز صاحب ابھی تک جالندھر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ خدا کرے کہ زخم اندمال پذیر ہو اور وہ خیریت سے گھر آوے اور ہماری جان جہنم تفکرات سے نجات حاصل کرے۔ گو وہ روز مرّہ رو بہ صحت کہا جاتا ہے لیکن مکمل صحت کا دن ابھی چند روز تک کہا جاتا ہے۔ آپ دعا کریں کہ یہ دن جلد تر آ جاوے۔

آپ نے مجھ سے بہ تقریب شادی دختر سردار سنگھ جالندھر جانے کی نسبت دریافت فرمایا ہے۔ اس کی نسبت میں کیا عرض کروں۔ آج سردار ہری سنگھ بمبئی کی واپسی سے میرے پاس آیا تھا۔ اور اُس نے سردار صاحب کا حال بتلایا کہ وہاں ڈاکٹروں نے یہی بتلایا ہے کہ اُن کو اب مرض نہیں ہے صرف وہم ہے جو وقت گذرنے سے خود بخود رفع ہو جاوے گا۔ لیکن اُن کا وہم اُس کی بھی تردید کر دیتا ہے نیز بتلایا کہ وہ ۳۱ ماہ حال کو ضرور جالندھر آ جاویں گے۔ اور مجھ سے کہا کہ اُن کے آنے پر آپ ضرور جالندھر آ جاویں تا کہ کسی طرح سے اُن کا وہم رفع ہو۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ میں اُس میں کیا کر سکتا ہوں۔ مگر میرے لئے بڑی مشکل ہے نہ جاؤں تو اخلاق اور آداب محبت سے بعید اور جاؤں گا تو اُن کے وہم کو کیسے رفع کروں گا۔ پھر ہری سنگھ نے یہ بھی کہا کہ اب یوم شادی قریب ہے آپ تب تک وہیں رہیں تو اچھا ہے۔ اندریں حالات شاید مجھے کب جالندھر جانا پڑے اور کب تک وہاں رہنا پڑے۔ مگر میں مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ اگر ۱۲ اپریل کو جالندھر تشریف لے آویں تو مناسب تر ہے۔ اگر حسب عرض مذکور مجھے جالندھر نہ بھی رہنا پڑا تو میں بتاریخ مذکور ضرور وہاں پہنچ جاؤں گا۔

اب رہا یہ امر کہ آیا آپ ہمراہ کس کس کو لاویں۔ میرے خیال میں تو بلے بلے صاحب کو ضرور ہمراہ لے آویں ورنہ گلہ اور اعتراض کرینگے اگر اور کسی کو ہمراہ لانا ہو، تو عزیزہ نسیم۔ اس پر مزید فضول ہے۔ آئندہ آپ دانا اور مالک ہیں۔

آپ جیسا مناسب خیال فرماویں اُس پر عمل پیرا ہوں۔ مجھے پانچ چھ روز سے
نزلہ نے بہت تنگ کر رکھا ہے اور کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ جس سے ارادہ
ہے کہ میں کل کو مسہل کر لوں۔ اس کے بجز نجات نظر نہیں آتی۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور خنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲/۳۸/٦

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرف صدور لایا۔ میں ۲ ماہ حال کو جالندھر
گیا تھا تا کہ سردار صاحب جو بمبئی سے آئے ہیں اور عزیز صاحب کو جو لاہور سے
واپس آیا ہے دیکھ آؤں۔ چنانچہ میں نے جا کر دیکھا کہ گو سردار صاحب بظاہر
دیکھنے والے کو اچھے معلوم ہوتے ہیں مگر اپنے تخیلات سے ابھی ایک قدم پیچھے
نہیں ہٹے اُن کی ہر وقت وہی باتیں ہیں اور وہی شکایات۔ عزیز کو لاہور سے
ڈاکٹر گنیش داس نے امید افزا حالت میں بعد معائنہ واپس کر دیا ہے کہ ۱۵-۱٦
روز مزید پٹی کرا کر واپس لاہور آویں۔ ممکن ہے کہ مزید اپریشن کی ضرورت نہ پڑے۔

لہذا اب عزیز فیکٹری والی کوٹھی میں معہ عبدالعزیز خاں مقیم ہے۔کیا ڈنڈر ہسپتال کا دو دفعہ بڑی کوٹھی میں کر جاتا ہے۔نتیجہ اللہ کو معلوم۔

مجھے سردار صاحبان شادی تک جالندھر رہنے کے لئے کہتے تھے مگر اس قدر ایام ہرگز مناسب نہ تھا کہ وہاں رہوں لہٰذا میں کل واپس آگیا۔مگر اُن سے وعدہ کر آیا ہوں کہ میں انشاء اللہ تعالےٰ ۱۱ ماہ حال کو جالندھر پہنچ جاؤں گا۔وعدہ مذکور اُسی روز صبح کو وہاں پہنچنے کا ہے۔بشرطِ صحت انشاء اللہ تعالےٰ اسی پر کاربند ہونے کا ارادہ ہے کیسا اچھا ہو کہ آپ بھی اُسی روز صبح کی گاڑی سے جالندھر تشریف لے آویں۔سُوراج سنگھ نے پسوں جالندھر مجھ سے بتلایا تھا کہ اُنعزیزہ نے اُن کو تحریر کیا ہے کہ اہلیہ کھانسی سے سخت بیمار ہیں شاید وہ شادی پر نہ آسکیں۔آئندہ آپ مالک ہیں۔جواب تحریر فرماویں۔کہ آپ کس روز کس حالت میں یعنی معہ یا اکیلے تشریف فرما جالندھر ہونگے۔۱۱ کو آجاویں تو مجھے بہت خوشی ہو گی مناسب بھی یہی ہے کیونکہ ۱۲ کو برات آوے گی۔اور ۱۳ کو رخصت۔نیز عرض ہے کہ میرا جالندھر جانا اپنے علاج کی خاطر بھی تھا۔کیونکہ بہت دنوں سے مجھے نزلہ نے دبا دکھا ہے اور کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔سخت تنگ ہو رہا ہوں۔وہاں حکیم نیین سے مشورہ اور نسخہ لے کر آگیا ہوں۔اور یہاں استعمال شروع ہے۔جواب سے بواپسی ڈاک مطلع فرماویں مشکور ہونگا۔اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈ یالہ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۲۵ ۷/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ کل جالندھر سے بچتہ خبر پہنچی ہے کہ عزیز صاحب و عبدالعزیز خاں وغیرہ عزیز کے معالجہ کے لیے آج صبح کی گاڑی سے لاہور پہنچ جاویں گے لیکن چونکہ ڈاکٹر گنیش داس صاحب ۲۸ ماہ حال کو ولایت جا رہے ہیں۔ لہٰذا حسب تجویز ڈاکٹر یار محمد خاں صاحب اُن کی بجائے ڈاکٹر روشن لال صاحب جو کالج میں پروفیسر اور اُن کے جونیر ہیں معالج تجویز ہوئے ہیں چنانچہ چند روز ہوئے اُن سے عزیز کی نسبت مشورہ کیا گیا اور اُن کو ناڈہ ایکسرے زخم عزیز کا دکھایا گیا تھا جس پر تجویز ہوا تھا کہ عزیز کو لاہور لایا جاوے اور اُن کے نج کے ہسپتال میں داخل کیا جائے اور وہ یعنی ڈاکٹر روشن لال مزید آپریشن کر کے بغایا مرض خوردہ ہڈی نکال دینگے اور پھر امید آرام کامل کی ہے۔ ان کا ہسپتال نج مذکور نسا طاٹا کیز کے قریب ہے۔ عزیز پہلے ہی لاہور جا کر بہت اداس ہو رہا ہے اب مزید روز اُس کو لاہور رہنا پڑے گا اور آپریشن بھی ہوگا لہٰذا مزید اداس ہونے کا احتمال ہے۔ لہٰذا میں نے عزیز نصر اللہ صاحب کو آج خط ارسال کیا ہے تاکہ وہ عزیز مریض کی رفع اداسی اور دل لگی میں کوشش فرما کر مشکور فرماویں بشرط مناسب اگر آپ بھی تاکید عزیز کو تحریر فرماویں۔ تو بعید از عنایت نہ ہوگا۔ اِس میں مزید کیا عرض کروں

پس نیاز نامہ ختم کرتا ہوں والسلام۔
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۵/۳۸ ۳

عزیز القدر محترم جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ والانامہ سے علالت درد آنعزیز کا حال پڑھ کر جو قلق اور افکار پیدا ہوئے اُن کے علاوہ ایک خاص فکر مجھے پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آئے دن آپ کی طبیعت کسی نہ کسی شکایت جسمانی میں مبتلا ہونی شروع ہو گئی ہے جو فی الواقعہ فکر افزا امر ہے۔
از موجب افکار جو والانامہ اور آپ کی علالت سے میرے دل میں پیدا ہو کر متلاطم ہیں میں یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ گو ہر ایک مرض اللہ کی طرف سے ہے تاہم اُسی کی جناب سے اُس کا سبب جو مرض پیدا کرے ضرور ہوتا ہے آپ کو میں ایک مدت سے دیکھ رہا ہوں کہ آپ کسی نہ کسی شکایت جسمانی میں ضرور مبتلا ہوتے ہیں جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اشیا خوردنی میں احتیاط نہیں فرماتے اور ایام حال کو ایام گذشتہ ابتدائی جوانی کے برابر خیال فرماتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ ضروری اور بہت ضروری ہے

کہ انسان عمر کی جس منزل پر پہنچے اُس کے مطابق پرہیز اور احتیاط غذا سے کام کرے
ورنہ وہ آئے دن مصائب علالتوں کا ضرور آماجگاہ رہے گا۔ ضروری ہے کہ آپ
اب سرد اور غلیظ اور قابض اشیاء سے پرہیز فرمادیں اگر آپ اس پر احتیاط سے
کاربند ہوں گے۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ ہیچ قسم شکایات سے ضرور محفوظ رہیں گے
براہِ مہربانی بہ ضرور تحریر فرمادیں کہ کیا کھایا جس سے یہ درد امعا پیدا ہوئی۔
اور اس قدر تکالیف کا موجب ہوئی۔ نیز بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں کہ اب کیا حال ہے
اور طبع مبارک کیسی ہے۔ مجھے بہت فکر پیدا ہو گیا ہے۔ لہذا جواب سے جلد مشکور
فرمادیں۔ عزیزہ صاحب کے حالات سے آپ واقف تر ہیں مگر عزیزہ کے بخار کی نسبت
کسی نے آپ کو غلط اطلاع دی ہے۔ عزیزہ کو روزانہ بخار ہو جاتا ہے پہلے زیادہ
درجہ کا۔ اب کم درجہ کا۔ مگر بخار سے تاہنوز کسی دن فارغ نہیں ہے اور امورات
صحت اُس کی تکالیف کی بجائے خود ہے۔ اِس وقت اُس کی اُداسی تکلیف دہ اور مضر
ہے۔ جالندھر آنا چاہتا ہے۔ مگر وہاں وہ علاج نہیں ہے جو لاہور میں ہے ڈاکٹر
کا پیغام مجھے پہنچا ہے کہ تا اندمال مکمل لاہور و لئے معالج ڈاکٹر کے پاس عزیزہ کا رہنا
ضروری ہے۔ حیران ہوں کہ کیا کیا جاوے۔ کوشش تو یہی ہے کہ عزیزہ عرصہ مذکور
لاہور رہے۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔ آپ اپنی خیریت اور مفصل حالات سے جلد
مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ خدا کرے کہ آپ آرام اور خیریت سے ہوں والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈبالہ ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۶ ۸/۵ ۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون ! والانامہ آلعزیز شرف صدور لایا ۔ شکریہ ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ عزیز چل دیا اور مجھے شہود و فراق میں مبتلا کر گیا ۔ یہ حالت میرے لئے ایک دشوار مقام فی الحال معلوم ہوتا ہے ۔ اندریں حالت میں نے اپنی اصل حالت کی جانب گریز بشدت و بزور کرنا شروع کر دیا جس سے اپنی تکلیف دہ حالت میں معتدبہ خفت اور عزیز سے روزانہ ملاقات اور اس کے درجات آرام و عیش روزانہ رو بہ ترقی پذیر ہیں ۔ اس سے گونہ اداسی اور پریشانی عالم شہود معتدبہ کمی پذیر ہے اور امید ہے یہ رفتہ رفتہ مفقود ہو جاوے گی خصوصاً اس وقت جب کہ میں عزیز کے پاس جا مقیم ہونگا ۔ اسی وجہ سے میں نے عزیز کو بعد کمال کوشش اور بحث کے اپنے مقام میں مقیم کرا لیا ہے ۔ اب وہ انشاءاللہ تعالیٰ ہمیشہ وہاں میرے ہمراہ رہے گا اسی وجہ سے میں مطمئن ہو گیا ہوں ۔ میں نے حاکم قضا و قدر سے پختہ وعدہ لے لیا ہے کہ بحالت میرے یہاں سے ترقی اور تبدیل مقام ترقی کے عزیز ہمیشہ میرے ہمراہ مقیم رہے گا ۔ اور برابر تمتع کامل حاصل کرے گا ۔

اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اکثر بلکہ سب پیش رفتگان کو یہ رحمت اور عنایت

کم حاصل ہوئی ہے۔ ذالک فضل اللہ یُعطیہ من یشاء بغیر حساب
اب میں نے اطمینان مذکور اور عنایت الٰہی مسطور حاصل ہونے پر اپنے کام پرواز
روحانیت میں بجد وجہد کامل کام شروع کر دیا ہے اور عنوانات سے پتہ لگ
گیا ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ کچھ وقت تک بے شمار ترقی حاصل ہو جانے والی ہے
اور عزیز ہمراہ ہوگا۔ چونکہ آپ اپنے کام میں اب بسعی مشغول ہو گئے ہیں امید
ہے آپ جد وجہد سے ناواقف نہیں ہونگے۔

اب میں مطمئن ہوں مگر کہیں جانے کے قابل نا ہنوز نہیں ہوں۔ واللہ
بحالات مذکور میں نے کامل کوشش اور شدید سعی سے اپنا کام شروع کر دیا
ہے۔ کیونکہ عنایات الٰہی مذکور سے عشق بے پایاں موجزن ہے۔ خیریت سے
ہوں۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسّلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ $\frac{6}{48}$ ۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! یہ وقت اور زمانہ جس میں سے میں ان دنوں میں چل رہا

ہوں۔ یہ لحاظ فقر ایک عجیب الکیفیت ہے۔ یہاں اپنے پر حزن و ملال حالت میں ہوتا ہوں کہ کسی نہج میں پیغام عزیز مرحوم جو اپنے خوشحالی بلکہ عیش، نشاط کے تقاضہ سے ارسال کرتا ہے آصادر ہوتا ہے کہ محبت جوش میں ہے لہٰذا خواہ قلیل وقت کے لئے ہوسکے آپ ہم میں اور ہماری صحبت میں شامل ہو جاؤ۔ پیغام عزیز فرمان سمجھ کر میں جا پہنچتا ہوں۔ اب وہاں کی کیفیت کیا بیان کروں وہ میری تحریر سے بیرون ہے۔ البتہ یہ الفاظ ہمارے حالات کی کیفیت کے بیان کے لئے کافی ہونگے کہ وہ یہاں کے تعلقات سے مبرا ہونے اور خاص عنایات و تفضلات میں مقیم ہونے سے اعلےٰ علین میں ہے اور میں قید دنیادی کی وجہ سے تاہنوز جہنم ہیں۔ کوئی تقاضہ گر ہے کہ آپ جلد گھر آجاؤ۔ مگر وقت معین سے پہلے یہ کیسے ہوسکے۔ آخر عنقریب ایسا ہونے والا ہے کہ ایسا ہو کر رہیگا کیونکہ عزیزہ کی حالت دیکھ کر میرا دل بھی للچاتا ہے۔ مزید برآں عزیزہ کی محبت کا تقاضا بھی یہی ہے۔

میں صرف آپ کی ذات مبارک کو جو کچھ بھی ہوسکی تعلیم فقر دے سکا ہوں لہٰذا فقیر کی ایسی حالت میں آپ کو لازمی ہے کہ آپ مجھ سے جدا نہ ہوں۔ مگر کیا آپ اس کو پسند نہ فرمادیں گے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۱/۳۸ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبہم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ والا نامہ سے آپ کے افکار و تکلیف کے حالات از علالت درد امعاء و قرضہ بنک و عدم فروخت مکان کے حالات پڑھ کر اپنے مجروح دل کے زخم اور مزید کشادہ ہوئے جن سے نالاں ہوں مگر صابر۔ دیکھئے کہ اللہ صاحب ان کا کیا سامان و انتظام فرماتے ہیں۔ دست بدعا ہونے سے پہلے اپنا قلق و اضطراب کافی ہو سکتا ہے جو شدت سے دامنگیر حال ہے۔ میں ان پر مزید کیا عرض کروں۔ کیونکہ افکار مذکور سے دل نیم مردہ ہو رہا ہے۔ مزید حالت سے مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ میری حالت، بیرونی تا ہنوز مکمل تسلی بخش پیدا نہیں ہوئی وقت اور عمر کی منزل بادل ناخواستہ طے کر رہا ہوں۔ دل میں تو بہت کچھ ہے، کہ آپ سے گذارش کروں مگر تحریر کی ہمت کہاں سے لاؤں۔

ہفتہ عشرہ تک طبیعت کو محض بہلانے کے لئے جالندھر جانے کا ارادہ ہے اور وہاں سے اِس کا تقاضا بھی اکثر روزانہ ہو رہا ہے۔ وہاں سے آپ کو ضرور اطلاع عرض کروں گا بشرط فرصت آپ تشریف لاویں۔ میری صحت شکایت سے خالی نہیں ہے والسلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۸/۶/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں آپ کی شکایت علالت اور تفکرات سے پریشان تو ضرور ہوں۔ مگر آج کل کی اپنی حالت اور نظر جو زیر عمل ہے اطمینان دلا رہی ہے کہ یہ مقامات حزن و ملال بالکل ناپائدار اور گذرنے والے ہیں اور کچھ وقت کے بعد وہ مقام آنے والا ہے جہاں ان تکالیف کی یاد پر ہنسی اور نصیحت پیدا کرے گا کہ یہ سب فضول تھی میں اسی حالت میں جا کر اور کیفیت مذکور مشاہدہ اور ملاحظہ کرتے ہوئے دنیاوی تفکرات سے جان بر ہو رہا ہوں۔ گو یہ حالات فکر افزا اس وقت بہت شاق اور ناقابل برداشت معلوم ہوتے ہیں۔ مگر بالکل ناپائدار اور متغیر الحال ہیں۔ البتہ وہ عالم جس کے لئے آپ کوشاں ہیں اور اکثر اس میں آپ سیر کرآتے ہیں۔ ہرگز متغیر الحال اور خواہشات نفسانی سے پاک ہے۔ بلکہ اس نفس سے کلی مبرا ہے جس نے دنیاوی زندگی کو جہنم بنا رکھا ہے۔ مجھے عزیز مرحوم کی محبت اور اس کا تقاضا اب چندروز سے اس عالم میں زیادہ وقت قیام کا موجب ہو رہا ہے اور اکثر اوقات عزیز کے پاس رہتا ہوں۔ مگر میں اس راحت اور آرام کا کیا بیان عرض کروں بے حد و شمار ہیں۔ اور غم و فکر اس عالم میں کلی نابود ہیں گو اس سے پہلے بھی اس عالم کی

راحت کا حال معلوم تھا مگر عزیز کی وجہ سے مزید قیام کرنے سے اب جو مدارج
راحت معلوم اور محسوس ہو رہے ہیں۔ اُن پر ہر وقت عش عش کر رہا ہوں۔
لہٰذا میں آپ کو یقین اور مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ بالضرور وہیں جانے
والے ہیں! اور آپ یہاں سے چلتے وقت یہ چادر زنبوردار بدن کی اپنے اوپر سے
اُتار کر جب پھینک جاویں گے۔ تو واللہ آپ کا قیام دائمی اسی مقام میں ہو گا۔
اندریں حالت چند روزہ عارضی تکلیف سے چنداں واویلا کرنا فضول اور بے ہودہ
ہے۔ آپ اپنی روحانی ترقی میں سعی فرماویں۔ دنیاوی افکار ذاتِ الٰہی خود درست
کر دیوینگے۔ مگر حالات سے مطلع فرماتے رہا کریں۔ تاکید ہے پرسوں بروز جمعہ ذاتِ
الٰہی نے اپنے فضل و کرم سے عزیز محمد حسین کے گھر میں بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اللہ
کا شکر ہے میں عنقریب چند روز تک جالندھر جانے والا ہوں۔ میں آپ کو
اپنی یہاں سے روانگی اور وہاں کے قیام سے مطلع کرونگا۔ آپ کی اور بے بے
صاحبہ کی علالت کا مجھے بہت فکر ہے اللہ آرام بخشنے والسلام۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۲۷/۶/۴۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! اُمید ہے اُس روز آپ بخیریت گھر پہنچ گئے ہونگے۔ اور معہ عزیزاں آپ بخیریت سب ہونگے۔ میں بھی بخیریت ہوں پہلے کی نسبت سکون ہے۔ غالباً یہ غلبہ روحانیت کی سبب سے ہے جو آج کل مدت کے بعد زور میں آگیا ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ طبیعت میں آوارگی ضرور ہے۔ دل چاہتا ہے کہ کہیں تنہا بیٹھ کر اپنے یار کی آغوش میں ایسا پوشیدہ ہو جاؤں کہ نہ مجھے اپنی خبر رہے اور نہ کسی کو میری۔ واللہ یہ تمنّا مدت سے ہے۔ مگر کبھی پوری نہ ہو سکے۔ واللہ ہر وقت اپنی یہ حالت ہے کہ میں فی الواقعہ اپنے آپ کو آغوش یار میں دیکھ رہا ہوں۔ اور اس سے کبھی خروج نہیں پاتا۔

عزیز من! اگر یہ حالت فقیر کی مستقیم ہو جاوے تو لحد اور برزخ، بہشت اور دوزخ سب معدوم ہیں مگر قطرہ سمندر میں ادغام ہوتا ہے۔ واللہ اس وقت بھی یہی حالت قائم ہے۔ آپ بھی سعی فرماویں کہ اس سمندر میں ادغام ہو جاویں زیادہ کیا گذارش کروں۔ کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۸ رستمبر ۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
نیز عرض ہے کہ میری طبیعت اب دنیا سے کلی اوداس اور اوجاٹ ہے
غور سے دیکھتا ہوں کہ دنیا کے کسی مقام پر یہ اب تسکین حاصل کرنے کے قابل
نہیں رہی بالبتہ اب یہ دوسرے عالم کے گریز کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے
اور اوسی میں اپنی خوشحالی دیکھتی ہے مگر نہیں معلوم وہ کب آویگا۔ اگر دیسے
میرا کچھ مرنکال کر آیا تو کیا آیا۔ جلد آجاوے تو میں بہت خوش ہوں۔ آپ نے مجھے
گوجرانوالہ حاضر ہونے کے لئے زبانی بھی فرمایا تھا! ور اب تحریر بھی فرمایا ہے
مگر میں غور سے دیکھتا ہوں کہ یہ بھی درست نہیں ہے۔ از آنکہ اول تو موسم بہت
خراب ہے اور ان دنوں میں وہاں اپنی صحت کے بگڑنے کا بڑا احتمال
ہے۔ دوسرا جو سب سے زیادہ امر مانع ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی مالی حالت بہت
کمزور ہے۔ آپ پہلے ہی تکلیف میں ہیں۔ تو میرے حاضر ہونے سے یہ آپ
کی تکلیف اور مزید ترقی پر ہوگی۔ تو ایسی حالت میں میرا دل ہرگز نہیں مانتا
کہ میں آپ کی مزید تکالیف کا باعث بنوں۔ لہٰذا ارادہ ہے کہ پھر کبھی زمانہ
موافق آنے پر میں حاضر ہو سکوں گا۔ ورنہ مزید تکلیف دینی گناہ کبیرہ ہے۔

آپ اس پر مہر تسلیم ثبت فرماویں تو مناسب تر ہے۔

میری حالت بالفرور خراب سے خراب تر ہے۔ کبھی خوشی کا تو اب مدت سے خیال بھی نہیں آتا کہ اس کا وجود بھی دنیا میں ہے۔ طبیعت ایسی کچلی گئی ہے کہ اس میں خوش ہونے کی قابلیت ہی نہیں رہی۔ میں زیادہ کیا گذارش کروں۔ جسم چھوڑنے پر راحت معلوم ہوتی ہے ورنہ بیداری عذاب الیم ہے والسلام گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۲ سـ ۳۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں کل کے نیاز نامہ میں عرض کر چکا ہوں کہ موجودہ حالات میں میں گوجرانوالہ حاضر ہونے سے آپ کو ناجائز تکلیف دینی ہرگز پسند نہیں کرتا۔ گو واللہ میرا دل آپ کے فیض صحبت کے لئے تڑپ رہا ہے۔ مگر آپ کے موجودہ حالات اس کے مانع نظر آتے ہیں۔ میں اسی پر کاربند ہونے کو درست خیال کرتا ہوں۔ کیا آپ فرصت ملنے پر تشریف لا کر مسرور نہ فرماوینگے۔

ہیڈک کیور تمانہ پر ہے اگر ارسال فرما دیویں۔ تو مہربانی ہوگی۔ والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۸ ۷/۴۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز تشرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
سردار ہری سنگھ صاحب نے اپنی شادی پہ مجھے بھی مدعو کیا ہے جو ۱۶ ماہ حال
کو ہونی قرار پائی ہے۔ مگر حکم ہے کہ میں ایک روز پہلے یعنی ۱۵ کی صبح کو
اُن کے پاس جالندھر پہنچ جاؤں۔ لہٰذا اُن کی تحریر اور تاکید کے بموجب ارادہ
ہے کہ بشرط خیریت میں وہاں ۱۵ کی صبح کو جالندھر پہنچ جاؤں۔ آئندہ جو
اللہ کو منظور۔ امید ہے آپ بھی اسی روز یعنی ۱۵ کی صبح کی گاڑی سے جالندھر
تشریف فرما ہونگے۔ میں وہاں منتظر ہونگا۔ میں عجیب و غریب عالم سے گذر
رہا ہوں۔ نہیں معلوم یہ مصائب کا راستہ سب فقرا کو گذرنا پڑا ہے یا مجھ پہ
یہ الطاف خاص ہیں۔ چھوٹا نوزائدہ بچہ کئی روز سے مرضِ اسہال و بخار بیمار
چلا آتا ہے اور کمزور ہو گیا ہے خدا جانے انجام کیا ہو۔ ویسے اپنی روحانی

حالت نہایت تیز ہے مگر ہیچ قسم کے اذکار اُس کو درہم برہم کر رہے ہیں جس سے مجھے سخت تکلیف اور ناگفتہ بہ حالت ہے۔ واللہ ایسی پر درد تکالیف میں نے ایسی طویل عمر بھر میں ہرگز نہیں دیکھیں اور نہ برداشت کیں۔ اللہ کو منظور یہ کیا راز ہے۔ دریافت بھی کیا گیا ہے۔ مگر اب تک اس کا جواب خاموشی ہے۔ کیا فقرا سے یہ برتاؤ مناسب اور ضروری ہے۔ بہ لحاظ مذکور طبیعت بدمزہ اور متفکر ہے۔ یہ خراب اور متفکر حالت سرما گذشتہ کے آغاز سے شروع ہے۔ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ شاید یہ میرے خاتمہ سے تعلق رکھتی ہو اور اُس کی تمہید ہو۔

اُمید ہے آپ مع عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۱۲ ہجری شمسی

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز اور بیمہ پارسل ہیڈ ٹک کیور فرستادہ آنعزیز شرف صدور لائے۔ بہت بہت شکریہ ہے۔ والا نامہ سے آپ کے

درد ڈاڑھ کا حال پڑھ کر مجھے سخت رنج واندوہ پیدا ہوا اور اب تک ہے۔
دعا ہے کہ اللہ نے اِس سے جلد آرام عطا فرما دیا ہو۔ آمین۔

چونکہ آپ غالباً سردار ہری سنگھ صاحب کی شادی پر ۱۵ ماہ حال
کو جالندھر تشریف لانے والے ہیں لہٰذا دیگر معروضات اُس وقت پر عرض
کرنے چھوڑتا ہوں۔

بچہ اب گو نہ اچھا ہے۔ کل کو خدا جانے۔
ہر گز طبیعت بشاش نہیں ہے۔ لہٰذا اسلام۔
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۱۵ ۸ ۴۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادالله مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں
اور گھر میں سب خیریت ہے۔ لیکن میں کیا عرض کروں۔ چند روز سے ایک
عجیب تکلیف میں گرفتار ہوں اور وہ یہ ہے کہ چار پانچ روز ہوئے ہیں۔
کہ منہ میں سے سامنے کے مصنوعی دانت جن کا بدل میں نے گوجرانوالہ سے

بھی بنوایا تھا اور وہ فٹ نہ ہونے سے بیکار پڑا ہے کہنہ اور فرسودہ ہونے سے ٹوٹ کر نکل گئے۔ ان سے علاوہ رفع بدصورتی کے کھاتے میں بھی کافی مدد ملتی تھی۔ مگر اب ان کے اخراج سے اور تکالیف کے علاوہ کھاتے وقت دانتوں کے ناہموار ہونے سے لبوں پر روزانہ زخم پیدا ہو رہے ہیں جن سے گوناگوں تکلیف ہے اچھے دانت تو دہلی میں لگتے ہیں۔ جیسا کہ بڑے صاحب بیان کرتے تھے اور انہوں نے وہاں لگوائے تھے اور کارآمد معلوم ہوتے ہیں لیکن بابو صاحب موصوف شملہ میں ہیں اور اکتوبر کے نصف کے قریب دہلی جاسکیں گے۔ حیران ہوں کہ کیا کروں کیونکہ تکلیف بہت ہے۔ کھانا کھایا نہیں جاتا۔ اور اگر کھاتا ہوں تو کھانا چبائے نہ جانے سے ہضم نہیں ہوتا۔ واللہ اس پر ہنسی بھی آتی ہے اور رونا بھی آتا ہے۔ رہ رہ کر یہ خیال اکثر پیدا ہوتا رہتا ہے کہ ایسی تکلیف دہ زندگی سے کیا فائدہ ہے اور مجھے یہاں کیوں رکھا گیا ہے۔ بس وہی بات ہے کہ حکم حاکم مرگ مفاجات۔ ارادہ ہے کہ جیسے بن پڑے دہلی جا کر دانت لگوا لوں۔ مگر ابھی کوئی ایسی صورت پیدا نہیں ہوئی مگر کوشش میں ہوں۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

میں نے ڈاکٹر روشا صاحب کے صلاح معاملہ کے لئے واقعہ سابقہ عرض کردہ کے بعد پیر کوٹ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روزانہ حاضر ہونا مقرر کیا چنانچہ چند روز کے بعد ڈاکٹر کے گناہ پر مزید پیری فرماتے

سے اب دست کشی فرمالی مگر فرمایا کہ جس قدر معاملہ نکل چکا ہے۔ اِس کا ازالہ کسی اور سعی اندرونی اور بیرونی سے کر لو۔ اب ہم مزید دست اندازی ہرگز نہیں فرمائینگے۔ حالات مذکورسے سرداران کو مطلع کرتے ہوئے ......

.... میں نے ان کو تحریر کیا کہ اگر ہو سکے تو باقی معاملہ بیکانیر میں اُن کے مربعوں کے قریب ایک گاؤں میں سائیں رہتے، اور طریق قادریہ کے ہیں اور پہلے ان سے ملتے اور ان سے ان کا دوستانہ بھی ہے۔ اور ان سے وہ پہلے بارہا کہہ چکے ہیں کہ ہمیشہ میری دعا اللہ مستجاب فرماتے ہیں۔ اور رد کبھی نہیں کرتے اور بارہا پہلے ان کے پاس جالندھر آتے بھی ہیں لہٰذا میں نے ان سے بہ تاکید کہا ہے کہ باقی معاملہ آپ ان سے درست کرا لیویں۔ چنانچہ انھوں نے ان کو طلب بھی کیا ہے اور وہ امروز فردا ان کے پاس آنے والے ہیں۔ سنتا ہوں کہ وہ بڑے نیک اور عابد ہیں۔ خدا کرے یہ کام اُن کے ہاتھ سے سرانجام ہو جاوے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲

عزیز القدر من! جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ نے میرے ہمراہ دانت لگوانے اور دہلی تشریف لے جانے کا ارادہ تحریر فرمایا ہے جس کی نسبت عرض ہے کہ اگر آپ کے دانت قبل ازیں نکل چکے ہیں اور آپ خارج شدہ دانتوں کی بجائے دانت لگوانا چاہتے ہیں۔ تو بسم اللہ آپ تشریف لاویں مگر بصورتِ دیگر اگر دہلی میں سابقہ دانت نکلوا کر جدید لگوانے کا ارادہ ہو تو ہرگز ارادہ دہلی جانے کا نہ فرماویں۔ کیونکہ میں تجربہ سے عرض کرتا ہوں کہ دانت نکلوانے سے بہت تکلیف سے سابقہ پڑتا ہے اور بعد ازاں مدت کے بعد جدید دانت لگوانے مناسب ہوتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر نکلوانے سے دہلی میں تکلیف پیدا ہوئی تو کیا حشر ہوگا۔ میں نے ایسے کیس بہت دیکھے ہیں۔ جو دانت نکلوانے پر مدت تک عذاب الیم میں رہے۔

میں نے دہلی جانے کے لئے بٹ صاحبان سے شملہ میں اپنے دہلی جانے کی نسبت خط و کتابت کی تھی۔ اپنے کھانے کی تکلیف سے میں اب تک دہلی چلا گیا ہوتا لیکن چند روز سے مجھے زحیر یعنی مروڑوں کی شکایت ہو رہی ہے۔ جس سے میں ارادہ سفر نامناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ مبادا راستہ میں یا دہلی جا کر یہ شکایت مزید

پیدا ہوئی تو پھر کیا حشر ہوگا۔ لہٰذا بالفعل جانے سے رکا ہوا ہوں۔ البتہ آرام اور اطمینان آنے پر بہت جلد ارادہ روانگی کروں گا۔ کیونکہ یہ تکلیف زنجیر کھانا نہ چبانے سے پیدا ہوئی ہے۔ اِس کے علاوہ جو کھاتے وقت تکلیف ہوتی ہے وہ میں جانتا ہوں یا ذاتِ الٰہی جس کی یہ عطا کردہ ہے۔

بحالاتِ مذکورہ عرض ہے کہ اگر خارج شدہ دانت کی جگہ دانت لگوانا ہو تو آپ ارادہ تشریف آوری کریں ورنہ ہرگز نہ کریں۔ اگر ضروری آنا ہو تو آپ بالضرور بروز بدھ آئندہ یہاں تشریف لے آویں۔ پھر جس روز مناسب ہوگا چل دیویں گے۔ میری روانگی میرے آرام آنے پر ہے۔ مجھے تا ہنوز زنجیر کی معمولی شکایت ہے مگر تجربہ سابقہ سے ڈرتا ہوں کہ کہیں زیادہ نہ ہو جاوے۔

آپ بدیدن نیاز نامہ ہذا اپنے ارادہ روانگی یا عدم روانگی سے براہ مہربانی فوراً مطلع فرما دیں۔ مشکور ہونگا۔ مزید تاکید ہے والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۹/۲۸ ۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں دانت لگوانے کے لئے ۲۶ ماہ گذشتہ کو جالندھر رات رہ کر دوسرے روز دہلی روانہ ہوا۔ اور چینی دندان ساز سے دانت لگوائے اور یکم ماہ حال کو دہلی سے واپسی ہوئی۔ جالندھر رات رہ کر ۲ کو میں بخیریت گھر پہنچ گیا۔ تاہنوز دانت خوب کام دے رہے ہیں اور اچھے ہیں۔ جالندھر آنے پر جھنگ سے ڈاکٹر دوتنا کا تار بنام شیوراج سنگھ پہنچا کہ فوراً بلا توقف آپ جھنگ پہنچ جاؤ۔ جو قرائن اور حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار نے ڈاکٹر کو معطل کر کے تحقیقات مقدمہ شروع کر دی ہے جو بہت فکر افزا ہے مگر خدائی کاموں میں یارائے دم زدن نہیں ہے۔ اُسی رات دس بجے شوراج سنگھ بہ سواری کار روانہ جھنگ ہو گئے۔ اور میں صبح کو یہاں گھر آ گیا۔ بعد کے حالات سے ابھی تک لاعلمی ہے۔ خدا خیر کرے۔

جہاں اے برادر نماند بہ کس

باتیں تو بہت ہیں جو آپ سے قابلِ ذکر ہیں۔ مگر چونکہ آپ اپنے سابقہ وعدہ کے مطابق جلد تشریف یہاں لانے والے ہیں۔ لہٰذا بالمشافہ عرض کروں گا۔ البتہ یہ آپ سے ضروری دریافت کرتا ہوں کہ آپ کب اور کس روز یہاں تشریف

فرما ہونگے۔ آپ ضرور جلد تشریف لادیں۔ واللہ آپ کے دیکھنے کو اب دل تڑپ رہا ہے۔ توقف نہ کریں۔ مشکور ہونگا۔

آج کل امساک بارش سے یہاں فصلیں خراب ہو رہی ہیں۔

خدا کرے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں۔

اپنی تشریف آوری کی تاریخ اور وقت سے جلد مطلع فرما کر مشکور فرمادیں۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پورہ جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۱۰/۴۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرفِ صدور لایا شکریہ ہے معروضات تو آپ سے گذارش کرنے کے قابل بہت سے ہیں مگر چونکہ میں چند روز تک آپ کے نیاز حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہوں لہٰذا اس وقت اسی قدر عرض کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ کہ ارادہ ہے پرسوں ۳۰ ماہ حال کو جالندھر پہنچ کر دوسرے روز شادی معلومہ کی تقریب میں شامل ہو جاؤں۔ اسی میں اس سے اگلا روز یعنی ۲ اکتوبر صرف کروں۔ اور بعدش ۳ اکتوبر کی صبح کو فرنٹیر میل سے روانہ لاہور

ہوجاؤں۔ چونکہ حسبِ قرارداد سابقہ دوپہر لاہور ٹھیرنا تجویز ہوچکا ہے۔ لہٰذا لاہور دوپہر آرام کرکے بعدش آپ کے ہمرکاب روانہ گوجرانوالہ ہونگا۔ آگے آپ جیسا حکم کرینگے اُس پر کاربند رہوں گا۔ باقی بوقتِ ملاقات

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۱۰ $\frac{۱}{۲۸}$

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں کل آپ سے رخصت ہوکر جب امرتسر پہنچا تو مجھے بخار معلوم ہؤا۔ اسی وجہ سے میں جالندھر دوپہر بسر کرکے بسواری موٹر جالندھر سے روانہ ہوکر چھ بجے شام کے قریب گھر پہنچ گیا۔ رات پھر خفیف بخار سے طبیعت سخت بے آرام رہی۔ اس وقت صبح ہے اور گو نہ طبیعت اچھی ہے مگر گوجرانوالہ سے یہاں سردی زیادہ ہے جس سے آثار نزلہ زیادہ محسوس ہوتے ہیں۔ رات دروازے بند کردیئے گئے اور اندر سویا۔ پھر بھی ہلکا لحاف اوڑھنے کے باوجود سردی محسوس ہوتی رہی۔ انشاءاللہ تعالےٰ آرام ہوجاوے گا۔ اصل بات یہ ہے

کہ اب طبیعت طویل سفر کے ہرگز قابل نہیں رہی اور ارادہ ہے کہ اب میں سفر سے ہرگز ہرگز پرہیز کرونگا۔ باوجود اس قدر خاطر و مدارات اور عنایات بے غایت کے جو آپنے اور جناب بے بے صاحبہ نے اس ناچیز عاجز پر وہاں مبذول فرمائیں جن کا شکریہ میری طاقت تحریر سے کہیں افزوں تر ہے میں بیمار ہو گیا ہوں اور اب تک ہوں تو اس کا نتیجہ ہے کہ اب میں ہمیشہ کے لیے طویل سفر سے پرہیز کروں۔ امید ہے انشاءاللہ تعالےٰ آئندہ اسی پر عمل پیرا ہونگا۔ سب خیریت ہے۔ والسلام

جناب بے بے صاحبہ اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۸/۳/۴۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں تاہنوز نزلہ سے بیمار ہوں اور بعض وقت بخار بھی ہو جاتا ہے۔ امید ہے اللہ آرام فرما دیویں گے مگر بتدریج۔

امید ہے عزیزہ کشور کا قد ضرور کچھ کم ہو گیا ہوگا اور ناصر کا زیادہ۔ اگر ابھی

شکایت قدموجود ہواور زیادہ کم کرانا منظور ہو تو ضروری ہے کہ مزید ضیافتوں کا سامان کیا جاوے۔ پھر حسب مرضی قدضرور ہو جاوے گا جیسی ضیافت پر تکلف ہوگی ویسی قد میں کمی ہو گی۔ عزیزہ کے خیالات تحریر فرماکر مشکور فرماویں۔

نیز آپ ہر دو صاحبان کے روحانی حالات سننے کے لیے مشتاق ہوں۔ ضرور تحریر فرماویں والسلام

جناب بے بے صاحبہ و عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۲۸ ۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ والانامہ مذکور سے جناب بے بے صاحبہ کی علالت خونی پیچش کا حال پڑھ کر سخت فکر اور رنج پیدا ہوا۔ خدا کرے اب اُن کو آرام ہو گیا ہو۔ ان میں تو پہلے سے خون بہت کم ہے خیال آتا ہے کہ اخراج خون سے اُن کا کیا حال ہوا ہو گا واللہ میں اُن کے لئے سخت اندیشہ اور فکر میں غرق ہوں۔ دست بدعا ہوں کہ اللہ رحیم و کریم اُن کو بہت جلد شفا اور آرام عطا فرماویں۔ آمین ثم آمین۔

لیکن آپ بدیدن نیاز نامہ ہذا اُن کے حالات سے مطلع فرماکر مشکور فرماویں
سخت تاکید ہے۔ میرا اُن سے بہت بہت سلام اور دعا فرمادیویں اور میری
طرف سے ان کی عیادت فرماویں۔

تنبا کو کا شکریہ ہے۔ ضروری تھا کہ میں کل کی ڈاک سے آپ کی خدمت
میں نیاز نامہ عرض کرتا لیکن تاہنوز مسلسل بیمار رہوں۔ اور بیماری نے ابھی
میرا پیچھا نہیں چھوڑا۔ آخر اس سے تنگ آکر کل میں نے مسہل کیا جو اچھا ہو
گیا ہے۔ اُمید ہے اللہ اس سے آرام عطا فرمادیویں۔ لیکن شب گذشتہ
بہت اور سخت تکلیف سے بسر ہوئی اور عوارضات کے علاوہ کھانسی اس
قدر تھی کہ ایک دم رات آرام نہیں ملا۔ مگر مبصرین یقین دلاتے ہیں کہ عنقریب
آرام ہو جاویگا۔ میں نے مسہل بھی ان کی تجویز پر کیا ہے دیدہ باید کہ چہ شود۔
امید ہے اب عزیزہ کشور کا قد بہت کم ہو چکا ہوگا اور عزیزہ ناصر کا دراز۔ تم
تاہم دریافت فرماکر اُن کے قدوں کی کمی وبیشی تحریر فرماویں کہ کس قدر ظہور میں
چکی ہے۔ ان کا اصل علاج تو لذیذ ضیافتوں کا مجھے کھلانا ہے۔ اس کی فکر کریں
میں آپ کی روحانی حالتوں کا حال معلوم کر کے بہت خوش ہوا ہوں اور دعا ہے
کہ اللھم زد فزد۔ افسوس ہے کہ بے بے صاحبہ اپنی بیماری کے سبب مفصل تحریر
نہیں کرا سکیں۔ خدا کرے اُن کو آرام آگیا ہو تو اپنی حالت خود تحریر کریں۔
از آنکہ مجھے امید ہے کہ اُن کے حالت انشاءاللہ تعالےٰ ضرور چند قدم آگے

ہو گی۔ اور سب خیریت ہے۔ جواب سے جلد مطلع فرماویں۔
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

جالندھر شہر

مورخہ ۲۵ ۱/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! آپ خیال فرماتے ہونگے کہ میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا ہوں گا۔ لیکن نہیں اور ہر گز نہیں۔ مجھے نزلہ اور شدید کھانسی اور بخار نے وہاں گھر میں جب تنگ کر دیا تو میں پانچ روز ہوئے ہیں کہ نہایت تکلیف سے علاج کے لئے یہاں جالندھر چلا آیا۔ اور یہاں آ کر حکیم یٰسین صاحب کا علاج شروع کیا۔ پہلے ایام میں تو عوارضات مذکورہ سے بہت تکلیف رہی مگر کل سے قدرے افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ امید ہے کہ امروز فردا کلی آرام ہو جائیگا آرام آنے پر بھی میں ایک دو روز یہاں قیام کرونگا۔

واللہ اپنی حالت خراب کے باوجود جناب بے بے صاحبہ کی علالت کا ہر وقت فکر ہے۔ اس سے زیادہ ہے کہ چند روز سے ان کی نسبت کچھ خبر نہیں ملی۔ آپ بدیں نیاز نامہ ہذا ان کے مزاج کے حالات سے مطلع فرماویں مگر گاؤں

کے پتہ پر۔ کیونکہ اُمید ہے میں ایک دو روز کے بعد جیسا کہ امید پڑتی ہے آرام آنے پر گھر واپس چلا جاؤں گا۔

اِس وقت زیادہ کیا عرض کروں کمزوری مانع تحریر ہے۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

جالندھر شہر
مؤرخہ ۲۸ ہ ۱ ہ

عزیز من جناب مولانا صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ شرف صدور لایا شکریہ ہے۔

اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اللہ نے جناب بیبی صاحبہ کو کلی آرام اور شفا دی۔ میری طرف سے اُن کو سلام اور مبارک باد قبول ہو۔ مجھے ابھی تک بخار سے نجات نہیں ملی اور نہ معلوم کہ کب ملے یا اِس سے جواب ملے۔ میں دوسرے تیسرے روز تیار رہتا ہوں کہ آرام مل جاویگا۔ لیکن نہ بخار چھوڑتا ہے اور نہ گھر کو جانے کی نوبت آتی ہے۔ حکیم نے پانچ روز ہوئے بخار روکنے کے لئے روزانہ دو گولی کونین دینی شروع کی جو پرسوں تین روز تک کھاتا رہا جس سے سخت قبض ہو گئی اور اُسی روز سے اجابت بند۔ رات خفیف سا مسہل کیا۔ جس سے تین بافراغت اجابت ہوئیں۔ مگر ابھی تک بخار فرو نہیں ہوا امید ہے

فرد ہو جاوے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۱۱/۸/۳۱

عزیز القدر من جناب مولانا صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! امید ہے کل آپ بفضل الٰہی بخیریت تمام اپنے دولت خانہ پر تشریف فرما ہو گئے ہونگے۔

میں کل ۲ ½ بجے دن کے بذریعہ موٹر کار سردار صاحب روانہ ہو کر چار بجے بہ تمام خیریت گھر پہنچ گیا تھا۔ بخار سے تو آرام معلوم ہوتا ہے۔ مگر نزلہ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما گئے ہیں۔ تاہنوز دامن گیر چلا جاتا ہے امید ہے اللہ آرام فرما دینگے۔

فرمائیے آپ ہر دو عزیزاں اپنی اپنی حالت جہانگیر اور عالم نما میں انشاء اللہ تعالےٰ سرشار ہونگے۔ آپ دیکھیں اور غور سے دیکھیں، کہ فی الواقعہ جو کچھ اندرونی اور بیرونی کسی سحر کے اثر سے نظر آ رہا ہے وہ سب آپ ہی ہیں۔ آپ کے بجز اور کچھ بھی نہیں ہے۔ وہاں ایک ہی فرحت افزا

حالت ہے اور بس اس سے مزید محض صفاتِ الٰہی کی سحر آفرینیوں میں گرفتار۔
حیات میں تو کیا بعد الممات بھی ان کو ان سے رہائی نہیں ہے۔ اُسی کو اُستنا
کامل صلعم نے فردوس و جہنم سے تعبیر فرمایا ہے۔ آگے چل کر یہ بات ہر ایک کو
بخوبی معلوم ہو جاوے گی کہ یہ لوگ جس فردوس کے لئے روزے رکھتے، اور
نمازیں و وظائف پڑھتے تھے وہ اصل حالت حاصل نہ ہونے سے ہرگز جہنم
سے کم نہیں ہے۔

میں اس پر مزید کیا گذارش کروں۔ آپ دانا ہیں اور سب حالت
آپ کے زیر نظر ہے۔ تاہنوز میں آپ عزیزان کے لئے اکثر اوقات دست
بدعا رہتا ہوں کہ اللّٰھم زد فزد۔ امید ہے آپ معہ عزیزان اور نیز جناب بے بے
صاحبہ آرام اور صحت سے ہونگے۔ تاہم آپ اپنی اور عزیزان کی خیریت سے مطلع فرما کر
مشکور فرماتے رہیں۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چنڈ بالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۱۲/۴۳

عزیز من جناب مولانا صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرفِ صدور لایا شکریہ ہے۔ آنعزیز نے میری صحت کی نسبت اپنے افکار تحریر فرماتے ہوئے دریافت فرمایا ہے کہ اب طبیعت کیسی اور کس نہج پر ہے۔ اوّل دریافت مذکور کا بہت بہت شکریہ اور بعدش گذارش ہے کہ اللہ کے فضل اور آپ کی دعا سے اب میں پوری اور مکمل صحت سے ہوں۔ اب بجز بقایا کمزوری کے اور کوئی شکایت نہیں ہے وہ بھی بتدریج کم ہو رہی ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ گو ابھی سرما کی آمد ہے۔ مگر میری نحافت پر مزید اثر کرتا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ گوناگوں تدابیر سے اس کو پچھاڑوں گا۔ اور آخیر میدان اپنے ہاتھ میں ہوگا۔ اب بھوک اچھی لگتی ہے۔ اور انہضام بھی اچھا ہے۔ ابھی تک یبس طبیعت پر غالب ہے مگر بوقت روزانہ بادام روغن استعمال کرتا ہوں اس سے بہت آرام ہے۔ آپ مطمئن رہیں۔ سردار شو راج سنگھ صاحب کے خط آمدہ از جھنگ سے معلوم ہوا ہے کہ بر ایام تفتیش معاملہ ڈاکٹر روشنا صاحب آپ بھی جھنگ تشریف لے جائیں گے۔ لہٰذا عرض ہے کہ واپسی پر اگر حالات معاملہ مذکور سے مفصل مطلع فرماویں تو میں مشکور ہوں گا۔

اب ہیڈکیورتو تقریباً خاتمہ پر ہے۔ البتہ زائد از دو ہفتہ کا سامان ہے یہی حالت چائے کی ہے مگر دو تین ماہ کا سامان تا ہنوز باقی ہے۔ امید ہے آپ کے مراتب روحانیت انشاءاللہ تعالےٰ روز افزوں ہونگے۔ دعا ہے اکہ اللّٰھم زد فزد۔ اگر کبھی کچھ حالات بضمن مذکور تحریر فرما دیا کریں تو میری خوشی اور فرحت کے ازدیاد کا باعث ہوگا۔

کچھ معلوم نہیں کہ عزیز نصراللہ صاحب، ارماہ حال کے امتحان میں کیسے رہے۔ مطلع فرماویں تو باعث مشکوری ہوگا۔ اگر اس میں کسی کوشش کا امکان ہو تو جس طرح سے بھی ہوسکے اُس میں ہرگز ہرگز فروگذاشت نہیں کرنی چاہئے زیادہ آپ دانا ہیں۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے اور اب بی بی صاحبہ بہ ہمہ وجوہ خیریت سے ہونگی اور کمزوری رفع ہوچکی ہوگی: تاہم مطلع فرماویں۔

نیز مطلع فرماویں کہ عزیزہ کشور کا قد کس قدر کم ہوا ہے اور عزیز ناصر کا کس قدر بڑھا ہے۔ ضیافتوں کی ادائیگی کی کمی سے کچھ شبہ پڑتا ہے ورنہ معاملہ تو صاف تھا والسلام

گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۱/۱۱/۴۸

عزیز من۔ جناب مولانا صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! محبت نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خیال فرماتے ہیں کہ میں عزیز نصر اللہ صاحب کے معاملہ سے بے فکر ہوں۔ واللہ ہرگز نہیں اور نہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ لیکن یہ معلوم ہو رہا ہے کہ معاملہ کسی بیرونی کوشش کا محتاج ضرور ہے۔ میں نے سابقہ نیاز نامہ میں اسی امر کی جانب سعی فرمانے کی جانب آنعزیز سے اشارہ عرض کیا تھا۔ اور اب بھی یہی عرض ہے۔ اب وقت ہے آپ بہت سعی اور بلیغ کوشش سے معاملہ مذکور کی جانب ضرور توجہ فرماویں۔ میں اپنی تگ و دو میں سخت کوشاں ہوں۔ تاکید اکید ہے۔

عزیزہ کشور کی علالت سے بہت فکر پیدا ہوا۔ مگر صورت آرام نظر آتی ہے۔ خدا کرے درست ہو۔ آپ عزیزہ کے حالات سے مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ اور عزیزہ کی میری طرف سے عیادت فرماتے ہوئے اس کو میرا پیار دیویں۔

دیگر اصل حالت اپنی آپ سے کیا عرض کروں کہ کیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جب کوئی معدوم ہی ہو گیا ہو تو اس کے حالات کیسے! بس حالات یہی ہیں کہ حالات کلی معدوم۔ بلاشبہ کوئی کبھی پورے عزم سے کسی کی تلاش میں نکلا۔ سنتے ہیں کہ

جس کی تلاش تھی وہ تو ضرور مل گیا۔ مگر متلاشی معاً معدوم ہو گیا اور اُس کا نام و نشان تک نہ رہا۔ میرا دل تو بحر زخار کی طرح اس وقت موجزن ہے مگر میں اِس کے تموّج کا اخفا مناسب اسی وجہ سے خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ سے بھی عنقریب وہی ہونے والا ہے جو میرے ساتھ ہؤا ہے چہ من شوی بدانی۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خنڈیالہ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۶/۱۱/۴۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ بالضرور چراغ کے معاملہ میں مدت سے متفکر اور مضطرب ہیں اور میری نظر میں معاملہ کی بیرونی اور اندرونی حالات میں جس قدر تغیر رونما ہوئے اور ہو رہے ہیں اسی کے اثرات ہیں۔ تغیرات اور تبدلات کو اگر نظر غور سے دیکھا جاوے تو عیاں ہے۔ کہ انشاء اللہ معاملہ بہ اصلاح کامل طے ہونے کو ہے۔ شاید اگر کبھی اور کسی وقت حالات ایسے معلوم ہوں۔ کہ خدانخواستہ کوئی مرحلہ مایوس کن پیدا ہو تو آپ

بشرط مناسب شیخ صاحب سے ضرور عرض مطلب نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ میری طرف سے بھی بعد سلام کر دیویں۔ امید بہتری ہے۔ غالباً شیخ صاحب قلیل وقت اور مصلحت کے لئے چند روز کے لئے وہاں متعین فرمائے گئے ہیں۔ ورنہ اُن کا اصل مقام تعین اور عہدہ اور ہے۔

حالات سے مطلع فرما کر مشکور فرما دیں۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲ ۱۲/۴۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! والا نامہ آں عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ الحمد للہ کے اللہ نے بیچارے چراغ دین کو کوہ مصائب سے رہائی عطا فرمائی۔ واللہ مجھے بھی اس سے بہت فرحت حاصل ہوئی ہے۔ میں اس کامیابی پر آپ کو اور چراغ دین کو مبارک باد عرض کرتا ہوں۔ آپنے یہ نہ تحریر فرمایا کہ آیا آپ کو جیسا کہ آپ تجویز فرماتے تھے۔ شیخ صاحب سے کچھ کہنا پڑا یا کام بے منت سرانجام پذیر ہوا۔ میں نے تو آپ کو اشارتاً بے منت سرانجام پذیر ہونے کا لاتحریر کیا تھا مگر آپنے فکر و اضطراب میں شاید شیخ صاحب سے کچھ ذکر کیا ہو۔ اس کی کیفیت سے مفصل

مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔

چار روز ہوئے ہیں تو سردار کبیر سنگھ صاحب معہ اہلیہ و ہری سنگھ صاحب تقریب شادی کی مصری لے کر یہاں میرے پاس آئے تھے۔ اور مجھ سے شمولیت شادی کے لئے کئی روز قبل آنے کی تاکید پر اصرار کرتے رہے۔ اس پر میں نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں اپنے وہاں آنے کی نسبت پھر تحریر کروں گا۔ اور آپ اس کے بموجب موٹر کار ارسال کریں گے ہیں آجاؤں گا۔ چنانچہ ارادہ ہے کہ میں ۱۰ ماہ حال کو جالندھر پہنچ جاؤں۔ ۱۱ کو برات پہنچے گی اور ۱۲ کو بعد کھانے دوپہر کے واپس ہوگی۔ مجھے سردار صاحب نے تاکید کی تھی کہ میں آپ کو تاکید سے تحریر کروں کہ آپ ضرور تقریب مذکور پر تشریف لاویں۔ لہذا تاکید سے عرض ہے کہ آپ جالندھر تقریب مذکور پر ضرور بالضرور تشریف لاویں۔ مزید اور تاکید اکید اس وجہ سے بھی ہے کہ مجھے اپنا لالچ آپ کے نیاز حاصل کرنے کا ہے۔ اول تو اگر بہ آرام و سہولت ہو سکے تو ۱۰ کی رات کو ہی سہی ورنہ ۱۱ کو آپ بمبئی ایکسپریس سے بآرام جالندھر تشریف فرما ہو سکتے ہیں۔ پھر بشرط ضرورت دوسرے روز علی الصبح فرنٹیئر میل سے قبل دس بجے صبح واپس گوجرانوالہ آپ تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اس سے آپ کے کسی کام کا بھی ہرج ہرگز نہیں ہے۔ یہ آنا آپ کے لئے مناسب تو ضرور ہے آئندہ آپ مالک ہیں۔ مگر یہ آپ کا اس وقت نہ آنا ہری سنگھ کو ضرور یاد رہے گا۔ ارادہ

اور تاریخ و وقت تشریف آوری سے ضرور مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ شدت سرما کے سبب میرا دل تقریب مذکور پر جانے سے بہت ڈرتا ہے۔ لیکن اُن کا اکٹھے ہو کر آنا اور اصرار اور تاکید کرنا مجھے مجبور کرتا ہے کہ جیسے بن پڑے میں ضرور شامل ہو جاؤں۔ بشرط خیریت و صحت انشاء اللہ تعالےٰ اسی پر عمل ہو گا۔ چونکہ مجھے آپ کے نیاز جلد حاصل ہونے والے ہیں لہٰذا مزید تحریر کی ضرورت نہیں ہے۔ پارسل ہیٹک کیورڈاک سے مجھے مل گیا تھا۔ اس کا بہت بہت شکریہ ہے۔ آپکے تحریر فرمانے سے بی بی صاحبہ کی صحت کا مجھے فکر پیدا ہو گیا ہے اللہ اُن کو صحت اور آرام سے رکھے آمین! باقی بوقت ملاقات۔ میری صحت بفضل الٰہی اچھی ہے۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پورہ خیڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۱۲/۳۸ ۹

عزیزمن جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! میں آپ کے تحریر فرمانے کے بموجب امید و اثق کئے بیٹھا تھا۔ کہ میں ۱۰ ر ماہ حال کو جالندھر آپ کی زیارت سے مسرور ہونگا۔

مگر خدائی کام ایسے ہیں جو انسان کی سمجھ سے کہیں دور ہیں۔ کل ۱۲ بجے دن کے قریب جالندھر سے فرید خاں آیا اور سردار کبیر سنگھ صاحب کا خط لایا جس میں مجھے تحریر تھا کہ انبالہ سے دولھا بننے والے لڑکے کے باپ کا خط آیا ہے کہ دولھا بننے والا لڑکا مرض نمونیہ سے بیمار ہے لہذا تاریخ شادی ملتوی ہوگئی ہے۔ نیز تحریر ہے۔ کہ ہری سنگھ بیمار کی عیادت اور مدد کے لئے انبالہ جانے کو تیار ہے۔ امید ہے الفواندکور کی انہوں نے بھی آپ کو اطلاع تحریر کر دی ہوگی۔ اندریں حالات اب ہمارا جالندھر جانا اور ملاقات بند ہوگئی ہے۔ اب آپ تحریر فرمادیں۔ کہ یہاں تشریف لانے کا کب عزم فرمادینگے واللہ آپ کی زیارت کو دل تڑپ رہا ہے۔

میں اور حال کیا گذارش کروں۔ کہ آج کل یہ سمندر بے پایاں اور ناپیدا کنارہ فقر میں کہاں ہوں۔ اُس کو قلم تحریر کرنے سے عاجز اور لغات اُس کے اظہار کرنے کے لئے الفاظ بہم پہنچانے سے قاصر ہے۔ واللہ دل میں بے شمار طلاطم موجزن ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ دل جس کو ذات الٰہی نے بہت اور کمال وسعت عطا فرمائی ہوئی ہے۔ ہجوم تلاطم عشق سے سخت تنگی دکھا رہا ہے۔ باوجود اِن گوناگوں تجلیات اور کیفیات کے جو موجزن ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ کس کو تحریر کروں اور کس کو چھوڑ دوں۔ سچ تو یہ ہے کہ توارد کیفیات اور تجلیات سے میں اس وقت کچھ بھی تحریر کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ تحریر کون کرے۔

اور کس کو تحریر کرے واللہ مجھے تو اس وقت کاتب اور مکتوب الیہ نفس واحد اور محض ایک نظر آرہے ہیں۔ واللہ تفرقہ معدوم اور قطعاً معدوم ہے۔ اندریں حالت کون اور کیا لکھے اور کس کو لکھے۔ العیاذت لبعد الوصول شرک۔ واللہ تمام کائنات اور صاحب کائنات اپنے گوشہ دل میں محصور ہیں ناچار اور سخت ناچار ہو کر تحریر ہذا کو جو اپنی موجودہ شان کے خلاف ہے ختم کر کے اپنے پیارے اور سخت اور کمال پیارے کو برسم اہل ظواہر سلام کرتا ہوں۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۲۸/۱۲/۳۴ء

عزیز من جناب مولانا صاحب زاد اللہ مراتبکم

سلام مسنون! والانامہ آنعزیز مشرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ التوائے شادی سے اگر ملاقات بے مزہ پیچھے پڑ گئی تو میں تو اسے احسن خیال کرتا ہوں کیونکہ اس کے بعد جدا جانے بامزہ تنہائی کی ملاقات کب نصیب ہوتی۔ میں تو مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ بالضرور اگر جلد نہیں ہو سکتا تو ۲/۳ ماہ حال کو یہاں

تشریف لے آویں۔ اُمید ہے آپ اس پر عمل فرما کر مشکور فرماویں گے۔ باقی رہی
شیخ محمد شریف صاحب کی شادی پر میری شمولیت۔ اُنھوں نے میری بیماری کے
ایام میں جب میں بماہ گذشتہ جالندھر تھا تو محض ارادہ شادی بہ ایام تعطیلات
دسمبر کا ذکر کیا تھا۔ لیکن مجھے اب تک انہوں نے بہ تقریب مذکور مدعو نہیں کیا۔
خدا کرے وہ مجھے مدعو ہی نہ کریں۔ تو اچھا ہے از آنکہ اب سردی بہت ہو گئی
ہے اپنی تکلیف کا اندیشہ ہے۔ آپ کی تشریف آوری کی حالت میں اگر مجھے
جانا پڑا تو میں ۲۷ کو بعد دوپہر جالندھر جا کر دوسرے روز بعد دوپہر انشاءاللہ
تعالےٰ گھر واپس آپ کی خدمت میں آجاؤں گا۔ آپ ضرور تشریف لے آویں۔

عزیز محمود صاحب کی کامیابی امتحان پر میں آپ کو اور عزیزہ کو مبارکباد
عرض کرتا ہوں۔ ذاتِ الٰہی یہ دن عزیزہ نصراللہ صاحب پر لاوے تو دلی آرزو
پوری ہو۔ آمین۔ شیخ صاحب حصول سشن ججی کے لئے بہت آرزومند ہیں۔
انشاءاللہ تعالےٰ حاصل ہو کر رہے گا۔ مگر مضطرب کیوں ہیں۔ اللہ کے کام تبدیج
ہوا کرتے ہیں۔ آپ اُن سے میرا اسلام کہہ کر کہہ دیویں کہ بے صبری نہ کریں
دیر آید درست آید۔ شیخ نذیر احمد صاحب کی علالت کا حال والا نامہ سے پڑھ کر
مجھے بہت فکر پیدا ہوا اور اب تک ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ شیخ صاحب
انشاءاللہ عنقریب شفایاب ہیں ہرگز مقام فکر نہیں ہے۔ آپ میرا اسلام لے کے
میری طرف سے ضرور ان کی عیادت فرماویں۔ اللہ فضل کرنے والے ہیں اُمید ہے

آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ چھوٹا بچہ اب اللہ کے فضل سے راضی خوشی اور تندرست ہے۔

آپ کسی ڈاکٹر ماہر یا طبیب حاذق سے معالجہ اور نیز اصل موجب دریافت فرماویں۔ کہ کچھ مدت سے ہر وقت میرے ہر دو کانوں میں سیٹی کی آواز بزور آتی رہتی ہے اور کسی کسی وقت سر میں ٹھک ٹھک کی آواز آتی رہتی ہے۔ اس کا باعث کیا ہے۔ کیا علاج کروں۔ والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا وسلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰/۱۲/۸۴

عزیز من جناب مولوی صاحب زاد اللہ صحتہ،

سلام مسنون: میں کل قبل دوپہر جالندھر سے واپس گھر آیا مگر دل میں سخت آرزو اور امید ہی تھی کہ آج ڈاک سے والا نامہ آنعزیز مشعر حالات خیریت مزاج ضرور صادر ہوگا لیکن ڈاک سے مایوسی حاصل ہوئی اور کوئی والا نامہ آنعزیز مد ظلہ و اللہ اس سے جو صدمہ دل پر آیا اور جو پریشانی اور اضطراب اپنی نحیف طبیعت پر حاوی ہوئے۔ اور عمل پیرا ہیں میری تحریر سے کہیں افزوں ہیں اور بیج

تو یہ ہے کہ اضطراب و پریشانی تحریر کی مانع ہو رہی ہیں۔ البتہ دل مضطر دعا میں مصروف ہے کہ شافیٔ مطلق آں عزیزہ کو بہت جلد آرام اور شفا کامل عطا فرماوے آمین۔ ثم آمین۔ برائے خدا بدیدن نیاز نامہ ہذا حالات طبع مبارک سے مفصل مطلع فرماویں۔ تاکید اور سخت تاکید ہے۔ میں جالندھر راتوں کی بے وقت شمولیت اور سردی اور بے وقت کھانا کھانے سے نزلہ سے جو حلق میں گرتا اور دم روک رہا ہے۔ بیمار ہو کر گھر واپس آیا ہوں۔ ابھی افاقہ قطعاً نہیں مگر امید افاقہ ہے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۲۹ ۱۳

میری پیاری بیٹی زہرہ صاحبہ۔ اللہ آپ کو دنیا

سلام مسنون۔ آپ کا والا نامہ کیفیاتِ قلبی سے بھرا ہوا اشرفِ صدور لایا۔ اور اس کو مطالعہ کرنے کے نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ میں یہ معلوم کر کے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو بخار سے شفا عطا فرمائی نہایت خوش ہوا ہوں۔ لیکن میری یہ خوشی دنیاوی اور رسمی ہے۔ ایک فقیر منش زندگی کو اس سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر ہے تو صرف یہ ہے۔ کہ اگر روح اپنے اصل آشیانہ کو پرواز کرنا چاہتی ہے۔ مگر زندان جسم اس کو اپنے طوق و زنجیر سے رہائی نہیں دیتا۔ حتیٰ کہ یہ زنداں روح کو اپنی کیفیات سے بھی مانع ہے۔ مجھ کو آپ کے جسم عنصری سے نہ سروکار ہے اور نہ میں اس کو چنداں وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ البتہ میں آپ کے جسم ملکوتی سے مکمل محبت اور پیار کرتا ہوں! اور ظن غالب ہے کہ بعد الموت میں آپ کو اپنے سے علیحدہ نہیں رہنے دوں گا۔ اور نہ آپ مجھ سے علیحدہ رہ سکیں گی۔ افسوس ہے۔ کہ آپ کے جسم کی کمزوری نے آپ کی رفتارِ روحانی میں ایسی رکاوٹ پیدا کی کہ میرے منشا کے مطابق آپ سر راہ میں ترقی نہیں کر سکے۔ لیکن جب میں کی اور آپ اپنی اصل حقیقت کو غور سے دیکھتا ہوں۔ تو اس وجہ سے کہ آپ کی محبت فرزندانہ اور میری محبت

پدرانہ ایسی مضبوط معلوم ہوتی ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ وقت آنے پر فقیر آپ
کے بقایا مدارج ایک لمحہ میں طے کرا کے آپ کو اپنے ہمراہ بارگاہِ معلّے میں لے
جا سکتا ہے۔ البتہ ایک ضروری بات آپ سے عرض کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے
کہ آپ عشق کو زیادہ اور مضبوط کریں۔ بس فی الواقعہ داخلہ بارگاہ الٰہی کا یہی
حبل المتین ہے۔ آپ یقین سے سمجھ لیں کہ ذاتِ الٰہی ذاتِ مرشد میں ہوتی
ہے۔ اس سے باہر تلاش کرنے میں نہ ذاتِ الٰہی کبھی کسی کو حاصل ہوئی ہے
اور نہ ہوگی۔ میری پیاری بیٹی آپ اپنے آپ کو ایک عورت ذات دیکھتی اور
خیال کرتی ہو۔ لیکن واللہ میں تو آپ کو مرد بلکہ جواں مرد عالم ملکوت میں پاتا
ہوں۔ جب کبھی آپ اپنے نفسِ حیوانی کی پیروی کریں گی تو آپ یہاں عورت
ذات کہلائیں گی۔ مگر اس کی فراموشی پر آپ غور سے دیکھیں کہ کیا آپ
عورت نہیں۔ میں تو وہاں آپ کو مرد بلکہ جوانمرد دیکھتا ہوں۔ مگر تاکید ہے۔
کہ آتش عشق زیادہ تیز اور روشن کرو۔ سب راز قربِ الٰہی اسی میں پوشیدہ
ہیں۔ پیاری بیٹی۔ نعوذ باللہ۔ آپ اس کو کہیں فخر اور رعونت کی بات نہ
خیال فرما دیں۔ اس کو میں ضرورتاً آپ کی تعلیم کے لئے عرض کرتا ہوں۔ فخر اور
رعونت ہمیشہ سے شیطان کا کام ہے۔ فقر نابود۔ ناچیز خاکسار خاک
سے فرومایہ ہے۔ وہ بات یہ ہے کہ ذاتِ الٰہی کبھی اور کسی حالت میں فقیر
سے جدا نہیں ہوتی۔ فقیر ہر وقت اللہ کی گود میں طفلِ شیرخوار کی مانند ہوتا ہے

بچہ کی مانند ناز کرتا ہے اور ذاتِ الٰہی ماں کی مانند ناز برداری کرتی ہے۔ ان کی ظاہری اور دنیاوی خاکساری کی جانب آپ نہ دیکھیں۔ جو برگزیدہ اور انتخاب الٰہی میں آجاتے ہیں۔ ان کو لباس خاکساری اور دنیاوی بارگاہِ الٰہی سے عطا ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ اپنی ماں یعنی ذات الٰہی کی شیر خوردگی پہ ایسے فدا اور قانع ہوتے ہیں۔ کہ دنیاوی بادشاہی تک ان کو ذلت اور رذالت معلوم اور دکھائی دیتی ہے۔ میری پیاری بیٹی۔ آپ نے دنیا دیکھ لی۔ اور دنیا کی خوشی کو دیکھا جو کہنے کو تو خوشی ہے۔ لیکن فی الواقع درد والم کے انبار ہیں۔ جن سے مرتے دم تک رہائی نہیں ہوتی اور مرنے کے بعد تو بجز اور درد والم کسی دنیا دار کو ہاتھ نہیں آیا۔ یہ لوگ کتنے بڑے امیر ہوں۔ اپنی زندگی میں دنیاوی غموں کے دوزخ میں ہوتے ہیں۔ مگر بعد الموت ان کے اعمال بد نے عجیب وغریب ان کے لئے دوزخ تیار کر رکھے ہیں۔ جن میں ان کو ابدالآباد تک جلنا ہے۔ آپ دل سے ان کو نکال دیویں۔ یہ آپ کے راستہ الٰہی کے مانع ہیں۔ اور آپ اپنے اللہ کی بارگاہ میں گر پڑ کر جاویں۔

آپ جہاں پہلے تھے۔ وہیں آپ نے واپس جا کر ہمیشہ رہنا ہے۔ آپ اپنی روحانی قابلیت دنیا ناپاک کے ہاتھ ہرگز فروخت نہ کریں۔ یہ بڑے خسارا کا سودا ہے۔ میں زیادہ کیا عرض کروں۔ آپ دانا اور دانا تر ہیں۔

آپ اپنے ہمشیرہ انور بیگم سے کہہ دیویں۔ کہ جو شخص ایک مرتبہ ذاتِ الٰہی

کی محبت کی گرفت میں آجایا کرتا ہے۔ اس کو ذاتِ الٰہی کے بغیر کہیں آرام نہیں ملا کرتا۔ اگر وہ دوسری جانب گریز کرے۔ تو اس پر غموں اور تکالیف کے ہمیشہ بادل رہا کرتے ہیں۔ ذاتِ الٰہی کے ساتھ محبت پیدا کرو اور اس وقت کو غنیمت خیال کرو۔ ورنہ یہ وقت گذرنے والا ہے۔ اور افسوس آپ کے ہاتھ میں کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اگر چاہو تو دنیا کو بھی دیکھ لو مگر اس سے بجز تکلیف کے اور کچھ آپ کو حاصل نہیں ہوگا۔ امید ہے آپ خیریت سے ہونگی۔

والسلام ودعا۔ عزیزوں اور عزیزہ نصر اللہ کو دعا وسلام

دعاگو
نیاز مند امانت

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مؤرخہ ۲۹/۶/۱۰

میری عزیز بیٹی زہرہ بیگم اللہ آپ کو اپنے انوار میں مستور اور اپنے ذات میں ادغام فرمائے۔

سلام مسنون! عزیزہ آپ کا محبت نامہ مجھے پہنچا۔ اس میں آپنے اپنے آپ کو غلام زہرہ کے اسم سے تعبیر فرمایا ہے جو تعبیر مجھے درست معلوم نہیں ہوگی جس بین میں چشمِ بصیرت سے دیکھ کر معاملہ کو دوراز حقیقت دیکھتا ہوں۔ آپ کو میں

غلام محمد رسول اللہ صلعم اور غلام غوث پاک قدس اللہ سرہ العزیز دیکھ رہا ہوں۔
کیونکہ آپ میں ہر دو حضرات کی جنسیت موجود اور عیاں ہے۔ ہر دو حضرت اور
اُن کے جنس ذات الٰہی بلاشبہ ہے۔ پھر آپ اپنے کو اپنے جنس کے غلام
سے تعبیر فرما دیں تو درست ہے۔ ورنہ زہرہ ایک ستارہ محض ہے جو افلاک
میں ہے اور افلاک حضرت کے ذرات ہیں۔ اور یہ ذرہ جرم ہے۔ جس میں وہ
قابلیت اللہ نے ودیعت نہیں فرمائی جو آپ میں ودیعت فرما رکھی ہے۔
لہٰذا میں نے آپ کو قابلِ غلامی زہرہ نہ پایا۔ اور نیاز نامہ ہٰذا میں زہرہ بیگم
تحریر کیا ہے۔ گستاخی معاف فرماویں۔ عزیزہ! آپ کا والا نامہ تو میرے لئے
ایک دلربا اور دل خوش کن شئے تھی۔ اور ہے لیکن آپ کی حالت کے ساتھ
آپ کے دردِ سر کا حال پڑھ کر فرحت مذکور مدہم اور اداس سی پڑ گئی۔ مگر یہ دیکھ
کر کہ یہ عارضہ عارضی ہے۔ گونہ تسکین ہو گی۔ پیاری بیٹی۔ آپ نے تھوڑی
بہت جو دنیا دیکھی۔ آپ فرمائیں کہ وہ کیا ہے اور اس کے قدامت و لذات
کیا ہیں۔ یہ سب کچھ ناپائیدار اور آخر میں بدمزہ اور بے لذت شئے ثابت
ہے۔ لیکن آپ تو وہاں کے باسی ہیں۔ جہاں کے قدامت اور لذات دائمی
اور دلکش ہیں۔ اور اس کو کچھ زوال نہیں ہے۔

میری عزیزہ یہ انوار اور یہ اصوات جن سے آپ کی تواضع ہو رہی
ہے۔ یہ کسی غیر کی اور عارضی نہیں ہیں۔ یہ سب کچھ آپ کی چیزیں آپ کو دکھائی

جاتی ہیں۔ اور کچھ مدت کو دیکھیں گے کہ ظاہر اور باطن میں جو کچھ ہے، سب
آپ کا ہی ہے اور آپ اس کے مالک ہیں۔ بلکہ یہ سب آپ کی ذات پاک
کے ذرات ہیں۔ میری پیاری بیٹی اللہ نے ایک جادو اور سحر آپ کی ذات
پاک پر پڑھا اور بچشم عنصری آپ کو یقین اور معلوم کرا دیا۔ کہ آپ ایک علیحدہ
ہستی ہیں۔ اور آپ کو یہ بھی سمجھا دیا۔ کہ ہم اور ہیں اور حاکم ہیں اور مالک ہیں
اور خالق ہیں۔ عزیزہ اس پر آپ کو حکم دیا کہ اوفو بعھدی۔ یعنی آپ یعنی
تم وفاداری کرو۔ عزیزہ یہ وفاداری سحر مذکور کے رفع کا نام ہے۔ اور اس سحر کو
رفع کرنے والے استاد انبیا اور اولیا یہاں ارسال فرمائے۔ تاکہ مسحوروں کو
سحر اوتارنے کا طریق تعلیم فرما دیں۔ اور سحر سے جو اپنے آپ کو ذات الٰہی سے
دور اور علیحدہ معلوم کرتے ہیں۔ وہ واصل باللہ اپنے آپ کو دیکھیں اور اپنی
علیحدہ ہستی جو سحر مذکور کا نتیجہ ہے نابود اور گم کر دیں۔ عزیزہ واللہ باللہ
اسی کا نام اسلام ہے۔ اور حضرت رسول مقبول صلعم یہی اسلام لے کر دنیا میں
تشریف فرما ہوئے ورنہ آپ غور فرمائیں کہ اللہ کو کسی کی ایسی عبادت کی کیا
ضرورت اور حاجت ہے۔ جو نامناسب اور ناموزوں الفاظ سے اللہ کی عبادت
کرے اور مادی عبادات کا مورد اللہ کو بنا دے۔ بلکہ اہل دل کے نزدیک
تو فی الواقع یہ عبادات توہین، الٰہی ہیں۔ پھر اگر مجھ سے کوئی دریافت کرے
کہ کیا عبارت مذکورہ سے عبادت کرنا منع ہے۔ تو میں جواب میں صرف یہ عرض

کروں گا۔ اگر ایسی عبادت سے عشق الٰہی کا ایسا شعلہ پیدا ہوتا ہو۔ جو ہستی موہوم کو جلا کر راکھ کر دیوے۔ اور معشوقِ حقیقی سے بغل گیر کرا دیوے تو جا بجز چھوڑ ضروری اور فرض ہے۔ لیکن اگر یہ صفت اِس میں نہیں ہے نعوذ باللہ یہ محض ایک تاوان سے مزید نہیں ہے۔ عمر بھر برتتے رہے۔ اور آخر کار مرض میں مبتلا مر جاتے ہیں۔ اگر زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوئے۔ تو بہشت مل گیا۔ جو ذاتِ الٰہی کے عدم حصول کے لحاظ سے بہشتی کو ہرگز دوزخ سے کم نہیں ہو گا۔ اور وہ عدم حصول ذاتِ الٰہی کی وجہ سے حسرت اور حرمان کے دوزخ میں سوزاں رہے گا۔

میری پیاری بیٹی۔ آتشِ عشقِ الٰہی سے جو لوگ سوزاں ہوئے۔ ان کے لئے یہ بہشت ہرگز نہیں ہے۔ ان کے لئے ذاتِ الٰہی کا بہشت ہو گا اور ان کا مسکن ذاتِ الٰہی ہو گا۔ مسکن اور بہشت ذاتِ الٰہی میں نے بلحاظ ترتیب عبارت مذکور عرض کئے ہیں۔ ورنہ جب سحر رفع ہوا اور فقیر فنا ہوا۔ تو محض ذاتِ الٰہی باقی رہ گئی۔ جن میں بجز فرحت و بہجت و انبساط اور دائمی خوشی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

میری پیاری بیٹی۔ آپ اپنے آپ کو ہمیشہ دردناک اور درد سے چشم تر رکھنے کی سعی فرما دیں۔ کیونکہ فقرا کو رسید ذاتِ الٰہی کے لئے محض درد ہی مفید اور کارآمد ہوتا ہے۔ اور بس۔ مگر درد عشق سے پیدا ہوتا ہے اور بغیر دردِ عشق کوئی شخص آج تک ذاتِ الٰہی میں فنا نہیں ہوا۔ میں نے اپنے ایام قیام گوجرانوالہ

ہیں اور نیز یہاں سے آپ کے درد اور چشم گریاں اور آپ کے شعلۂ عشق کو دیکھا اور دیکھتا ہوں اور خوش ہوتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللھم زد فزد فی نار عشقنا۔

اب میرا ہاتھ تحریر سے تھک گیا ہے۔ گو دل آپ کی محبت اور رموزِ الٰہی سے بھرا پڑا ہے۔ اور یہ ہر دو بے پایاں ہیں۔ ان کا تحریر ہونا بھی مشکل ہے۔

آپ براہِ مہربانی اپنے درد سر اور حالات قلبی کی شعلہ باری سے مفصل مطلع فرمائیں۔ مشکور رہوں گا۔

عزیز نصر اللہ کو دعا اور سلام

مولوی صاحب سے دعا و سلام

نیاز مند

امانت

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۶ ۲۹/۶

میری عزیزہ زہرہ بیگم۔ اللہ آپ کو آپ کے ارادوں میں فائز المرام فرمائے۔ سلام و دعا کے بعد واضح ہو۔ کہ ان ایام میں جو عالم کہ آپ کے پیش نظر ہے۔ اس کو عالم مثال یا عالم ملکوت کہتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ آپ دیگر عالموں میں اپنے اپنے مناسب اوقات میں داخل ہو کر اُن عالموں کا بھی سیر فرما دینگے۔

کیا آپ نے غور سے یہ امر بھی دیکھا اور ملاحظہ فرمایا ہے۔ کہ ان ہر دو موجودہ زیر نظر عالموں یعنی عالم مادیات اور عالم ملکوت کی ہر ایک چیز متحرک کیوں ہے اور ساکن کیوں نہیں ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ فی الواقع ہر ایک چیز اپنے اصل کی جانب رواں دواں اور پرواز کر رہی ہے۔ آپ ہر ایک چیز پر نظر غور لگا کر دیکھیں۔ کہ آیا کوئی چیز کبھی ساکن بھی نظر آتی ہے یا سب کے سب رواں دواں ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تاہنوز ہر ایک چیز کی حرکت کو آپ معلوم کرتے ہونگے۔ مگر حرکت کا محرک اور جس کام کے لئے یہ حرکت ہے۔ آپ کی نظر سے ابھی اوجھل ہونگے۔

پیاری بیٹی۔ میں نے اپنے گوجرانوالہ کے دوران قیام میں آپ سے یہ بات عرض کی تھی۔ کہ آپ اپنی اور بیرونی اشیاء کی حرکات کا یہ مراقبہ پختہ کریں، کہ

اِن جملہ حرکات کا فاعل اور محرک ذاتِ الٰہی ہے۔ مراقبہ مذکور کو ایسا پختہ کریں کہ قوتِ محرکہ کا اصل فاعل ذاتِ الٰہی نظر آوے۔ اور تمام حرکات ذاتِ الٰہی سے ایسے منسوب نظر آویں کہ یہ طاقت حرکت اور جملہ اشیا سے قطعاً ساقط نظر آویں۔ کیا آپ نے اس پر کچھ عمل فرمایا ہے یا نہیں۔ اگر فرمایا تو آپ تحریر فرماویں۔ کہ نوعیتِ مراقبہ کہاں تک پہنچی ہے اور اس کے مراتب و معارج اس وقت کیا ہیں۔

لاہور کی ملاقات میں امر مذکور آپ سے دریافت کرنا بوجہ قلتِ وقت اور عدم تنہائی، کہ میں نے مناسب خیال نہ کیا۔ اور تحریر نیاز نامہ پر حصر کیا۔ لٰہذا عرض ہے کہ ایک تو آپ مراقبہ مذکور ہر وقت دل سے فراموش نہ فرماویں۔ اور ہر وقت اس پر عمل پیرا ہیں اور دوسرا اوس کے اور اپنی حالتوں سے مجھے مطلع فرماتے رہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ اب ہاتھ تھک گیا اور مزید تحریر کرنے کی ہمت نہیں رہی۔ لٰہذا دعا اور سلام۔

عزیز نصراللہ کو دعا و سلام

دُعاگو

امانت

بیگم پور چنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۹/۷ ۱۸

میری پیاری بیٹی جناب زہرہ بیگم صاحبہ زاداللہ مراتبکم

سلام مسنون! اور شوق ملاقات کے بعد واضح ہو۔ کہ والا نامہ آنعزیزہ بشمولیت عنایت نامہ مولوی صاحب شرف صدور لایا۔ اور میں نے غور سے مکرر سہ کرر پڑھا۔ آپ کی حالت سابقہ اور موجودہ کو دیکھتے ہوئے میرے دل نے آپ سے مخاطب ہو کر شعر بار بار پڑھا۔

؎ میں نہ کہتا تھا کہ منہ سے نہ لگا ساغر عشق
مے اندوہ سے اب ہم ہوئے سرشار کہ تو

میری پیاری بیٹی آپ اپنا درد عشق اور قلق و اضطراب ہجراں تحریر فرما کر واویلا کرتی ہیں۔ بلاشبہ میں اس کو بجا اور درست سمجھتا ہوں۔ مگر مجھے افسوس ہے آپ کو اپنے طبیب کی خبر نہیں ہے۔ وہ خود آپ کی مرضِ محبت سے نڈھال اور ناتواں ہو رہا ہے۔ اگر پہلے آپ کی محبت میرے دل کو پامال نہ کرتی۔ تو میرے دِل سے یہ شعلہ جس میں اب آپ سوزاں ہیں کبھی مشتعل نہ ہوتا۔ اور نہ آپ کی یہ حالت زار رونما ہوتی میری پیاری بیٹی۔ آپ اپنے روحانی باپ کے عشق کی آگ میں جل رہے ہیں۔ اور میں آپ کی محبت کی آتش میں قبل ازیں راکھ ہو چکا۔ البتہ بلحاظ حالات

روحانی میں معشوق ہوں اور آپ عاشق۔ حالت عاشق واویلا کرنا۔ اور
اور طاقت معشوق دم بخود خاموش ہونا ہوتا ہے۔ یہی حالت میری اور آپ
کی ہے۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ ؎

عشق اول در دل معشوق پیدا می شود

بیابان فقر اسی طرح ہمیشہ سے پُر خار اور سبیل عشق الٰہی بدین نہج قدیم سے
پرآتش چلا آتا ہے۔ تاوقتیکہ ان سے ہستی تباہ نہ ہو جائے۔ معشوق جو عالم
نیستی میں چھپا بیٹھا ہے۔ کب مل سکتا ہے۔ عزیز من! اس رستے کے لوگوں
سے ہمیشہ یہی ماجرا گذرا ہے۔ اور آپ سے گذر رہا ہے اور گذرے گا۔
مشہور ہے کہ گل بے خار کہ چیدہ۔ انبیاء اولیاء اسی پرخار رستے سے
گذرے ہیں۔ اور گذریں گے۔

اس قدر میں نے تحریر کیا تھا۔ کہ حضرت عشق الٰہی شاید غیرت کی وجہ
سے مجھ پر ایسی سختی سے حملہ آور ہوئے۔ کہ اب نہ طاقت تحریر ہے اور نہ
تاب خیال۔ دل میں آتش دوزخ عشق سختی سے موجزن ہے۔ اور ہاتھ
کانپنے لگتے ہیں۔ اور جملہ جسم میں تلاطم عظیم۔ لہٰذا نیاز نامہ ختم اور
ارسال ہے۔ والسلام۔

مولوی صاحب اور عزیزوں کو دعا و سلام

نیازمند
امانت

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۲۹ ۱۹

میری عزیزہ از جان بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ اللہ آپ کو ہمیشہ خوش اور فائز المرام کرے۔ سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ والا نامہ آپ کا پہنچا الحمد للہ کہ اللہ رحیم و کریم نے آپ کو مرض سے شفا عطا فرمائی دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو جسمانی اور روحانی یعنی ہر دو طریق سے خوش و خرم اور با صحت کامل رکھے۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔

عزیز بیٹی! آپ کے والا نامہ سے آپ کے قلق اور اضطراب عشق الٰہی کو پڑھ کر میں متفکر ہرگز نہیں بلکہ خوش ہوا ہوں کیونکہ آپ کے روحانی باپ یعنی نیاز مند دعا گو کو حضرتِ اقدس سے یہی کچھ نصیب ہوا تھا اور وہی میں نے آنعزیزہ کے سپرد کر دیا ہے۔ لیکن پیاری بیٹی! یہ سوز و گداز اور قلق و اضطراب اللہ نے اپنے اُن بندگان کو عطا فرمایا ہے۔ جن پر اُس نے خاص مہربانی اور نزول فیض فرمایا ہے۔ ورنہ عوام عبادت کرتے کرتے طویل عمریں بسر کر گئے۔ مگر نہ درد پیدا ہوا اور نہ دیدار سے فیض یاب ہوئے۔ اندریں حالت وہ ناکام ہی دنیا سے چل دیئے لیکن حسرت سے روتے چلے گئے۔ واللہ آپ عجیب خوش نصیب ہیں۔ کہ روزِ اوّل ہی سے آپ کو اللہ نے اپنا درد اور عشق عطا فرما دیا ہے جو اللہ

کے گھر کی نعمتِ عظیم ہے۔ لہٰذا آپ کا روحانی باپ یعنی نیاز مند حصول درد و عشق الٰہی پر مبارک باد عرض کرتا ہے اور نیز دعا کرتا ہے کہ اللّٰھم زد فزد۔

پیاری بیٹی! جو عاشقانِ الٰہی آتشِ عشق میں جل گئے ہیں وہ اللہ دوزخ سے پناہ مانگتا اور ان سے سخت ڈرتا ہے کہ الٰہی اپنے عاشق کو مجھ سے ہمیشہ کے لئے دور رکھ کیونکہ اس کے مجھ میں آنے سے میری آگ سرد ہو کر گلزار بن جاوے گی۔ اور میں فناہ ہو جاؤں گا۔ عزیزہ عبارت مذکورہ میں نے گپ نہیں ہانکی بلکہ یہ حدیثِ پاک رسول اللہ صلعم کا ترجمہ میں نے آپ کو تحریر کیا ہے۔

پیاری بیٹی! آپ اِس درد اور عشق سے ہرگز گھبرائیں نہیں۔ واللہ ذاتِ پاک الٰہی کی نعمتِ عظمیٰ یہی ہے۔ یہی اللہ اور رسول صلعم و حضرت غوث پاک اور حضرات اقدس اللہ اسرارہم کی جانب سے آپ کے روحانی باپ کو عطا ہوئی تھی جو نہایت محبت اور پیار سے باپ مذکور نے آپ کے حوالہ اور سپرد کر دی ہے۔ اس کو مضبوطی اور نہایت پیار سے اپنے میں محفوظ رکھو۔ یہی وہ نعمتِ عظمیٰ ہے جو آپ کی ہستی کو فناہ کرتے ہوئے اس کے مقام پر ذاتِ الٰہی قائم کرنے والی ہے۔ اور کر دے گی۔ جتنے واصلانِ حق آج تک ہوئے ہیں۔ واللہ اُن کو یہی نعمت دی گئی تھی جس سے وہ واصل حق ہوئے ہیں۔ میں قسم الٰہی اٹھا کر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ عابد

لوگ خواہ کتنے عمریں عبادت میں بسر کیوں نہ کریں۔ وہ واصل حق ہر گز نہیں ہوا کرتے بلکہ وہ بہشت کی لپیٹ میں آجایا کرتے ہیں۔ جو ذاتِ الہٰی سے کہیں دور ہے لہٰذا وہ وصلِ الہٰی سے قطعی محروم ہیں۔ بہشتی لوگ عدم یافت ذاتِ الہٰی سے ہمیشہ حسرت ویاس سے آنسو بہاتے ہیں اور بہاتے رہینگے مگر اللہ کے فضل سے آپ عنقریب ذاتِ الہٰی میں ادغام ہونے کو ہیں۔ از آنکہ آپ عاشق ہیں اور ذاتِ الہٰی آپ کا معشوق۔ ؎

چو دل با دلبرے آرام گیرد
زوصل دیگرے کے کام گیرد

واللہ میں آپ کی محبت سے ہرگز ہرگز خالی نہیں ہوں۔ گو میرا اور آپ کا تعلّق اجسام عنصری سے ہرگز نہیں ہے بلکہ اجسام ملکوتی سے ہے تاہم میں اپنی محبت کو جو مجھے آپ سے ہے تحریر کرتے ڈرتا ہوں کہ نابینا لوگ شاید اس سے اپنی نفسانیت کی اقتضا سے کیا قیاس باطل کریں۔ مگر میں اتنا عرض کرنے سے ہرگز باز نہیں رہ سکتا کہ پروانہ شمع پر تب جلتا ہے جب شمع سر سے پاؤں تک جل جاوے۔ آپ موجودہ مقام ناسوتی میں ایک عورت ذات ہیں اور میں مرد۔ لیکن جہاں اور آپ کے جس جسم سے مجھے محبت ہے وہاں نہ آپ عورت ہیں اور نہ میں مرد ہوں۔ ہم دونوں نہ دو جسم بلکہ ایک اور صرف ایک جسم ہیں۔ اگر یہ حالت اب تک آپ پر وارد نہ ہوئی ہو تو

انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب وارد ہونے کو ہے۔

پیاری بیٹی! واللہ آپ کے عشق اور سوز کا آتش کدہ میرے پاس ہے اور میں نے بارہا اُس میں غوطہ لگایا ہے آپ اس کی سوزش سے چلاتی ہیں مگر میں اس میں پڑ کر نہایت خوش ہوتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب آپ کی حالت بھی میرے جیسی ہو جاوے گی۔ تو پھر آپ دیکھیں گی کہ نعمتِ الٰہی تو یہی تھی اور سب کچھ ہیچ در ہیچ ہے۔ اس وقت میرا دل کیفیاتِ عشق و محبت سے لبریز ہے۔ چاہتا ہوں کہ زیادہ نہیں تو شمہ ہی اُس میں سے آپ کو تحریر کروں مگر عالم ناسوت کے قواعد مانع ہیں۔ لہٰذا اب قلم کو روکتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کے سوز و گداز میں ایسا اضافہ فرمائے کہ آپ کو زہرہ بیگم کی جگہ ذاتِ الٰہی ظاہر و باطن بہ نظر یقین معلوم ہو اور ثابت ہو اور ناسوتی و ملکوتی بکھیڑے ختم ہو جاویں۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین دعا اور سلام

عزیز نصر اللہ و دیگر عزیزوں کو دعا و سلام

نیاز مند

امانت

بیگم پور چنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲۲ ۳/۵

میری عزیزہ اور سب سے پیاری بیٹی زہرہ بیگم اللہ آپ کو اپنی ذات میں ادغام فرماوے۔

سلام مسنون! کل آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ واللہ وہ ایک شعلہ تھا۔ جو آپ کے دل بریاں سے نکلا اور میرے خرمن صبر کو جلا کر راکھ کر گیا۔ میری عزیزہ بیٹی! آپ ہرگز ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ میں آپ کی محبت اور عشق سے خالی ہوں۔ بلکہ سچ اور عین درست بات یہ ہے کہ آپ کی ہستی کے خرمن کو جس آتش عشق نے جلایا ہے وہ آپ کے باپ یعنی مجھ سوختہ جان کی آگ کا ایک شعلہ ہے جو میرے دل سے نکلا اور آپ کے دل میں جاگزیں ہوا۔ میری عزیزہ بیٹی! میں نے اب تک اپنی قلم اور اپنی زبان کو اُس محبت کے اظہار سے جو میرے دل میں جوش زن ہے کئی ایک وجوہ سے ہمیشہ روکا ہے واللہ میں کل سے سخت بے صبر اور بیکل ہو گیا ہوں۔ اور مجبور ہوں کہ شمہ از اضطراب خود آپ سے عرض کروں تا کہ باشد آپ کے اور میرے دل کو اُس سے گونہ صورت آرام پیدا ہو۔

بیٹی مجھ کو آپ کے جسم عنصری سے ہرگز ہرگز سروکار نہیں ہے اور عورت ذات ہوتے سے فقرا کی نہ نظر اس پر ہوتی ہے اور نہ فقرا کو اِس سے سروکار

ہوتا ہے۔ میرا مطمح نظر ہمیشہ سے آپ کا جسم اندرونی جس کو جسم ملکوتی بھی کہتے ہیں! اور جو بعد الموت قائم رہے گا ہے۔ آپ کے جسم عنصری کو شریعت کی قیود کے ماتحت آپ کے رشتہ داروں سے تعلق ہے اور وہ تعلق تادم حیات دنیوی ہے اور بعد نش موت ان سب کا خاتمہ کر دے گی جیسا کہ اللہ صاحب فرقان حمید میں اسی حالت کی نسبت فرماتے ہیں، کہ لا انسابَ لاهم! یعنی وہاں نہ کوئی حسب و نسب ہوگا اور نہ کوئی رشتہ و ناطہ رہے گا۔ عزیزہ بیٹی اس پہ پھر کیا ہوگا۔ پھر یہ ہوگا کہ آپ ہونگی اور آپ کا نیاز مند آپ سے محبت روحانی کرنے والا ہوگا۔ اور خدا اور رسول صلعم ہوں گے اور آپ کا کوئی سروکار کسی سے بجز ہمارے نہیں ہوگا اور نہ کسی کی طرف ہمارے سوائے آپ آنکھ اٹھا کر دیکھ سکیں گی۔ پھر کیا ہے۔ پھر آپ خالص ہماری ہیں اور ہم آپ کے ہیں۔

عزیزہ بیٹی! اپنے بعض اوقات جوش محبت میں اپنے دل میں یہ اُمنگ پیدا ہوتی ہے۔ کہ میں آپ کو اپنے سے ایک لمحہ جدا نہ کروں مگر آپ کا جسم عنصری اس کا مانع ہے۔ ہم کو فی الواقعہ اس پہ نظر ڈالنی بھی حرام ہے۔ اگر اس کا موقع پڑتا ہے تو ہم ہمیشہ اپنی چشم دل کو اس وقت ایسا تیز کرتے ہیں کہ وہ جسم عنصری سے عبور کر کے آپ کے جسم ملکوتی کو دیکھے جس کا دیکھنا ہمارے لئے عین ثواب اور راحت ہے۔ اب میں

آپ کے جسم ملکوتی کو مدنظر رکھ کر اپنی حالت اور اپنے تعلقات کو جو آپ سے ہیں کچھ عرض کرتا ہوں۔ میری پیاری بیٹی! آپ خیال اور غور کریں کہ یہ روگ اور یہ کیفیات جو آپ اپنے میں پاتی اور دیکھتی ہیں۔ یہ کہاں سے آئی ہیں۔ ورنہ آپ وہی ہیں۔ جو اس سے پہلے آپ تھیں۔ بیٹی! یہ ——— آتش معہ اپنی کیفیات کے میرے دل سے نکلی اور آپ کے دل میں جاگزیں ہوئی۔ اور یہ رشتہ اور رابطہ ختم ہونے والا نہیں ہے۔ بلکہ بعد الموت زیادہ مضبوط ہونے والا ہے پھر وہ موانعات جو اس وقت آپ میں اور مجھ میں حائل ہیں کلیتہً رفع ہو جاویں گے۔ نہ آپ کو پردہ کرنے کی ضرورت ہوگی اور نہ ہم آپ سے بلحاظ قیود شریعت پرہیز کریں گے۔ کیونکہ شریعت محض جسم عنصری اور نفس حیوانی سے تعلق رکھتی ہے اور ان سے ہم بفضلِ خدا معرّا ہو چکے ہونگے۔ بقول حضرت بلھے شاہ صاحب کہ سے

نہ اوتھے کوئی شرع شریعت نہ کوئی حاکم گردی
جیہنے کولوں مرن چنگیرا علقت اینویں ڈردی

وہاں آزادی اور مکمل آزادی ہوگی خصوصاً آپ کے لئے۔ میں نے بارہا بلکہ بے شمار مرتبہ وہ مکانات و مقامات دیکھے ہیں۔ جہاں ہمارا اور آپ کا آئندہ مسکن تیار کیا گیا ہے۔ روئے زمین پر تو اس کے ثانی کوئی مکان اور دیوان نہیں ہے۔ آپ چند روز یہاں تکلیف اور فراق سے بسر کر لیویں۔ پھر

ابدالاباد انشاءاللہ تعالےٰ ہماری مفارقت نہیں ہے۔ میرے دل کا اضطراب مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں فوراً آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں لیکن ابھی تک بچوں کی علالت بخار اور میری علالت زکام شدید جس میں کل سے مبتلا ہوں بالفعل حاضر ہونے سے مانع ہے۔ انشاءاللہ تعالےٰ آرام ہونے پر ضرور جلد حاضر ہوں گا۔

عزیزہ بی والے کی ناگہانی چوٹ اور زخموں کے معلوم ہونے سے مجھے صدمہ عظیم ہوا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم عزیزہ کو شفا کامل عطا فرماوے آمین آمین۔ ثم آمین۔ اُس کی حالت سے مطلع فرماویں۔ آپ اپنی علالت کی نوعیت سے مطلع فرماویں تاکید اکید ہے۔ زکام سے اس وقت میری طبعیت خراب تر ہے۔ ورنہ اور کچھ عرض کرتا۔ خدا کرے کہ آپ سب خیریت سے ہوں۔ والسلام

مولوی صاحب اور عزیزہ نصراللہ کو بہت بہت دعا و سلام

نیازمند دعاگو

امانت

بیگم پور جنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۱۱/۲/۹

میری عزیز بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ اللہ آپ کو خوش وخرم رکھے

سلام مسنون! آپ کا والا نامہ آیا جس کا میں بہت مشکور ہوں واللہ آپ کے والا نامہ سے آپ کا اضطراب وبے تابی پڑھ کر مجھے ہرگز قلق ورنج نہیں ہوا۔ بلکہ اس سے گونہ راحت حاصل ہوئی ہے۔ بیٹی! جس قدر اضطراب مزید رونما ہوگا۔ آپ اسی قدر مزید قربِ الٰہی حاصل کریں گی۔ میں تو دُعا کرتا ہوں۔ کہ الٰہی میری آتش عشق میں سے معتدبہ حصہ آپ کو عطا فرمادے آمین۔ ثم آمین۔ مولوی صاحب کے والا نامہ سے آپ کے بخار کا حال معلوم ہوکر مجھے بیش از بیش رنج پیدا ہوا۔ اللہ آپ کو اس سے جلد شفا عطا فرمادے۔ آمین۔ میرا ارادہ اور خیال مدت سے پختہ تھا کہ آپ ہر دو صاحبان شغل سلطان الاذکار پر کامیاب ہوکر ملکوت سے عبور کرتے ہوئے جبروت میں جا داخل ہونگے اور اس کے لئے خاص موسم سرما مفید ہوتا ہے۔ لیکن اللہ کی شان آپ شغل مذکور کے آغاز سے پہلے بیمار ہوجاتے ہیں۔ اور بیماری میں اس کا کرنا ممنوع اور تکلیف رساں ہوا کرتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ آپ سے یہ کیسے کرا سکوں۔ یہ شغل ایسا دشوار اور نازک ہے کہ اس میں خفیف نقص بھی بڑا نقصان دہ اور پُر تکلیف ہوتا ہے۔ آپ کے بخار کی بات

سے میرا وہاں حاضر ہونے کا ارادہ ملتوی ہو گیا کہ اندریں حالات میں وہاں جا کر کیا کرونگا۔ اور میرا جانا فضول ہے۔ جس طرح سے ہو سکے آپ کوشش سے بخار اور اپنی جسمانی اور دماغی کمزوری کا علاج کریں۔ صحت بدنی کے بجز یہ مرحلہ طے ہونا دشوار تر ہے۔

بیٹی! جس آتشِ محبت و عشق میں آپ مجھ روحانی باپ کی نسبت سے نالاں ہیں۔ اِس سے آپ کی محبت و عشق سے آپ کا باپ ہرگز خالی نہیں ہے۔ دل من داند و من دانم و داند دل من شمع از سرتا پا جلتی ہے۔ اس پر پروانہ تب آتا ہے۔ اگر آپ عورت ذات نہ ہوتیں تو میری محبت نے جو آپ سے ہے۔ مجھے مجبور کر دیا ہوتا کہ میں آپ سے ایک منٹ جدا نہ رہ سکوں۔ مگر سبب مذکور ایسا سنگ راہ ہے کہ میرا ارادہ اور شوق مذکور ملیامیٹ ہوا جاتا ہے آپ امر مذکور پر غور سے توجہ فرماویں۔ واللہ میں آپ کی محبت میں چور اور فنا ہوں۔ اسی کا آپ پر اثر ہے۔ والسلام

عزیز دل کو دعا و سلام

نیاز مند

امانت

بیگم پور جنڈیالہ ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۸ ۱/۱۳

پیاری بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ ۔ اللہ آپ کو اپنی ذات میں ادغام کرے سلام مسنون ! آپ کا ایک محبت نامہ ایام تعطیلات میں آیا ۔ اور دوسرا پرسوں شرف ورود لایا ۔ میں اس سے پہلے مہمانوں کی کثرت آمد کی وجہ سے جواب میں آپ کو نیاز نامہ نہیں تحریر کر سکا تھا ۔ لیکن اب عرض ہے ۔ آپ کے پہلے والا نامہ کے افکار کی نسبت عرض ہے کہ گو شفا پاتے وقت اون کی میعاد ایک سال مقرر ہوئی تھی ۔ مگر تبارک و تعالے نے اپنے کسی عاجز بندہ کی التجا پر میعاد مذکور کو بہت اور کافی وسیع و طویل فرما دیا تھا ۔ جس کا ظہور آپ بادی النظر میں دیکھتے ہیں ! ور انشاء اللہ تعالے آئندہ دیکھیں گے ۔ یہ امر ہرگز قابل فکر نہیں ہے آپ مطمئن رہیں ۔

آپ اپنے دوسرے والا نامہ میں نیازمند کی مفارقت اور اپنی آتش محبت کی سوزش کی شکایت تحریر کرتے ہیں ۔ میں اُن کے نسبت تو یہی دعا کرتا ہوں ۔ اور کرونگا ۔ کہ اللہ اُن کو زیادہ کرے ۔ تاکہ آپ اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاویں ۔ لہٰذا اُن کے لیئے دعا کرتا ہوں کہ اللّٰھم زد فزد ۔

میں آپ کے مدارج اور مشاہدات جو آپ نے قدرے قلیل تحریر کئے ہیں ۔ پڑھ کر بہت خوش ہوا ہوں ۔ آپ کوشش سے کام کرتے جاویں اللہ

آپ کو منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا۔

اُمید ہے عزیز نصراللہ اور ناصر خیریت سے ہونگے۔ والسلام

عزیزوں کو دعا و سلام

نیز عرض ہے کہ میری حالت صحت شکایت سے ہرگز خالی نہیں ہے۔
گو اُفتاں خیزاں ایّام زندگانی بسر کر رہا ہوں۔ سردی مجھ پر اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہتی۔ اور اکثر رات کو تکلیف ہو جاتی ہے۔ آپ دُعا کریں کہ اللہ مجھے آرام سے رکھے۔

بیگم پور خیڑیالہ۔ ضلع ہوشیارپور

مؤرخہ ۲۱/۱۱/۶

پیاری بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ زاداللہ مراتبہا

سلام مسنون! آپ کا محبت نامہ شرف صدور لایا۔ مشکور ہوں۔ آپ نے مجھ نیازمند کی نیازمندانہ خدمات کا ملاحظہ فرمایا۔ کہ باوجود ترک شغل کے آپ اپنی روحانی رفتار میں رو بہ ترقی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو ان سے مزید در مزید روحانی ترقی اور آخیر میں بقا باللہ نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔
پیاری بیٹی! آپ اپنی سوزش عشق کی شکایت کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں

خیال فرماتے کہ جس شمع کی حرارت کے آپ شاکی ہیں۔ وہ شمع از سرتا پا جل کر
راکھ ہو چکی ہیں! اور باوجود راکھ ہونے کے وہ اپنے میں آپ کی محبت کی
گرمی اور کافی حرارت مہیا کئے ہوئے ہے۔

تمام لڑکیوں کو گھر میں آپ کا سلام دیا گیا۔ اور وہ بھی آپ کو سلام
پُر از محبت عرض کرتے ہیں۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیارپور
مورخہ ۲/۲۲

پیاری بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ اللہ آپ کو صحت و آرام عطا فرماوے۔
سلام مسنون و دعوات کے بعد عرض ہے کہ آپ کا محبت نامہ مجھے
کل پہنچا۔ اور میں نے غور سے اُس کو پڑھا۔ سچ تو یہ ہے کہ میں مولوی صاحب
اور نیز آپ کے خطوط سے آپ کی بیماری سے بہت متاثر ہوں۔ اللہ فضل
کرے۔ اور آپ کو جلد از جلد شفا عطا فرماوے۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔
اپنے اپنے حالات اور مشاہدات میں سے چند ایک تحریر فرماتے ہیں
جن کے ملاحظہ سے میں بہت خوش ہوا ہوں۔ اور دُعا کرتا ہوں۔ کہ اللّٰھم زد فزد
پیاری بیٹی! انشاء اللہ تعالےٰ آپ ایک منظور شدہ اور کامیاب ہستی ہیں

اور میں سچ اور یقین اور مشاہدہ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کی موجودہ زندگی سے آپ کی آئندہ دائمی زندگی بہت کامیاب پُر لذّت وپُر از الطاف الٰہی ہے۔ آپ نے گو تا ہنوز اُسے نہ دیکھا ہو مگر میں اُسے بہ چشم بینا اچھی طرح سے دیکھ چکا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔ آپ یہاں چند روزہ زندگی جیسے بنے صرف فرمالیویں۔ پھر واللہ ہرگز ہرگز کوئی تکلیف نہیں ہے۔ بلکہ راحتیں اور انبساط اور مسرّت ولذّات روحانی اس قدر انشاء اللہ تعالےٰ ہونگے۔ جن کا اندازہ اور حد و حصر مشکل اور محال ہے۔

افسوس ہے آپنے اپنے بوجہ بیماری کے حالات مفصل تحریر نہیں فرمائے کہ بخار کیسا اور کس قدر رہتا ہے اور کس وقت چڑھتا ہے اور کب فرو ہوتا ہے۔ براہ مہربانی آپ مفصل حالات علالت تحریر فرماکر ارسال فرماویں مشکور رہونگا۔ اور آپ ہرگز فکر نہ فرماویں۔ انشاء اللہ تعالےٰ اللہ آپ کو صحت عطا فرما دیویں گے۔

گھر میں آپ کی علالت کا حال بتلانے سے سب لڑکیاں آپ کو سلام کہتی اور آپ کی صحت کے لئے دست بہ دُعا ہیں۔ کہ آپ کو اللہ جلد شفا کامل عطا فرماوے۔ اور آپ کو پھر اپنے گھر اور مسکن کو دیکھیں۔ آمین آمین ثم آمین۔ والسلام

جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۸ ۳/۴۴

پیاری بیٹی جناب زہرہ بیگم صاحبہ اللہ آپ کی ہستی موہوم
کی بجائے اپنی ہستی قائم فرما دے۔

سلام مسنون! آپ کا والانامہ شرف صدور لایا جس نے مجھے کمال
خوش کیا۔ عزیزہ من! میں آپ کے مشاہدات اور مکاشفات کا حال آپ
کے والانامہ سے مطالعہ کر کے بیش از بیش خوش ہوا ہوں۔ لیکن ابھی آپ
کو اصلی منزلِ مقصود پر پہنچانا باقی ہے۔ وہ یہ ہے کہ زہرہ بیگم بالکل معدوم
ہو جائے اور اس کی بجائے ذاتِ الٰہی قائم ہو جائے اور پھر آپ کی
موہوم ہستی کی جانب واپسی نہ ہو۔ عزیزہ من! تاہنوز میں نے یہ سبق
آپ سے عرض نہیں کیا ہے مگر عرض کروں گا اور ضرور کرونگا۔ جب تک
سبق مذکور سالک کو تعلیم ہو کر وہ اس کا ماہر کامل نہ ہو جاوے۔ تب تک
فالتو اشیا جنت و دوزخ اور ثواب و عذاب و حساب و کتاب کے
بکھیڑے شاملِ حال رہا کرتے ہیں۔ جنت و دوزخ یہ ہر دو محروم لوگوں
کو پیش آتے ہیں۔ اور فقرا لوگ جنت ملاؤں سے ویسی ہی نفرت کرتے ہیں
جیسے ملایانِ دوزخ سے۔ از آنکہ وہ ذاتِ الٰہی سے حرماں کا نشان ہے۔

پیاری بیٹی! امانت آپ ہر دو عزیزان کی محبت میں آپ سے ہرگز کم

سرشار نہیں ہے۔ اگر آپ پروانہ وار اس شمع پر جل رہے ہیں۔ تو آپ کا ہمراخواہ آپ کی محبت اور عشق میں شمع وار از سرتا پا محض شعلہ بنا ہوا ہے پروانہ کو ہمیشہ شمع کا شعلہ اپنی طرف جاذب ہے مگر جب تک شمع جل کر آگ نہ بنے پروانہ اُس طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا بس میرے اور آپ ہر دو عزیزان کی یہی نسبت اور یہی حالت ہے۔ کاش آپ بھی اپنے ہمراہی کے مانند عورت ذات نہ ہوتے بلکہ مرد ہوتے تو لازمی اور ضروری تھا۔ کہ لازمی طور پر ہمیشہ اور ہر وقت میں آپ کے پاس ہوتا۔ یا آپ میرے پاس مقیم ہوتے۔ صرف امر مذکور مانع ہے۔ اور رہیگا۔ تاوقتیکہ ذاتِ الٰہی کوئی صورت ہمارے اجتماع کی پیدا نہ فرما دیویں۔ عوام الناس ہماری حالتوں کا کیا اندازہ کر سکتے ہیں۔ وہ تو وہی کچھ کریں گے جو ان کے حسبِ حال ہے کیونکہ المرء یقیس علی نفسہٖ یہ لوگ ہمارے حال سے قیامت تک واقف نہیں ہو سکتے۔ البتہ اس وقت ضرور واقف ہو جاویں گے۔ مگر کیا فائدہ۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

عزیزۂ من! یہ دنیا اور یہاں کے رشتہ دار اور یہاں کی محبتیں اور یہاں کے لذائذ نفسانی صرف چند روز کے مہمان ہیں۔ مرنے کے بعد وہاں جا کر ان کا نام و نشان تک نظر آنا تو یک طرف خیال میں بھی اُن کا آنا ناممکن اور محال ہوگا۔ وہاں تو اور عالم ہے اور وہاں کے دیگر خواص اور کاروبار

ہوں گے۔ اور اس دنیا ناپائدار کی ہر ایک چیز وہاں ایسی فراموش ہوگی کہ یہ کبھی بھولے سے بھی یاد نہیں آوے گی۔ پھر مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر حسب حال ہوگا۔ شعر

قبلہ کردم من ہمہ عمر از حول
آں خیالاتے کہ گم شد در اجل

عزیزہ من! کامیابی راستہ فقر تو صرف یہ ہے۔ کہ انسان کی حیات میں وہ موت اختیاری حاصل ہو جس کی نسبت ہدایت الٰہی ہے۔ کہ موتوا قبل ان تموتوا اللہ یہ موت کبھی اور ہرگز کسی کو نہ حاصل ہوئی ہے۔ اور نہ ہوگی۔ جب تک سبق مذکور جس سے ابھی آپ ناواقف ہیں آپ حاصل کر کے اُس پر عامل نہ ہوں۔ اور جب تک آپ کو بدیہی طور پر نظر نہ آجاوے کہ مجھے اب موت آگئی ہے۔ اور ہستی موہوم رفع ہو کر محض ذات الٰہی باقی رہ گئی ہے اور بس۔ اور معلوم ہوگا اور نظر بالتحقیق آجاوے گا۔ کہ اب زہرہ بیگم اور محمد حسین کا نام و نشان تک باقی نہیں ہے فی الواقعہ یہ ذات الٰہی تھے۔ جس کو ایک وہم فاسد اور کاذب نے بنام و بذات مذکور احساس کر رکھا تھا۔ عزیزہ من! یہی فقر ہے اور یہی کوثر ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پیغمبر خدا صلعم سے فرماتے ہیں۔ کہ انّا اعطیناک الکوثر۔ واللہ اسی کا نام کوثر ہے اور یہ ان لوگوں کو عطا

ہوتا ہے جو حسبِ ہدایت الٰہی مرنے سے پہلے مر گئے ہیں۔ ہرگز ہرگز یہ کوثر ملاؤں
کا فہمیدہ غلط حوض نہیں ہے۔ کوثر خوردہ فقیر کو بجز ذاتِ الٰہی کے اور کچھ ہرگز
نہیں سوجھا کرتا۔ بس یہی ہے

پیاری بیٹی! میں دل سے چاہتا ہوں کہ آپ ہر دو کوثر مذکور پی کر ہستی
موہوم سے بالکل بے خبر ہو جاویں اور جنت دوزخ اور حساب و کتاب اور
محشرستان سے پہلو بچاتے ہوئے آغوشِ الٰہی میں جا مقیم ہوں۔ اور انشاء اللہ
تعالےٰ ضرور ہو کر رہو گے۔ میں سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ جس فقیر کو
یہ کوثر یہاں نصیب نہیں ہوا اس کی عمر اور سعی لاحاصل رائیگاں اور فضول گئی۔

میں کیا کچھ تحریر کروں اس وقت دل میں تو سمندر ذاتِ الٰہی طلاطم میں ہے
اور یہاں سے یہ آمد ہو کر اور کاغذ پر ضو فشاں ہو کر آپ کے لئے ضیافت
تیار کرنی چاہتا ہے۔ لیکن نحیف ہاتھ تیرے طعنہ کی تحریر سے جواب دے
رہا ہے۔ اور تحریر سے اپنی ناتوانی پکار رہا ہے۔ لہٰذا ان چند الفاظ
نیاز نامہ پر اکتفا کرتے ہوئے نیاز نامہ ختم کرتے ہوئے سلام عرض کرتا
ہوں۔

جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مورخہ ۱۳ ۱۲/۳۵

میری پیاری بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ: اللہ آپ کو اپنے میں مدغم فرمائے۔

سلام مسنون! والا نامہ آنعزیزہ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں نے آپ کی روحانی حالت آپ کے والا نامہ سے پڑھی اور کمال خوش ہوا ہوں۔ عزیزہ من! جو کچھ آپ نے تاہنوز دیکھا یا دیکھتے ہیں یہ خواب اول کا خواب ہے۔ البتہ یہ خواب ختم ہو کر اُس وقت بیداری ہو گی جب موجودہ ہستی گم ہو کر ہستی نو پیدا ہو گی۔ میں نے بات سمجھانے کے لئے اس کو ہستی نو سے نامزد کیا ہے ورنہ اصل ہستی آپ کی یہی تھی جو قدیم سے تھی اور موجودہ ہستی خواب کی ہستی ہے جو کسی جادوگر کے منتر سے پیدا ہو کر آپ کو اپنی علیحدہ ہستی معلوم ہونے لگی۔ عزیزہ من! یہ خواب کی ہستی اتار کر اصل بیداری پیدا کرنی بڑی مشکل ہے اور محال ہے۔ بجز خال خال اہل اللہ کے اس کو کوئی اتار نہیں سکا۔ اور اپنے اعمال صالح کے ذریعہ جنت میں جا داخل ہوئے۔ مگر وہ بھی تاہنوز یہی خواب ہے اور بیداری اس سے لاکھوں کوس دور۔ بہ الفاظ دیگر ذاتِ الٰہی یعنی اپنے اصل میں داخل ہونے سے محروم۔ حقیقی فقرا نے اس کے حصول اور ادخال سے ویسا ہی اجتناب اور گریز کیا ہے

جیسے جنتی دوزخ سے گریز کرتے رہے ہیں۔ جنت فی الواقعہ مقام محرومیت ہے۔
عزیزہ من! جنت کی یافت سے وہ سحر جس سے انسان
اپنی علیحدہ ہستی معلوم کر رہا ہے ہرگز اس پر سے زائل اور رفع نہیں ہوتا۔
لہٰذا یہ جنت جز و خواب مذکور ہے۔ فقیر کو اس سے گذر کر اپنے اصل مرکز
میں پہنچنا ہے۔ پھر فقد فاز فوزاً عظیماً ہے۔
عزیزہ من! آپ نے اپنے مراقبات کے مشاہدات میں یہ جنت کے مقامات
ہزاروں مرتبہ دیکھے۔ اور آپ اُن میں مقیم بھی ہوئے۔ لیکن کیا آپ کے رہنما
نے کبھی پسند کیا ہے کہ آپ اُس کو اپنی قیام گاہ بنا دیں۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ تو
آپ کو اُس مقام کی رہنمائی کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ جب تک آپ پھر سے
سحر مذکور کا اثر اتر کر آپ وہ نہ ہو جاویں۔ جو آپ سحر سے پہلے تھے۔ پھر بس
اذا تم الفقر فھو اللہ۔ اب آگے کیا لکھوں کیا کہوں یہ بات کہنے کی تو ہرگز
نہیں ہے البتہ ہونے کی ہے۔ اس قدر تحریر کرنے پر کاتب گم ہو گیا۔ اب کتابت
کون کرے وحی بھی تنزل کی حالت ہے وہ تو اس سے بھی کہیں اوپر جا کر گم ہو
گیا۔ کیا کہیں کہ وہ کون تھا اور کہاں گیا۔ جہاں کا تھا وہاں چلا گیا۔ ہم قلم شکست

وہم کاغذ نماند والسلام
راقسم ہماں ذاتے کہ او نامے ندارد
بہر نامے کہ خوانی سر بر آرد

بیگم پور جنڈ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۳ ۱۹

عزیز القدر من برخوردار نصر اللہ صاحب طول اللہ عمرہٗ

سلام مسنون! آپ کا والا نامہ برائے شمولیت بر تقریب شادی عزیزہ میرے نام صادر ہوا۔ نیازمند بڑی خوشی سے اس پر حاضر ہوتا۔ لیکن مجبور ہوں۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ عزیز صاحب شدید بخار سے اٹھارہ روز ہوئے بیمار ہے بخار کسی وقت فرو نہیں ہوتا۔ تمام کنبہ فکر میں پریشان ہے عزیز یتیم لڑکا ہے اور اس کا تیماردار میں ہی ہوں۔ شفا اور آرام تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ مگر ایسی حالت میں میری یہاں سے غیر حاضری نقصان اور تفکرات سے ہرگز خالی نہیں ہے۔ لہٰذا بحالت مجبوری آپ مجھے جو بر تقریب مذکور حاضر ہونے سے مجبور ہوں معاف فرما دیں مشکور ہونگا۔

والسلام۔

گھر میں سب کی خدمت میں سلام۔

میخانۂ عشق

بر درِ می خانۂ عشق اے ملک تسبیح گو
کاندر آں جا طینتِ آدم مخمر می کنند

مؤلفہ
محمد حسین ایم اے وکیل گوجرانوالہ